فہرست ابواب کتاب ممالک ہند؟ عظیم

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نازش بزبان گفتنم از عجز ویست فکرش بزبان گفتنم از عجز ویست + فی الجملہ جیا نیست کہ دانم گفتن + انصاف چنان گفتنم از عجز ویست
بعد حمد و نعت کے مدعا نگار یہ ہے کہ حقیر پُر تقصیر ذرہ مثال پنڈت کنہیا لال کہ بدو شعور سے آجکے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے
پہنچی بدل و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تہا اب فلک کج رفتار گردون دوار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال ہاتہ
جاتا رہا اس عرصہ بیکاری مین ایام فرصت مین کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی اگرچہ یہ خیال دل تنہا و منزل مین گذرا کہ کچھ حال بلوہ بدمعاشان
کچھ عقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے انتساط کیا تہا درج صفحہ قرطاس کرنا کہ دوستان دوستی شعار و شایقان خبر و اخبار کو بذریعہ شغل
دلبستگی بہم پہنچے یہ ارادہ روبرو سے احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین کر کے مقبول نظر اون صاحب نظرون کے ہوا مگر اب ایک
امر اور تنقیح طلب تہا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا حلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت اردو سے مخلع آخرش صلاح دوستان دوستی شعار سے قرار پائی
کہ زیور اردو اس پردہ نشین حجلہ خفا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہے لہذا بتبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد اور بنظر
اسکے کہ ہر ایک شایق بے تکلف اسکی مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسیطرح کی دقت تفہیم مین عائد نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر
کر کے نام اس کتاب کا **محاربہ عظیم** رکہا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور لطف یہ کہ اگر
اسمین لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو سنہ ۱۸۵۷ع یعنی سال شروع علامات فساد اوسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام
رکہا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہے اوسکا حال ترجمہ دیباچہ مولف کتاب انگریزی سے واضح رائے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر بیان
تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب مین جو مقدمہ تحریر پایا ہے اوسمین مجمل ورنیکا حال اون تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوہ عام کے
منجانب سرکار گردون وقار ظہور مین آئین تہین اور اوسمین حال جنگ دہلی بہی ثبت کیا گیا ہے وہین نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام فیروزپور
مین تسطیر نہین ہوا التماس خدمات عالی ناظرین کتاب بہ مضامین یہ ہے کہ احیاناً اگر کہین سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو ظل عفو او سپر ڈالین اور

اور اس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

خطاب بناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف ہیچ بیان کرنے حالات مرقومہ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہین رکھتا بلکہ جو لکھا گیا ہو وہ اکثر چھپیات اخبارات سے جو ممالک ہندوستان مین زمانہ مفسدہ مین مشتہر ہوے تھے استنباط کیا ہی اور علاوہ اسکے اکثر حالات دلچسپ ایسے بھی ہین جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوئے تھے اس سے ثابت ہے کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنے اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنے مین احتمال غلطی کا بھی واقع ہو سکتا ہے لہذا عرض پرداز ہے کہ اگرچہ مولف نے ایسی غلطی بھی حتی الامکان واقع نہونے دی ہے الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امید وار ہون کہ معاف فرماوینگے ترتیب سنہ مین ان حالات کی مولف نے قید تاریخ کی بہت خیال نہین رکھی ہے کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹھ و دہلی کے تمام ملک مشتعل ہو گیا اور اکثر فساد پانچ پانچ چھہ چھہ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس غرض کر کہ منجملہ اون مقامات کے دو کی اطلاع تو اوسیوقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے بعد سننے مین آئی اور باقیماندہ دو جگہہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر چندان اعتبار نہین ہو سکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہو سکتا تھا اسی لحاظ سے مولف نے قید تاریخ کی نرکھکر مقام وار اول سے آخر تک جسقدر بہم پہونچا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اس تالیف مین بباعث کم بہم پہونچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہو سکتا ہے مگر مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ یعنی اس کتاب سے آیندہ مورخان ہند کو ہیچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے جیسکا ثانی کبھی کسی وقت اور کسی ملک مین نہوا ہوگا امداد کامل پہونچے گی

دیباچہ مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تھی ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہو گئی تھی اور اوسکی آمدنی پر تخلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان مین مقیم تھی محک امتحان پر چڑھی اور نتیجہ بغاوت اوسکا ہوا یہ فساد نہایت حرکت نامردانہ یعنی قتل عورات و اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پھیل گئی اور دغابازی اون لوگون کی سے جو اپنے تئین سند وفاداری باقی رکھتے تھے نام سپاہگری کو داغ لگایا اور ہندوستانی محسنون نے بھی جنکی جان و مال کی ہستی او حفاظت بباعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شرکت مفسدون کی بزور تمام کی مگر بافضال الہی تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانونکی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اونکا اور ذاکوان مشہور و معروف کی امداد بھی اونکو پہونچی کام نہ آئی اور خدا تعالے نے حفاظت انگلستان کی کی اور بوقت ضرورت شدید کو مک بھی پہونچائی اور ہندوستان ابھی انگلستان سے اگرچہ آیندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہو اور گروہ قصا فان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبہ انگلستانیونکا اب تک رہا ہی اور آیندہ بھی رہیگا اور چند روز مین جمیع امورِ بحیثیت سابق امنیت اور آسایش کو حاصل کرینگے۔

قبل از بیان کرنے حالات جگرخون کن قتل انگریزان اور غارتگری اموال سرکار و رعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئی ہین مولف ارادہ رکھتا ہی کہ اول مختصر احوال اون واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے پیدا ہونے فساد میرٹھ اور دہلی کے واقع ہوئے ہین کہ جنسے باغیان مفسد و نکو شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کر کے اپنی پسند کا بادشاہ مقرر کرین۔

راے اکثر اصحاب کی یہ ہے کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہے اوسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تھی اور اب کلکتے مین جو وہ اسکے ظاہر ہوئی ہے مگر تمام کاغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی اونمین نہین ملتی کہ جس سے اوسوقت اتفاق رائے اس امر پر ہوتا ابتدا سے

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا بنزدیک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اوس وقت مین یعنی اوپر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حال
کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پہونچی تھی کہ آوازۂ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودھ
اور نیپال مصروف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ مین تھا اوسکی حفاظت کا بھی فکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار اور
راجپوتانہ اور اضلاع سونتھال مین بھی انتظام قومی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف
سمجھتے ہین [illegible] آلات جنگی مین کمی تصور کرتے ہین خصوصاً مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی اونکے نزدیک بہت کم تھی
اور [illegible] سے صلح ہو گئی ہے [illegible] اور امید دوست محمد خان کے [illegible] پیش تھی اوسکی طرف سے اور نگہبان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ
یہ جنگ [illegible] ہونے والا ہے -

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال غنیمت جو خیمۂ شاہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتمل
شاہ ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہ تھی برآمد ہوا مضمون اوسکا یہ ہے چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کی جو اوسکو
بباعث فتح ہند اور بسبب فوائد جو اوس فتح سے حاصل ہوئی ہین یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی ہر ین خیال اختیار کیا ہے کہ
کہ تمامی ملک شرق قبضۂ سرکار مذکور مین آجاوے اور اسی نیت سے سرکار مذکور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سختی
اور مصائب اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین جو فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور و پشاور اور دیگر مضافات افغانستان
فتح کر لیا اور اس فتح سے اونکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر تسلط ہوں اور وہ چاہتے ہین کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے
کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہے ہین نہو دے اس سے غرض اونکی یہ ہے کہ اونکو راستہ واسطے
آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور رعایای ہندوستان زیر نگین کرین اور مذہب اسلام کو
خراب کرکے مثال مذہب مسلمانان ہند اوسمین بھی فتور ڈالین اور اس مطلب کو حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اوپر ملک ایران
کے شروع کی اور [illegible] کو بد دغابازی و بے ایمانی فریب دیکر مصدر افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار ما بدولت نے
ہنوز کوئی تدبیر بعوض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل مین نہین لائی ہے گو کہ اوس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ
و بد عہدی سے یہان تک پہونچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہ و منشیان
ملازم ایران کو دیتے ہین اور بطریق فریب و مکارستانی دعویہای باطل و تجویزات نادرست پیش کرکے عزم حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ
رفتہ رفتہ تمام افترا پردازی اونکی ظاہر ہو گئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نتھا اور
اسی سبب سے کچھ طیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک سلام جو برلب دریای شور واقع تھا اور فوج قلیل وہمین بطور محافظ قایم تھی اونکے
قبضہ مین آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جاکر فوج انگلشیہ قایم ہوئی مگر جب اونہون نے دیکھا کہ پیش قدمی
اوس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اوس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی کا آب کیطرح خشکی مین پڑتا ہے وہین مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ
اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیر ہای آبدار شجاعان اسلام اونکے تن مین دم باقی نرکھتی -

لیکن حضور ما بدولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار مکنون خاطر و طیب دل بباعث بد عہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام ما بدولت صادر
ہوئے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک [illegible] اور تمام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان دین کو

نکالدین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریای غرب منتشر کردین خدا جسکو چاہے فتح بخشتا ہے اور اب مطابق قول پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی
اوس نے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہئے کہ بموجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہے اوسکو تم بنام خدا مارو
کاربند ہوں اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہئے کہ واسطے محافظت دین محمدی کی ہمت کرین اور کمر شجاعت
چست باندھکر باسلاح و یراق اپنے جسمونکو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہئے کہ مساجد و مقامات جرگہ و جلسہ اور
ممبروں پر ندای عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سچے رضیہ سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدہ آنحضرت کے ہو
بالتحقیق ہم اونمین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نی ہنوز شمشیر دشمنوں پر علم نہین کی ہے اور اوس گروہ ہمہ تن شوق کو
اجازت کوچ کرنیکی ابتک حاصل نہین ہوئی ہے اسواسطے مابدولت نی تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہے کہ امیر الامرا مرزا محمد خان
کشکچی باشی اور امیر علیخان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادہ نواب
صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علیخان میر پنجہ بافسری جو بہائے و رسالہ جات
کرانچی جاعی و آذربیجان و کرمان بقدر بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہوں اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ بلوچ و کلات
جو واقع ملک سندہ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ دولہ خان و سردار سلطان علیخان و سردار
محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع بیس ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب و ضرب بجانب ہندوستان
روانہ ہوں اور بفضل الہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی۔

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوام افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیوں کے ہین اور جو اونمین سے اوسی قرآن اور قبلہ اور مسائل
محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہوں اور دست امداد برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوشخبری کے بموجب قول محمدی کی کاربند ہوں
بالتحقیق جو با ایمان ہین وہ آپسمین بھائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا یا تو نکو امر کیا ہے ایمان اور شریکوں کے عمل سے
مختلف اوزان مین وزن کریگا اور واسطے غور کرنے اس فساد کے یہی صرف ضروری نہین کہ ایک خیروی گروہ حق پرستونکا آمادہ محافظت
دین ہو بلکہ لازم ہے کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہی واضح رہے اقوام افاغنہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا یہ
ارادہ ہرگز نہین ہے کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہے کہ ملک قندہار سردار رحم دل خان اور خاندان سردار کہن دلخان کو
ملے اور حاکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر یہ منشا ہماری ہے کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہوں اور اونمین شمار ہوں جنکی
نسبت آنحضرت نی یہ فرمایا ہے کہ رحمت خدا اونپر نازل ہوتی ہے جو جہاد مین لڑتے ہین اور ہمکو یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان
امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تھی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہو اور رابطہ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو تاکہ اسکا
وسیلہ سے استحکام اوسکی سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہونگے اور اس جہاد مین سرپرست
ایک گروہ حق پرستونکے ہوکر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کا ہوگا جسکی شان مین پیغمبر نے
یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتے تم بھی اونکو پیار نکرو اور یہی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ مال و دولت دنیا کی ایمان فروشی کرینگے بلکہ جہاد
واسطے اطلاع و آگہی حق پرستونکے مشتہر ہوا ہے اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہندوستان بھی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم ناپاک کا
عوض اون زیادتیونکا لینگے جو مذہب پاک پر اونسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نکرینگے فقط

اشتہار مندرجہ بالا مین مضامین مندرجہ ذیل بعبارت صاف درج ہین اول یہ کہ مسلمانان ہندوستانکو محل خطر ایمان بباعث بدعہدی اور
فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہئے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کیواسطے ہے اسواسطے تمام
مسلمانان مسلم الایمان کو چاہئے کہ مسلح ہوکر واسطے حفاظت دین محمدی کی مستعد و آمادہ ہوکر براہ خدا انصارا کو ہلاک او نیست و نابود کردین سوم
یہ کہ واسطے جاننے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کی افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہارم یہ کہ شراکت کی
استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس غریب پیر و جوان سے کی گئی ہے پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیونکو اطلاع دیجاتی ہے
کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قایم کی گئی ہے۔

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورۂ بالا اونکے تکیہ واسطے اس مفسدہ عظیم سے کہ اب فرو ہوگیا ہے رکھتے ہین

مشہور ہے کہ شراکت شاہ معزول اودہ کی بھی اکثر کواغذ سے جو اوسکے قیامگاہ سے برآمد ہوئے اور جنپر اوسکے دستخط موجود ہین
پائی جاتی ہے فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودہ جو ماہ مارچ ۱۸۵۶ع وقوع مین آیا تھا شاہ معزول نے رسم رسل و رسائل
ساتھ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکھا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین اونکو ترغیب اس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام یک تن ہوکر
ایکروز جو بعد ازین قرار پاویگا فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزونکو اور ہندوستان زا عیسائیونکو جو اونکے
ہاتھ لگین قتل کرین اور تمام راجہ ہا و رئیسان ہندوستانی کو صلاح عام واسطے شامل ہونیکے دین اور بعد از قتل کرنے یا بھگادینے فوج
گورہ کے تمام ممالک ہند و مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی اور مردود فرنگیونکے قبضۂ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تھین دوبارہ
تسلط شاہنشاہ دہلی مین کردین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اس جادۂ مفسدہ پر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ جو دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور
۳۴ اوس زمانے مین مقام لکھنؤ مین قیام پذیر تھین اونکو ترغیب اس امر کی دی اور بروقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۶ع و ۱۸۵۷ع یہ دونو
رجمنٹ لکھنؤ سے تبدیل ہوکر ایک تو برہام پور اور دوسری بارکپور کو روانہ ہوئی مگر تخم فساد جو اونکی زمین دل مین بویا گیا تھا اونکے ساتھ
مقامات مذکورہ مین پہونچا اور درمیان ۱۸۵۷ع کی سپاہیان متہای مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ درپے ترغیب کشتی بدیگر رجمنٹہا رہے اور
ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اس امر مین کرتے رہے اور فہمایش کرتے رہے کہ حمایت او پاسداری اپنے قدیم بادشاہونکی
بہتر ہے اور سبب نارضامندی کا اسطور پر بیان کیا کہ اونکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودہ پر اور بسبب بھرتی ہونے اکثر
اقوام سکھ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فرو گذاشت ہوگئے اور آیندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ خدمت سرکار مین ابتک اونکو
حاصل ہوتا تھا وہ اب سکھ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ یہ وقت ہے جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی حق رسی کیواسطے جو مدت مدید
سے بباعث غلبۂ انگلشیہ کے معرض تلف مین آگیا تھا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہے کہ اپنی قدیم بادشاہونکی رفاقت کرین اور ان
اغیار عیارونکی صحبت سے فراغت حاصل کرین۔

اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تھا اوسمین درج تھا کہ جو تدبیر واسطے سلح بندی و قتل عام کل سفیدرو دیو
منظر و دوبارہ قایم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہے اوسمین شراکت اہل السلام کی ہوئی ہوگی اور اونہون نے کوشش بلیغ بیج بونے
تخم ناخوشی و نارضامندی کی بیچ مزرعۂ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی

کیا عجب ہے کہ شخصان مذکورۂ بالا سبب اس مفسدہ کا ہوئے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ آتا ہے کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے

پختہ مسلمانونکے دل مین خلل ڈالکر اسبابت پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہوسکے حکومت سابق جو سالہا سال سے اونکے حیطہ اختیار
و اقتدار سے باہر ہوگئی ہے حاصل کرین اور نیز نا اتفاقی جو حاط مندراس اور بمبئی مین ظاہر ہوئی تھی اوس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض
رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودہ مطلب اصلی اور علت غائی اس فساد کی نتھی اور یہ راے پایہ صدق کو اس سے بھی
پہونچتی ہے کہ جب خبر سرکشی کی ملک طہران مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اس عزم سرکشی کے
مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالے برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب دہندہ و
برانگیختہ کنندہ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیچارہ با ختیار مسلمین ہین جب چاہا اونسے خدمت لی اور جب چاہا علیحدہ
کردیا مگر اسبابت کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو ظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک مفسدہ تھے اور اونہون نے بھی ہمراہ
مسلمانون کے سرکشی کی تھی ہرچند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اونسے ظہور مین آئے تھے مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی
کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاونی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا
بمجرد سننے خبر مفسدہ کے مستعد بدنظمی ہوئے مگر انکی حرکات یہ تھین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتے تھے اور مفسد بدین خیال خام عورات
و اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیون کی برکندہ ہو آدمی ہیئت فقیرانہ شہر تمین مین ارادہ جاتی تھے کہ انتظام سرکار مین
کسی طرح خلل انداز ہون اور ہندوستانی سپاہیونکے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا
تدابیر و تراکیب جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اونسے زیادہ بدنما و قبیح ہین جو کبھی کسی آدم
وحوش سیرت و بہائم سریرت سے کہ جنکا نام بھی زمرۂ انسانین لینا نچاہیے وقوع مین آئے ہون مگر موجدان سرکشی نے
دربارۂ وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف اونہون نے فساد کیا بڑا دہوکا کھایا اونکو جوش خام خیالی بلکہ یقین سے ترغیب
سرکشی ہوئی ہے اور یہ امر انکی تدبیر حصول مطلب و حالات تعجب آمیز سے اور نیز اونکے راست نتیجی اور راست گردانی سے ظاہر ہے
بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو اونکو سالہا سال صحبت ہیبی اناؤنکی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگون مین
بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہو اونسے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اونکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا اب تک
اس واقعہ قبیحہ مین حائل ہے مگر عرصۂ قلیل مین معروفان عرصۂ ہنگامہ کو طاقت بے نہایت جو اہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور
سواے بربادی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوگا بہت جلد اون لوگونکو بالتحقیق واضح ہوگا کہ اونکی جد و جہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت
سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ اونکے خیال خام مین نگذرا کہ آسیب اور اسرار جو انکو خوف دیتے ہین اور
نزدیک حکما و فضلا کے اونکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا معاودت طاقت و تسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہے جیسے شکستہاے متواتر جو مفسدین کو
بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص و کمی سرکار کی تھی قطع نظر اوسکے اب بتحقیق و ظاہر ہے کہ کیا امر مناسب
وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام مین آویگی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف
حملہ ہاے مفسد اور سامان دوبارہ قایم کرنے حکومت سرکار بقاعدۂ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کسقدر کافی اور موجود ہے

علامات مفسدہ

بتاریخ ۲۳ جنوری چھاونی رانی گنج مین اگ لگی اور بعد از دو یا تین راتونکے بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا وہی حال ہوا اور بتاریخ ۲۵ ماہ مذکور دفتر تار برقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسیطرح بادشافاری فی جایزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی مین مغربی کالینا شروع کیا

با وقوعی ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اوسوقت مین حقیر اور ہیچ تھا مراد اس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی ہر اوسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گوڑگانوہ اور باندا تقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیونکے رسید اونکی مجواری دیہہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین۔

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گانو مین جاتا تھا اور وہ روٹیان وہانکے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا تھا کہ چھہ روٹیان اور بنا کر چوکیداران دیہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم بابت آیندہ سمجھادینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اوسمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹیان دیہہ بدیہہ تقسیم ہوئین۔

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گوڑگانوہ جسمین طریق انقسام نان وطرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے

ترجمہ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دیہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھہ ابتک ظاہر نہین ہوئی
چوکیداران دیہات ضلع ہذا کو جو اضلاع متھرا مین کچھہ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین
نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بروقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھہ اور ویسی ہی روٹیان بناکر تقسیم کرتا ہے اور اسیطرح روٹیان دیہہ بدیہہ پہونچ گئی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگئین
آج یہ روٹیان دیہات ضلع گوڑگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی و مغربی مین بہت معتبر ہے اوسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تمسخرانہ درج تھا

ہمارے ناظرین اخبار کو قصہ اوس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وبائے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بنظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام ملک کے کچھہ شک ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگونکو توجہ بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم روٹیون کے ہوتی مگر اگر کچھہ تحقیقات درباب اصلیت اس امر کے گو کہ کچھہ اور قدرے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گویونکے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے شہر لندن مین ڈیوک آف یورک سے براہ تھی وہ دوڑ ہوک گریٹ برنرسٹریٹ تک ہوا تھا

قریب تین ہفتہ بعد تقسیم ہونے نانہائے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب وجوار دہلی و لکھنؤ و دیگر مقامات اودہ مین پھیل کر روہیلکھنڈ بلکہ تمام اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پہونچ گئین تھین ظاہر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام مسلمانونکے ایک خاص امر مین اور سب کو خواہ عمل مین لانے اوس امر کے نہین معلوم ہوتا

بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان تو اوس حال کا جسکے باعث شبہ سپاہیونکے دلمین پیدا ہوا

یہ ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے رائفل کے جو ایک نئی وضع کی بہت دور رس بندوق ہے مقام کلکتہ مین پہونچی تو حاکم بالادست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دی بنگالی مذکور نے اوس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہہ پہونچکر متامل ہوا گویا اوسکے دل مین خودبخود کچھہ وہم پیدا ہوا وجہہ کیا کہ جس چیز سے کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی مین ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گاو تھے اور عرفاً معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اوس سے لیتے ہین اس شبہہ سے بنگالی مذکور نے اوس حاکم بالادست سے جسنے ہدایت ترجمہ کے واسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اوسکو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان مین اس چیز کو جو کہتے ہین وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ مترجم نے بعد ازان بلالحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہو گئی کہ کارتوس ایسی چیز سے چکنے کیے جاتے ہین کہ جسکو ہندو مسلمان کوئی منہہ مین نہین لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین مین شہرت پذیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے درباب اس مقدمۂ کارتوس کے اسطرحپر بیان طراز ہے اور یہ روایت بھی اوسیقدر درست و قرین قیاس معلوم ہوتی ہے جسقدر بیان مسبوق الذکر صحیح اور راست ہے۔

کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رائفل کا اس ملک مین قرار دیا تو واسطے طیاری کارتوس کے جو موافق اوسکی نال کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کیئے بلکہ انگلستان مین سُنا ہے کہ ایسے کارتوس چربی گاو طیار ہوتے ہین مگر اس ملک ہندوستان مین بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے مجرب کا قرار دینا مناسب تصور نہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی راے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام ودم مین ان کارتوسونکا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیمگاہ بھی مقام مذکور مین واسطے تعلیم سپاہیونکی بیچ قواعد اس رائفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیون نے مشق سر کرنے رائفل مذکورہ بالا کی شروع بھی نہین کی تھی کہ ایکروز ایک خلاصی جو کارخانۂ طیاری کارتوس مین ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیمگاہ کارتوس مین فن رائفل سیکہتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھہ مین ایک لوٹہ تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے تھوڑا پانی پینیکو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف تھا خلاصی نے بجواب اوسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز مین تمھاری بھی ذات باقی نرہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم اونکو بوقت سر کرنے رائفل کے دانت سے کاٹوگے اوسمین چربی گاو و خوک کی لگائی گئی ہے پس یہی گمان سپاہیونکے دلمین جاگیر ہوا اور یہ خیال اونکے خیال مین آیا کہ جو کارتوس آیندہ اونکو ملینگے اونکے مذہب کو خراب کرینگے اور طرفہ یہ اوسیوقت اُسکی خاطر مین شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمونکا ارادہ اونکے عیسائی کرنیکا مصمم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع حمد سرکی بابت صدق نمائی ہوئی ہونگے الغرض یہ دو نوظن قوی کہ اونکے دہرم و ایمان بگاڑنیکا اور اونکو عیسائی کرنیکا ارادہ سرکار کا ہے اونکے دلونمین متمکن ہوگئے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہین کیونکہ کارتوس جو اونکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور اون سپاہیونکو اپنے دہرم و ایمان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیو نہین ہوئی تھی اور جابجا اور جگہہ بجگہہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھہ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ یہانپر ہم یہ بھی گمان کرتے ہین کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھہ چربی گاو بھی طیاری کارتوس مین لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ نتیجہ استخراج ہوا وہ سب پر ظاہر ہے اور اس جگہہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہین کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمائی تو فوراً ہر ایک کارخانے مین جہان کارتوس اس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہین کہ احاطۂ بنگالہ مین ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہین دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ مین اکثر مقامات مین اسقدر تقریرات لاطائل عمل مین آئین جو اس سے

ویسی ہی ہین جیسے ابتک سپاہی استعمال کرتے ہیں اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رایفل مین چلتی ہین وہ سپاہیون نے خود تیل اور گھی سے چکنا کرکے بنائے ہین۔

باخر ماہ جنوری سرکار کو خبر پہونچی کہ چند سپاہیونکو جو تعلیم گاہ مین مشق قواعد رایفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس محرپ کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس محرپ نہ دیے جاوین اور راستی یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس محرپ کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا۔

بنظر رفع عذر وقطع حجت حکام مہتمم تعلیم گاہان معلومہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجای چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیم گاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سرا منھ مین نہین دینا پڑتا تھا اور بغیر دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا۔ مگر بعد رفع ہونے حجت چربی کے شبہات درباب کاغذ کارتوس کے بنزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسونکا نسبت کاغذ اور کارتوسونکے باریک تھا اور بباعث تنگ ہونے دہان رایفل ضرورتاً کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آور اوسمین نہ تھی بلکہ قبل اجرای کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہ بھی ویسی ہی اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا مگر یہ درست ہے کہ کارتوس بنادیق سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اوسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سریرام پور مین طیار ہوتا تھا گو اوسکے رنگ مین بھی اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسیکے دلمین گمان بہ سبب اس اختلاف کے عائد نہین ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے عذر درپیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو اونکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف لون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ مین کچھ فی ہے مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سوائے تبدل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی تھا اور اوسی اجزا سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تھا جو اب تک استعمال مین ہے

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورہ بالا کی اس مقام تک پہنچ چکی تھی

بتاریخ ۲۶ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر سترہ عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریڈ پر حاضر ہو کیونکہ اسقدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین پیشتر ۱۹ رجمنٹ کی قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بروقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جو ریکروٹ یعنی نو ملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب موزنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اوسکے لینے مین درپیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے ٹوپیونکے سبکو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق اللفظ بیان کیا کہ ہمکو کارتوس مین شبہ ہے

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جرنیل صاحب بہادر کماندر کلکتہ روڑن گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہے کہ ہمنے مختلف افواہ درباب طیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سنی اور یہ مشہور ہے کہ اوسمین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاو و خوک سے

چلنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت میں آیا ہے کہ ارادہ سرکار کا یہ ہے کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹواوینگے ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دہرم کا ہے اور اونہون نے یہ بھی بیان کیا کہ دو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اوس سے ہمکو اطمینان بھی ہو گیا ہے مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمین خیال ہمنے اونکے لینے سے عذر کیا تھا

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سُنا تو چھاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بولا کر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھہ نقص نہین ہے اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ یہان پڑ گئی ہے صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کر دیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اوسوقت عذر یا انکار کریگا اوسکی کورٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاوے گی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھہ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی کرکے دروازہ توڑکر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاونی مین مع اسلحہ واپس چلی گئی۔

باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طیاری رسالہ یازدہم اور توپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پریڈ کے پہونچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چھاونی سے شور و غل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر اونہون نے بنیادیق پُر کرنی شروع کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پہونچے تو یہ آواز اونکے گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گولی ماریگی

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کیطرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علٰحدہ کرکے سپاہ سے ہتھیار لے لو سپاہ نے اول تو کچھہ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتھیار دیکر اپنی چھاونی مین چلے گئے

یہ علامات عظیم مفسدے کی تھین جو بتاریخ ۲۶ فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تھین

باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر و انکار کے اور اس سرکشی خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیۃً شکستگی آئین جنگی کے اور اس کلیۃً اظہار عزم فساد کے رائے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تھی کہ یہ طریق مجرمونکا صرف حجت طفلانہ ہے اور کچھہ انسداد سنگین اوسکا نہین مگر اخبار نویس مذکور کو یہ یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھہ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان ہوتے ہین اور شاید اونکی نزدیک قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچہ طفلان لکھتے ہین

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تھی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کرنیکا اوپر اونکی سرکشی جھائیونگی دیا جاوے کیونکہ درصورت اوسکے تا فرمانی کے نتیجہ ہای قبیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاے نائرہ فساد کی بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تھین کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا اور سپاہیون کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کرکے بجائے چربی کے کارتوس مین لگاوین اور استعمال اوس کاغذ کا بھی جسمین گمان چربی کا شبہ واقع تھا معطل رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دین۔

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارکپور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور بمقام مسطور بتاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہوگئی گو تاریخ ۲۷ ماہ مذکور تجویز
سزا و تجویز حکم نسبت اس رجمنٹ کے باجلاس کونسل تحریر پایا تھا اور بمجرد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین
کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا بصورت نافرمانی و عذر سپاہ کی کہ یہ دو نوامر ادنی
روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے مہیا کیا گیا تھا اور سنگینیان اور جمعیت ہائے شاہی او نیز رسالہ گورنر مقیم بارکپور سے جو پریت پر موجود ہے حکام کو
گمان قوی تھا کہ باد حقوق سابق جو تنزل پر تھی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ توپخانہ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دم دم مین تھی
اس سامانکو اور بھی رونق دی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابھی روانہ بطریق مستعد ہو اور دوسری اوسی قسم کی نے یہ کونکی ظاہر کی او نیز یہ بھی پاس سے
واضح ہے کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاطاً بگمان ضرورت بھی موجود دکھلایا اور کسقدر استغنا اور بے ہراسی افسران سرکار کی دل مین قایم
اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے بھی ظاہر ہے اور اس وقع پر تدبیر مفصلہ ذیل بروی کار آئی تھی فوج سرکار بصورت اضلاع
مربع قایم کی گئی تھی بجانب دست تو رسالہ گورنری او وسط مین ۸۴ رجمنٹ شاہی توپخانہ مندراس چند توپ کلان دم دم اور ۵۳ رجمنٹ شاہی اور
بجانب چپ دوم گرنڈیل اور ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی بعد ۱۹ ہندوستانی کے سپاہ کو جو اونمین سے باہر لا کر او ایک ضلع مربع مذکورہ بالا
کے روبرو سے لیجا کر وسط مین قایم کیا اور جرنیل ہیرسی صاحب نے حکم برطرفی سنایا ہتھیار سب نے رکھدئیے او نشان گرادئیے اور نام و نشان
۱۹ رجمنٹ کا باقی نرہا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ اونسے لے لیا تا کہ مجرمونکو معلوم ہو کہ اونکی غلطی سے کسقدر حقارت عاید حال اونکے
ہوئی مگر وردی اونسے نلی گو وہ چیز اونسے لینی تھی کہ بیکار رکھنے کے لائق وہ نہ باقی رہے تھے بعد ازین دو گھنٹہ مین اونکی تنخواہ تقسیم کرکے
اونکو گرد ایک ضلع مربع مذکور پھیرا کر بطرف پلٹا گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اونکے گرداگرد ہوا اور اسی ہیئت مجموعی سے اونکو بارکپور سے
گھاٹ مذکور تک پہونچا کر اور تین جہاز دوخانی پر سوار کرا کر پار دریاے ہوگلی کے کردیا بروقت رخصت جرنیل ہیرسی صاحب نے ایک نصیحت نامہ
زبان اردو مین پڑھکر سب مجمع کو رخصت کیا ترجمہ اوسکا یہ ہے

ای افسران و سپاہ ہندوستانی گوش ہوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ منصف ہے ابھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو مین بملاحظہ نواب
گورنر جنرل بہادر گذراننے پر راضی و مستعد ہون ہرچند مین تمکو کوئی توقع قوی نہین دے سکتا مگر مین بسمع مبارک نواب محتشم الیہ گذرانکر
عرض کرونگا کہ تم عذر خواہ و از کردہ پشیمان ہو مین ہمیشہ تمہارا کمانیر اور دوست رہا ہون اور تمنے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶
ماہ فروری جب تم دشمنونکے ورغلانے سے مستعد بفساد ہوئے تھے اور اونکے شامل ہو کر اپنے افسرون سے بمقابلہ پیش آئے تھے جسکے عوض
تمہارے ہتھیار چھن گئے تمسے ظہور مین نہین آیا اسی سبب سے سرکار پر رحم ہے ہرچند سزا تمکو ملی مگر کچھ زیادتی تمپر نہین ہوئی دیکھو تمکو معہ وردی
جانیکا حکم ہوا ہے جس سے جہان تم جاؤگے تمہارے ظاہری نام مین کچھ فرق نہین آئیگا گو یہ مصیبت برطرفی تمپر عاید ضرور ہوئی ہے اور جو تکلیف
راستہ مین بہم پہونچے یہان تک تمنے کوئی امر خلاف حکم نہین کیا اسواسطے ادھر سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ کہ صرف کرایہ سواری و باربرداری
معاجرت جہاز تمہارا اور تمہارے عیال و اطفال و اثقال و احمال کا ہوگا سرکار اپنی دریا دلی سے ادا کردیگی اور تمسے اس باب مین مزاحمت نہوگی
اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار منصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب بھی خودداری ہاتھ سے ندیکر اور اپنے تئین اختیار سے باہر
نکر کے ایسی ترکیب کرتی ہے کہ جسکی وجہ سے رحم اوپر ضعفا کے کیا جاوے
تمکو ایک ایک جبہ جو تمہارا برآمد ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ اپنا حساب کتاب رجمنٹ کے دوکاندارونسے فیصلہ کرلو ۔ وردی جو بال سرکار سے

مطابق آئین وردی کے جو بروقت برطرفی سپاہی کے عمل مین آتی ہے سرکار کو واپس دو تمہارے ساتھ پانچ کمپنیان ۳۴ رجمنٹ شاہی کے
اور رسالہ گورنری پلٹا گھاٹ تک جاوینگی اور وہان سے تمکو جہاز ہائے دخانی پر سوار کر کے تا بمقام تمہارے پہونچا دینگے تمام تمہارے افسران ولایتی
تمہارے ہمراہ چلینگے اور تمہارے واسطے خیمے روانہ ہو چکے ہین ڈاکتران ولایتی اور ہندوستانی اور عملہ اسپتال جو متعلق تمہارے رجمنٹ کے ہین
وہ سب تمہارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ وبائے ہیضہ تمہاری رجمنٹ مین شروع ہو گئی ہے اور بیمارونکی تیمارداری بہت ضرور ہے
اسواسطے کہ جو سرکار منصف ہوتی ہے وہ معاوضہ جو نہین ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہے اور تمہارا قیام ایک یا دو روز تک مقام [illegible]
مین ہوگا جہان تمام تمہارے حساب و کتاب کا فیصلہ معرفت تمہارے افسرونکے ہوگا بعد ازان تمہارا کوچ مقام مذکور سے چنسرا تک جو فاصلہ
شش میل کے ہے ہوگا اور مقام چنسرا سے تمکو اجازت دیجاویگی کہ جہان تمہارا دل چاہے وہان جاو جسکی طبیعت مین آوے وہ اپنے گھر جاکر
اون دیوتاؤنکی پرستش کرے جو اونکے آبا و اجداد کرتے آئے ہین مثلاً جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگناتھ جی کے درشن کرے یا گیا جی یا
یا کسی اور معبدگاہ مین جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسطرحسے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہین جو عوام مین
مشہور ہو گئی ہے کہ سرکار کو دست اندازی کرنے تمہاری ذات مین اور دخل ڈالنا تمہارے مذاہب مین منظور ہے

بعد استماع کرنے تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیون نے کرنیل ہیرسی صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمکو خوش رکھے اور عمر تمہاری دراز ہو
اور قسمیان کہا کہ جہان کہین ہمکو سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ملینگے ہم اونسے اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہون نے ہماری اور ہمارے عیال و اطفال کی
روٹی چھنوادی ہے جنرنیل صاحب نے بھی کچھ جواب نسکے اونکو کہا کہ خدا تمکو جلدی اپنے گھرونمین پہونچادے اور اونکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ
سرکار تمہاری درخواست عفو جرایم کی سماعت فرماوین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ راستہ مین جسطرح فوج آئینی با انتظام و انضباط کوچ
کرتی ہے اوسیطرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نکروگے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا
بدنام نکرینگے اور سرکار کو ثابت ہو جاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارکپور کا بجائے فرو ہونیکے اور زیادہ بایں عزم قتل اجیٹین صاحب و سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ زن ہوا
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رجمنٹ مذکور مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پر کر کے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور
دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگونکا آگیا ہے اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ
کے گارد کیطرف سے آگے بڑھا اس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اوسکے روکنے کا کیا مگر بعلت زخم تفنگ مجروح شدید ہوئے جب یہ خبر
لفٹنٹ با صاحب اجیٹین کو پہونچی وہ پریڈ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ اجیٹین صاحب
کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریڈ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پر کر کے
اور ٹوپی چڑھا کر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلود اور دوسرے مین بندوق لیے ہوئے بایں ارادہ ہو کر پس و پیش گشت کنان ہوا کہ جو افسر
یا سپاہی وغیرہ بارادۂ گرفتاری آگے آوے اوسکو مجروح یا مقتول کرے بعاینہ اس حال کے جبکہ [illegible] گارڈ ۳۴ رجمنٹ مین کوئی افسر نہین
پیش قدمی نکی تو جنرل ہیرسی صاحب مع ہمراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی جو اونکے مصاحب تھے اور باتفاق
لفٹنٹ اینڈرو ہیرسی متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی جو دونو جنرنیل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہو کر پریڈ پر تشریف لیگئے اور کپتان
راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجیٹین جنرنیل تھے اور اوسیوقت مقام پریڈ پر وارد ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب حاضرین مین

سے

جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے رنگیہ پسیں ہمیشہ گشت کر رہا ہے اور اوسکی بندوق پر ہے۔

باستماع اس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارد نہیں ہے جو اوسے گرفتار کرے یا اوسکو مثال سگ دیوانہ قتل کو پہونچاوے اسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہیں جاتے اسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانۂ زین سے نکالکر اور دونو صاحبزادگان اور اس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جمعدار اور گارد والونکو حکم دیا کہ ساتھ آوین

جمعدار مذکور نے بجواب کچھہ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اوسکی عرض سماعت نفرمائی تھی کہ حکم ہمرہی صادر فرمایا تاہم گارد والے اپنی جگہہ سے نسرکے بوز دید اس حال کے جرنیل صاحب نے باواز غضبناک سکر حکم ہمرہی دیا اب تو جمعدار نے دست و پا گم کرکے عرض کی کہ سپاہی اپنی بنادیق پر ٹوپی چڑھاتے ہین بعد چڑھانے ٹوپی کے گارد اسکے جرنیل صاحب کے پیچھے ہوکر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹھہ قدم سپاہی مذکور سے پہونچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے تھے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھہ کر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہے۔

جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا اوسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اوسکو گرفتار کرکے بکبارہ اجل پہونچا دینا اسی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکھہ تھا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور چلائے کہ اوسنے خودکشی کی اور یکمرتبہ سب اوسکے گرد جا کھڑے ہوئے اوس سکھہ نے اوسکے نیچے سے تلوار خون آلودہ جس سے سپاہی مجروح پڑا تھا نکالی اوسکا کپڑا جو گردن کے تھا وہ جل رہا تھا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اوسکو منطفی کرے اور اوسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوے چپ سے گردن اور شانہ تک کھلا ہوا تھا اور خون بشدت اوس مین سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین و پیچ و تاب کھا رہا تھا اکثر افسران ولایتی اب جمع ہوگئے تھے اور جرنیل صاحب نے بخیال اسکے کہ سپاہی مذکور مرگیا حکم نشست کمیٹی صادر فرمایا اور آپ بطرف چھاونی ۴۳ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادۂ فاسد رکھتے تھے تشریف لے گئے اور زبانی فہمایش و اطمینان اونکی کی کیونکہ منگل پانڈے اوسنے بھی کہا تھا کہ اہل انگلستان اونکی ذات لینے آئے ہین

بعد ازین جرنیل صاحب ۳۴ رجمنٹ مین گئے جہان اژدہام بکثرت تھا اور اونکو بھی فہمایش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تھا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اوسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا مثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے اونکے اس امر سے بھی اطمینان کا فرمائی کہ سپاہ گورہ اونکی مزاحمت کو نہین آتی ہے بعد از قیل و قال جرنیل صاحب معہ ہر دو صاحبزادونکے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لیگئے

ڈاکٹر ہچینس صاحب نے برسر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہے پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اوسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست و پا اوسکے زنجیر مین کیے

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ رجمنٹ بباعث انکار جو اونہونے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہوکر بیچ گارد سپاہیان ۳۴ رجمنٹ کے محبوس کیے گئے مگر وہ سپاہی جسنے پالفٹننٹ باف صاحب پر گولی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہوگیا جمعدار گارد جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارکپور مین آیا تھا تو اوسنے اپنی کمپنی کے آدمیونکو بہکایا تھا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چھاونی اپنی ست بنانا

حالات مرقومہ صدر کو ہم مقدمہ پرداز مین شامل کرسکتے ہین کیونکہ ہرچند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر یہ بھی مشتبہ نہین کہ مفسد قتل اور غارتگری پر بھی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر اونکے حیز اختیار اور احاطۂ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو اونکے دست قدرت سے بالکل باہر تھے اسواسطے وہ اظہار نارضامندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا تھا مکتفی ہوئے یہ ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب بیان بارکپور کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کارتوس چکنائی وغیرہ سے طیار کرین تو اونھون نے انکار کیا تھا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارکپور و دیگر مقامات ہند کی مزرع دل مین بویا تھا اور بروقت شب اکثر سپاہ جمع ہوکر گفتگو دربارۂ برپا کرنے فساد کے کرتے تھے بلکہ مقام بارکپور مین ایک پنچایت قرار پائی تھی اور اوسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکتہ سے بھی سپاہ آکر شامل ہوکر آپسمین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام برپا ہو اور کسطرح بشرارت انکے قلعہ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہو جاوے یہ تجویز انکی بھی اونہی سے بیہودہ تھی کہ جتنا اونکا ارادۂ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازین بہ وقوع پہنچا ہے کہ فی الحقیقت ارادہ اونکا تھا کہ فساد برپا کرین

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارکپور حالت سرکشی مین مبتلا تھے تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ اونکے حال اور خیال کو مستوجب جرم تصور کرتے تھے اور چند سپاہی اونمین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بھی ہوگئے تھے

اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانیونکے مخیلہ مین ایک خیال بے سروپا متمکن ہوگیا تھا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تھا جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہو جاتا ہے اور وہ یہ تھا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لارڈ کیننگ صاحب اسی امر کا بیڑا اوٹھا کر ہندوستان مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیونکو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب محتشم الیہ نے سرکار گورنمنٹ سے وعدہ کر لیا ہے کہ قبل از مراجعت بولایت اس امر اہم کو عرصۂ تین سال مین سرانجام فرمادینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و نارضامندی سپاہ ملک ہند کا ہوا ہے مگر مثال دیگر بواعث مثل کارتوس وغیرہ یہ بھی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے بتاریخ ہشتم اپریل بسزاے جرم معلومہ پھانسی پا گیا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگھ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کورٹ مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہوکر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اوسکی نسبت بھی حکم پھانسی صادر ہوا اور اوسی روز سزاے پھانسی عمل مین آئی جرائم جو نسبت جمعدار مذکور کے پایۂ ثبوت کو بخوبی پہنچے تھے

اول بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء جب جمعدار مذکور بارکپور مین تھا اور کمان گارڈ رجمنٹ کی اوسکے سپرد تھی اوسنے کوشش بلیغ بلکہ کچھ ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبرہ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر تاریخ مذکور اپنے مکان سے نکلکر متصل اور روبرو گارڈ مذکور کے مسلح با بندوق و شمشیر استادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ آنکر اوسکے شامل ہون اور مقابلہ حکام ذی حق کا کرین اور وہان پر سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجنٹ میجر ہیوسن صاحب اور لفٹنٹ باصاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سر کی اور اوسی مقام پر دونو صاحبونکو بزخم شمشیر مجروح کیا تب بھی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا دربارۂ امداد لفٹنٹ باصاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نکی اور سواے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارڈ کو اعانت کرنے صاحبان ممدوحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا

دوم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اوسنے تعمیل حکم نکی اور نافرمانبرداری سے پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبوق الذکر واقع ہوا تھا اور اوسی وقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کمان افسر ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کے تھے

یہ حکم اوسکو دیا تھا جسکو متابعت اوسنے نہین کی تھی

منجملہ اظہارات جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا ظاہر ہوا کہ جمعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تھا یعنی اوسنے غرض برانگیختہ کرنے فساد کے اپنی پلٹن کے سپاہیونکو یہ کہا تھا کہ جو کوئی کارتوس میرے روبرو لاویگا مین اوسکا سر تراش ڈالونگا اور اوسنے سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تھی کہ واسطے برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد و آمادہ ہین اور اوسنے یہ بھی شہرت دی تھی کہ بیٹھے اپنے مکان پر پنچایت کی تھی اور اوس مین دو بے حوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجمنٹ شامل تھے اور پنچایت مذکور مین تجویز ہوئی ہے کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاع پائی اس امر کے دو بے حوالدار وغیرہ مذکورہ بالا اور ایک جمعدار متعلق ۷ رجمنٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پھانسی کے ایشری سنگھ جمعدار نے چند کلمہ با واز بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو کہے مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہین

سپاہیون سنو کیا مین کہتا ہون ہم نے ایسی سرکار نیک منصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہے مجھے اب پھانسی ہوگی اور مین مستوجب اس سزا کا ہون سپاہیون تم اطاعت اپنے افسرونکی کرو تمہارے افسر حق شناس اور منصف ہین اور اگر نکرو گے تو تم بھی میری طرح پھانسی پاؤگے سپاہیون تم اپنے افسرون کی فرمانبرداری کرو اور بگوش دل سنو اور بہ دل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ گو اور دغل باز کے کہنے پر مت جاؤ مین نے ناصحان مذکور کا کہنا مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو مین پہونچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عہدہ داران سرکار کو اور جرنیلون کو اور دیگر صاحب لوگونکو جو یہان موجود ہین خدا برکت دے سیتارام سیتارام

بنظر اسکے کہ تخلل بیچ بیان واردات مذکورہ بالا واقع نہو مضمون مندرجہ ذیل اپنے مقام مناسب پر درج نہوا اسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ بتاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام بودہی لال تواری اور بہادر سنگہ تھا ارادہ کیا تھا کہ گارڈ ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہے سازش کرین مگر سپاہیان مذکور مین گرفتار ہوکر بحکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل اونکی نسبت قرار دیے گئے تھے

اول بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء قریب نواخت دہ گھنٹہ شب اپنے گارڈ سے جو قلعہ کلکتہ مین ٹون میجر صاحب کے تعینات تھا بغیر بدلی ہونیکے اور بلا اجازت علیحدہ ہوکر چلے گئے اور بعد ازان دوسرے روز گرفتار ہوکر شامل قیدیان اپنے گارڈ مین آگئے

دوم دراثنای غیر حاضری گارڈ چنانکہ جرم اول مین ذکر ہوا ہے دونو باتفاق ٹکسال مین گئے اور وہان بیچ خان صوبہ دار جسکے تحت حکم گارڈ ٹکسال تھا ترغیب دینی شروع کی کہ اوسی شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ مین جاکر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونیوالی ہے ہووے

مقدمہ کارتوس رفتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بھی پہونچ گیا یہ ارادہ مفسدین کا ہوا کہ سپاہ سیالکوٹ کو بھی شامل فساد کرین اور اسی نظر سے کاغذ اس مضمون کا لکھکر روانہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اوس لین یعنی جانب چھاونی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو ملحق مکان سلح خانہ تھا جسکو زبان انگریزی مین ڈپو کہتے ہین مضمون اوسکا یہ تھا کہ تم بھی شامل دیگر برادران بارکپور تعمیل حکم فسخ مذہب بمقابلہ پیش آؤ اور کچہ کار سرکار نکرو

جب تک تمکو اوراطلاع نہ پہونچے اور اسیطرح کا بہت سا فساد برپا رہا تھا

کچھہ احوال بر ملا فسادات کا بھی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے درپردہ ظاہر کیا تھا اور جو حرکات بعد ازین سری پانڈے و باظہارات مختلف گواہان اثناے تحقیقات مقدمہ مذکور بیان جو ہیے پہنچایت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہونچا تھا اگرچہ مشتہر نہوا تھا بیان ہوچکا اب راے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بھی برطرف کیا چاہیے

عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق مین بھی ۱۸۴۴ع مین بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندھ کے یہ رجمنٹ تمام و کمال برطرف ہوچکی تھی اور اوس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بدین مضمون نسبت اس رجمنٹ کے بتاریخ ۲ ماہ مارچ ۱۸۴۴ع صادر ہوا تھا

دربارہ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا و ترحم کی باقی نہین

بدنیتی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے ہر طرح اونکو سمجھایا اور نیک و بد جتلایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بیہودہ اور مفسدہ پردازونکے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وعدہ اونکا مانع پیش کی اوسکا تردید اور اوسکی تنسیخ بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز نرہے لہذا اب کوئی امر سواے اسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا دیکے جسکی وہ مستحق ہے ایسا وہ غیر متعارف و بدنام کنندہ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر اشتعال و رسازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کسینے افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے ان سپاہیونکے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی راے مین ہر ایک سپاہی معہ افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنے کے ہے اور بنظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقیماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم مین باقی رہے صاحب معزالیہ بذمہ داری خود و بتوقع اتفاق راے منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر فرماتے مین کہ نمبر ۳۴ فہرست افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی با جمع نواز اور سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی اون مین سے لائق اعتبار خدمات سرکار اور قابل نام سپاہگری کے نہین ہے برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اوس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام سکھر مین مشتہر کیا جاویگا اور مقام مذکور کے تمام و کمال فوج کی روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کی سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہے اور اونکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہین ہین لیکر اور اونکی تنخواہ اوس روز تک دام دام ادا کرکے بہرگونہ ندامت و بیحرمتی اونکو چھاونی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہ بنگال کھنڈ نے برضا و رغبت خود پھر اس نمبر رجمنٹ کو ۱۸۴۷ع مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ع کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین اور سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کرکے بلتا گھاٹ پر لیجا کر برخاست کیا اور مضمون مندرجہ ذیل بریگیڈیر جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنایا مضمون یہ ہے

تاریخ ۲۹ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارکپور نے ایک بھری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیکر زمین پریڈ پر گیا اور بطور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون کو کہا کہ آکر بخلاف حکام اوسکے شامل ہون اور اوسنے اپنی رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور سارجن میجر صاحب کو جو اوسکو منع کرنے پیشتر قدم زن ہوئے تھے مجروح شدید کیا اور آدمی

مقدمہ کی تحقیقات ہوکے اور سزاے پھانسی تجویز ہوکر اوسکو بجھاے گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارڈ رجمنٹ مذکور کے کمان پر تعینات تھا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار نکیا اسکی تحقیقات بھی کورٹ مین ہوئی اور یہ بھی اوسیطرح مجرم ثابت ہوکر پھانسی دیا گیا اگرچہ یہی دو شخص اوس موقع پر مجرم نہ تھو

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ وچلن ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر ایسا ثابت ہوا جس سے اعتبار اونکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزاے سخت اونکی نسبت تجویز فرمانی پڑی

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل وغش زمین پریڈ پر روبرو تمام سپاہ کے پس وپیش قدم زن رہا اور اپنے افسران ولایتی کو سخت وسست کہتا رہا مگر کسینے تجویز اوسکی مغلوبی کی نکی بلکہ جب اوسنے نشانہ باندہکر اپنے سارجن میجر کیطرف بندوق سرکی اوسوقت بھی کوئی مانع اوسکا نہوا اور بعد ازان بھی کسینے اوسکو اس حرکت قبیحہ سے باز رکھا جب اوسنے دوبارہ اپنی بندوق بھرکے اپنے اجوٹنٹ کیطرف جو اوسکو سمجھانے آیا تھا سرکی اور اوسکے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہوکر گرا اوسوقت بھی کسینے جو پہرے پر تھے یا پریڈ پر موجود تھے اجوٹنٹ صاحب کی مدد بھی نکی ہرچند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارد سے وقوع مین آئی تھی بلکہ جب اجوٹنٹ صاحب کے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش رہی اور سارجن میجر صاحب بھی حتی المقدور امداد اجوٹنٹ صاحب کے کرتے تھے سب سپاہی جو بے وردی تھے اور وہ جو بے وردی پہنے تھے سب گرد وپیش جمع ہوئے مگر کسینے مدد نکی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سے باز رکھا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بھی ہوگئے اور سارجن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرا دیا اور اسپر بھی ضربات کنندہ کم نکین

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت بھی اوسکی بخوبی ہوگئی تھی مگر فراری ہوکر سزاے جرم سے محفوظ رہا

ہان مگر ایک سپاہی کمپنی گرانڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہوگیا ہے نقش اوپر دل اپنے ہم صحبتونکے رکھا اور بے تامل اطاعت حکام پر مستقل رہا اور بچانے لفٹنٹ یا صاحب مین مجروح بھی ہوا مگر اوسنے وہ کام کئے جو بے ہتھیار سپاہی کے امکان مین تھا اور اوسکی خدمات معمول اوپر ایمانداری اور مردانہ شعاری کی ہوئین

جب اجوٹنٹ صاحب مجروح وخستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو حوالدار نے [illegible] ہو کر گیند را اوسنے اور مجمع سپاہ کو سخت ودرشت کلامی متکلم ہوکر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تم نے اپنے افسر کو روبرو اپنی آنکھون کے مجروح [illegible] دیا [illegible] اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچھ جواب ندیا اور پشت دیکر پیچھے ہوکر چلے گئے سپاہیان گارد مذکور نے جو [illegible] کام مین پہلو تہی کی تھی عوض اوسکے جمعدار گارد کو پھانسی ہوئی اس گارد مین سے جسمین بیس سپاہی تھے چار سپاہی برخلاف مفسد بتعمیل حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمعدار نے اونکو منع کیا اور جب حاکم بالادست نے اونکو حکم ہمراہی دیا تو اکثر سپاہی جبراً اونکے ساتھ ہوے

بنظر حالات مرقومہ بالا و دیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلمین فساد غالب ہے اور یہ نمونہ ہے کہ اس جنگ وجدل مین جو عرصہ تک رہی تھی کوئی اپنی جگہہ سے متحرک نہوا اور نہ کسینے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام وکمال سپاہی مستوجب سزای مفسدین مجرم پایا

اور نواب گورنر جنرل بہادر آئندہ اون پر اعتماد نہین رکھ سکتے اور بہین لحاظ اونکو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہین کہ آئندہ اونکو روزگار سرکار سے نہین ملیگا

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کا یہ حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان کے جو بالفعل مقام بارکپور مین مقیم ہین برطرف ہوکر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلۂ ذیل جنکی وفاداری و ایمانداری و خدمات شائستہ جو اونسے اسوقت مین نسبت بحکام و انتظام سرکار ظہور مین آئے ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو پایہ صداقت کو پہونچے ہین حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین

صوبہ دار سو کیبر پانڈے صوبہ دار بلچ خان جمعدار دریاو سنگہ حوالدار شیخ پلٹو حوالدار گور بخش سنگہ حوالدار جیو راکھن تواری رام سہای لال سپاہی صوبا سنگہ سپاہی آتما سنگہ سپاہی میہو لال سپاہی شیو بخش تیواری سپاہی علاوہ از اسامیان مذکورۂ بالا وہ لوگ بھی حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو تاریخ ۲۹ ماہ مارچ چھاونی مین موجود نہ تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور اونکی غیر حاضری بروز مذکورہ پایۂ ثبوت کو پہونچیگی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہین ہے بلکہ کل افسر سوا افسران مذکورۂ بالا برخاست ہونگے

افواج ہند پر بخوبی روشن ہے کہ سرکار صرف افسرونکو ذمہ دار انتظام اور خوش وضعی و ایمانداری سپاہ قرار دیتے ہین بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل آرڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۸ء نمبر ۱۳۲ مین مشتہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام و مستدام بحکم و کاست عملدرآمد ہوگا

حکم برخاستگی چھاونی کلکتہ مین تعمیل ہوگا اور تمام رجمنٹہا جو منزل راہ تک مقیم ہونگے اس موقع پر طلب فرمائے جاوینگے اور اونکے روبرو تعمیل حکم مصدورۂ بالا ہوگی

اس رجمنٹ کی پریڈ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ دیکر تمام و کمال تنخواہ واجب الادا حاصل کرکے چھاونی سے باہر نکالدیا جاویگا اور اوسکی وردی بھی لے لی جاویگی

اول دفعات حکم مذکورۂ بالا حاوی اون تین کمپنیون اس رجمنٹ کے نہین ہے جو مقام چٹگانو مین مقیم ہین اور جنکی نسبت کچھ الزام شور و فساد کا عائد نہین ہوا ہے

اب ایک امر اور تنقیح طلب بدانست نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے

وہ سپاہی جو اصل مفسد اس فساد ۲۹ ماہ مارچ کا تھا اوسنے اپنے رفیقون سے یہ کہا تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب تخلل مین پڑا جاہتا ہے اور اب سرکار وہ کارتوس کٹواے گی جسکے دانت سے کاٹنے مین زیان مذہب ہے اور جس تقریر سے اوسنے یہ مطلب ادا کیا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام مین اوسکے شریک ہین

عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی سپاہ سے بجبر اور زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اوسکے خلاف مذہب ہو آجتک حکم نہین دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کرسکتے ہین کہ گورنمنٹ ممدوح کبھی ایسی حرکت نکرینگے اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہے کہ اوسکے اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے رفع شک

وخام خیالی کردیا ہوگا

ہرچند اور لوگونکی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویان گنجایش رکھتی ہین مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجمنٹ غدر فریب دہی و بدگوئی پیش نہین کرسکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ اون لوگونکو یہ امر بخوبی و بدفعات فہمایش کیا گیا تھا اول مرتبہ اونکے صاحب کمان افسر نے اونکے دل نشین کردیا تھا کہ خطرہ مذہب بیجا ہے اور بار ثانی میجر جنرل کمان افسر کل ضلع نے بھی یہی امر اونکے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر اونکو کلیتہً اور صراحتاً واضح کیا گیا تھا کہ جو کارتوس اونکو ملینگے اونمین کوئی شے خلاف اور منافق مذہب نہین ہے اگر بعد از فہمایش چندین وجوہ طمانیت آمیز بھی سپاہ ۳۴ رجمنٹ یا کوئی اور رجمنٹ کی سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین رکھینگے اور اسپر بھی شبہات بیجا اپنے دل مین قائم کرکے بدخلافی اور نافرمانبرداری اور فساد بحجت بے محل و بے بنیاد مستعد اور کمربستہ رہینگے تو قصور اونکا ہے اور سزا اونکے سرون پر پڑیگی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اونکو آگہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ و رسالہ و کمپنی ملازم سرکار کو پریڈ پر سنایا جاویگا اور بوقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریڈ کرکے یہ حکم سناوینگے۔

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از آہنگ متصور ہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھہ نے ایک حاکم اعلی سے بتکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان گاؤ غلہ گندم کے ساتھہ سائیدہ ہوکر شامل آرد گندم کے بازار مین فروخت ہواکرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم آیا کہ کچھہ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء ایک بیوپاری بنام دلوالی سنگہ نے دو صد من آرد گندم آسیاے ہوا سے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھہ سے واقع ہے خرید کرکے براہ نہر گنگ مشرق کو روانہ کیا اور یہ آرد کانپور مین پہونچکر بازار مین کھلا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہوگیا بعد اوس تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹھہ سو من آرد آسیاہاے مختلفہ سے خرید کرکے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تھا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آرد خوران ہوئی اور یہ تقریر بمیان آئی کہ گندم تو اٹھارہ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے کسوجہ سے ارزان بکتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیوپاری نے خبر سنی تھی کہ دیگر بیوپاریان آرد خرید کرکے نیت روانگی مقام کانپور رکھتے ہین پس اوسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر اوروں کا مال آگیا تو کیا عجب ہے کہ اسکے فروخت مین یا نرخ مین کچھہ فتور واقع ہو اس نظر سے اوسنے قبل ... نے آٹھہ سو من آرد دیگر کے اپنا مال بنرخ ارزان فروخت کردیا تھا الغرض ایک سپاہی نے جسنے خود تھوڑا آٹا خریدا تھا یہ شہرت دی کہ اس آٹے مین گاو اور خوک کی استخوان سائیدہ آمیز کی گئی ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دلمین رکھتے تھے اونہون نے اور اشتعال دی غرضکہ اب اس آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہرچند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فہمایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کچھہ فائدہ مترتب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تھا خود بمقام آسیا پر گیا اور تمام کمال احوال دریافت کرکے خود تین روپیے کا آٹا اپنے خرچ کیواسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف الاوان مین واسطے دریافت حال کے گئے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد مین کسیطرح کی آمیزش نہین

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سوائے ازین اور کچھ فائدہ نہوا کیونکہ اور آٹا اسی قسم کا بتاریخ اٹھائیس ۲۸ ماہ سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر سپاہ آٹا سیاہ ہاکر
نہ آئی بلکہ جو آٹا ردی باقیماندہ تھا وہ پڑا پڑا خراب ہوگیا دوبارہ ازین آٹا چکیون پر موجود تھا مگر کسی نے نہ لیا کیونکہ بتاریخ دہم اپریل خرید و فروخت اس
قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہوگئی

بعد ازین ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جابجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی بمقام
انبالہ مین بتاریخ ۱۷ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہوگیا
مگر خوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کمسریٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ زن ہوا
اس گودام مین چارسو بیالیس ۴۴۲ پیپے شراب کے تھے جنکے سوختہ ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاونی گورہ کا تھا
سولہ ہزار ۱۶۰۰۰ روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شرارت نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات مثال
دل مفسدان جلکر خاک سیاہ ہوگئے مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجد اور مصدر اس امر ناخداترسی کی کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور سے
واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تھی اوسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے باشندکوب گیا تھا

بتاریخ اٹھارہوین ماہ مذکورہ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چھاونی انبالہ تھین اونکو حکم ہوا کہ کارتوس نئے استعمال مین لاوین مگر اونہون نے
پوست کندہ جواب انکار یہ دیا اسپر بدین لحاظ کوئی امر صریح باعث فساد یا زیادتی منجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کارتوس
نئی قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پر بلفظ صریح اسواسطے لکھا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل بہادر نے بذات خود سپاہ بارکپور کو آگہی
بخشی تھی کہ نئے کارتوس مین کوئی شے منافق مذہب ہنود و مسلمین نہین ہے اور اب جو اونکو خود طیار کرنیکا حکم ہوا تو اس سے صراحت ماہیت
کارتوس بخوبی معلوم ہوسکتی ہے اور اس حکم سے یہ بھی متصور تھا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقصی کارتوس معلوم ہوگا تو چھاونی بلائے آتش زدگی
سے محفوظ رہے گی مگر سپاہ تو برابر برگشتہ ہوگئی تھی اور ایک دلیل قوی اونکی برخلافی سرکار یہ ہے کہ تمام قیمتی اسباب افسران ہندوستانی
نے بانہ کر پیشتر ہی مین نکال رکھا تھا کہ جسوقت شعلۂ آتش زدگی اونکی چھاونی مین مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر راہی ہون

اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ نے سر بشورش اوٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۴۸ نمبر رجمنٹ
پیادگان ہندوستانی کو بھی شریک اپنا گردانین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکھنؤ ذیل مین درج ہوتا ہے

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ ریکروٹ یعنی نئی بھرتی نئے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تھا مگر جب اونکے افسران ولایتی نے
فہمایش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریڈ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت
خوش ہوکر باہم کلمۂ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ اونکی خوشی اور مبارکباد کی
کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ عذر پیش کیا اور قید گارڈ رجمنٹ مین ہوگئے مگر افسران ہندوستانی ان لوگونکی
حرکات پر نظر نہ کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تھے کہ پرانے سپاہی سب راضی اور خالی از شبہات لاطائل ہین
بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ دولتخانہ سے کہ جہان وہ نوکری پر میگزین مین تھے واپس آئے اور قبل از اونکے رخصت کرنے کے
صاحب کمان افسر و افسر صاحب نے مناسب تصور فرماکر اونکو اطلاع کی کہ کیا نو لازم سپاہیون سے کیا تھا اور اونکی حرکت بیجا سے
کیا سزا اونکو دی گئی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کسیطرح کا عذر بیجا پیش نکرنا اور دیکھنا کسیطرح کا خیال

انتظام رجمنٹ مین واقع ہوتا کہ جو نیکنامی تہا ہمی رجمنٹ کی اتبک مشہور ہے اوسمین کچھہ خلل واقع ہوا اور نام سپاہگری کا بیتمام ہوجاوے سپاہیان مذکور نے کلمات مندرجۂ بالا بتوجہ تمام سنے اور خاموش اپنی لین یعنی چھاونی کو رخصت ہوکر چلے گئے مگر اونکے بشرہ سے ایک صورت رشت ذبون نظر پڑی اور اونکی حرکات سے ناخوشی تصور مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان اسن نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر گرمی صاحب کو اطلاع ان حالات کی ضرور ہے مگر قبل اسکے کہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع ان حالات زبون کی دین تمام افسر ہندوستانی جمع ہوکر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بطور قسم اور بقول سچ یقین کیا کہ پلٹن کے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور وہ سب کارتوس کاٹنے پر مستعد ہین بلکہ اس نہج سے صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسر اونکے اطمینان کیواسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے تاکہ وہ سب پیروی ہماری کرین اور انکو یقین کامل ہوجاوے کہ کارتوس مین کوئی شے منافی مذہب نہین ہے مگر کچھہ وقفہ درکار ہے اور صاحب ممدوح کی بطور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اسپر آمادہ کرلیا کہ کچھہ وقفہ دینے مین حرج نہین ہے اور اطلاع دہی بالفعل موقوف رہی جسوقت نوخت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے کل رجمنٹ کو اس امر کی تعمیل کے واسطے طلب کیا تو سب حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و باستعجاب تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتھہ بھی نہین لگایا اور یہ کہا کہ ہمکو خوف ہے کہ سپاہ بعوض اس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کرڈالیگی افسران ولایتی نے کچھہ اور فہمایش مناسب تصور نکرکے رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چھاونی مین بشور و غل داخل ہوئی گویا کہ اونکے مقاصد دلی اور مطالب لابدی حاصل ہوئے اب تمام امور وحشت التیام ہوگئے اور اطلاع اس حال کی برگیڈیر گرمی صاحب کو کی گئی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر کو ہمراہ لیکر فوراً چھاونی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگئے اور سب رجمنٹ کو جمع کرکے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس ابتک استعمال کرتے ہو اونکو آئندہ بھی کاٹوگے یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے انکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ سپاہ مفسد کی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو بامن و امان گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب دس گھنٹہ بجے کے کمپنی گرانڈیل ہر ایک کمپنی کے پاس جاکر مبین ہوئی کہ تم اپنے اپنے اجیٹن اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور دریل حوالدار کو مار ڈالو عرصہ ایک یا دو گھنٹہ کا گذرا ہوگا کہ کچھہ آدمی دوان دوان صاحب لوگ کے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلدی مسلح ہووین کیونکہ رجمنٹ اپنے ہتھیار لینے کے واسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سنکر فوراً بجانب چھاونی روانہ ہوئے وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ سپاہی ہر اس بھاگتے پھرتے ہین مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھہ تو اپنی چھاونی مین چلے گئے اور بندوقین اپنی پوشیدہ کرلین اور اکثر سپاہی آکر مظہر خیر خواہی و نمک حلالی ہوئے اور زیادہ بہتیرے یہی اونہون نے کیا کہ اپنے افسرونکے گرد تلوارین لٹکاے ہوے جمع ہوگئے اور اونکی حفاظت مین بخلاف اوس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تھی مستعد اور آمادہ ہوئی اسی اثنا مین کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمایش و نصیحت کررہا تھا کہ تم سب علیحدہ ہوجاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین نکرو ورنہ نتیجہ بیرون از وہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز اونکو آگاہ کررہا تھا کہ اگر اسطرح وہ لوگ بدنظمی و سوء انتظامی کے باعث ہونگے تو اونکے حق مین سواے سزاے شدید اور کچھہ متصور نہین ہے اور ایسے ایسے کلمات نصایح آمیز اور سخنان تند و تیز سے اونکو متنفر بھی کردیا تھا کہ تمام افسران ہندوستانی حاضر خدمت ہوکر عذر آور ہوے مگر اس جانب تو یہ واقعہ موسی باغ مین ہو رہا تھا اور ادہر اس رجمنٹ مفسد نے پیغام ۴۸ رجمنٹ کو مقام منڈیانوں مین روانہ کیے کہ سپاہ رجمنٹ ۴۸ نے پیغامبرونکو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل پامر صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت سے

سوائے کمال ایمانداری او وفاداری سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے اوسکا ظاہر نہین ہوتا بعدہ خبر گرفتاری پیغامبران بطرف مفسدین کوشش دیوٹی
ہوگئی کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ [illegible] پھر او خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹھی اور یہ بھی اطلاع اونکو ہوئی ہوگی کہ یہان سامان
متعلق گرفتاری [illegible] افسران ہندوستانی نے بعد ازان آکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہین او کہتے ہین کہ جیسے کارتوس
[illegible] اطلاع بھی برگیڈیر صاحب کو کی گئی مگر مناسب وقت تھا کہ او وقفہ امتحان کا دیا جاوے بلکہ فوراً
[illegible] کے رجمنٹ ہفتم بکر یمنٹ پر چھائی گئی اور فوراً بعد ازان آواز سم ستوران
[illegible] الغرض سب نزدیک آپہونچے تھوڑا عرصہ بھی نگذرا ہوگا کہ ہر طرح کی
سپاہ [illegible] مین [illegible] رسالہ ہفتم اور رسالہ گال صاحب بجانب راست اور توپخانہ محاذی اونکا اور
رجمنٹ ۴۸ [illegible] ہندوستانی او [illegible] ۳۲ رجمنٹ گورہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پذیر ہوئین مفسد تھوڑی دیر تو خاموش کھڑی
رہے گویا عالم سکتے مین تھی مگر جیسے گولہ اندازون نے مہتابین روشن کین تو اونکے دیکھنے سے زہرہ مفسدین نا مرد آب ہوگیا او زیادہ
از نصف [illegible] اسباب اور اسلحہ اونکے تھے سب پھینک پھانک کر بھاگ نکلے صرف پارچہ جو اونکے جسم پر تھی وہی ساتھ
لیگئے [illegible] آخر کار رسالہ اونکے تعاقب مین گیا او چند مفرورین کو گرفتار کر لائے او وہ مفسد جو سکتے کی عالم مین
تھے [illegible] مفرورین او [illegible] ہوسکی اونہون نے حسب الحکم ہتھیار سپرد سرکار کر دئے او بلا عذر و حیلہ گرفتار ہوگئے او پھر سے
سپاہ [illegible] چھاونی مفرورین پر مقرر ہوئے تا کہ حفاظت چھاونی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کرین او اسیطرح قبل از
سر ہونے توپ شام کے ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ فہرست مفسدان و سرکشان مین شامل ہوگئی

جیسا سابق ذکر ہو چکا ہے ہفتم رجمنٹ اودہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۴۸ رجمنٹہای ہندوستانی بھی شریک فساد ہوکر مفسدین مین
شامل ہون مگر کتابت جو اس باب مین روانہ ہوئی تھی قدرے سپاہیان رجمنٹہای مذکورین نے گرفتار کرکے روبروے افسران ولایتی
کے گذرانی او نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودہ برطرف کی گئی جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر کہ جو سزا دینے مین چست تھے انعام
بخشی مین بھی سست تھی یہ تجویز ہوئی کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان و خلعتہای گران بہا لائق عظم و شان سرکاری عطا ہون تین آدمی
[illegible] ایک صوبہ دار او ایک حوالدار میجر او ایک سپاہی او ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار او جانثار سرکار
رہتے [illegible] اونکی عزت افزائی او شہرت نام کیواسطے سر ہنری صاحب بہادر ممدوح نے بتاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تا کہ جلسہ عام مین
روبرو اشخاص مذکورہ بالا کا پایۂ منظوری و رضامندی سرکار حاصل کرکے باعث عزت او حرمت وفادار سپاہیونکا ہو

صحن چوربروے کوٹھی رزیڈنسی کی [illegible] فرش قالین سے آراستہ کیا گیا او تین جانب فرش کے کرسیان بآئین شائستہ
لگائی گئین [illegible] ہندوستانی [illegible] دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمرہی مین تھے او پر آکر بیٹھیں او برآمدہ مین جو وسیع او رفیع تھا کرسیان او
پلنگ وغیرہ واسطے ملکی او [illegible] سردارونکے بچھائے گئے بوقت نواخت شش گھنٹہ شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے [illegible] ہمراہی
سکٹر صاحبان یعنی [illegible] صاحب کپتان ہیں صاحب [illegible] بااتفاق برگیڈیر ہینڈ سکوم صاحب او برگیڈیر گری صاحب معہ اونکے رفقا
و مصاحبین کے یعنی میجر بریٹ صاحب [illegible] ماسٹر کپتان میگ نیل صاحب مہتمم بازار کپتان جیمس صاحب ڈپٹی جرنیل کپتان بارلو صاحب
برگیڈ میجر متعلق اودہ بے آئین فوج او کپتان باردل صاحب گیڈ میجر لکھنؤ او ہمراہی کرنیل [illegible] صاحب کرنیل ماسٹر صاحب کرنیل

بام صاحب اور کرنیل بردار صاحب او میجر گال صاحب و میجر بارنج صاحب تشریف فرما ہو کر رونق بخش کرسی ہوئے اور اونکے برابر تشنیون خلعت سہا
گران سہار رکھے گئے قبل از عطا فرمانی خلعت کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور مدلل کی
گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب صاف آہستہ آہستہ روبروے ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ ادا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ
اوسکا موبراندام ہای مردمان موجودہ ایستادہ کرتا تھا اور ہر ایک شخص نے بہ تہ دل اوسکو سنا اور اوسپر کاربند ہوئے ہمکو نہایت افسوس ہے
کہ اس گفتگو کا اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی مین تحریر ہوئی ہو اور اوسوقت صرف زبان ہندی سنائی گئی تھی ترجمہ
زبان اردو مین ہو کر ہر ایک حصہ مقیم ہندوستان مین تقسیم نہوا اگرچہ ہم اوسکا مضمون ذیل مین درج کرتے ہین ~

ای سپاہیون چند آدمی یہ شہرت سارے پھیلاتے ہین کہ خواہش سرکار اسطرح پہ ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ مین خلل واقع ہو اور
دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمھارے بزرگ جانتے ہین اور تم بھی خوب جانتے ہو کہ انگریزی سرکار کو
کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمھارے مذہب مین کبھی مزاحمت نہین ہوئی ہے اور منجملہ تمھارے وہ لوگ جنہون نے حالات پڑھین
پڑھا ہے اور جنہون نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگون سے سنتے آئے ہین بخوبی واقف
ہین کہ سابق مین عالمگیر نے اور حال مین حیدر علی نے ہزارہا ہندو مسلمان کرڈالے اور مندر خراب کیے و شوالے مسمار کروائی اور جو ٹھاکر دوارے
ناگی پرستش کے تھے وہ بھی چھین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم مین سے واقف ہین کہ رنجیت سنگہ نے مسلمانان پنجاب کو
کبھی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد مین جنسے شہر لاہور کی رونق ہے اور تعمیر کرنے والونکی شان اور شوکت
اب تک اونسے ظاہر ہوتی ہے کبھی اوسکے وقت مین اذان نہوئی اور خاص لکھنؤ مین سال پیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے
نہ پاتا تھا اگرچہ تمام معاملات دگرگون ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہین جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کی مذاہب مین خلل انداز ہو
یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر مین کچھ ضرور نہین
تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا مین کوئی اور سلطنت ایسی نہین کہ ہم پلہ و ہم پہلو سرکار انگلشیہ کے بیچ طاقت و دولت آمدنی روپیہ
اور ملک کے سمجھی جاوے کوئی ایسا سمندر نہین ہے جسپر اس ملک کے صدہا جہاز نہین جاتے اور کوئی ملک ایسا نہین جسمین
اوسکی سپاہ موجود نہین تم سب نے سنا ہے کہ جنگ روس مین کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری اور بحری نے بخلاف ایسے ایک نہایت
طاقتدار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونی سپاہ اور مسافت
ہزارہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہرج کو رفع کر گے اور تمام مقابلہ انکو دفع کر کے لڑائی مین فتحیاب ہوئے اور آفتاب شمشیر نصرت سے عالم
ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو بمعائنہ ایسی فوج آراستہ و باسامان شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک
کی نہین کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب مین ڈال دیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ مین ایک لاکھ فوج ولایت سے ہندوستان مین آسکتی ہے

ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت دغا بازی کی نہین جو کچھ اوسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر بر ملا اور روبرو ہو کر
کرتی ہے اور خدا سے پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہین کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان
سرحد و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و مستحسن پر قائم رہے گی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے اپنے مذہب پر اور جاری رکھنے رسومات پرستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آیندہ دینگے کوئی اور سرکار تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطرداری نہین کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانو اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین

ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کسطرح آرام تمام و آسایش لا کلام بیٹھے پنشن کھاتے ہین جو پنشن اونکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعت کے ملی ہے اور اپنے دوستون رشتہ دارون اور رفیقون مین بیٹھکر اسطرح اپنی عمر پیرانہ سالی مین بآرام و خوشنودی و عزت کے بسر کرتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ اونکا ادب کرتا ہے اور سرکار اونکی عزت کرتی ہے

اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش و احوال دلکش دیکھتے ہو ایسے ہوش رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بیبہا ہاتھ سے نہ جانے دینا

ہندوستان سے کسی قسم کی فوج مین جو سپاہی کا نہین تیار ملا ہی سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہے وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہوتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ مین اسی شہر لکھنو مین تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کیواسطے حاضر ہوکر تمنی پرورش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہین اور بیوفا اور احسان فراموش کو سزا قرار واقعی دیتی ہین کسی فوج نے روی زمین پر ایسی خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالہ نے کی ہین ہین اونکی خدمات سے خوب واقف ہون اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی برگیڈیر ہیند سکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہیلیفو صاحب اور کرنیل پامر صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ ہذا بھی خوب جانتے ہین جنکے باعث ہمکو ہرایات فتحیابی بہم پہنچین اور جو تمہاری سرداری مین کھڑے ہوکر جنگ آور ہوکر مجروح و خستہ ہوے ہین اور جنکی نیکنامیان دال تمہاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات تمہاری شکاترہ سے تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین اکثر صاحب لوگ مانند میرے تمہارے ساتھ معمر اور پیر ہوگئے ہین اور تمہارے ساتھ عہد شباب سے رہے ہین اور تمہارے ساتھ جنگہاے عظیم مین رہکر شریک خوف و تکالیف اور فتوح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال مین ملک ہماے کوہستان برف بانیان تک رہے ہین ہم سب تمہارے دوست ہین اور ہمارا اور تمہارا ایک سا حال ہے اگر تمہاری روسیاہی ہو تو ہماری بھلے ہوگی اور اگر تمہاری بدحرتی ہوگی تو کیا تمہارے ساتھ ہماری نہوگی اب بدکرداری اور بیوفائی چھوڑ دو اور فریب چند بے ایمان نمک حرامو نکا مت کھاؤ ماہ گذشتہ مین بہت کچہ ہو چکا جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہوگئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جس نے چند سال خدمات مردانہ کر کے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی و شہرت یابی مین گوی سبقت نہین لے گئی تھی اور جسنے دریاے ایراوتی سے دریاے سندہ تک جنگہاے عظیم بروے روزگار نا کر فتح ملک کیا تھا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف و آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل کی تھین مگر بجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اوسکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج بمبئی ملک ایران مین فتح حاصل کرتی تھی چند رجمنٹ ہماے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے اونکی نالیاقتی نزد سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۱۹ رجمنٹ برطرف ہوگئی اور سات کمپنیان ۳۴ رجمنٹ کی بھی برخاست کی گئی انہین اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تھے کہ وہ دوسری شرارت اور سرکشی دیکہکر آمادہ ہوئے تھے اب تم ہوشیار ہو جاؤ بعد ازین کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہوکر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ دار سیوک تواری کو اور حوالدار ہیرالال دوبے کو اور رام ناتھ دوبے کو جو سپاہی

۲۰ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ہین اور حسین بخش سپاہی ۱۲ رجمنٹ کو بھی دیکھو جسطرح اونھون نے خدمات لائقہ کین ہین تین سپاہیان
مذکورہ اول نے ایک جمعیت سرکشانکی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ انکا افسران بالادست کے گوش گذار کردیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اوسکا ہوا
اور ہفتم رجمنٹ بے آئین پیادگان اودہ پر کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر حکم
گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۱۲ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اوسنے
تین مفسدونکو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید ہین منتظر اپنی سزای اعمال کے ہین اور مین نے آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو
کسطرح انعام بجلدوے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار اون آدمیونکو ملتا ہے جنہون نے کارہای مذکورہ بالا جیسے تم بھی بخوبی جانتے ہین
وجہ واقف ہو منصہ شہود پر لائے ہین اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نمک حلال ہین اونکی ہمیشہ غور و پرداخت بخشش انعام وغیرہ ہوگی
سرکار انعام بخشنے مین مستعد اور سزا دینے مین چسپت ہے اور ہوشیار اور مشتاق اور شائق حفاظت رعایاے وفادار کی ہے مگر قائم
اور مضبوط اور مستقل بھی اوپر بربادی اونکی ہے جو اوس سے خلاف ورزی کرتے ہین اور اوسکو ناراض کرکے آمادہ عوض ستانی
کرتے ہین خوب سونچو کیا مین نے کہا ہے اور خوب غور کرکے دیکھو کیا گذر چکا ہے اور یا تو جو تمھارے بزرگ افسر جنہون نے قریب پچاس
برس کی خدمت سرکار انعام دی ہے تمکو کہتے ہین اور وہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہین کہ خفیہ یا در پردہ کوئی امر
ایسا کرے جس سے مخل کسی رعایا کی مذہب مین عائد ہو اور دیکھو کہ اوسنے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنے اپنے طریق بزرگان
پر پرستش کیا کرین مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اوسکے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ جو امر تعلق بانتظام فوج ہے اوسکی تعمیل کروانے مین
کوئی امر فروگذاشت نہین ہوسکتا اور کسیطرح وہ بخنان مفسدین پر گوش نہین رکھین گے اور اونکے عذرات بیجا سماعت نہین فرماینگے اور اگر
خدانخواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شریر آدمی کے بہکانے مین آکر پھر وہ حرکات ۱۹ و ۳۴ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت
قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزاے سخت دیگی کہ بعد تمہارے دراز تک انسانونکے دل سے نہ بھولے
گی اب سپاہیون مین بخوشی تمام منجانب سرکار اون لوگونکو انعام دیتا ہون جو بجذبات پسندیدہ و کارہای حمیدہ مستحق حصول انعام ہوئے ہین
آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور جمعدار اور سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کیطرف سے تمکو ملتے ہین لو سرکار بہت خوش ہے
کہ تم سے وفادار سپاہی اوسکی خدمت مین موجود ہین ان پیشکش قیمتونکو جو تمنے بآئین شائستہ و خدمات لائقہ وصول کین ہین قبول کرو
خدا تمکو بہت دراز تک خدمات سرکار مین انکا زیب تن کرنا نصیب کرے

یہ روپیہ نقد اپنے عیال و رشتہ دار ونکے واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گھرون مین بروز ہاے سعید پہن کر تفاخر کیا کرو اور
خدا کرے کہ تمھاری خدمات نمایان کے پیرو ہر ایک رجمنٹ مین پیدا ہون اور مجھے یقین ہے کہ فرد اکثر سپاہی وغیرہ تمھاری پیروی ایسے
کارنیک مین اختیار کرینگے

بعد از گفتگوی بالا جناب سر ہیرسی صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو مخلع بخلعت ہوا تھا
ہندوستانی ہاتھ ملائے

صوبہ دار سیوک تواری ۳۴ رجمنٹ کو قبضہ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت دوشالہ قیمتی اور ایک جوڑہ زرکا اور چار تھان
ململ [illegible] کے عطا ہوئے

اور حوالدار میجر کو تین خلعت حسب التفصیل بالا عنایت ہوا

اور رام ناتھ دو بے سپاہی ۲۸ رجمنٹ اور شیخ حسین سپاہی ۳۴ رجمنٹ کو کہ اب یہ شیخ حسین نائیک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تھان پارچہ سفید مرحمت ہوئے اور سوائے ازیں پارچہ سفید مذکورہ بالا کے تین تین سو روپیہ نقد بھی فی نفر عنایت ہوئے

شروع احوال فساد

باوجود اس انتظام کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر اسطرح مفسدین کو سزا اور وفاداروں کو انعام دیتے تھے وہ سرکشی جسکا مدت سے خوف تھا بمقام میرٹھ برپا ہوئی اور یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اسقدر مستحکم تھا کہ اوسمین گمان سرکشی کا بھی خارج از وہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تھا

میرٹھ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل اسمتھ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی و رضا جوئی سپاہ اسمین متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ رجمنٹ کے سوار پریڈ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے نئی بندوق کا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکھین اور حوالدار میجر اور اوسکا اردلی جو بنگلہ صاحب پر موجود تھے اونکو صاحب نے دکھایا کہ کسطرح یہ عمل ہو سکتا تھا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ اوسی طرح نئی بندوق سر کی بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران جو متصل میگزین کے تھا اوسکا بھی یہی حال ہوا بوقت نو اخت دہ گھنٹہ شب کرنیل اسمتھ صاحب کو خبر پہونچی کہ کچھ سوار کارتوس لینے مین انکار کرتے ہین باستماع اس خیال ایک افسر نے واسطے ملتوی رکھنے پریڈ کے عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر مین ہتک سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز یہ بین گمان کہ صبح تک سپاہ راستی پر آجاویگی حکم التوا جاری نہوا الغرض صبح کو سپاہ پریڈ پر حاضر ہوئی اور حوالدار میجر نے ایک کارتوس سر کیا اور اونکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹۰ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی نے انکار کیا تماشا یہ ہے کہ یہ کارتوس وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور نئے کارتوس نہ تھے فوراً اطلاع اس امر کی کمان افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور پچاسی نفر سپاہ جنہون نے انکار لینے کارتوس سے کیا تھا معطل ہو کر چھاونی مین بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ مین شروع ہوئی اور بتاریخ نہم ماہ مئی پریڈ تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جمع کر کے مجرمون کو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے اونکو پابزنجیر کر کے حکم قید کا سنایا گیا حوالدار جسنے سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تھے دس دس برس کو قید ہوئے اور باقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوئے

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمونکے دوست سپاہ رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان بازار کے پاس جا کر مشورہ سنج ہوئے کہ کیا تدبیر استخلاص مقیدین مین مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تھے مگر سوائے آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع مین نہیں آیا تھا الا دہم کو از حد جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بچشم دیدہ ذیل مین درج ہوتا ہے

اول بیان پادری سمتھ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ مین پادری تھے اور وہ یہ ہے کہ

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ شام تک امن و امان تھا اور مین بگھی مین سوار ہو کر گرجا گھر جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا

واسطے کے دوسرے نماز شام جاتا تھا کہ راستہ میں دو سپاہی گورہ ستعصم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکھتا ہون کہ مجروح و خستہ و خون آلودہ بعد چند دقیقوں کے چلے آئے میں بعد ازان جب مین گرجا گھر مین پہونچا تو دیکھا کہ گھیان و گاڑیان بخوف و ہراس تمام بھاگی جاتی ہین اور ایک گروہ مردم میرے قریب آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا مین نے جو دیکھا تو وہر سوائے شعلہ اور دہوئین کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور آواز بندوق سماعت مین آتی تھی اور غل و شور خلائق کا گوش زد ہوتا تھا پادری راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تھے مع اپنی میم صاحبہ کے اس اثنا مین آپہونچے مگر چونکہ کوئی شخص وہان گرجا کو موجود نہ تھا ہم بھی واپس اپنے مکانونکی جانب روانہ ہوئے اب وقت قریب ۷ گھنٹہ شام کا تھا اور ہمنے دانستہ راستہ اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب رسالہ و توپخانہ کے اختیار کی اثنائے راہ مین ایک پہرہ کے سپاہیون نے جو قریب آٹھہ یا دس نفری کی توپخانہ پر تعینات تھے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانیکے مقام مذکور پر بمقابلہ ایک افسر ولایتی جو ہمراہ سپاہیونکے ساتھ لیکر اونکے مقام پر قبضہ کرنیکو آیا تھا مارے گئے تھے ہمکو سلام کیا مین بخیریت اپنے مکان پر پہونچا مگر میرے ہمسایہ یعنی کریگل صاحب مع میم صاحبہ نے جو توپخانہ اسپی سے تعلق رکھتے ہین بیان کیا کہ سپاہی پہرہ بریگیڈیر صاحب نے جو قریب تر اس مکان سے ہے تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تھی اور وہ میرے اور میم صاحبہ کے بیچ مین سے گذر گئی ہم اوسوقت دروازہ احاطہ پر کھڑے تھے بعد از سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب آمدہ مغربی گئے اور آواز ایک گولی کی سنی جو نزدیک راستہ پر سر ہوئی تھی اور اوسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی وہ بھی کان مین آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ رسالہ سوم کی یہ بگھی تھی اور وہ بخرابی تمام پانچ سوار ونکے ہاتھہ سے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکور بالا کے اپنی بگھی مین آتا تھا مجروح و خستہ ہوا مگر اب تک زندہ ہے اور امید زیست رکھتا ہے اس اثنا مین فوج ولایتی یعنی ششم گارڈ ڈراگون شاہی ایک رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال حاطہ اور پکیم پلٹن شصتم رائفل شاہی چھاونی پیادگان ہندوستانی مین آپہونچی اور گراپ اور بندوقین سر ہونی شروع ہوئین مگر سپاہ سے زیادہ توخرابی اور ظلم باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کی اونہون نے کپتان میکڈونلڈ صاحب کی میم کا تھوڑی دور تعاقب کرکے زخمہای شمشیر وغیرہ قیمہ کر ڈالا مگر شکر خدا کا اوسکے بچہ ہاے خورد سال اسطرح پر بچ رہے کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا اونکو اپنے ساتھہ بچا کر لیگئی اور نیز اون لوگون نے اسپٹن چمبر صاحب کی میم کو جو باغ مین خفیہ بیٹھی تھی کیونکہ اچیٹن صاحب خود چھاونی مین کار سرکار پر گئے تھے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کو کپڑے اونکے بدن پر جلائے اور بعد ازان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سواران رسالہ سوم نے ایک بنگلے کو جو روبروے ہمارے بنگلے کے تھا آگ لگادی اور بعد ازان بریگیڈیر صاحب کی کوٹھی جلانی کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون کی سے اوسنے آگ نلی بعد از نواخت گیارہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگونکے ہمارے مکانات کے گرد قائم کئے گئے اور سوار اور توپخانہ ولایتی گرداگرد گشت کرنے مین مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قرب و جوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکھکر دست تطاول بحال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ مین نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہان سرکشی واقع ہوئی تھی وہان مکانات ویران و سوختہ کے سواے اور کچھ نظر نہین آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان مین ہنل گرنٹ ہڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹھ اور اونکی میم صاحبہ مین ایک اعجاز ہوا تھا کوئی باغات مین اور کوئی مکانات خدمتگاران مین پوشیدہ ہوکر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کرکے جان بسلامت لیگئے گو کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان اونکے عقب مین سرگرم خونریزی تھی شب یکشنبہ یعنی شب مفسدہ جو انگریز

قبل ازانکے سپاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوئے تھے اونکی تفصیل ذیل مین لکھدی جاتی ہے
ڈنگیگر صاحب مع میم کپتان سیک ... صاحب رجمنٹ پیادگان ہندوستانی معہ میم صاحبہ کپتان ٹیلر صاحب اور میکڈیل صاحب اور ... صاحب
متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیر رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چیمبر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴
ماہ مذکور گرفتار ہوکر سزایاب جزاے گناہ ہوا اور جسم مجرم کا آتش غضب سے سوختہ وخاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلہ ذیل
مقتول ہوئے تھے فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان داسن صاحب معہ میم صاحبہ منگ نیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ
ہوئے تھے اور لفٹنٹ ڈیل صاحب اور رائیڈنگ ماسٹر کی ایک دختر خوردسال اور سوائے اکثر گورہ توپخانہ و متفرقہ بالقل و عورات واطفال
گورہ و دیگر عیسائیان کی نسبت ساکنین مقام میرٹھ کی جو جو حرکات خارج از انسانیت مردمی بیچ قتل انگریزون کے وقوع مین آئی ہین قابل بیان
نہین چنانچہ ایک اونمین سے جسکے بیان مین قلم ایک زنشتہ ہے اشک سیاہ روتا ہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چھاونی سے بفاصلہ
رہتے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال اونکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوئے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوئے اور مارے
گئے اور کیا اونکے اوپر گذرا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کی صبح کو مردمان تعلیمگاہ جسکے وہ ملازم تھے اونکی تلاش مین نکلے تو بنگلہ کے
بفاصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نکرے اور قریب چار گز
فاصلہ پر اوسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تھی مردمان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان دو لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ و مجروح مثل
گوشت قیمہ زندہ پڑے تھے مگر حیات باقی تھی کہ وہ دم زندگی کا بھرتے تھے دو نوکر کو نکلوا اوسی وقت ڈولی مین ڈالکر اسپتال کو روانہ کیا
چنانچہ ایک اونمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہے اور ظن قوی ہے کہ وہ جانبر ہوگا یہ اسکو اعجاز مسیحائی اور فضل الٰہی
کہتے ہین کہ میم صاحبہ اور دو اطفال باقیماندہ جو اسقدر زخمہای خستہ ہوگئے تھے کہ کوئی جگہ اونکے جسم پر خالی از جراحت نتھی بعد تشخیص
کسیطرح افتان و خیزان یا غلطان و پیچان اسپتال تک پہونچکر بشمال اجسام بیجان زمین پر گرے اور اوسی وقت معالجہ اونکا شروع ہوا
اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج و الم و محن و غم کے اب اونکو بہت افاقہ ہے اور چند روز مین صحت کلی نصیب اونکو ہوگی
شروع سرکشی مین مفسدون نے اول ۸۰ نفر قیدیان سپاہی کیے اور باقیماندہ قیدیان جو چودہ سو آدمی تھے وہ بھی بھاگ نکلے
اور جیلخانہ کو آتش دیدی قیدیان پابزنجیر کپتان گیلوی صاحب کے احاطے مین گئے اور جو آہنگر اونکا ملازم تھا اوس سے سلسلہ
قید کا شکست کروایا یعنی زنجیر ہاے آہنی جو اونکے افعال قبیحہ سے سنگین ہوکر اونکے پابوس ہوئی تھین اور ہر وقت یہ صدا کرتی تھین
کہ آیندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤن سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے
لفٹننٹ جی جی ایلفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ مین علاقہ انجنیری بارک ماسٹری کا
رکھتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے اور خزانہ کو بچایا مگر آخرکار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب
ایلفورڈ صاحب باہر کوٹھی کے آ گئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ بیدریغ کرکے خود زخمی ہوکر زمین پر گرے اور جب تک مکان مین آگ
روشن رہی بیحس و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال پانچ مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال الٰہی
و اعانت غیبی اس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور زخم سارے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہوگئے ہین اکثر ملازمان
ہندوستانی نے اس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب تحسین و آفرین ہوگئے

رسالہ سوم باستثنائے ہفتاد یا ہشتاد سواران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر رجمنٹ یازدہم پیادگان ہندوستانی جو ہرگز شریک مفسدان نہین ہوئے تھے اور جنہون نے اپنے افسرونکو نہین مارا تھا اور نہ اونکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایکسو بیس نفر سپاہ تو واپس آگیے ہین اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آوینگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہوکر اونکے پاس بھیجا گیا ہے

بشب دوشنبہ اکثرے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ توپخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ وغیرہ بمضبوطی تمام قائم کیے گئے تھے شب باش ہین اور شب مذکور مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بازار بند و قین درمیان پہرہ والہ و بدمعاشان دیہات و بازار چلتی رہین اور بتجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا

اکثر صاحب لوگونکے پاس کوئی پیسہ سوائے رخت بدن باقی نرہا خصوصاً پادری الفریڈ صاحب اور میجر لیبذ صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نرہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوان دوان چھاونی گورہ مین پہونچکر جان بسلامت لیگیے اور بدمعاش اونکے مکان مین جو اندرون شہر واقع تھا گھسے اور تلاش ہر ایک گوشہ و کنارہ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے اونکو دستیاب نہوئے الامکان مذکور دست ستم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تھا جب مکان اونکا جلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھین مفسدونکو جب وہ باہر کوٹھی کے دلیلین اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب و میم صاحبہ دونو گھر مین نہین ہین اور اونکی تلاش یہان بیفائدہ ہے تو مفسد آگ لگاکر چلے گئے بعد جانے مفسدونکے میم صاحبہ سطح بام سے اوترکر مکان سوختہ مین سے نکل بھاگین کہ ایک بال کو بھی آسیب نہ پہونچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی

افسران و سربراہکاران طویلہ ہاپور جسکو زبان انگریزی مین سنڈ لکھتے ہین معہ اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۳ - ماہ مئی فرار ہوکر صبحی روز دوم بلا مزاحمت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل مین درج ہوتا ہے کپتان ڈی اویلی صاحب معہ میم صاحبہ ودیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان ہیری صاحب ڈاکتر اسپان سکالی صاحب نائب ڈاکتر اور باقیماندہ باشندگان قوم عیسائی معہ قبائلان

چھہ کمپنی سفر مینا کی بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور میرٹھ مین رڑکی سے آئین اور جب اونکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتھیار حسب الحکم جنرنیل صاحب کے سپرد کردو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فریزر صاحب کو بگلولہ بندوق ہلاک کیا اور بھاگ کر میدانین قیام پذیر ہوئے مگر توپخانہ اسپی اور کارڈ ینٹرگون نے اونکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوئی اور اکثر گرفتار آئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کمپنی نے ہتھیار سپرد سرکار کردیے اور میرٹھ مین مقیم رہین

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح پر ہے کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے سواران رسالہ سوم اپنے گھوڑون پر زین کرکے سوار ہوکر بطرف جیلخانہ روانہ ہوئے

اور بغیر شور و شغب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی او اپنا مطلب حاصل کرکے واپس اپنی چھاونی مین چلے آئے مگر خانہ زین سے باہر نہ آئے اور اسلحہ انپر جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ معہ اسلحہ شامل اونکی ہوگئی تمام افسران متعلقہ ہر سہ رجمنٹ پریڈ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمایش کرتے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بندوقین سرکیان و اکثر افسرونکو ہلاک کیا اس عرصہ مین خبر سرکشی کی بیم بای مقیم میرٹھ کو پہونچی اور سب چھاونی گورہ کیطرف روانہ ہوئین اسمین سے بیم صاحبان یعنی سیکلڈونلڈ صاحب اور بیم صاحب کی بیم معہ عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئین اور اونکی لاشین بجای زمین کے سپرد شعلہ مکانات کی گئین بعد فساد انگریزی افواج کی باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کمر غارتگری چست باندہ کر اور ہاتھ تطاول کا دراز کرکے اول قیدیان جیلخانہ کو جو قریب ۷۰ انفری کے تھے اور جنمین اکثر دایم الحبس تھے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگونکی میم صاحبونکو اور اونکی اطفال کے جو سامنے آگئے بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو جلا کر اور دیگر عمارات قرب و جوار و آنروے نالہ جو درمیان چھاونی کے جاری ہے سوخت و تاراج کرکے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط مین درست کرکے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ چھاونی میرٹھ مین سپاہ گورہ بکثرت تھی اور ہر طرح کا سامان حرب و وغا کا آمادہ و آراستہ تھا تسپر بھی تعاقب ان بدمعاشونکا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع رستہ ہی مین امر ممکن او رمناسب تھا بلا مزاحمت داخل شہر دہلی ہوئے

تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہے

بتاریخ سویم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدری سپاہی گورہ واسطے ادای نماز کے گئے تھے رجمنٹ ۲۰ نمبر پیادگان ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور رجمنٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہونیکے بولایا فوراً سپاہ ۱۱ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جاکر خواہان اسلحہ ہوئے کرنیل صاحب نے اسلحہ عنایت نفرمائے اور ہمراہ اونکے پریڈ پر تشریف لیجاکر فہمایش سپاہ رجمنٹ ۲۰ نمبر کی شروع کی مگر سپاہ مذکور نے بتامل کرنیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اوس ہنگامہ مین مقام پریڈ پر آئے تو سپاہ کے ہاتھ سے جان بر نہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاونی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوئے اب ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا برپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو اونکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا تھا ایک گروہ مفسدان بطرف جیلخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر بباعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوئے تھے اونکو رہا کرکے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازان بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ ہونے کار آیا نادیدنی اور ناشنیدنی ہر کوئی بنگلہ واقعہ چھاونی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ رجمنٹ طعمہ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو اونکے سپاہیون نے حفاظت مین رکھا اور اکثر اونمین کے اس ہنگامہ مین جان بر ہوئے

ایک تروپ توپخانہ اسپی اور ایک باٹری کا معہ تمام رایفل ۶۰ نمبر و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولے ہائے گریپ اوس جانب کو راہی کیے جدہر سے آواز تفنگ آتی تھی مگر بباعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تھا کہ گولہ نشست پر جاکر کارگر ہوتا

ایک تروپ ڈراگون کا بزودی ہرچہ تمامتر جانب جیلخانہ روانہ ہوا کیونکہ منجملہ احکام مین فوراً خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیونکو رہا کرینگی

مگر کم نصیبی دیکھنی چاہیئے کہ تروپ مذکور کا راستہ گم ہوگیا اور وہ اوسوقت گردش کھا کر مقام مہلمانہ مین پہونچے کہ جب تمامی محبوسین فرار ہوچکے تھے

اور جب فوج گورہ چھاونی ہندوستانی مین وارد ہوئی تو سوائے شعلہ کے اور کچھ وہان نتھا اور نشان کسی مکان کا اوس جانب شہر کے باقی نرہا تھا ہندوستانی آدمیون نے اوس وقت تک فساد رکھا جب تک سپاہ رایفل نے گولہ رانی شروع نہین کی اور جب گولہ سپاہ گورہ سے سرزد ہوئے وہ تمام روگردان ہوکر روبفرار لیگئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کرکے حدود شہر سے فتنہ انگیزونکو باہر کردیا

شب یازدہم مین کوئی امر فتنہ انگیز وقوع مین نہ آیا سوائے اسکے کہ طویلہ اسپان توپخانہ جو خالی تھا اوسمین شعلہ جاگیر رہا جسکے بسبب بجاے خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شریک فساد تھے

ایک مصیبت زدہ اپنا حال اسطرح پر بیان کرتا ہے جس سے واضح ہے کہ وہ اور اوسکے عیال و اطفال کسطرح امداد الہی سے جان بسلامت لیگئے

قتل نادیدنی جو نتیجہ اس فساد کا بمقام ہذا مین ہوا تھا اوسیقدر قبیح تھا جسقدر اتفاقیہ خلاف توقع تھا میرا بنگلہ از بس کہ چھاونی سپاہ ہندوستانی مین واقع تھا اول لقمہ طعمہ شعلہ ہوا مین اور میرے عیال و اطفال گودام شراب مین جو زنانہ خانہ مین تھا بھاگ کر پناہ گیر ہوئے اوس دامن مین ہمارے قدم رکھنے کی دیر تھی کہ مفسد داخل بنگلہ ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوسمین تھا اوسکو آگ لگادی خدا کہ بڑا رحیم و کریم ہے اوسنے مفسدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے جسمین ہم تھے اور جو صرف پانچ قدم کے فاصلے پر بنگلہ سے واقع تھا اور اوسکی کرسی پر نظر کرنی چاہیئے کہ شعلہ بھی اوس مکان تک نہ پہونچا بعد چلے جانے مفسدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدمتگاران راست کرکے میری میم کو لطور آیا مجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سیاہ کرکے ہمکو باغ مین لیگئے اور اپنی چارپائیوں تلے ہمکو مخفی و متواری کیا تین مرتبہ مفسد میری تلاش مین آئے مگر خدمتگاروں نے یہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ مین جل گئے کہ اوس عرصہ مین میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ ایکی مرتبہ اگر مفسد آکر تلاش کرین تو صاحب کو معہ میم صاحبہ حوالہ کردینا چاہیئے مگر شکر اوس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیئے کہ فوج گورا اس اثنا مین آپہونچی اور مین فوراً جاکر اونکی حفاظت مین پناہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کواغذ وغیرہ جو تھے خراب و برباد ہوگئے اور ہر چیز جلکر خاک سیاہ ہوگئی میری گاڑیان وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہوگئین اور گھوڑے مفسد لیگئے کل نقصان میرا قریب آٹھ ہزار روپے کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلے کو آگ لگائی تھی وہ بروز شنبہ گرفتار ہوا اور شناخت ہوکر پھانسی دیا گیا

بیانات مذکورۂ بالا کے ساتھ ایک واحوال ذیل مین درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران رجمنٹ ستم مین سے تھے دربارۂ اپنی جان بچنے اور حفاظت کی تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت جان بسلامت لیجانا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پر سے کہ درمیان مفسدین کے ہوا اور اونکو فہمایش بھی باز آنے حرکات فساد سے کرتا ہو اور ایسے وقت مین کہ جسوقت نائرہ مفسدہ شعلہ ور ہو کم از اعجاز نہین

بروز یکشنبہ تاریخ دہم ماہ مئی وقت ساڑھے پانچ بجے شام کے اکثر افسران رجمنٹ ستم بنگلہ کمان افسر مین یکجا بیٹھے تھے کہ لفٹنٹ ٹمبیل صاحب نے خبر لائے کہ چھاونی مین کچھ فساد ہوگیا ہے تمام افسران موجودہ چھاونی کو روانہ ہوئے اور وہان جاکر جو دیکھا کہ کچھ علامت فساد کی ظاہر نہین

اور کچھ شور و غل نہین اور سپاہی تمام خاموش ہین تو اونکو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اپنے اپنے مقامات پر جا کر اسلحہ وغیرہ زیب تن کرین سپاہ نے افسران
مذکورین سے یہ کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرنے میگزین رجمنٹ بستم کے آتی ہے افسران ممدوحین چھاونی مین پھرتے تھے
اور سبکی تسلی اور اطمینان کیواسطے یہ کہتے تھے کہ جب تک ہمسے کوئی امر ناشائستہ ظہور مین نہین آتا تمھارا میگزین تمھارے پاس
رہیگا جب وہ قریب میگزین کے پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار بکثرت صدر بازار سے میگزین تک
جمع ہین اور میگزین کے گرد تو ایک جم غفیر ہجوم آور ہے کپتان ٹیلر صاحب نے کمپنی گرانڈیل کو حکم دیا کہ لاٹھیان لیکر اوس گروہ کو
منتشر کرین مگر کسی سپاہی نے اپنی جگہہ سے حرکت نکی اور طنبورچی اور باجے والون نے جو قوم کے عیسائی تھے تعمیل حکم کی اور قریب
پاؤ گھنٹہ کے جس عرصہ مین افسر لوگ سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے اور اونکی طمانیت مین کوشش کر رہے تھے کیا دیکھتے ہین کہ
اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر از غلولہ لیکر بھاگے جاتے ہین افسر بھی اونکے تعاقب مین گئے اور فہمایش کی کہ اپنی چھاونی مین
آجاوین اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ سوم کا پاشنہ کوب چھاونی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہین اگر تمکو پاس
سپاہگری کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہے ایکبار کر لو بازاری آدمی بھی اوسکے ساتھ متفق اللفظ ہوئے اب اکثر سپاہ کمپنی کمپنی کی
باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہر چند بہت فہمایش کی اور ٹھہرانا آدمیونکو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوئے وہان
پہونچکر سب نے ہتھیار لے لیے اور اس رجمنٹ کے کرنیل فیس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بگلولہ تفنگ مقتول کیا
اور کپتان میکڈونالڈ صاحب متعلق بستم رجمنٹ اور تری گر صاحب مہتمم مدراس کو بھی بعد ازان ہلاک کیا باقیماندہ افسرون نے جگہہ چوک
صدر بازار مین قائم رکھی اور فوج بیسرہ کورو کا گولیان چارونطرف سے مثال قطرات باران اونپر برستی تھین اس عرصہ مین کسی شخص نے
اونکو خبر دی کہ افسران مذکورہ بالا ہلاکت کو پہونچ گئے اور اکثر سپاہیون نے اونسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین
با فسوس تمام مقام مذکور سے روانہ ہوئے اور جب وہ چھاونی سے باہر آئے تو سپاہ اونکے تعاقب مین بھاگی یہ حال ملاحظہ کرکے
افسران مذکورین بھی تیز قدم ہوئے مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو نیم قدم ملائم کیا اس حالت پر بھی افسران رجمنٹ بستم نے کوئی امر
خلاف مردانگی یا سوء شجاعت نہین کیا یعنی لفٹننٹ ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسرونکے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور
اثنای راہ مین گیارہ گولی کھا کر اونکا گھوڑا گرا کوئی اون افسرونمین سے گو کہ بے ہتھیار تھے ایسا نہ تھا کہ جسنے تامل بیچ جادہ آستی پر لانے
سپاہ مفسد کے نکیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلح جنکے پاس بنادیق پر اور کسی ہوئی تھین بضربات مشت زمین پر نہ گرا دیا ہو مگر
چونکہ ہر ایک امر کا ایک وقت ہے اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہے اب وقت گریز کا آگیا تھا اور جان
بسلامت لیجانا ہر ایک افسر رجمنٹ بستم کا بغیر تائید غیبی و کرم از اعجاز نہ تھا کیونکہ جب لفٹننٹ ہمفری صاحب کا گھوڑا جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے مارا گیا
تو یہ صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو انسے چند قدم کے فاصلے پر تھی گولیان انپر مارین مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح
وہان سے اوٹھکر بھاگے اور ایک مکان مین جو ہسپتال کے احاطہ مین خدمتگارونکے واسطے بنا تھا جا کر مخفی ہو رہے کپتان ارل صاحب بھی
پر سوار مجمع مفسدین اور بارش غلولہ مین سے بھاگ نکلے اور گھوڑے یا بگھی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پہونچا کپتان لواسن صاحب کی گردن مین
ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی بھاگے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار اونکے تعاقب مین ہوئے مگر صاحب موصوف کوٹھی بکوٹھی بھاگتے
ہوئے ایک بگھی کے نزدیک پہونچے جو بہ تیزی تمام بھاگی جاتی تھی اور اوسپر سوار ہو کر جان بسلامت لیگئے کپتان ٹیلر صاحب و لفٹننٹ

منڈرسن صاحب اور لفٹنٹ شولاہیم صاحب اور لفٹنٹ نیپل صاحب اور لفٹنٹ ٹامار صاحب اور ڈاکٹر ایڈیلی صاحب بالاتفاق بے سلاح اور پیادہ چلے جدہر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جادہ و راستہ مکان و احاطہ ایک ہیبت مجموعی سرکشی کی نظر آتی تھی جس سے صورت ممات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلحہ کو بضرب اشت پسپا کرتے ہوئے کرنیل اسمٹ صاحب کی کوٹھی تک پہونچے اور وہان جاکر مکانات خدمتگاران مین جو خالی پڑے تھے جا گزین ہوئے یہانسے لفٹنٹ منڈرسن صاحب و لفٹنٹ نیپل صاحب و کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہوکر دوسرے مکان مین گئے اور شناخت ہوکر منزل معہود کو پہونچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے اونمین بھی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کوبا کوب کرتے ہوئے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیل صاحب تو اوسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ ٹیل صاحب اور لفٹنٹ منڈرسن صاحب کی اوپر کوئی سو گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہوئی کیونکہ اونکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تھا جب یہ دونو صاحب اون گولیون سے بچکر کسی طرف کو بھاگے تو دو مفسد روبرو ہوئے اور اونہون نے بزخمہاے شمشیر دونو صاحبونکو پارہ پارہ کرکے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نرہا باقیماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑکر مرنا اچھا ہے اور لکڑیان ہاتھ مین لیکر ایک جگہ مین جو کہ ٹیل صاحب کے احاطہ مین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبدگاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام احاطہ مین وہی ایک مکان آسیب آتش و فتنہ سے بچا اور پانچ گھنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین اونکو خبر پہونچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سنکر وہان سے نکلے اور شامل فوج ہوکر اس قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے۔

یہ تمام قتل و خونریزی اور تلف جانہای بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہرگز واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک نہ پہونچتے تو راستہ ہی مین اونکا علاج قرار واقعی کرنا بباعث موجود ہونے افواج گورہ بمقام میرٹھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ رائفل شستم وقت شام سے تمامی خبر فساد جمع ہوکر منتظر حکم تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنٹہ تک اونکو حکم نملا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سوگوار ان قدم زن ہون اور تیز گامی کہ جسکو زبان انگریزی مین ڈبل کوچ کہتے ہین ہرگز نکرین بروقت وارد ہونے موقع فساد پہ اور دیکھنے عذر او خونریزی مفسدان کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوئے کہ بزودی ہرچہ تمامتر تعاقب مفسدان کرکے خاک وجود سرکشان جسمین آتش فتنہ بجا شعلہ ور ہو رہا تھا تندباد توپ و تفنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری و مردانگی سے فرو کرکے برباد دیوین مگر بخلاف مناسب وقت اونکے دل پرجوش سرد ہوگئے کیونکہ اونکو کوئی حکم مناسب نملا بلکہ زیادہ رنج اونکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اونسے نہ لیا گیا اور تن بتقدیر وہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے ہندوستانی ہر چہار طرف روان اور دوان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے اور ان شجاعان میدان جنگ آرائی کو حکم سر کرنے انتواپ کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا ندیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازین دلاوران ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس راستہ بجنتہ پر جاکر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چہار وقت دست تظلم و غارتگری سرکشان نے چھوڑ دی جبکہ ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک مرتعدی و ستم کے کوئی دقیقہ دقائق ایذا رسانی سے فروگذاشت نکیا اور من بعد بفتح و فیروزی روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بدکردارونکا بجد وجہاوقی بھی نہوا گو مقام میرٹھ مین ذو جمعیتہا و ولایتی من کل الوجوہ آراستہ و پیراستہ موجود تھین جو یہ حادثات دیکھکر پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ کسیطرح حکم ہو تو اون بدکردارونکو بپاداش اعمال زشت کو

پہونچا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت منتظران نہوا چونکہ مفسدین نے پکڑا تھا وہ بھی معلوم ہوا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ ہر ایک
صاحب ولایت زاجو دہلی میں مقیم ہے اونمین سے ایک بھی دست تظلم معاشان جنگی سے جان بر نہوگا مگر تاہم کوئی امداد انکی حفاظت کا
منصہ شہود پر آیا در صورت ایسی فروگذاشت کے کچھ مقام تعجب اور استغراب نہیں جو فوج دہلی سے لیفٹوز وارد ہونے مفسدین میرٹھ کے
شمولیت اونکی اختیار کی کیونکہ اونکو زیادہ تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی کہ جو دیسی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹھ میں تھی
کیسا کارنامہ کیا اور [illegible] تھی کہ جہاں ہندوستانیکی کبھی مقابلہ
نکیا تھا اوسکا ایک سو [illegible] مقام تعجب نہیں جو بعد ازین [illegible] حالات مرقومہ بالا شہر دہلی بلجاو ملواے
مفسدان و سرکشان ہوا ۔

دہلی

بتاریخ ۱۱ مئی بتاریخ یکم اپریل یعنی ایک [illegible] روز پیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد میں آویزان کیا گیا تھا اوسکا
مضمون یہ تھا کہ بتاریخ ۱۱ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور [illegible] خون ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اوسوقت حکام نے کچھ توجہ اس جانب نکی اور
جیسے اور امور اس قسم کے اوسوقت ہنسی ہنسی میں ٹالے جاتے تھے یہ بھی اخبار نویسان اضلاع شمالی مغربی نے ہنسی میں ٹال دیا تھا اور
اسی سبب سے کچھ خیال اسکا کسیکے دلمین نہ آیا تھا کہ بتاریخ ۱۱ مئی ایک گروہ مفسدین میرٹھ کا جسمین کچھ سوار اور پیادہ تیسرے رسالہ اور
رجمنٹہاے [illegible] ہندوستانی کے تھے بجانب شہر دہلی [illegible] بھی وقت [illegible] تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کرکے داخل شہر ہوئے [illegible]
بیان واقعی [illegible] مفصل حال [illegible] داخل [illegible] کے شہر میں [illegible] ایک [illegible]
حاصل ہوا اوسکی نقل ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے

مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اوس پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول سرکار کو لوٹا اور ایک رجمنٹ سپاہ مذکور
عبور دریا [illegible] کے داخل شہر ہوگئے اور پل پر ایک انگریز کو جو وہاں سے دوچار ہوا تھا مار ڈالا بعد عبور رجمنٹ مذکور کے ملاحان [illegible] پل توڑ دیا
اور سوار [illegible] راستہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوئے اور سوار [illegible] انگوری باغ کو جو پیچھے قلعہ کے ہے [illegible]
کہ بڑے صاحب لوگ وہاں قتل کرین ۔

کوتوال شہر نے تب یہ خبر [illegible] فوراً سمن [illegible] صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے [illegible] حکم دیا کہ کاغذ دفتر [illegible]
لیجاؤ اور خود بگھی میں سوار ہوکر دو نالی بندوق لیکر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوئے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو
دیکھا تو اونکے درپے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک اسپ سوار مفسد کو دوسری گولی سے مار کر
بگھی میں [illegible] اور [illegible] قلعہ کے اندر جاکر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہاں سے لاہوری دروازہ قلعہ پر پہونچکر صوبہ دار گارد کو [illegible]
تھے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا میں ایک سوار مفسد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ
دروازہ کھول صوبہ دار نے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ میں سوار رسالہ میرٹھ کا ہوں پھر صوبہ دار نے کچھ تامل کرکے دریافت
کیا کہ اور سپاہی کہاں ہیں تب اوسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ میں ہیں صوبہ دار نے تب اوسکو کہا کہ جاؤ اونکو بھی لے آؤ تب میں دروازہ
کھولونگا سوار یہ سنکر واپس گیا اور تھوڑے عرصہ میں سبکو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آگئے تو صوبہ دار گارد نے دروازہ کھولا

اور سب سپاہی داخل قلعہ ہو گئے
سمن فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغا بازی ہے اپنے سپاہیون سے کہو کہ بندوقین بھرین
کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارد دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے مگر صوبہ دار نے کچھ نہ مانا اور صاحب لوگ کو بد زبانی و دشنام دہی کر کے کہا کہ
یہان سے چلا جا جب فریزر صاحب و کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سنے تو وہ دونو دروازہ سے بھاگ کر طرف اندرون
قلعہ چلے مگر راستہ مین سواران مفسد اونکے درپے ہوئے اور ایک نے ایک تپنچہ اوس طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اونکو ضرب پہونچی
اور وہ ایک دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اس اثنا مین ایک مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اونکا سر تن سے جدا کر دیا اور بعضے صاحب
اس واردات جگر خون کن کو اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص بچشم خود دیدہ یون بیان کرتا تھا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار
مفسد نے زخمی حملہ آور تفنگ کیا تو اونہون نے بھی مفسد پر وار کیا وہ بھاگ گیا اپنی تپنچہ سے سوار بھاگ گیا گو زخم سے خون جاری تھا او تکلیف جراحت کی
بہت تھی لیکن تاہم اونمین طاقت کھڑے ہونے کی باقی تھی کہ اس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اوسنے صاحب کے سائیس کو تلوار دیکر کہا کہ
تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر وار کیا او صاحب کے سینہ پر ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دل پاش پاش ہو گیا فقط بعد اسکے
مفسدین نے راستہ مین کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو بھی مجروح و ہلاک کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پہونچے جہان اونہونے دو میم صاحبو
مار ڈالا شاید جینگز صاحب پادری کی لڑکیان تھین اور وہان سے دریا گنج جا کر سب مکانونکو آگ لگا دی اس عرصہ مین
[illegible] بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو او ہمکو اسباب لوٹ لو ہاتھ لگا [illegible]
[illegible] دریا گنج کو جا [illegible] اونہون نے وہان پانچ انگریز او تین میمونکو مارا او باقی عیسائی جتنے وہان تھے وہ بھاگ کر کوٹھی
راجہ کشن گڑھ مین پناہ گیر ہوئے مفسد دریا گنج کو اسطرح تباہ و خاک سیاہ کر کے کوٹھی بینک مین گئے اور وہان اوسکو آگ لگا کر پانچ صاحبو
قتل کیا اور وہان سے کوتوالی جا کر بدمعاشونکو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ سنکر کوتوال بھاگ گیا او اوسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نکی بعد ازان
مفسدان کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے مگر اوسکو چھوڑا او جتنے مکانات قریب جو اگر جا گھر کے تھے او انسب کو آگ لگا دی اور جتنی میم
صاحب لوگ اور اونکے بچے ملے سب کو مار ڈالا اس بعد پانچ نفر سوار باشندہ کو چھاونی کو گئے او جب نزدیک چھاونی کے پہونچے تو جتنے سپاہی
وہان تھے اونہونے [illegible] او جو انگریز اونکو ملا اوسکو مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گئے جب وہ
نزدیک میگزین کی پہونچے تو چار افسر انگریز او قریب [illegible] آدمی شہر والے میگزین کے ساتھ اڑ گئے دو رجمنٹ چھاونی دہلی [illegible]
شامل مفسدان ہو کر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو رجمنٹ نزدیک لعل ڈگی روبروے قلعہ کے مقام پذیر ہو کے مین ایک گارد [illegible]
راجہ کشن گڑھ کی کوٹھی پر گیا کہ اوسنے انگریزونکو پناہ دی ہے اور فی الحقیقت اوس کوٹھی مین بیس انگریز میم او انکے بچون سے زیادہ پناہ گیر
تھے [illegible] اوسکو آگ لگا دی اور کوٹھی مذکور ایکدن اور ایک رات تک جلتی رہی [illegible]
روز دوم صبح کو مفسد دو توپین میگزین سے لائے او تمام روز اونہون نے کوٹھی مذکور پر گولا اندازی کی مگر کسیکو آسیب نہ پہونچا ابدازین مفسدین نے
ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنیل سکنر صاحب مرحوم جسکو مفسدین میرٹھ نے ہاتھ بھی نہ لگایا تھا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا
بتاریخ ۱۳ مفسدین دوبارہ اون انگریزون پر حملہ آور ہوئے جو کوٹھی راجہ کشن گڑھ مین پناہ گیر تھے اس روز انگریزون نے بھی کوٹھی
پر سے گولیان ماری اور بیس تیس مفسدین کو مقتول کیا مگر جب اونکے پاس سامان حرب و دغا کچھ باقی نہ رہا تو بیس انگریز باہر آئے او جاکر

نہ خانہ مین رہے اس عرصہ مین وہ بعد شاہی بھی وہان پہونچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو ہمین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکھکر انکی نگہبانی
کرینگے مگر مفسدین نے کچھ خیال نہ کیا اور سبکو تہ تیغ کیا —
مسٹر جیمس سکنر صاحب و انکی میم معہ بال بچونکے قلعہ مین پناہ گیر تھے جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے اونکو قلعہ سے کوتوالی مین
لیجا کر بقصد خواہی ہلاک کیا ڈاکٹر چمن لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاخانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جیلخانہ مین قتل کیا تین روز تک
لاشین مقتولین کی بے گور و کفن پڑی رہین اور روز چہارم مفسدین نے اونکو اٹھوا کر دریا مین ڈلوا دیا —
اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دو اور یا ہمارا روزینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دیا کرو
بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نکر دینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتھ دہو بیٹھین
مہاجنون نے عرض کی کہ ہم بیس روز تک ونکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سنکر مفسدین نے کہا کہ
ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندہکر بیٹھے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین اونمین ہم دال روٹی کیونکر کہاوین بادشاہ نے یہ کلام استماع
کر کے حکم دیا کہ چار آنہ روز تمکو ملا کرینگے
مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازۂ شہر پر چڑھا دین اور ایکہزار من باروت میگزین چھاونی سے لا رکھی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ
میگزین شہر مین تھا اوسپر قبضہ کر لیا اس شور و شر سے رسد شہر مین آنے سے بند ہوگئی اور ہرشے گران ہوگئی یعنی آٹا ۳ آثار اور گندم ۹ آثار
اور روغن زرد ۱ آثار بکنے لگا اور علی ہذا القیاس سب چیزین گران قیمت ہو گئین اور جتنے دیہاتی گرد نواح کے تھے سب اوٹھ کھڑے ہوئے
اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کیواسطے پانچ دیہات گوجران کو جلوا دیا جو کوٹھی کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی
بمقام بلاس پور تھی وہ بھی لٹ گئی —
بعد از لوٹنے دہلی کے دو سو سوار مقام گوڑگانوہ کو گئے اور مقام مذکور مین بازار آتش زنی گرم کر کے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکھ چودہ ہزار
روپیہ وہان سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانۂ دہلی اور خزانۂ گوڑگانوہ کا اکیس لاکھ چوراسی ہزار روپیہ موجود ہے
اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر حراست سپاہ مفسد و سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہے —
اب مقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹھ کی اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہین اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علیگڈہ اور
آگرہ روانہ ہوگئی ہے لچھمین چند سیٹھ نے جو بڑا متمول اور نامور سیٹھ ہے اپنی کوٹھی کو دست برد مفسدین سے بباعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ مفسدین کے
بچا رکھا ہے اور صرف یہی ایک کوٹھی وال ہے جسکو مفسدین نے نہین لوٹا —
ایک افسر ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اوسپر بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہے
یہ صاحب اور افسران رجمنٹ مذکور سے جدا ہوکر بہ تنہائی بخت سیاہ دو سواران مفسد سے دوچار ہوا اور اونہون نے اوسکو مجروح خفیف بھی کیا
اور یہ صاحب ۲۷ تاریخ تک یعنی چودہ روز ویرانون اور جنگلون مین پھرتے پھرتے میرٹھ پہونچے اور اس عرصہ مین کئی مرتبہ غارتگرون کے
ہاتھ سے بچے بیان یہ ہے کہ بتاریخ ۱۱ قریب ساڑھے دس بجے صبح کے ایک میرا نوکر بھاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اوسنے کہا کہ
بڑی کھلبلی مچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھ کی دہلی کے لینے کو آتی ہے یہی اول خبر مفسدہ کی میرے
پاس پہونچی تھی چونکہ میرا بنگلہ چھاونی مین تھا مین یہ خبر سنکر پیادہ بنگلہ انسپاین کہ میجر صاحب ایجٹنٹ ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جاکر دیکھا کہ صاحب افسر

کمانڈنگ اور کرنیل ہیوٹ صاحب دونو موجود ہین اونہون نے بھی میری خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی معہ دو ضرب
توپ شہر مین بھیجی گئی ہے اور دو دو کمپنی ۳۸ و ۷۴ رجمنٹ کی بہادری پر جو درمیان چھاونی اور شہر کے واقع ہے قیام پذیر ہوینگی اور باقی سپاہی
رجمنٹہاے مذکور کی کہین بھیجی نجاوینگی مگر اپنی چھاونی مین مستعد اور مسلح رہینگے ہنگام واپسی اپنے بنگلے کے رستے مین کپتان نکولس صاحب سے جو
میجر بریگیڈ کا کام کرتے تھے مجھسے ملاقات ہوئی مگر اونہون نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچھ سواران مفسد تے جو قریب ایکسو پچاس نفری کے ہین پل کشتی کا
قبضہ کر لیا ہے اور جو انگریز یا اونکو میرٹھ سے آتے ہوئے ملا اوسکو قتل کیا۔

تھوڑے سے عرصے کے بعد دونو توپ مذکورہ بالا میرے بنگلہ کے برابر سے بطرف شہر گئین اونکو دیکھکر مجھے اطمینان ہوا کہ ۵۴ رجمنٹ اور
یہ دونو توپ واسطے رفع کرنے مفسدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین وقوع مین آیا اوسکا کبھی گمان بھی نہ تھا لیکن مین نے بنظر احتیاط اپنا روالور
یعنی طپانچہ پنج نالہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑی کے گھوڑے طیار رکھو۔

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجھے خبر دی کہ چھاونی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور نیز یہ بھی کہا
کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور صاحب کمانڈنگ چھاونی کو گئے ہین مین بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہوا ہے اور
مین وہانسے اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیونسے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کچھ اس فساد کی حال سے
واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کمر بندی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی ہفت روزہ سے
آئے ہین اور ابھی روٹی پانی بھی نہین کیا در جواب اسکے مین نے اونسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے مین فرو ہو جاویگا کیونکہ
۵۴ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدین کے روانہ ہو چکی ہین مین نے یہ بھی اونسے کہا کہ مجھے یقین ہے تم سب اگر ضرورت پڑے
تو لڑوگے اور حق نمک ادا کروگے در جواب اونہون نے مجھسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کھایا ہے اور ہم بالکل مستعد لڑنے پر ہین
اونمین سے ایک حوالدار نہایت شور و غل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باحتیاط تمام اوسنے یہ کلمہ زبان سے نکالا کہ ہم مفسدین سے
لڑینگے یہ ہی کہتا تھا کہ اگر کوئی غنیم راجہ یا آویگا تو اوس سے لڑینگے۔

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ۱ و ۵ زیر حکم کپتان گلیر صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی بہادری کو روانہ ہوئین کہ وہان جاکر
مقیم رہین اونہون نے وقت روانگی ایسا شور و غل مچایا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ اونکو کچھ خوشی ہے مگر اونکے کردار کسیطرح پر
مفسدانہ نظر نہین آتے تھے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور اونکے کلام یا طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہین ہوتا
تھا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵۴ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے انکار لڑنے سے کیا اور سواران رسالہ سوم نے اپنے
افسرونکو مار دیا اور کچھ اونکا مقابلہ نکیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ پریڈ توپخانہ پر جمع کی گئی اور
صاحب بریگیڈیر اور بریگیڈ میجر صاحب دونو موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس جنگی بھر لین اونہون نے تعمیل حکم کی باجے والونکو بھی بندوقین
اور سامان جنگ دیا گیا۔ یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنیل ریلی صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ڈولی مین وہان آئے اونکو بہت زخمہاے شدید
لگے تھے اور کوارٹر گارڈ توپخانہ مین رکھے گئے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیون نے
سنگینین مارین ڈاکٹر استوارٹ صاحب جو فوج قلعہ کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے اور اونہون نے بھی بیان غم افزاے
قتل افسران ۵۴ رجمنٹ کا کیا بعد از مشورہ سر دست درمیان برگیڈیر گریوس صاحب و برگیڈ میجر اور کپتان ڈی تشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرونکے

یہ قرار پایا کہ جو توپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے اوپر جاکر برج جھنڈہ کے پاس قائم ہوں اس مقام پر اتنا اور
بیان کرنا چاہئے کہ زیادہ تر سپاہ ۳۷ رجمنٹ اور دو توپین زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے واسطے اعانت گارد مقیم کشمیری دروازہ کے
بھیجی گئی تھی اب جیسا مین بیشتر بیان کر چکا ہون باقیماندہ فوج پہاڑی پر جاکر مقیم ہوئی اور دونون ضرب توپ برج کے سامنے
اسطرح پر لگائی گئین کہ اونکی دو راستے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقیماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تھے اونہون نے بجانب راست
برج مذکور کے ہتھیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور اونکے بچے وغیرہ آپ آکر برج مین جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد
بہت سے باشندگان شہر بھی آ پہونچے اب خبرین قتل تمام انگریزونکی جو شہر مین تھے آنے لگین اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہ میگزین
اور اور مقامون کے پہرے پر تھی اور جو پلٹنون پلٹون کی تھی سب نے کار سرکار کرنے سے انکار کیا صاحب برگیڈیر نے
اب ایک چٹھی لکھکر معرفت شتر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ تار برقی خبر مفسدے کی انبالہ کو
بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اونسے دریافت کیا کہ سبب اونکی فریاد کا کیا ہے بعض سپاہ نے
کچھ کچھ عذر لاطائل درباب زبونی کارتوس بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے اونکو سمجھایا اور یقین کروا دیا کہ سرکار کا
ارادہ ہرگز نہین کہ کسیطرح اونکے مذہب مین خلل انداز ہون اور اونکو کبھی ایسے کارتوس جنسے کہ اونکو حرج واقع ہو نہ دیے جاوینگے
ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ تر شرو اور جا راضی نظر پڑی مین اونکی نگاہون سے مطلئن نہ تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرد آکر
بیٹھے تھے مین بھی اونکے پاس گیا اور وہان جھکر باتین کرنے لگا اونہون نے یہ خبر سنکر کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے
بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے اونسے پوچھا کہ تم ساتھ رہوگے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو
بلکہ تمام انگریزونکو مارے جاتے ہوئے دیکھوگے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہان تمہارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہان ہمارا ایک قطرہ خون گرنا گریگا
اور مجھسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے —
اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہان اب کئی مقامون پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ سب
مقامات انگریزون کے تھے قریب ساڑھے تین گھنٹے بجے سہپہر کے ہمنے دیکھا کہ بہت سا کچھ اوڑ گیا اور ہمنے بالیقین جانا کہ میگزین اوڑ گیا
آواز اوسکی بہت زور کی نہ تھی اس سے ظاہر ہے کہ اوسمین باروت کم تھی —
یہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جو اونہون نے فیل کر رکھے تھے اور غل مچا کر اور اشارات
بیہودہ کرکے کہا کہ دوستو پیارے بھائی سپاہی کیونکہ گارد ۳۸ رجمنٹ کا اوسوقت میگزین پر تعینات تھا اوڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے
ہین ہمنے بہت اونکو اوسوقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ بھی کچھ راضی ہوئے اور ہتھیار کو پھر فیل کر رکھا مین اور افسر اونکے ساتھ عین اونکے
بیچ مین تھا اور ہین تے اوسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ اونکی زبان سے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے تنا کہا تھا
کہ تمہارا نمک پانی اب کھایا نہین جاتا
قبل از اوڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی جسمین لاشین کپتان سمتھ اور کپتان برو صاحب اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور
لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب کی تھین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تھے لاشون پر میم صاحبونکے کپڑے پڑے ہوئے تھے —
بعد ازین آواز بندوقونکی از جانب جیپ پہاڑی گوش زد ہوئی اور عرصہ قلیل کے بعد کپتان گیلر اور گارڈنر صاحب برج پر پہونچے تھوڑے سے سپاہی

اونکے ساتھ تھی کیونکہ جسوقت آواز اوڑنے میگزین کی آئی تھی اوسیوقت بہت سے سپاہی اونکو چھوڑکر اپنی لین کیطرف چلے گئے تھے
برگیڈیر صاحب نے اون دونون توپونکو جو کپتان ڈی ٹشر صاحب کے توپخانہ کی تھین اور جو صبح کو روانہ شہر ہوئین تھین واپس منگایا تھا
وقت واپسی ان دونون توپونکے سپاہیون نے وہ راستہ چھوڑکر جو برج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھاونی کا تھا اونکو راستہ مین چھوڑکر
سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنہون نے کپتان صاحب کو چھوڑدیا تھا اور فوراً توپونکا قبضہ کرکے کپتان ایلن صاحب کمانیر اور سارجنٹ
کو بھگادیا سپاہیان مذکور نے چند گولیان اونپر سرکین اور اونکو اوسطرف دریا بھگادیا لفٹنٹ صاحب اور سارجنٹ صاحب جان بچاکر بھاگے اور
برج مین آئے میری دانست مین یہی دونو صاحب اون صاحبون مین سے تھے جو شہر مین گئے تھے اول یہان پہونچے تھے بعدازین سپاہیان مذکور نے توپونکو پھیرا اور
جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیونکا اوپر لفٹنٹ ایلن صاحب کے اور چھین لینا توپونکا برج سے معلوم نہین ہوتا تھا اسواسطے کپتان
ڈی ٹشر صاحب نے جو توپونکو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا [illegible] کی طرف [illegible] ارادہ سے گئے کہ اونکو پہاڑی پر لادین جسوقت
سپاہیون نے اونکو آتے دیکھا اوسیوقت اونپر گولیان مارنا شروع کین ڈی ٹشر صاحب کی سواری کا گھوڑا زخمی ہوگیا جب سپاہیان مذکور قریب
شہر کے پہونچے تو اونہون نے ڈپٹی کلکٹر گرنیبر صاحب کو دیکھا اور اوسپر بھی بارش گولیان شروع کی مگر یہ صاحب بھی بھاگ کر برج پر بسلامت پہونچے
دنمین بہت بندوقین اور سامان جنگ برج مین جمع کیا اور ہمکو امید قوی تھی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑ جاویگا تو عہدہ داران انگریزی اور سارجنٹ اور
دیگر عیسائی برج پر تا آنے مدد میرٹھ کے قائم رہ سکتے ہین مگر یہ نہ معلوم تھا کہ میرٹھ مین کیا ہوا —

قریب شام بعداز مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام میم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنے کے تھے اونکو
بگھیون پر سوار کرکے وزیرآباد کے گھاٹ سے جو قریب چھاونی کے ہے جمنا پار ہوکر روانہ ہون بگھیان اور دو توپین کپتان ڈی ٹشر صاحب
کے آگے تھین اور پیادہ اونکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے مگر آہستہ اور نہایت بیدلی سے بعد از اوترنے پہاڑی کے
ہمنے دیکھا کہ بگھیان اور توپین کرنال کے راستے پر چلین اور راستہ وزیرآباد گھاٹ کا چھوڑدیا مین اپنے سپاہیون کے ساتھ
پیادہ چلتا تھا اسواسطے کہ میرا گھوڑا میرے ساتھ نتھا اور بہت سے افسر اور برگیڈیر اور برگیڈ میجر بھی میرے ساتھ تھے جب ہم قریب
اپنی لین سرجنٹ کے پہونچے تو سب سپاہی سرخود ہوکر لین مین چلے گئے اور کسیطرح ولاسے یا دھمکاوٹ سے آگے نچلے سپاہی
سب منتشر ہوکر اپنے اپنے جھپڑون مین چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا مین بھی وہان گیا اور اپنے گھوڑے کو طیار پایا مین اوسپر
سوار ہوکر لین مین گیا اور سپاہیون سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر اونہون نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا
بولنا بھی اونکو ناگوار تھا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی اونسے ظہور مین نہین آئی تھی وہ سب
چھوٹے چھوٹے گروہون مین علیحدہ علیحدہ جمع تھے صرف ایک سپاہی جو بدچلن معلوم ہوا — الیفل کمپنی کا تھا اور جب مین نے اوس سے
پوچھا کہ تمنے میم صاحبونکی بگھیان اور گاڑیان کرنال کیطرف جاتے ہوئے دیکھین اوسنے نہایت درشت اور فحش جواب دیا —

بعدازین مین کرنال کیطرف باین ارادہ چلا کہ گاڑیون سے ملون اور تھوڑی دور جاکر دو توپون تولیون جو گاڑیونکے ساتھ گئین تھین
ملین وہ دہلی کیطرف واپس آتی تھین کیونکہ گولہ اندازون نے کرنال جانے سے انکار کیا مین راستے مین اکثر افسران چھاونی شاعت سے ملا
وہ سب کرنال کیطرف بھاگے جاتے تھے اونہون نے متفق اللفظ ہوکے اسکا اور کچھ نہ کہا کہ اب کچھ باقی نہین اور کسیطرح جائے امن
نہہو ندبنی چاہئے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

بیان ذیل جو درباب حرکات ۵۴ رجمنٹ و دیگر رجمنٹہاے نقیہ دہلی کے ہے یہ ہے اوس کتاب سے جسکا نام ہسٹری آف دی میوٹنی
دہلی یعنی حالات مفسدہ دہلی ہے اور جو سیر تحقہ مین بغیر نام مؤلف کے چھپی ہے استنباط کیا ہے۔

جب خبر آمد مفسدان وحال قتل چند انگریزان و سماری محصول خانہ و سیر جبرو سوختگی چند عمارت کی چھاونی مین پہونچی تمام فوج کو حکم طیاری کا
ہوا ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی جو بہ ترتیب ترحکام شہر کے تھی اول طیار ہوئی جسمین کی چھہ کمپنیان زیرحکم کرنیل ریلی صاحب کشمیری دروازہ کے
واسطے روکنے مفسدین کے گئین اور دو کمپنیان زیرحکم میجر پیٹرسن صاحب توپونکے ساتھ جانیکے واسطے کھڑی رہین کرنیل ریلی صاحب
بباعث ناواقفیت اصل باعث فساد کے اور تصور کرکے کہ فساد صرف بازاری لوگونکا ہے اپنی سپاہ کو خالی بندوقون کے ساتھ
لیگئے اور اونکے خیال مین یہ تھا کہ اس فساد بازاری کو سنگینون سے فرو کرکے مفسدین کو منتشر کردینگے یہ فوج جب شہر مین پہونچی ناگہان
سامنے سے چند سواران مفسد نظر پڑے اور اونہون نے آتے ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہین کہتے چونکہ
افسرون کو اس فساد کا گمان بھی نہ تھا وہ سب آگے فوج کے تھے اور اسیواسطے وار مفسدین کا اول اونپر ہوا اور گولیان کا بازار
اور پستولونکی اونکے اوپر چلنے لگین کرنیل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعدازان مفسدین نے کئی زخم شمشیر کے اونکو مارے
اور دو تین عہدہ دار اور بھی گولیون سے زخمی ہوئے افسرون نے سپاہ سے ہرچند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر اونہون نے اپنی بندوقین پھینکدین
اور کوشش مفسدین کے روکنے کی نہین کی بلکہ بخلاف اسکے چند عمادار سپاہیون نے کرنیل ریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے لگائے
اس ہنگامہ مین کپتان والس صاحب جو اوس ہفتے کے واسطے گارد شہر پر تعینات تھے مقام فساد پر آپہونچے اور چونکہ کمانیر گارد ہاے شہر
تھے جو گاردین کہ ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین سے تھین اسیواسطے حکم اپنے گارڈ کو دیا کہ طیار ہوکر مقابلہ مفسدین کا کرین اور
چونکہ اونکی بندوقین بھری ہوئی تھین اسلیے حکم فیر کرنے کا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع حکم سے کیا اور ہرچند صاحب موصوف نے نصیحتا
سمجھایا کہا اونہون نے کچھ خیال نکیا اور درجواب سواے طعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچھ اونسے حاصل نہوا آخرکار اونہون نے
صاف بزبان مفسدانہ بیان کیا کہ ہم اون لوگونکے واسطے کچھ نہین کرینگے جنہون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تھا
اور جو چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونو ہندو اور مسلمان کی بگڑ جاوے غرض کہ اونہون نے اوربہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے
اور کہا کہ اب ہم اوسکا بدلہ لینگے اس عرصہ قلیل مین پانچ افسر ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے یعنی کرنیل ریلی صاحب زخمی شدید
ہوکر اور کپتان اسمتھ صاحب و کپتان برچ اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واترفیلڈ اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ بھی مارے گئے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب
کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہوگئے تھے مارا اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بھی اونہون نے زخمی کیا ایک سپاہی ۵۴ رجمنٹ
مذکور کا بھی زخمی ہوا اوسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ مین جب سرکشون نے دیکھا کہ سپاہ نے اونکا مقابلہ نکیا
وہ طرف کشمیری دروازہ کے چلے جہان ایک چھوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اوس مین مقام گارد کا بنا ہوا ہے اور اوسکے آگے
سائبان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری سے توپخانہ زیرحکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی وہان
آپہونچین اور سواران مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پھر شہر مین ہٹا دیا۔

خبر اس بلوے اور بدذات طریق ۵۴ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گھنٹہ بجے کے چھاونی مین پہونچی اسکے سنتے ہی سپاہیان
۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اوسمین سے قریب ایکسو پچاس نفری موجود تھی اور باقی مقامات مختلف چھاونی مین اول ہی تقسیم

اور تعینات ہو چکی تھی باقیماندہ سپاہی معہ توپون کے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے شہر مین بھیجی گئی
یہان ایک او حرکت بیجائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان ڈی تشیر صاحب کی توپین
اور ایک حصہ ۳۸ و ۵۴ رجمنٹ کا پریڈ پر طلب ہوا اور برگیڈیر صاحب نے ایک کاان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیونکا ارادہ اسطرح پر
دریافت کرین کہ اونسے بلا کر کہین کہ حاضر ہو کر بطور والنٹیر یعنی اپنی طرف سے درخواست دیکر شامل ہوان تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفادار ہین یا نہین
جب ایسا ہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ایبٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک متنفس بھی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے
تل بھر نہ سرکا ۵۴ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر آئے تھے حکم بہرنے بندوق کا دیا گیا اور اونہون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کیطرف
بانتظام تمام روانہ ہو کر تھوری دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پہونچے مگر وقت گذر چکا تھا یعنی مفسدین وہانسے چلے گئے تھے اسواسطے
اونسے سواے اسکے اور کچھ فائدہ نہوا کہ وہ وہان جاکر قیام پذیر ہوے
اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تھے اور نہ کسینے بتلایا کہ کہان گئے سب سے سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے بھی غائب تھے صرف دو کمپنیان اونکے
زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب کی وہان موجود تھین
یہ قتل کے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چھاونی مین گاڑی پر ڈال کر بھیجی گئین اونپر میم صاحبونکی گون وغیرہ پڑی تھی
جب ۷۴ رجمنٹ شہر کو چلی گئی تھی تو کپتان ڈی تشیر صاحب معہ دو توپونکے پیچھے رہ گئے اور اونہون نے پایا کہ آگے بڑھکر اوس مقام پر جو بیچ میں
قائم ہوان جسکے ایک جانب پختہ سڑک پہاڑی کی تھی اور دوسری جانب راستہ پہاڑی کا تھا پر فقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجمنٹ کو
واسطے گھیرنے راستے کے بھیجا اونکی غرض یہ تھی کہ کپتان ڈی تشیر صاحب کی توپونکا قبضہ کرلین اور کپتان صاحب حکمت عملی سے
سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنی توپونکے گرد جمع نہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام روز چار یا پانچ سپاہی اونکے ہروقت گرد گولہ اندازان
توپ مذکور کے رہتے
قریب بارہ بجے دن کے برج جھنڈہ والے میم صاحبون اور انگریزی سوداگران و دیگر عیسائیون سے بھر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پر تھا اور
کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ کسیطرح کی ہدایت یا انتظام اوس انبوہ مین کرتا یا اوس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ لانے کپتان
ڈی تشیر صاحب کو خبر دی کہ اوسکے ایک بانسری نواز نے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک بھی آواز گولہ توپ
کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے پھر جاوینگے اور سب انگریزونکو قتل کرینگے
مگر وقت گذرتا جاتا تھا اور شہر مین آگ ہی آگ نظر آتی تھی
قریب تین بجے کے شہر مین ایک آواز بڑی تیزی کی اوڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کے اوڑنے کی تھی سپاہیون نے جب دیکھا
کہ کیا ہوا تو کہا کیا برا آدمی جرنیل ہے ہمارے آدمیونکو اسطرح مارتا ہے کپتان ڈی تشیر صاحب نے پھر برگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو
دو توپین تحت حکم میجر ایبٹ صاحب کشمیری دروازے کو گئی ہین اونکو پھر بلوا لو اور صاحب برگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا
کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے واپس آوین تھوڑے عرصہ کے بعد حکم گیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۷۴ رجمنٹ کو واپس لے آوین عرصہ
واجبی کے بعد دو نو توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے بڑی راستے پر نظر پڑین گویا چھاونی کو پھر جاتی تھین یہ دیکھکر کپتان
ڈی تشیر صاحب نے یہ حکم دیا کہ وہ آکر شامل اونکے بمقام برج ہوں مگر وہ نہ پھرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کہ شاید اونہون نے آواز بگل سنی نہین اس اثنا مین توپین جاکر قریبا ایک گروہ ۵۴ رجمنٹ کے پہونچین اور اونکی پہونچتے ہی آواز سر ہوتے
بندوقونکی گوش زد ہوئی اور فوراً توپین شہر کیطرف جاتی ہوئی نظر آئین کپتان دی ٹشیر صاحب یہ دیکھکر گھوڑے پر سوار ہوکر توپون کیطرف گئے
کہ اونکو پھیر کے آوین جب قریب گولہ کی زد کے پہونچے تو اونہون نے حکم دیا کہ دہنی طرف ہوکر جلدی ہمارے پاس آؤ اب اونکو معلوم ہوا کہ سبب
توپونکو شہر کیطرف جانیکا کیا تھا اکثر سپاہیون ۳۸ رجمنٹ نے اپنی بندوقین اونکی طرف کین اور اونکو تولا یہ حال دیکھکر کپتان صاحب نے
اپنا گھوڑا پھیرا کہ برج کو واپس جاوین اس عرصہ مین چھہ گولیان اونکے اوپر آئین تین اونمین سے صاحب کے گھوڑے کو لگین اور تین خالی
گئین گھوڑے کو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت اوسمین باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہان پہونچکر زمین پر گر گیا دو توپین
اور سپاہیان ۳۸ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ دوبے صاحب کے مین گارڈ مقام کشمیری دروازہ مین میجر ابیٹ صاحب نے ایک کمپنی ۷۴ رجمنٹ کو
روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین کہ آیا مفسد از راہ شق جو دیوار میگزین مین واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اوس مقام پر اون
لوگونکی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہان ایکدم نہ ٹھہرے تھے اور سب بجانب شہر فرار ہوگئے تھے

اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچھ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان نہ تھا اس اثنا مین چھاونی سے حکم آیا کہ دو نو
توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلیبی صاحب واپس چھاونی کو بھیجی جاوین حسب الحکم اونکو حکم واپسی دیا گیا کہ بہ عجلت مقام مذکور پر پہونچین میجر ابیٹ صاحب
نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو میم صاحب مقام مین گارڈ مین پناہ گیر تھین اونکو روانہ چھاونی کرین اور اسی خیال سے حکم دیا کہ اونکی گاڑی
طیار ہو آوے

بعد از عرصہ بعید کے وہی دو نو توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایلیبی صاحب کے چھاونی کو واپس روانہ ہوئین تھین مقام کشمیری دروازہ
پھر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولانداز اونکے ہمراہ نہ تھے دراہیون نے آکر بیان کیا کہ گولانداز چھوڑکر بھاگ گئے اور ہم بغیر
اونکے چھاونی نجا سکے ہمراہ توپونکے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازے تین تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑھے چار بجے کے
حکم برگیڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام میجر ابیٹ صاحب صادر ہوا کہ جتنے سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے اونکے ہمراہ مین گارڈ مین ہون
اونکو لیکر جلدی مقام چھاونی مین آجاوین جب یہ حکم میجر ابیٹ صاحب کے پاس پہونچا تو میجر پیٹرسن صاحب اور صاحب
ڈپٹی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پیٹرسن صاحب کی رائے مین بغیر سپاہیان
رجمنٹ مذکور قیام مقام مذکور پر متعذر تھا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی رائے مین طریق ۳۸ رجمنٹ کا اونکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا پس اس
صورت مین مقام ۷۴ رجمنٹ کا بمقام مین گارڈ بہت نزدیک بلکہ انسب ہے مگر میجر ابیٹ صاحب نے بجواب کہا کہ چونکہ خاص حکم
اونکے نام صادر ہوا ہے اوسکی متابعت اونکو واجب و لازم ہے پھر صاحب ڈپٹی کلکٹر نے میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی
تعمیل مین کچھ توقف فرمائیے اور مین چھاونی جاکر برگیڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ عیان کرتا ہون اور
یہ کہکر سوار ہوئے تھوڑے عرصے بعد توپین چھاونی سے بغیر گولندازونکے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر صاحب نے اونسے پوچھا
کہ تم بجائے جانے چھاونی کے واپس یہان کیون آئے تو دراہیون نے جوابات لاطائل و پوچ اسطرح پر دیے کہ گولنداز توپین چھوڑکر
بھاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے اونکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاونی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تھین میجر صاحب نے

خیال کیا کہ اونکو بھی چھاونی لیجانا سہل ہوگا اور سبکو ایک پٹی توپ کی خالی کرواکر اوسپر سوار کروا دیا کیونکہ اونکی ابھی گاڑی جسکے واسطے
اول حکم آنے کا ہوا تھا اسوقت تک نہین پہونچی تھی چونکہ اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے
میجر صاحب نے زیادہ توقف تعمیل حکم بریگیڈیر صاحب مین مناسب سمجھا اور سواے ازین گارڈ کے حوالدار نے اونسے کہا کہ اوس نے کچھ
آوازین بندوقونکی چھاونی کی جانب سنین اور اب صاحب کو مناسب ہے کہ زیادہ توقف یہان نکرین درین صورت میجر صاحب نے ارادہ کیا
کہ اپنی رجمنٹ کو چھاونی مین لیجاوین اور افسران رجمنٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم ہمرہی دیا قریب ۲۰ سپاہی
۵۴ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہوکر بجانب چھاونی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہونگے کہ سپاہیان
۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا اب توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین نے
اون عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے اول مارے گئے
ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے اونکو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر کر مر گئے بعد اونکے لفٹننٹ ریولی صاحب اوسی رجمنٹ کے
زخمی شدید ہوئے مگر اونہون نے گرتے گرتے اپنی دو نالی کی دو گولیان بجانب گروہ مفسدین سر کین اور بعد ازین جان بحق تسلیم
کی انسائین اولٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہان سے بھاگے اور دیوار مین گارد پر چڑھکر خندق مین کود
پڑے اور دوسری طرف پر چڑھ کر جنگل کی راہ سے چھاونی کا راستہ لیا صاحب ممدوح کو راستہ مین میجر پٹرسن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے
ملے جو ہمراہ ۵۴ رجمنٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اونکو ایک اونکے سپاہی نے بعد [illegible] زبردستی نکال دیا تھا یہ دونو
صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہے قریب چھ بجے کے پہونچے میجر ایبٹ صاحب نے آواز بنادیق اندرون دروازہ کشمیری
سنکر اپنے سپاہیونکی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہے جو سپاہی کہ اونکے نزدیک تھے اونہون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے
افسرونکو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلکر عہدہ دارونکی کمک کرو مگر کسی نے نمانا اور تمام خوش آمد اور چاپلوسی
میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ ہمنے تمکو بچا لیا اور ہم سے وہان جاکر کچھ نہوگا بلکہ تمکو بھی وہان کھو بیٹھینگے اور تمکو
ہمنے اون حرامزادون سے اب تک بچا لیا ہے یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے آگئے اور اونکو زبردستی چھاونی ۷۴ رجمنٹ مین
لے گئے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ مین مفسدین کشمیری دروازہ اون افسرون اور میمون پر بے سرو پا فیر کرتے تھے جو وہان
اندر دروازے کے رہ گئے تھے لفٹننٹ اسمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بجگر آخر کار ایک سپاہی مسمی
گلزار سنگھ کے ہاتھ سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے یعنی
قتل اسمتھ صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل بباعث غفلت
بکار سرکار عہدہ سے گھٹا دیا تھا اور لفٹننٹ ایسورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی میم کے شانے پر
ایک گولی لگی تھی مابقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان برج کے اوپر چڑھ گئے تھے اب فضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سر کرنا
بنادیق کا موقوف کر کے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام توپونکو بجانب اون میمونکے سر کیا اور
ہر چند فاصلہ قریب ۴ گز کا تھا مگر فضل خدا سے کسیکو اونمین سے آسیب پہونچا اور گولی اوپر دیوار کے ہوکر باہر چلی گئی اب
ان صاحبونکو فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اوترکر اور پار جاکر کوٹھی مٹکاف صاحب مین پہونچے وہان خوبی طالع سے صاحب موصوف

کے واسطے کھانا طیار تھا یہ سب وہان بیٹھ گئے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اونہون نے کھانا کھایا اور دیگر عہدہ داران وغیرہ سے جنکو
صبح سے کچھ نہ ملا تھا اور نہ آیندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہر حال بہتر رہے

میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گئے اب وہان اونکی سپاہیون نے صلاح کرنی
شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکھیئے اسی مشورہ مین ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو
بہتر ہے تھوڑے اونمین سے چھاونی مین گئے کہ صاحب کے واسطے گھوڑا سواری کا لاوین اور سب نے بعجز والحاح یہ کہا کہ تم یہان سے
چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ رجمنٹ یہ سن لینگے کہ تم یہان مخفی ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور اوسوقت ہم سے کچھ نہوگا اور
نہ ہم آپکو بچا سکینگے اس عرصہ مین بہت سی گاڑیان اور بگھیان بجانب کرنال بھاگتی نظر پڑین یہ دیکھکر سپاہیون نے کہا دیکھو
صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بھاگے جاتے ہین تم بھی اونکے ساتھ چلے جاؤ اس عرصہ مین میجر ایبٹ صاحب
کی گاڑی جسمین اونکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور بہرچند کوچوان کو آوازین دین اور ٹھہرنے کو کہا مگر وہ بدین گمان
کہ شاید مفسد اس بھاگنے سے اوسکو ٹھہراتے ہون نہ ٹھہرا اور چلا گیا اسی اثنا مین کپتان ہا کی صاحب بسواری گھوڑا وہان پہونچے
اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کرکے لیچلے اور اون دونو پلٹن تک پہونچایا جو بجانب کرنال جاتی تھین ایک توپ کے پیچھے
میجر صاحب سوار ہوئے اور باتفاق انسائن اولٹن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو ڈرائیورون نے انکار کیا اور
کسیطرح بطمع انعام یا خوف سزا و غارت گری بلوائیان کے راضی نہ ہوئے کہ جانے کو نہوئے اور ان دونو صاحبونکو راستہ پر اوتار دیا خدا کی
قدرت سے کپتان ڈبلیس صاحب بسواری بگھی اونکے پاس آ پہونچے اور دونو صاحبونکو اپنے ساتھ سوار کرکے روانہ آگے کے ہوئے
اکثر گاڑی و بگھی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہوکر چھاونی سے نکل گئی تھین بریگیڈیر گریوز صاحب اور کپتان نکول صاحب کپتان ٹیلر صاحب
معہ عیال و اطفال اس گروہ مین تھے اور اکثر میم صاحبان تھین سب سیدھی کرنال کو پہونچ گئے اور تمام راستہ مین صرف ایک جگہہ
قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہے واسطے کھانا کھانیکے ٹھہرے تھے مگر کرنیل نیوٹ صاحب و جو اونکے ساتھ بھی
بھاگ نکلے تھے گئے اور میدانون مین سرگردان رہے آخرکار رسالہ سوم زیر حکم لفٹننٹ گف صاحب و لفٹننٹ میک کنزی صاحب
نے اونکو بھی حفاظت مین لیا اور اس گروہ مین کرنیل نیوٹ صاحب لفٹننٹ پروکٹر صاحب و لفٹننٹ کیمل صاحب تینو ۳۸ رجمنٹ کے
اور لفٹننٹ ولسن صاحب توپخانہ والا اور لفٹننٹ سالکیلڈ صاحب انجنیر لفٹننٹ وائی یارٹ صاحب ۵۴ رجمنٹ کے لفٹننٹ جی فورسٹ صاحب
میگزین والا اور فورسٹ صاحب کی میم معہ تین لڑکیونکے اور فریزر صاحب کی میم شامل تھی یہ سب صاحب شکر گذار ایک صاحب کوہن
نامے کے ہین جو ہرچند پور مین رہتے ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے جنکو سمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا ہین کوہن صاحب
موصوف نے ان سب صاحبونکی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکھا اور بجلدوے اس کار نمایان کی سرکار سے
مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلہ الذیل بمقام باغپت بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۲ مئی میجر ایبٹ صاحب و
کپتان ولیس صاحب معہ میم صاحبہ کپتان ہا کی صاحب اور انسائن اولٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی ٹشیر صاحب
توپخانہ والا معہ میم صاحبہ و میم صاحبہ ہچنسن صاحبہ اور مرفی صاحب کلکٹر کشلم معہ والدہ صاحبہ اور ہیلی صاحب معہ میم صاحبہ و اطفال
یہ سب صاحب بامن و امان تا بمقام پلسی پہونچے جہان نمبردار نے اونکی بڑی مہمانداری کی اور اس نمبردار نے جو صاحب اوسکے

کرنال کے جانب آنکلا اوسکی بڑی خاطرداری و تواضع کی اس مقام مین ان سب صاحبون نے کھانا کھایا اور قریب دو بجے بعد
دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پہونچ گئے

ایک اور گروہ جسمین لفٹننٹ ہوزیل ایڈجٹن صاحب اور لفٹننٹ ہایسلوپ صاحب اور لفٹننٹ اینجلو صاحب معہ لفٹننٹ ولوبی صاحب
کے تھے بظاہر دیہاتیونکے ہاتھ سے مارے گئے کیونکہ ابتک کوئی نشان اونکا معلوم نہین ہوتا

لفٹننٹ ولوبی صاحب اور لفٹننٹ فورسٹ صاحب اور لفٹننٹ رینر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ اندرون شہر کو
بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکھا کہ بباعث دغابازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین
حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگا کے اوڑا دیا اور اوس ہنگامہ مین
چند صاحب بھاگ نکلے لفٹننٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے

بتاریخ ۱۱ ماہ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سرتھیوفلس مٹکاف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ میگزین
مین چلکر دو توپین نکلوا کر پل پر بھیجدو تاکہ مفسد عبور دریا نکرنے پاوین مین اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکھا تو
لفٹننٹ ولوبی صاحب اور لفٹننٹ رینر صاحب معہ کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب سکلی صاحب اور ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب
اور سارجنٹ ایڈورڈس صاحب اور سٹوارٹ صاحب معہ عملہ ہندوستانی وہان موجود ہین سرتھیوفلس صاحب اپنی بگھی سے اوترے
اور مین اور لفٹننٹ ولوبی صاحب دونون اونکے ساتھ اوس برج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہان صاف پل نظر آتا تھا وہانسے
پہونچکر دیکھا کہ مفسد پل پر سے عبور کر رہے ہین اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضہ سواران مفسدین مین ہے یہ حال دیکھکر
سرتھیوفلس مٹکاف صاحب لفٹننٹ ولوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہے یا درآمد
مفسدین کے واسطے کھلا ہے مگر یہ امر کچھ ضرور نتھا کیونکہ مفسدونکو تو دروازے کھل گئے تھے اور وہ شادان و فرحان
دروازہ راست قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک پہونچ گئے تھے جب لفٹننٹ ولوبی صاحب واپس آئے تو اونہون نے
دروازے میگزین کے بند کرکے تیغے کروا دیے اور یہ ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازے کے
دو توپین چھ پونڈی دو چند گراب دیکر باہتمام ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب سارجنٹ سٹوارٹ صاحب موصوفین کے رکھی گئین اور
ان صاحبونکے ہاتھ مین پلیتیان شیردہن دیگئین اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونو توپونکو
ایک ساتھ دکھا کر آپ اوس مقام پر اندر چلے جاوین جہان لفٹننٹ ولوبی صاحب اور مین دونو مقیم تھے بڑا دروازہ
میگزین کا بھی اسیطرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تھا اور اندر اوسکے گولہ بھی بھیجا دیے گئے تھے اور بنظر زیادہ حفاظت کے
اور دو توپین اسطرح پر قائم کی گئین جنمین گراب تھا دو دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک [illegible] پہونچتا تھا درمیان فاصلہ ساٹھ گز
دروازے سے روبرو دفتر اور سامان دونون راستے کے تین چھ پونڈی اور ایک غبارہ ۲۴ انچی اس طرح پر قائم کیا گیا تھا
کہ وہ ہر جانب ادہر پھیر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کر سکے جب اسطرح سب توپین اور غبارہ قائم ہوئے تو اوسمین
دو چند گراب دیے گئے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتھیار دیے جاوین اور جب اونکو دینے لگے تو اونہون
نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اونکے چہرہ سے گھبراہٹ نہین پائی گئی بلکہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اونکو صاحبان

سے ملا اونہون نے اوسکی تعمیل نکی خصوصاً عملۂ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور بکلی صاحب اور سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب نے ایک شتابہ لگایا اور اونکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹنٹ ولوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی سر پرسے اوٹھادین اسیوقت اوسکو آگ دیدو اور بکلی صاحب نے یہ شتابہ اوڑایا مگر اوسوقت کہ جب ایک بایت گولہ غبارہ کا جل چکا تھا اس عرصہ مین گارڈ قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب ہمارا نسے ندیا گیا

فوراً بعد اسکے صوبہ دار گارڈ میگزین نے لفٹنٹ ولوبی صاحب کو اور مجکو خبر دی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم زینہ بھیجتے ہین تاکہ وہ لوگ زینہ لگا کر دیوار ہاے میگزین پر چڑہ آوین اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینہ بھی آپہونچے اور جب دیوارونپر لگائے گئے تو ہندوستانی عملہ والے سب دیوارونپر چڑہ کر زینہ ہاے مذکور کے ذریعے سے باہر اوتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیوارونپر نظر آتی تھی جب تک گولہ گولی باقی رہا خوب گراب اون پر پڑی اور اونکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ بکثرت تھے اور قبل از بھاگ جانیکے ہندوستانی عملہ نے توپ دان رنجک پوشیدہ کردی تھی اور ایک شخص اونہین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر اونکو دیتا لفٹنٹ ولوبی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہوگئے تھے کہ اونہون نے مجکو حکم دیا تھا کہ اگر ایکبی یہ شخص دروازے کے پاس جاوے تو اسکو گولی ماردو

لفٹنٹ رینر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبونکے سب کچھ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت میرے کم از کم چار چار فیر فی توپ سر کیے اور اس مضبوطی اور درستی اور آسانی سے یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریڈ پر کام دے رہے تھے ہر چند از جانب مفسدین کہ ہم پر آگ کرنے کے واسطے پہنچتے ایسی گولیون کی بوچھار ہوتی تھی جب سب گولی چل چکی تو کنڈکٹر بکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازین نکال لی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازوے چپ پر لگین کہ اسوقت مین بیکار ہوگیا بعد اسکے جب کہ ہنگامہ سے لفٹنٹ ولوبی صاحب نے حکم اوڑا دینے میگزین کا دیا اور کنڈکٹر بکلی صاحب نے فوراً اوسکی تعمیل کی اور تمام شتابونکو آگ دکھادے جب میگزین اوڑا تو جو بچ گئے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اون راستونسے جو دروازے وغیرہ مین اوڑنے میگزین سے ہوگئے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹنٹ ولوبی اور مین جان بسلامت لیکر کشمیری دروازے تک پہونچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اورونکو کیا ہوا لفٹنٹ رینر صاحب اور کنڈکٹر بکلی صاحب بھی جان بسلامت میگزین سے باہر بھاگ گئے تھے اور سارجنٹ موئیل صاحب تو بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین والی آئے تھے مفسدونکے ہاتھ سے مارے گئے تھے

اب اس قصۂ رنج افزا کے ختم کرنیکے لیے ہم چٹھی ایک افسر رجمنٹ کی جو رجمنٹ صرف تمام کمپوے دہلی مین سے قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین

بصبح دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو پریڈ کرنیکا اور پریڈ دسلی کے واسطے سننے تجویز کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالۂ سوم کے پڑہی جاتی اور فہمایش کیجاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریڈ پر جمع ہوئے اور بعد

پریڈ بدستور قدیم اپنی اپنی چھاونی کو گئی قریب نو بجے کے کرنیل ریپلی صاحب کمنڈنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تاکہ اپنی رجمنٹ کو
معہ دونو توپونکے ہمراہ لیجاکر پل دریا پر جاوین اور چند مفسدین رسالہ سوم کو جو آنے والے تھے اونکو عبور دریا کرنے دین
تمام رجمنٹ گورہ فوراً باہر آئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہوکر بخوشی تمام روانہ ہوئی جب مین پریڈ پر پہونچا تو
کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور توپخانہ مین جاکر اون دونون توپونکے جو روانہ ہونے والی
تھین ساتھہ رہین چونکہ کپتان ڈی ٹشیر صاحب کا بنگلہ راستے مین تھا مین اونکے پاس گیا اور اون سے احوال روانگی
التواپ مذکور دریافت کیا کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہونگے اور تم جاکر صدر بازار مین اونکی انتظار کرو
دونو جلدی وہان پہونچین گی مین بموجب اونکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹھہرا مگر آدہے گھنٹے سے زیادہ گذرا اور کچھہ
نشان توپونکا نظر نہ آیا ناچار ہوکر مین نے لفٹنٹ وائی مارٹ صاحب سے جو میرے ساتھہ تھے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال
درنگ و تساہل کا کرین اور مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تاکہ وقت رائگان نجاوے لفٹنٹ وائی مارٹ صاحب اوسوقت
وہان پہونچے جب توپین باہر آتی تھین اور میرے پاس اوسوقت پہونچین جب مین نصف راستے سے زیادہ طے کرچکا تھا جب مین
قریب سو گز کے نزدیک مین گارڈ کے پہونچا تو کپتان ولیس صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ میرے پاس آے اور مجھسے جلد
روانہ ہونیکو کہا کیونکہ مفسد وہان آگئے تھے اور اونہون نے تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کو قتل کیا تھا یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ دونو
توپین اور سب نفری فوراً آگے بڑھی جاوین اس اثنا مین مین نے دیکھا کہ کرنیل صاحب مجروح و خستہ مین گارڈ سے باہر آئے فالف میجر
۵۴ رجمنٹ کے چلے آتے ہین اونا لف میجر نے اونکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کروا دیا چونکہ ہردو کمپنی تے تبدوقین طیار
کرلین تھین مین اونکو لیکر تلاش مفسدان بجانب مین گارڈ روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اوسوقت نہ تھا اور نہ کوئی سپاہی
ہشتم کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا جو مجھسے پہلے وہان آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھکر مین نے دونو توپین اوس دروازہ شہر پر قائم کین
[illegible] اس مقام پر یہ بھی بیان کرتا ہون کہ کپتان ولیس صاحب نے مجھسے
کہا تھا کہ جو پہرے مین گارد پر تھا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے تھے اونہون نے چھپہ گز کے فاصلہ پر سے کھڑے
ہوکر دیکھا کہ کرنیل ریپلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کینے اونکی مدد نکی گو کپتان ویلس صاحب نے سب تدبیر سے اونکو
ترغیب اعانت کی دی تھی اور کرنیل ریپلی صاحب بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ کے سپاہی نے
سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہوسو ہو مگر یہ امر ظاہر ہے کہ اونہون نے کچھ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل و مجروحی افسران سے
نکی اسواسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بھی بیان کرتے ہین کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران مفسدین سے بلکہ دست بدستی
کرتے ہوئے دیکھا تھا

الغرض جو کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہائے افسران مقتولین شروع کی اور اونکو جابجا پڑا ہوا میدان مین
روبرو سے گرجا گھر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین گارڈ مین جمع کیا لاشہائے افسران مفصلہ الذیل
کی دستیاب ہوئین کپتان اسمتھ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ صاحب اور
ڈاکٹر ڈوننگ صاحب اور مین صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ اوس بورن صاحب اور اونسا مین انکلو صاحب

بھاگ گئے تھے اور بعد ازین بسلامت ہمارے ساتھ آملے مگر انمین سے بھی لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تھا
جو صاحب کہتے تھے کہ شہر والون نے مارا تھا اب شہر والون نے لوٹنا گھر بار اور دیگر کوٹھی ہائے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک
مقام کو خوب لوٹا ہم صاحبان بمشکل مقام مین گارڈ تک جان بسلامت لگئین قطع نظر امور مذکورہ بالا کے اور سب طرح اسوقت تک
یعنی دو یا تین بجے تک شہر مین امن و امان رہا بعد ازین آواز توپ بجانب میگزین ساعت مین آئی مین یہ بیان کرنا بھول گیا
کہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر کے ۷۴ رجمنٹ زیر حکم میجر ابٹ صاحب ہمسے آملی تھی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گھنٹہ کے
میگزین کے اوڑنے کی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ مین گارڈ مین تھے ہمکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کس نے اوڑایا اور کیونکر اوڑا جب تک
کہ لفٹنٹ ولوبی صاحب نے جو میگزین سے بھاگ کر ہمارے پاس پہونچے تھے آکر بیان کیا کہ مین نے اور ساجنٹ لوگون نے
اوسکو تا بمقدور بچایا اور اوس وقت تک نہ اوڑایا جب تک کہ اوسکا بچنا ممکن تھا مگر جب شاہ دہلی نے زینہ ہائے جنگی بھیجے اور
وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہو کر مفسدین اندر تک پہونچ گئے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہو کر استعانت مفسدین مین مشغول ہوئے
تو ناچار ہمنے اوسکو اوڑا دیا اور یہ تدبیر ہمنے اول ہی کر رکھی تھی کہ بہت سی باروت جمع کر کے شتابی اوسمین لگا رکھی تھی پس
جب ہمنے دیکھا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور مفسد بھی بہت سے اندر آچکے ہین اوسوقت اول شتابونکو ہمنے آگ دی
اور یہ معلوم نہین کہ کتنے آدمی اوسمین مرے مگر مین بمشکل بچکر بھاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے سے بھی عیان تھا
کہ سوائے فضل خدا کے اور کوئی صورت اونکے بچنے کی نہ تھی مگر باروت کے صدمے سے تمام چہرہ اونکا سیاہ ہو گیا تھا

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب برگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے کئی مرتبہ حکم کے واسطے آدمی بھیجے مگر
ایک مرتبہ بھی صاحب موصوف اور نہ اونکے برگیڈ میجر صاحب ادہر دیکھنے تک آئے کہ یہان کیا ہو رہا تھا گو اسمین شک نہین
کہ اونکو یہان آنا ضرور تھا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب توپ تو ہماری اعانت کو بھیجی تھین مگر پھر واپس منگا لین تھین
ڈاکٹر ووڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کو بروقت اونکے واپس جانیکے مین گارڈ سے جہان وہ زخمیونکے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی
توپخانہ نے زخمی شدید کیا اونکے چہرے پر زخم سخت لگایا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک
رجمنٹ ۷۴ یہ مجھے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر ابٹ صاحب کی تھی برج جھنڈہ والا پر جو پہاڑی پر ہے اور جہان ۳۸ رجمنٹ طیار کھڑی
ہے آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوئے اور منتظر حکم کوچ کے کھڑے تھے کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر جو چمن مین
موجود تھے گولیان مارنی شروع کین مین اتفاقاً متصل دروازہ کشمیری کے تھا اور مین نے دیکھا کہ ایک افسر زخمی ہو کر زمین پر گرا
اسمین ایک سپاہی میری ہی رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھکر مجھے باہر دروازے کے دھکا دیکر نکال دیا
اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بھی یہان ٹھہروگے تو تم بھی اسیطرح مارے جاؤگے جو ہمین باہر آتا تھا کہ ایک اور افسر ۷۴ رجمنٹ کا
میرے ساتھ ہوا اور ہمنے سپاہی ساتھ لیکر راستہ چھوڑ کر احاطہ ہائے بنگلہ ہا کی راہ سے برج جھنڈہ والا کی راہ لی اور وہان پہونچکر
برگیڈیر صاحب اور اور صاحب لوگونکو سب حال جو مین گارڈ مین واقع ہوا تھا کہا اس مقام پر تمام ہم لوگ چھاونی اور سب لیڈین کے
معہ اکثر عہدہ داران موجود تھین اور جب یہ حال سنکر عزم قرار بالجزم ہوا تو اژدہام اور کثرت گاڑی اور بگھی اور پالکی گاڑی وغیرہ کے
قابل دیکھنے کے تھی یہ سب بجانب کرنال روانہ ہوئین مگر جب اوس مقام پر پہونچین جہان سے راستہ میرٹھ کو جاتا تھا چند ازان

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۷۴ رجمنٹ کا
میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجکو رجمنٹ والون نے اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہے کہ آپ اونکو جہان حکم دین وہ وہان جاوین
مین یہ سنکر متعجب ہوا اور مین نے اوس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہے اوس نے کہا کہ سبزی منڈی مین ہے یہ سبزی منڈی
ایک بڑا آباد بازار بجانب جیپ چھاونی کے ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے اور کیونکر گئی تب اوسنے جواب دیا
کہ جسوقت مفسدین نے افسرون پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہوکر بھاگ گئے اور تمام شہر مین پھر پھرا کر اب بازار مذکور مین جمع
ہوئے ہین یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ رجمنٹ کو جاکر کہو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی حسب الحکم
معہ نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام راستے مین سواران رسالہ سوم ہمراہ سپاہیونکے تھے
اور ترغیب اونکے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے مگر سپاہیون نے انکار کیا یہانتک تو حال بچشم دیدہ مین نے بیان کیا مگر
جب مین مین گارد سے چلا آیا تو جو حال بعد اوس وہان واقع ہوا وہ از روے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہان موجود تھے
اور سب صاحبونکے ساتھ وہانسے بھاگ گئے تھے درج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر غلولہ بازی شروع کی
تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بدرو جو اندر کمرے مین گارد کے تھی پناہ گیر ہوئے مگر وہان پہونچنے تک تین صاحب لوگ
یعنی کپتان گارڈن صاحب اور لفٹنٹ اسمتھ صاحب و لفٹنٹ ریولی صاحب [illegible] رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ
اوسبورن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر [illegible] سب کے ساتھ مقام مذکور پر پہونچے اور وہان [illegible]
ٹانگ کے زخم کو باندھ کر خندق مین کود پڑے اور صحیح و سلامت [illegible] تک پہونچے اور صاحب بھی اونکے پیچھے کودنے کو
طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ و زاری میم صاحبان جو کمرہ مین گارد مین [illegible] سنکر سب صاحب کچھ پرواہ گولونکی
نکرکے جو مثل باران [illegible] تھی کمرہ مذکور مین واپس گئے اور سب میم صاحبونکو وہانسے نکال لائے اور سب صاحبون نے
اپنے اپنے رومال لیکر اور سبکو ملا باندھکر ایک میم صاحب کو [illegible] ذریعہ سے جو بمنزلہ رسن کے بن گئے تھے
خندق مین اوتار دیا اور بعد اونکے آپ بھی خندق مین اوتر کر دوسری جانب چڑھ کر اونہی رومالونکے ذریعہ سے تمام میم صاحبونکو
دوسری جانب کھینچ لیا اور وہان سے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوئے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مار ڈالا
مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدین نے اونکی پیروی نکی اور نہ اونکو اوسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اوترے اور اوسکی
دوسری جانب چڑھے ہے کیونکہ اس فرود اور بالا آمدگی میم صاحبان مین آدھ گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا الغرض یہ سب
صاحب لوگ اور میم صاحبان سلامت آنروے دریا پہونچے اور وہانسے روانہ ہوکر بصد خوف جان بعد سرگردانی و فاقہ کشی
ہفت روزہ ایک دہ مین پہونچے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے نمبردار نے اقرار روانہ کرنے چٹھی کا بمقام میرٹھ
کیا فوراً چٹھی لکھکر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب صاحب لوگونکو بحفاظت میرٹھ لے گئی لفٹنٹ [illegible] صاحب اور
انساین [illegible] صاحب بھی مین گارد سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانوں مین مارے گئے

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے سب دروازون پر اور کوتوالی مین
نصب کیے توپین چہار طرف قلعہ کے چڑہائی گئین اور خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرین تو

تو وہ ابھی مقام کو دم اخیر تک نہ چھوڑینگے

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے نسبت باشندگان شہر کئین وہ اوس مقدار سے کم نہ تھین جسقدر اونسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند مشہور ہے اور مفسدین بھی اس حال کو خوب جانتے تھے

ایک ہندوستانی احوال اوس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر مین تھا یعنی ۱۲ مئی سے ۲۳ جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ اونہون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند گھر اور دکان کو شہر مین لوٹا اونہون نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے مین تھا چھین لیا اونہون نے اکثر دوکانداروں کو بوجہ طلب کرنے قیمت واجبی اشیاء کے جان سے ہلاک کیا اونہون نے بزرگ آدمیونسے بدزبانی کی گارد پل دریاے جمن نے ہر ایک مسافر صادر و وارد کو لوٹا

جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہانسے روانہ ہوا یعنی تواریخ مذکورہ بالا مین مین نے کبھی سارا بازار کھلا نہین دیکھا صرف دو چار بقالون کی دوکانین یا سپاہیون کی کھلا کرتی تھین دوکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے برباد جانے امن وامان کے کرتے ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بددعا دیا کرتے ہین مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی کی پہونچی اور عورات بیوہ اپنے مکانونمین رویا کرتی ہین

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانون سے نکلنا موقوف کر دیا ہے

ایک کوتوال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تھا وہانسے لوٹ کر لے لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیونکے ابھی پاس ہے اسمین سے ایک حبہ بھی خزانۂ شاہی مین داخل نہین ہوا اسی سبب سے چار یا پانچ رجمنٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار ہا روپیا ہو گیا تھا یہان تک کہ اوسکی وجہ سے وہ لوگ بمشکل حرکت کر سکتے تھے اس باعث سے اونہون نے اوسکی مہرین بدلوا لین مہاجنون نے نرخ مہر کا یہانتک بڑہا دیا کہ جو مہر سولہ روپیہ دہلی کی تھی اوسکے چوبیس اور پچیس روپے کر دئے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنونکو اول مین لوٹا تھا اونہون نے اب سپاہیونکو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہانتک لوٹا کہ مہرہاے مسی بجاے طلائی کے اونکے ہاتھ فروخت کین

جن رجمنٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہین لگی وہ اون دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ انکو بہت سخت سست کہتے ہین میرے نزدیک اونمین آپسمین کسی روز خوب لڑائی ہوگی بلکہ مین نے کئے مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود دیکھا کہ دولتمند اور غریب سپاہیون مین لڑائی ہونیوالی ہے

ایک رجمنٹ علیگڑہ سے اور ایکسو پچاس سوار مین پوری سے اور تھوڑے سے بے سلاح سپاہی آگرہ سے اور ایک رجمنٹ اور دوسو سوار ہانسی اور حصار سے اور تھوڑے سے بے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دوسو سوار اور دو کمپنی نظامت کی متہرا سے ششم رسالہ اور دو رجمنٹ جلندہر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیرآباد سے میرے روبرو دہلی پہونچے اور شامل مفسدان ہوئے

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس خزانہ کا روپیا خزانۂ شاہی مین مفسدین نے لاکر داخل کیا یعنی خزانہ مرادنگر تحصیل سرکانہ متصل پل ہینڈن خزانہ روہتک خزانہ علیگڑہ خزانۂ ہانسی خزانۂ متہرا خزانۂ ہرسرو کی گڑہی اور خزانۂ ترسیلی اس وقت مین سے بادشاہ فی سپاہی پیدل چار آنہ اور فی سوار ایکروپیہ فی یوم دیتے ہین مجھے یہ نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ ہاے مذکورہ بالا

لایا گیا کیونکہ معلوم ہے کہ تاریخ ۱۰ جون ایک لاکھ اور انیس ہزار روپیہ خزانہ شاہی مین موجود تھا

شہزادہ ہا افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہین ان عیش پسند شہزادون پر مجھے رحم آتا ہے جنھنے وقت عین تابش آفتاب کے اونکو
شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اونکے دل آواز ہائے توپ و تفنگ سے دہشت کرتے ہین اور سپر مشکل یہ ہے کہ وہ نابلد آئین حکمرانی
فوج سے ہین اور اونکے سپاہی اونکی ناواقفی پر قہقہہ مارتے ہین اور بعض وقت اونکی بدنظمی کے باعث اونسے بدزبانی کرتے ہین
بادشاہ شہزادی واسطے فوج کے میدان کارزار مین بھیجتے ہین مگر اون تک نہین پہونچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہائے شہر
اوسکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہین جب
کبھی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین وہ پارچہ ہائے کہنہ اپنی ٹانگون پر باندہ کر بہانۂ زخم شہر کے اندر تلک
لنگ کنان ہائے وہوئے کرتے ہوئے دو دستو تک ہمراہ لیکر چلے آتے ہین

تاریخ سی ام جون وقت شب بمقام پل ہینڈن مفسدین بالکل بدحواس ہو گئے تھے اکثر دشمن نے اونمین سے اپنی
بندوقین اور تلوارین کنوؤن مین ڈال دی تھین اور منتشر ہو کر بجانب دیہات و جنگل فراری ہو گئے تھے کیونکہ اونکو یقین تھا کہ
سپاہ مظفر انگلشیہ اونکے تعاقب مین چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اونکے تعاقب مین آتی تو اوسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہو جاتا
دیگر سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین واپس آئے اور اکثر اونمین کے مفقود الخبر ہو گئے اونکو رستے مین گوجرون نے لوٹ لیا تھا
کہ جب وہ شہر مین داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک حبہ بھی باقی نہ تھا

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہین مانتا

سپاہی ہر گز اپنی رجمنٹ کے بیگل کو نہین مانتے اور اپنے افسرونکی نافرمانی کرتے ہین اور اپنے کار متعلقہ مین تغافل کرتے ہین
اونکی کبھی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہین پہنتے رئیس و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت
کرتے ہین او خیال کرتے ہین کہ مفسدونکا آنا گویا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکھتے اور بغیر ایک مترجم
یا تعبیر کنندہ کے اونسے گفتگو نہین کرسکتے

سپاہ کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کر دیا ہے اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص مین تھا وہ پارہ پارہ
ہو گیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ مین جا گرتا ہے اور شاہزادے اوسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکھاتے ہین
باینوجہ اکثر خاندان شاہی نے بوجہ بود و باش قلعہ کو ترک کر دیا

مرشد دہلی ویران لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابین ابتک گلی و کوچہ مین پڑی ہین

جو انگریزی زبان بولتا ہے اوسکو سپاہی مارتے ہین او قید کرتے ہین

تاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اوڑا تھا اور اوسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پہونچا اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہائے
مختلفہ متصلہ مین آمد و رفت کرتے تھے اوسکے صدمے سے مر گئے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین
کہ بعضے لڑکون نے آدہ سیر اور بعضون نے سیر بھر اپنے مکانون کے صحن مین چنین بعد ازین مفسد معہ کمینہ
باشندگان شہر اندر احاطہ میگزین کے گئے اور سازو یراق و اسلحہ و ٹوپی بنا دیتی خوب لوٹ میگزین کی تین دن تک رہی

اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بندوقین اور اوسقدر تلوار اور سنگین لین جسقدر وہ لے سکا
خلاصیون نے اپنے گھر پلنگ سمیت نفیس اوزار اور اسلحہ اور ٹوپی بنادیق سے بھر لیا اور بعد ازان بتدریج اونکو بنرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا
چادر ہائے مسی بنرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہوتی ہین اور ازنون نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹھ آنہ ہے مگر کوئی
شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور اچھی انگریزی کرچ چار آنہ پر بھی گران ہے اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت
متصور ہے

توڑدان اور پرتلے اس کثرت سے ہین کہ اونکے لوٹنے والونکو ہنگام فروخت ایک حبہ بھی نہین ملتا

جو بارود مجنون کے ٹیلے مین تھی اوسمین قریب ننھ من کے توکو جر اور باشندگان شہر لوٹ لے گئے اور باقی شہر
مین آگئی

کتابہائے مذکورہ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کار اعجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبون کا
حال لکھتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظر نہین رکھتا

اوپر بھی ذکر ہوچکا ہے کہ کسقدر شجاعت و مردانگی کنڈر کٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبون نے بروقت حملۂ مفسدان میگزین
مین بروے کار لائی ہے اب چٹھی مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ بکلی صاحب پر بعد از اونکے بھاگنے کے اور بعد اوڑنے
میگزین کے کیا واقعہ ہوا

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے رو برت صاحب کی میم کو مع اونکے طفل چہار سالہ کے عبور دریا کروایا
اور جب وہ دونو یعنی میم صاحبہ و طفل [illegible] قت یہ تھی کہ صاحب کے ایک ہاتھ مین تو ایسا زخم
میگزین کی لڑائی مین آیا تھا کہ وہ ہاتھ بیکار ہو گیا تھا اور صرف ایک ہاتھ باقی تھا جسکے ذریعہ سے دو آدمی عبور دریا کرانے
ان ہی صاحب کا کام تھا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ القصہ جب صاحب موصوف مقام
میرٹھ مین پہونچے تو اونکو واسطے علاج کے اسپتال مین لے گئے کیونکہ اونکے جسم پر کئی زخم تھے ایک تو وہ تھا جو ہاتھ پر
میگزین مین آیا تھا اور پانچ چھ زخم بعد عبور دریا اونکے جسم پر اسطرح لگے تھے کہ جب اونہون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے
اونکو گھیر لیا اور سوائے قمیز کے اونکے پارچہ وغیرہ جو اونکے جسم پر تھے سب چھین گئے تھے اور اونکو کئی زخم مار کر بدانست خود
مردہ زمین پر چھوڑ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ وہ اسپر بھی زندہ رہے بعد از آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف مع
لفٹنٹ رنیر صاحب اور اونکے عیال و اطفال کے میرٹھ مین پہونچے تھے اور رنیر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن ملگئے
تھے اور اوس حالت مین ملے تھے کہ رنیر صاحب وغیرہ کے پاس بھی جو کچھ تھا سب مفسدین نے چھین لیا تھا اور اونکو گھیر
رکھا تھا رنیر صاحب اور اونکی میم صاحبہ مجھسے بیان کرتی تھی کہ اگر اوس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت و دلیرانہ طریق کا واسطہ
درمیان نہوتا تو وہ کبھی صحیح و سالم مقام میرٹھ تک نہ پہونچتے کیونکہ اوس نے کیسے مرتبہ بخوف و خطر اپنا سر زمین پر رکھدیا اور
ایک نے مفسدین سے اونکے سر پر پھیر کھا کہ اوسکو تن سے جدا کرے مگر جب اونہون نے یہ حکم کیا مین اپنے سر کو اس نیت سے
قربان کرتا ہون کہ تم بعد از میرا سر لینے کے عورتونکی بے پردگی اور بے ستری نکرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور اونہون نے

سر پر جمایا مگر اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال مین صرف چھہ روز تھا کہ بعد اوسکے برگیڈیر ولسن صاحب
بطرف دہلی روانہ ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی برگیڈیر صاحب کے پاس پہونچے اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لیے چلیے مگر
بباعث زخمونکے کہ ابتک ہرے تھے برگیڈیر صاحب نے منظور نکیا تاہم ہمنے سُنا کہ صرف وہ نو دن اسپتال مین تھے اور بروز دہم
ہمراہ توپخانہ و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور اونکے ساتھہ مقام پل ہنڈن پر پہونچکر
ہمراہ فوج کے داخل چھاونی دہلی ہوئے اور تا تاریخ ۱۷ ماہ جون فوج کے ساتھہ رہے اس عرصے مین تین مرتبہ اونکو نوبت سرسام
کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایکمرتبہ مورچال چھاونی پر جہان وہ کار ضروریہ مین مشغول تھے سبب اس مرتبہ سرسام کی نوبت
ہونیکا یہ تھا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کارہاے سخت کا انجام دینا الغرض تباریخ مذکور اونکو واپس میرٹھ روانہ
کیا مگر اسمین اونکی مرضی نتھی گو وہ نکے وہان چھاونی مین مقیم رہکر کارہاے سخت کرنے سے اونکی جان کا خوف تھا اب
سُنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے
چھبیس[۲۶] سال خدمت سرکار کری ہے اور اس چھبیس[۲۶] برس کے عرصہ مین سترہ برس اورڈنیس یعنی میگزین کا کام کیا اور جو کچھہ مال و اسباب
تھا وہ سب برباد کیا زیادتر رقت کا مقام یہ ہے کہ اونکی میم صاحبہ اور تین اطفال بھی اسی مین ضائع ہوئے

ڈاکٹر ایس ایچ بٹسن صاحب بیس[۲۰] پچیس[۲۵] روز ہندوستانیونمین سرگردان تھے اور ہر طرحکے صعوبات و بیعزتی اونہون نے اس
عرصے مین اوٹھائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تھا کہ وہ اسپنے تئین قریب المرگ تصور کرتے تھے اونکا اپنا بیان صعوبات اور خوفونکا
جو اونپر حالت فرار مین طاری ہوئے تھے ذیل مین درج ہوتے ہین بتوجہ و اشتیاق تمام پڑہے جاوینگے

تمام میم صاحبان برج پہاڑی واقع دہلی مین جمع تھین اور جب کہ خوف ظاہر ہو گیا مین برگیڈیر گریوس صاحب کی خدمت
مین جو اوسوقت کمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جاکر کہا کہ مین چٹھی لیکر میرٹھ جاونگا اگر چٹھی بطلب کمک مدد فوج گورہ تحریر ہو
برگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چٹھی لکھکر میرے حوالے کردی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان سے
رخصت ہو کر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدلکر چہرہ اور ہاتھہ اور پاؤنکو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر مین ہوتا ہوا پل جمن تک
پہونچا مگر وہان کیا دیکھتا ہون کہ پل شکستہ ہو گیا ہے ناچار وہانسے واپس بطرف چھاونی اس نیت سے آیا کہ گذر واقعہ
مقام متصل میگزین باروت چھاونی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ مین سواران رسالہ سوم چھاونی مین پہونچ گئے تھے
اور گوجر اور جاٹ دہات متصلہ چھاونی لوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی یہ حال
دیکھکر مین مایوس پہونچنے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان پریٹ آگے بڑہا اس اثنا مین دو سپاہیون نے میرے اوپر گولی چلائی مگر
مین بچ گیا اور اوس باغ تک پہونچا تھا جو متصل شہر کے واقع ہے کہ گانون والون نے مجھے گرفتار کرکے سب کپڑے
میرے چھین لیے وہانسے برہنہ مادرزاد بطرف کرنال اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اوسطرف کو روانہ
ہوئے ہین راستے مین ملے مگر مین ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنہون نے اور صاحبونکا تعاقب کیا تھا
مگر اونکے ہاتھہ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہونچے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتھہ مین لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مار دین اونکے
سامنے بلجاجت تمام گر پڑا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تھا مین نے تعریفین اونکے پیغمبر محمد کی

کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہین کہ امام مہدی واسطے انصاف کرنیکے بموجب کہ لوگونکے دنیا مین پیدا ہونگے
تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق آمیز کہے تو ہم دشمنون سے ایک نے ایک وار شمشیر کا مجہپر کیا اگر مین زمین پر
گر پڑتے سے اوسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اونکی تلوارین پھر مجہہ تک نہ پہونچین پہر کہنے لگے کہ تمہیں آمیز ہے ہاد نکلے دونون مین
اتر گیا اور اونہون نے مجھے چھرہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو نام آنحضرت امان نہ مانگے تو تو بھی شامل اونکا نہ بنے یہ سمجہا مین بہت
اب گھبرایا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجہہ مین نہ تھی مگر جو نکہ چلنا ضرور تھا ناچار مین وہانسے آگے روانہ ہوا قریب ایک
میل اونچا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کافر کو مار ڈالو
اور میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگونکو کرشٹان کرین یہ کہکر مجہے کشان کشان ایک
گانو مین لے گئے جو قریب ایک میل کے یا کچہہ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے بازو پشت پر باندہ دیئے ابعد ازان ایک نے
اونمین سے کہا کہ کریم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹینگے کریم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آوے کہ او میری
رہائے ہمیشگی مین ڈوبنے کی تدبیر کرے کہ آواز گانو والونکی آئی کہ دہاڑے پڑے یہ سنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی
فکر کرنے لگے وہ ادہر گئے اور مین قابو پاکر بے تحاشا راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح ان لیٹرون سے نجات پائی اور
راستے پر آکر بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گھیر لیا مگر
ایک نے پہچانکر مجھے کہا کہ صاحب خوف نکرو اور میرے ساتھ گانو مین چلو مین آپکے کھانے پینے کی فکر وہان کرونگا اور اگر تم آگے
جاؤگے تو بیشک اون مسلمانون کے ہاتھ سے جو گانو سے باراده لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیون کے باہر گئے ہین مارے جاؤگے
مین اون آہنگرونکے ساتھ اونکے گھر مین گیا اور اونہون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطرداری اور تواضع کی کپڑے مجھے پہننے کو دیئے
اور کمینے ٹوپی اور کپڑے دودہ پینے کو اور روٹی کھانیکو دی غرضکہ بیان مین نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا
ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا تھا اونہون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اوسپر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی مین نے اون
آدمیونسے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سنکر وہ اور میری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودہری گانو نے مجھے بلوایا اور تمام گانو والے
فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوئے ہر چند مین تھکا ماندا تھا مگر جو گانو والے مجھسے پوچھتے تھے اوسکا جواب شافی ہین اونکو دیتا تھا
اور جب اونہون نے یہ دیکھا کہ مین اونکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا رکھنے لگے اور
یہ بھی برملا کہتے تھے کہ وہ مجکو حتی المقدور بچا دینگے مین اسی گانو مین رہتا تھا اور مین نے سنا کہ ڈاکٹر ووڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی گانو
مین جو بفاصلہ ۵ یا ۶ میل کے ہے اور زار زخمی پڑے ہے موجود ہین اور ایک آدمی نے اوس گانو سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک
صاحب ڈاکٹر ووڈ صاحب نامے میرے گانو مین ہین اور اونکو کچہہ ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو از راہ
مہربانی بتلاؤ کیا اونکو دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ دوا اونکے پاس پہونچی یا نہین مین اسی گانو مین
مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجہہ تک پہونچی کہ صاحب موصوف مجروح و خستہ برقخانے کے قریب جو متصل میدان پریڈ
کے واقع ہے پڑے ہین یہ سنکر مین نے گانو والونسے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اونکے واسطے کھانا
پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانو والے اونکے پاس سات روز تک کھانا لیگئے

مگر جب مین اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سنا کہ کرنل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برخانے سے پاس قتل کیا چند روز مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوئے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ اور انبالہ اور کلکتے مین تھے سب قتل ہوگئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانو مین رکھیگا تو وہ قتل اور اوسکا گانو ویران کیا جاویگا یہ اشتہار سنکر موضع بادری والے گھبرائے اور اونہون نے مجکو بوقت شب گانو سے نکالکر ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا شب کو کوئی نکوئی گانو والا میرے پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہے مین تمام دن آفتاب مین اور شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب تنہائی مین گذرتی تھی اور شغال وغیرہ گرد آکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا مین جانتا ہون جو جو شدائد مین نے اوٹھائے بعد گذرنے پانچ دن کے ان درختون سے مجھے پھر گانو مین لے گئے اور وہان ایک کوٹھے مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اس مقام مین ۲۴ گھنٹے تھا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اوسکا بیان زبان سے ادا نہین ہوسکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہے تا تنہائی مقام درختہای انبہ اور یا کوٹھہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیون کے مقرر ہوئے ہین اور وہ ہر ایک گانو مین جاکر تلاش کرینگے اب مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع بادری سے روانہ ہوا اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہوگے وہان مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمہارا قیام آیندہ اچھا نہین ہے مین اوسیوقت روانہ ہوکر مقام برسوہ مین گیا اور وہان تمام شب بسر کی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر مین جاکر رنگے اور مجکو بالا اور دراچھہ کے پہننے کو دیے تا کہ فقیر جوگی کی اور میری صورت مین کچھ فرق نرہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اوسکے ساتھ مین نے بھی پھیری شروع کی وہ میرے تئین کئی گانو مین لے گیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین داؤد پنتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانو مین کہ ہمارا گذر ہوا وہانکے باشندون نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اونکا جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جسنے پوچھا اوسکا جواب شافی اوسکو دیا اس سبب سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہونی لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کھانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیون کے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہوکر ایک اور گانو مین پہونچے وہان سیوک داس مہنت فقیر کبیری رہتا تھا اوسکے پاس گئے مین اوسکے مذہب کی باتون سے بھی واقف تھا اور کچھ کبت جو اوسکے سامنے پڑھے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اوسیوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اوسکو یقین نہ آیا اور اوسنے کہا کہ کشمیری کبری آنکھون والا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر تمہاری کبری آنکھین تمکو چھپنے نہین دیتین تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کردیا کہ ہان مین ہون مگر چونکہ اقوال کبیر مین نے اوسکے روبرو پڑھے ہے اور قول و قسم کری وہ بطور شائق مجھسے مہربانی پیش آتا تھا مین اسی فقیر کے مکان مین تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہے موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان لیجاؤنگا اوسنے مجکو نہ پہچانا کہ یہ بھی فرنگی ہے مگر مین نے اوس سے کہا کہ مین اکبر صاحب کا نوکر ہون اور چاہتا ہون کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجا اوسنے اقرار لیجانے کا کیا اور مین نے اوسکو چٹھی لکھدی

اور درخواست اعانت کی کی اوس آدمی کی چٹھی پر ایکدن بھر انتظار رہا اور جب اوسکا کچھ جواب نہ آیا اور نہ کچھ کمک آئی تو مین نے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرٹھ کا چلنا مناسب ہے جو تمیز کہ مجکو وہان تک لے گیا تھا اوسنے اقرار میرٹھ جانیکا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اس گانو کے میرے ساتھ تا بمقام ہرچند پور گئے جہان ایک مینڈار مسمی فرانسس کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بھی رہتے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی سے میرے ساتھ پیش آیا او مجکو چٹھیات کرنیل ہنوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلڈ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولنڈ صاحب کی اور مارشل صاحب و دیگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگونکی دکھائین اونمین درج تھا کہ کوہن صاحب نے اونکی بڑی خاطرداری اور تواضع کی ہے اور اونکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پہونچا دیا ہے یہان سے مین نے تجویز روانہ ہونے مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے مین ایک چٹھی میرے نام موضع کیکرا سے اس مضمون کی آئی کہ سو سوار راجہ جھیند کی بسرکردگی کپتان میک اندرو صاحب کے مقام کیکرا مین میرے منتظر ہین اور وہ مجھے تا بمقام رائی کہ مقام کیمپ ہے پہونچا دینگے کوہن صاحب نے مجھے اپنی گاڑی مین سوار کرا کر روانہ موضع مذکور کا کیا جہان پہونچکر کپتان میک اندرو صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب کو کہ وہ دونو صاحب میری رجمنٹ کے تھے دیکھکر مجھے خوشی ہوئی اور جان مین جان آئی مین پچیس روز تک دیہات اور باغچون اور ویرانون مین سرگردان پھرتا تھا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو مین بھی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی بھی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جان بری اس تہلکۂ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل الٰہی سمجھتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین نے اوٹھائے ہین اونکا بیان مجھسے نہین ہوسکتا

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹھ روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدۂ افواج دہلی بیان کرکے باقیماندہ حال اسطرح درج کرتے ہین

یہ ارادہ چھاونی دہلی والونکا تھا کہ بیچ جھنڈے والے برج پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار متصور ہوکر ارادۂ فرار پیش نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۵۴ رجمنٹ کے بھی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوئے اور تھوڑے سے سپاہی افسرونکے اور جھنڈے کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرونکو بعضے بعضے اونکی سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بھاگ جانیکی صلاح بلکہ جبراً اونکو وہان سے بھگایا کیونکہ مقام مذکور پر بھی مفسدان شہر سے آنے والے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہوچکی تھی کہ بندوقین اونکے گرداگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہائے چھاونی مین آگ لگی اور اونکی روشنی دور دور تک پہونچی اب کوئی اور تدبیر سوائے فرار کے باقی نرہی اور جو افسر کہ وہان باقی تھے اونہون نے بھی اپنی کوشش دربارۂ دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کی بے سود تصور کرکے جگہہ چھوڑ دی جو ہر لحظہ اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتی جاتی تھی اور سرگردان ہوئے کبھی تھک کر زمین پر دراز ہوجاتے تھے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جانکا خوف کھا کر اوٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد اونکے گرد و پیش مین نظر آئے مگر سپاہی جو کہ اونکا مقام معلوم نہوا ناچار وہان کے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑھے افسران مذکورین نیک خدمتی گانو والا ہائے قرب وجوار کے نہایت مشکور ہوئے کہ کسینے کھانا اونکو دیا اور کسینے اونکو اپنے پاس مخفی رکھا دو تین جو صاحب شب بھر جدا تھے وہ آن ملے اور جو شب بھر ساتھ تھے وہ جدا ہوگئے گانو والون نے اون صاحبونکو جنکی حفاظت کی

دوسرا اونہون نے کیا تھا ایک نالہ دریائے جمن سے جو پایاب تھا عبور کر کے جنگل مین مخفی ایک مقام محفوظ مین گیا اور وقت سہ پہر کر
اونکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبونکا جنمین میم صاحبان بھی ہین اونکے مقام سے کسی جگہہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تھے جو مین گارڈ
کشمیری دروازہ سے فراری ہو گئے تھے اور جب مین گارڈ ونکو ہین امن نظر نہ آیا تھا تو تمام میم صاحبونکو ایک توپ پر سوار کرا کر چھاونی کیجانب
روانہ کیا تھا اور راستے مین مفسدین نے اونکو لوٹ کر گولیہائے بندوق اونپر بار بار شروع کی تھین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین
اوتر کر اور دوسری جانب سے چڑھ کر فراری ہو گئے تھے اور اونمین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی آیا تھا القرض
وہانسے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے بھی مثال گروہ مسبوق الذکر کاٹی تھی اور کئی مرتبہ سپاہیونکے ہاتھہ سے بمشکل
بچے تھے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تھا کہ سپاہیان مفسدین اونکی تلاش مین گولی کی زد تک پہونچ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ اونکے
نیچے مین یہ نہ آئے

یہ دونو گروہ یکجا ہو کر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوئے اور بباعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان بھی کچھہ
حاصل کر کے روانہ آئندہ ہوئے وہ دریائے جمن میل تک کنارہ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالہ دریائے مذکور پر پہونچے جس سے عبور
بمشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ پیر اوکھڑ جاتے تھے بلکہ کچہ فاصلہ تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل
قدم قائم کر کے دوسرے کنارہ نالۂ مذکور تک جان بسلامت پہونچے

اب شام ہو گئی تھی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سر راستہ دوسری صبح پھر گانو والے اونکے دوست بنے
اور اونکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تھے لیجا کر متواری کیا مگر تہوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب
نہین کیونکہ گروہ ہائے سواران اونکے درپے ہین یہان سے چلکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھون گرفتار ہوئے جنکے
ارادۂ فاسد جلدی ظاہر ہو گئے مگر چونکہ سب صاحبونکی بندوق وغیرہ پانی مین تر اور بیکار ہو گئی تھی اس لیے مقابلۂ گوجران بے سود
اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور و غل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہو اور بسختی وبیہودگی سب ہتھیار اور دیگر
اسباب چھین اور لوٹ کر بلکہ اونکے پارچۂ پوشیدنی بھی جو اونکے جسم پر تھے اوتروا کر اونکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اونکی جان
بھی نہ چھوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کر کے اور اونکی شفاعت کر کے اونکی جان بچائی تھی اسطرح پر برہنہ جسم سوائے
مقامات مستور کے آفتاب اور گرم ہوا مین چلتے بھنتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب و گرمی ہوا سے بھی اونکو امان ملا وہان
ایک گانو برہمنونکا تھا اوسمین جا کر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظونکے
ہاتھہ سے اونہون نے بہت آرام پایا اونہون نے بہت سی مدارات اور خاطرداری اون صاحبونکی کی یہانتک کہ جراح بھی اونہون نے
اونکے زخمونکے صاف کرنیکے واسطے بہم پہونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانو مین مل سکتی تھی سب اونکے واسطے مہیا او موجود کی گئی
اس گانو سے وہ ایک اور گانو مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدایش سے جرمن تھا اور جسنے اونکی خبر پائی تھی لیجانے کی
وہان اونکو یہان سے زیادہ آرام ملا وہان اونکو مکان رہنے کو کھانا اور کپڑا سب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ تر
اطمینان ہوئی کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے معہ جواب چٹھی جو اون صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیے
تھے اونکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اونکو سواریان کر دین اور آٹھوین روز بروز قرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

صورتوان مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹھ پہونچ گئے فقط

ڈاکتر بالفور صاحب اپنی دہلی سے فرار ہونیکا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا لیباس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی بگھی بکس دار جسکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہے مجھے سواری کردی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس ہیتیہ کو اپنے ساتھ اوسپر بٹھایا اور راستے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب انجنیر و میم راسن صاحب کو معہ کپتان فریزر صاحب کے بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تھا اوٹھا کر اپنے پاس اوسی بگھی مین جگہہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوئے بعد از روانگی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہر کو پار ہو کر اوسکے دہرے مین جو اوس راہ سے آتا ہے چلین اور وہان پہونچکر جدہر صلاح قرار پاویگی روانہ ہونگے ہمنے ایسا ہی کیا اور چھوٹے تھانے تک پہونچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ نمبردار ان موضع اور جو قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہے سنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو اپنے گانو مین رکھین مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اونکے ساتھ گانو مین گئے وہان اونہون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے ہماری خاطرداری اور تواضع از حد کی اور آخر کار جب کسی فوج سرکاری کی خبر امداد اطراف دہلی نہ سنی تو اونہون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چلکر کرنال جانا مناسب ہے اونہون نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانو والے کہ مفسد ہو گئے تھے اونسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطرداری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگونکی کی کہ مجھے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض لائق اونکو کچھ نہ دے سکین گے ہم بتاریخ ۲۰ کرنال مین بامن وامان پہونچ گئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہم نے گذر کیا تھا اوسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے جانبدار تھے اور نہایت بلوے مین بھی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سڑک کلان کے رہتے ہین مستولی تھا فقط

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکتر بالفور صاحب کی چٹھی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونیکو اسطرح پر بیان کرتی ہین

بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ قریب نو ساڑھے آٹھ گھنٹے کے بعد از ادائے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے پاس رہتے تھے گئی جب اول یہ خبر سنی کہ مفسد لوگ میرٹھ سے آتے ہین تو مجھے اور دیگر میم صاحبو نکو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب میگزین مین جا کر پناہ گیر ہون مین وہان نگئی اور اپنی والدہ کے گھر مین جو متصل تھا گئی اور اونکو اس امر کی اطلاع دی اور نوکرون سے یہ کہا کہ اس امر کی خبر لیکر ہمکو اطلاع دو مگر اوسوقت اون سب نے یہ کہا کہ یہان کچھ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہوسکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبرداری ہوتی ہے اور کئی میم صاحبان وہان آکر جمع ہوئین قریب نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکرون نے غل کیا کہ مفسد آگئے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گھر تک پہونچ گئے چونکہ گرجا گھر ہمارے حاطہ کوٹھی سے نزدیک تھا اب بھاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون نے ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جا کر سب مخفی ہو رہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونیکے دو سوار اندر حاطہ کے آئے اور اوس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ تھین کھڑے ہوئے اور نوکرون سے دریافت کیا کہ صاحب لوگ و میم لوگ کہان ہین اپنی جان کا

کچھ خوف نکرو ہم تم مین سے کسیکو ایذا نہین پہونچاوینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیونکو جو دہلی مین ہین قتل کرین نوکرون نے کہا کہ سب بھاگ گئے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گئے مگر کسی جگہہ امن مین گئے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارونکی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہانسے باہر جاکر ہر طرف تلاش انگریزان مین مشغول ہوئے تھوڑے عرصے کے بعد چھ سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے اندر حاطے کے آگئے اور اونکو ہمارا مکان مخفی ہونے کا معلوم ہوگیا یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور مضحکہ کرنے لگے بندوقین ہمکو دکھائین اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہمنے بالحاح اور خوشامد کہا کہ ہمکو نہ مارو اسپر اونہون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھہ چلو پھر دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور اونکے ساتھہ ہولین وہ ہمکو مین گارد مین جہان وہ رہتے تھے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہاے افسران دکھائین جو زمین پر پڑی تھین اور ہنسکر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گئے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات خراب کرنے کا نئے کارتوسون سے کیا تھا

بعد ازین افسرون نے جو گارد پر تھے جب دیکھا کہ میم لوگ نیچے سپاہیونکی لین کے پاس کھڑی ہین وہ جلدی دوڑکر ہمارے پاس آئے اور سپاہیونکو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنکر ہم سب وہان گئین وہان پہونچکر ہمنے دیکھا کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین نواخت دس گھنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف آب و خور مین رہین

میجر ایبٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تھے برج جھنڈہ والا پر کہلا بھیجا کہ پٹیان توپ کی بھجوادو کہ اونپر سب میم لوگونکو سوار کرکے اپنے سپاہیونکی کمپنی کی حفاظت مین برج مذکور تک پہونچادین زیراکہ مقام حال مین امنیت کا بھروسا نہین اور مقام برج اسکی نسبت مامن تر ہے یہ پٹیان تو آئین مگر انکے ساتھہ توپین بھی آئین ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ کا ہمراہ تھا میجر ایبٹ صاحب نے ہم سبکو اونپر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا کہ پٹیان مذکور اوسکے ساتھہ آوین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جب تک میجر صاحب دروازۂ کشمیری سے باہر گئے تب تک خاموش کھڑے رہے اور اونکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم ابھی انپر سے نہین اترین تو ہم تم سبکو مار ڈالین گے سب نے اونکا کہنا مانا اور پٹیون پر سے کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کود نسکی کیونکہ اوسکی گود مین لڑکا تھا اور اوس نے اون سپاہیون سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین کسیکو دون تو اسپر سے اترون مگر جب اونہون نے دوبارہ اترنے کو کہا تو اوس نے لڑکے کو میری گود مین ڈال دیا اور آپ پٹی پر سے کود پڑی اس عرصہ مین ایک ڈرامر ۳۸ رجمنٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجھسے کہا کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھہ چل یہ کہکر مجھے زبردستی ایک کھڑکی کی راہ سے لیجاکر صدر بازار مین لے گیا راستے مین مین نے بندوقون کی آواز سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مفرورین کو مارتے آتے ہین اور دیکھا کہ بہتونکو تعاقب مین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بھاگے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہوگئے تھے میرا ہمراہی مجھے کپتان برو صاحب کے بنگلے پر لے گیا اور وہان مجھسے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمہاری خبرداری کریگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی برج جھنڈہ والا پر چلی گئین ہین اور مین نے اوس سے کہا کہ مجھے بھی وہان پہونچادے اکثر سپاہی مجھے دیکھکر ہنستے تھے اور ایک نے اوسمین سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو مین تمکو بحفاظت وہان پہونچادونگا اور اوسنے ایسا ہی کیا مین کوئی دس منٹ

برج پر ٹھہری تھی کہ صلاح بھاگنے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب مفسد ہو گئے تھے اور کوئی اونمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا بس جسکو جدہر راستہ ملا وہ اودہر چلا گیا ڈاکٹر بالفور صاحب نے از راہ مہربانی مجھپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجھے جگہ دی ہم جتنی جلد ممکن تھا شہر کو چھوڑکر بھاگے اور کنارے کنارے نہر کے ۱۰ میل جاکر ایک گھنٹہ مقام کیا اور پھر وہانسے روانہ ہوکر ایک چوکی پر جو ۱۰ میل اوس مقام سے تھی پہونچے اور باقی رات میدان مین کاٹی ایک ٹھیکہ دار نہر کا گانو متصلہ سے ہمارے پاس آیا اور اوسنے ہمسے کہا کہ مین نے سنا ہے تم سب دہلی سے بھاگ کر آئے ہو مگر مین تمہاری حفاظت کرونگا

صبح کو اس شخص نے آکر اور ہمکو دور لیجا کر ایک باغ مین رکھا جو اوسکے گانو کے پاس تھا اور کہا کہ دنکو یہان رہا کرو اور شب کو بخوف غارتگرون کے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تھا وہان ہم کوٹھے پر یعنی مکان مذکور کی چھت پر رات بسر کرتے تھے اور چھہ روز اسیطرح ہم وہان رہے آخرکار دیہاتیان ہمسایہ نے اوس سے کہا کہ تجکو انہون نے بہت روپیہ دیا ہوگا ورنہ تو کیون اسقدر اونکی خاطر کرتا ہے بس اگر ہمکو بھی تو اوسمین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آکر ان سبکو مار ڈالینگے یہ حال دیکھکر ہمارے محافظ نے ہمسے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدھے کرنال چلے جاؤ وہان سننے مین آتا ہے کہ کچھ فوج سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایکہزار روپیہ انعام دیا

جو لڑکا مین گود مین لائی تھی وہ دو روز مین مر گیا اور مین نے یہ خبر بھی سنی کہ میری والدہ بھی اوسی صدمہ بباعث سختی اور محنت کے جان بر نہوئی اور مر گئی

وہ گروہ جسکو ہمنے پیچھے چھوڑا تھا اور جسمین میری ہمشیرہ تھی اونکے تعاقب مین مفسد گئے تھے مگر وہ بفضل خدا اس اعجاز سے بچے کہ کبھی جھاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تھے اور کبھی اون ہی جھاڑیون مین بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے چلتے تھے اور خارہای درخت جو اونکے جسمونمین ہر جگہہ چبھتے تھے اون سے خون جاری ہو گیا تھا فقط

ڈاکٹر وڈ صاحب کی میم نے بھی اپنی سختیون کا حال جو اونہون نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تھے دہلی سے کرنال تک اوٹھائین بتفصیل مشتہر کیا ہے

ڈاکٹر وڈ صاحب زخمی ہو گئے اور مین پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین نے اونکو کہلا بھیجا تھا کہ برج پہاڑی پر جو مقام محفوظ تر تھا آجاوین بیل صاحب کی میم جو تمام سختیون مین میرے شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے اوسکو گھبی پر جگہہ ملی اور مین بھی اونکے ساتھ سوار ہوئی اور جب مین ڈاکٹر وڈ صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال کی ڈولی رکھی ہوئی تھی مین نے یہ خیال کر کہ ڈولی مین صاحب اچھی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے اونکو ڈولی مذکور مین سوار کراکر اپنے ساتھ لیا تھوڑی دور ہم گئے تھے کہ کہارون نے ڈولی رکھدی اور انکار آگے جانے سے کیا یہانسے اونکو بالکی گاڑی مین جو اونکے ساتھ آئی تھی سوار کروا کر روانہ کرنال کیا اور میجر پیٹرسن صاحب اور بیل صاحب کو یہانسے رخصت کیا اب ہم دو میم سب سے پیچھے میدان پریٹ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر وڈ صاحب کی سواری بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور اور میم صاحبون اور صاحب لوگونسے ہم پیچھے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی سے

روانہ ہوئے ہم صرف دس میل طے کر چکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور اونہون نے چاہا کہ ہمکو روکین اسی عرصہ مین ایک
سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤگے تو مارے جاؤگے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمہارے انتظار مین کھڑے ہین
یہان بھی ہمکو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اونہون نے پکڑ لئے تھے اور شمشیر برہنہ شائد ہمارے سائیس کے
سر پر آختہ تھے القصہ ہم اونسے توبچ گئے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنی عینین
مستور اور متواری رکھین یہ ہی ہمنے کیا اور پالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس
یا پچاس آدمیون کا لاٹھیان لیکر ہمارے پاس آیا اور اونہون نے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ دیدو اونکا مقابلہ بیفائدہ
تھا کیونکہ ہم دو عورتین بیکس تھین اور وہ ایک گروہ وحشیونکا اور ڈاکٹر ووڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اوٹھ سکتے
تھے اور نہ بات کر سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور
وجواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتھ لے آئین تھین اور سوا اسکے میرے پاس سو روپیہ نقد
بھی تھے ہماری یہ توقع ناحق تھی کیونکہ اونہون نے سب ہم سے چھین لیا اور سوائے اوسکے پیل صاحب کی میم کا چوغہ اور ٹوپی
اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلودہ بھی لین اور ہماری سواری کی بگھی بھی توڑ ڈالی اور گھوڑون پر سوار ہو کر اپنی راہ لی اسکے
بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارت گران آئے اور اوسوقت تک اونہون نے پیچھا نچھوڑا جب تک اونہون نے خوب دیکھ لیا
کہ ہم فقیر ہوگئے تھے اور ہمارے پاس ایک حبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تھے اونمین سے
ایک کے ہاتھ مین دستانہ حلوائی تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور پیل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک
درخت کے نیچے چھوڑ کر بتلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بہت سی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتھ
لے گیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودہ اور روٹی کھانیکو دی اور اوس روز شام کو ہم وہانسے روانہ بجانب کرنال ہوئے
اسیطرح رات رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیجانا پڑتا تھا اور گانو گانو سے کھانا
مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان
ہر طرح کی ہوتی تھین یہانتک کہ سایہ مین بھی وقت تمازت آفتاب کوئی بیٹھنے نہین دیتا تھا اسطرح ہمنے چھ دن کاٹے اون مین
سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا پل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور پانی بھی میسر نہ آتا تھا
مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھون سے ہرگز نبچین گے بروز ششم ہم مقام
بالگڑہ مین وارد ہوئے یہ دیہ رانی منگلادیی کا ہے اس مقام پر ہماری خاطرداری اور مدارات رانی صاحبہ نے بخوبی کی
اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے مگر بروز دوم تمام توقعات برباد ہوگئین کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اوسکی اس
مراعات سے جو ہماری نسبت ہوئی تھی ناراض ہوئے اور اونہون نے اوسکو دھمکایا کہ اگر تم انکو یہانسے روانہ نکروگی
تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینگے یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو
یہانسے روانہ ہونا چاہئے اس عرصہ مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میجر ٹیرسن صاحب مجروح اور پریشان
مین چھالی پڑی ہوئے اور لنگی باندہے وہان وارد ہوئے اور اونسے دو گھنٹے کے بعد پیل صاحب بھی صحیح اور تندرست

آ پہونچے کیونکہ یہ صاحب تمام راستہ ہمارا پتا لگاتے ہوئے چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہیئے کہ یہ ملاقات ہر چند مغتنمات کی
تھی مگر اوسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہم سے ذی رتبہ آدمیونکے پاس کچھ باقی نرہا ہوا اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرین
قبل از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گئے اور راستہ سڑک چھوڑکر دو تین گانون طے کیئے اور اس تردد مین اسقدر تھک گئے
تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلجاجت و سماجت کہا کہ ہمکو کہین بیٹھنے دو اور کچھ کھانے کو لا دو
کل یہان سے چلے جاوینگے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دین
دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہان سے روانہ ہوئے ایک گانووالے نے ایک چارپائی اور کہار میرے شوہر کے واسطے
دیئے اور اس سبب سے اوس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیئے میری جوتی گھس گئی تھی میجر پٹرسن صاحب کی بھی
سب اوڑ گئی تھی اور مین گرم ریگ پر اور خار وار میدانون مین برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پہونچے اور
یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے واسطے نہایت مزیدار
کڑہی پکائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک خچر اور ایک گدہا تحصیل کسولی تک جانیکو دیا
جہان پہونچکر ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز شکرم ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی مہاراجہ پٹیالہ کے
ہمارے حفاظت کے واسطے اوسکے ساتھ تھے ہم سب وہانسے روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۰ ماہ مئی کرنال مین پہونچے
اس مقام مین پہونچکر ہم رگبی صاحب کے مکان پر گئے اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیر ننگے اور بے پناہ گیرندون
کے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمکو ہر طرحکا آرام و آسایش ملا اور ہم
کبھی اونکا احسان نہ بھولینگے اون صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر اپنا سفر بلک ترین
مین شروع کیا یعنی کرنال سے انبالے گئے اور انبالے سے ڈاک کارٹ پر سوار ہو کر کالکا پہونچے راستے مین اکثر
گاڑی پر سے اوتر کر خود گاڑی کو گرم ریت مین کھینچنا پڑتا تھا ہمنے ڈاکٹر وڈ صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندہا اور
زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے گولی سے اوڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اوسکا
زخم ملاحظہ کیا ہماری سفر وری نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اوٹھائین اور طعنہ ہائے سخت و کریہ بلکہ خارج از آدمیت
سہنے پڑے ہمارا اسباب سب در و بست لٹ گیا اور پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزین بیش بہا
جواہرات کی تھین کچھ اوسمین سے دوستون نے بطور تحفہ دین تھین اور کچھ ہمنے آپ خریدی تھین لیکن اون نالایق
غارت گرون نے کچھ اسکا خیال نکیا تب پانی کیطرف سے بھی نہایت مصیبت اوٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور
جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہو جاتا تھا تو جھیلونکا پانی جو کنارہ راستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور گرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب
بخوشی اوسے پیتے تھے اور کوئین سے بھی پانی کھینچکر ہر چند کھارا ہوتا تھا پی لیتے تھے

یہان پر یہ بھی مین لکھتی ہون کہ اول مین کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی ہمسے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان وہ کھڑی
گئی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم اونکو بھی کوشش کرکے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے یہ امر
باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز اونکو قتل ہونیکو تنہا نچھوڑتے

موہن لال جسنے کابل مین بھی سرکار کی خدمت کی تھی دہلی مین موجود تھا جب وہان فساد شروع ہوا اور قتل سے بچکے ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان نے اوسکو قلعہ بالاگڑھ مین قید رکھا قلعہ مذکور مین دو سوم روز قید رہا بعد ازان وہانسے بھاگ کر آخر کار اول ہفتہ ماہ اگست مین بمقام میرٹھ پہونچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹھی مین جو اوسنے ہاجس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے

ہاجس صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوئے اور ہم دونو ملاقات ہمدیگر سے بہت خوش ہوئے اور پیرہ اندکرنے چیتونکی جو مین نے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کی بوقت شام مین اونکو اپنی گاڑی مین سوار کرواکر عمارات عالیشان شہر کی دیکھنے کے واسطے لیگیا مینے رات بخوشی تمام بسر کی تمھاری اور تمھری کی تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغر سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سرسہ سرانجام کرتا تھا

منحوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن وامان شہر مین تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تھی اور کلکتہ کے اخبار بھی ہمارے پاس آئے یکایک یہ خبر وحشت اثر سنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹھ کے یہان آپہونچے اور اونہون نے بیرحم حرکات قتل وغارتگری وسوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعد ورود سواران رجمنٹ ہاے پیادہ بھی آپہونچے اور فوج دہلی نے شامل ہوکر کار قتل کو بخوبی سرانجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی معہ بندوقونکے میرے دروازے کے روبرو آکر کھڑے ہوئے گو دروازہ بند تھا مگر چونکہ اونکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تھی اونہون نے بدزبان ولا یعنی کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان مین آکر فروکش ہوئے ہین ہم مالک مکان کو اور اوس صاحب نو وارد کو دونو کو مارڈالینگے ہمارے نوکرون نے اور محلہ والون نے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اسمین کوئی صاحب آکر فروکش ہوا ہے بعدازان بہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے کچھ روپے کے جو شیر خان نے اونکو دیا اوس روز تو حرامزادے چلے گئے

جسوقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے نہ گئے تھے تمھارے والد اور مین دونو ایک مکان تنگ وتار مین جسمین ہمیشہ سوختنی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہے

تاریکی شب مین ہاجس صاحب کو اپنے عمو کے گھر مین نے اس خیال سے بھجوا دیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آوین اور میرے مکان کے اندر چلے آوین تو صاحب کو وہان نہ پاوین

تاریخ ۱۳ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کل حال اور تعلق بہ سرکار سنکر مفسدین بجماعت کثیر آئے اور قرب وجوار کے دو گاؤن کو لوٹ کر میرے گھر مین بھی زبردستی گھس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور مجکو گرفتار کرکے چونکہ شہر والوں سے سب حال سُن چکے تھے کہنے لگے کہ انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بھیجنے

اور ہاجس صاحب یعنی تمھارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہین اور تو مخبر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے تجھے ایک بڑی پنشن ملتی ہے اسواسطے ہم تجکو مار ڈالین گے اور ایک نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد بقتل ہوا مگر گریہ وزاری عورات خانہ اور عاجزی ہندو و مسلمانان ہمسایہ و تفہیم کوتوال شہر جو اتفاقاً اوسوقت ادہر سے گذر جاتا تھا اونہون نے میرا مارڈالنا ملتوی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کر کے تجکو مارینگے

اس واردات کے بعد مین مخفی ہوگیا اور کبھی کہین اور کبھی کہین رہنے لگا ہاجس صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میری خالہ کے مکان مین گئے اور وہان چند روز رہے اب اونکے وہان مخفی رہنے کا شک لوگون کو ہوا اور ہاجس صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیے اور یہان سے بھاگ چلئے تو بہتر اس سے ہی کہ یہان گھر مین سے گرفتار ہوکر قتل ہوجیے یہ خیال کر کے اونہون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب بایں ارادہ وہانسے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے سے کسیطرح باہر ہوکر روانہ کرنال ہوجیے مگر اونکا مخبر بیان کرتا ہے کہ نحوست طالع سے مفسدین نے اونکے اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کر لیا ہنگام گفتگو اونکے تکلم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بلباس ہندوستانی ہین آخرکار ہاجس صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کسواسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کر کے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا بادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانیکے ہمراہ ولی داد خان تعلقہ دار بالاگڈہ جو مقام قریب دو میل شہر بلندشہر سے واقع ہے اور جہان سپٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکور پنشن خوار و نمک حلال رعیت سرکار مین سے تھا اور تا تاریخ ۱۰ جون گذشتہ فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی مین پوشیدہ سوار ہوکر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجھسے اقرار کیا تھا کہ وہ مجکو مقام آگرے مین پہونچا دیگا اور ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہے گا مگر بوقت سننے خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تھی بیوقوف خود بھی منحرف ہوگیا اور مجکو بطور قیدیان اس ارادے سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اوسپر حملہ آور ہوگی تو وہ مجکو قتل کر کے خود فراری ہو جاویگا

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز مین رہتا تھا کہ کسیطرح اس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راؤ گلاب سنگہ کو جو ایک متمول اور بڑا تعلقہ دار کوچیسر کا اور خیرخواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولی داد خان کو لکھکر مجھے اپنے پاس طلب کر لیوے راو مذکور نے از راہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ از راہ عنایت مجکو اوسکے حوالے کر دیوے مگر اوسنے اسکو منظور نہ کیا

بعد ازین مین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکھا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکھکر مقام بالاگڈہ مین آوے اور مجکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اوسکے پاس اوسوقت روپیہ موجود نہ تھا اور نہ اوسکو سپاہی میسر آئے اسواسطے اوس سے بھی کچھ میری اعانت نہوئی

اب کوئی تدبیر باقی نہ رہی تھی صرف فضل آلہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان کی تھی بتاریخ ۹ جولائی تھوڑے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسد مذکور کی فوج کو بمقام ہاپور شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی و خوف واندیشہ قلعہ مین پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوئے اور مین صبح بتاریخ ۲۳ ماہ مذکور قید خانے سے نکلکر بمقام بلند شہر جو نزدیک دریائے گنگ کے واقع ہے پہونچا

چند روز کے بعد سپٹ صاحب نے جنکی ملاقات بلند شہر مین مجھسے ہوئی تھی میری فراری ہوکر مقام مذکور مین وارد ہونے کی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے ایک چٹھی تلطف آمیز لکھکر کہ سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہین مجھپر بڑی مہربانی رکھی اور از حد میری خاطر داری کی بموجب اونکے فرمانے کے مین نے اونکو ایک نقشہ قلعہ بالاگڈہ کا اور حال مفسدین کا جو وہان گذرا تھا لکھکر حوالہ کیا

ایک میم خاندان سکندر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہن کر میرٹھ کو چلی گئی تھی اور بتاریخ ۱۴ ستمبر مقام مذکور مین پہونچی تھی وہ اسطور پر حال مفسدۂ دہلی تحریر کرتی ہین کہ روز فساد جو عیسائی دریا گنج مین رہتے تھے ایک مکان کے کوٹھے پر سب جمع ہوئے اور تین یا چار دن تک مقام مذکور مین قایم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اوس مقام سے نہین اوترین گے تب وہ ایک توپ تو پخانے کی لائے اور اوسکے ایک گولے سے سب کنڈکٹر سٹل صاحب نے جان بحق تسلیم کی جسقدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اونکے پاس کچھ کھانا پینا نہ پہونچا اور غریب معصوم بچے جو سے وعطش سے گریان و نالان دعا کرتے تھے ان کم بخت نالایقون نے لڑکونکو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کھانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اوترے تو فوراً اشارۂ قتل کیا اور سب معصومونکو ذبح کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا جو لوگ کہ وہان قتل ہوئے اونمین سے چند صاحبونکا نام ذیل مین درج ہوتا ہے

تین صاحب کنڈکٹر میکنزین معہ عیال و اطفال و میم پرایس صاحب کے معہ عیال و اطفال او میم پرایس صاحب کی دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر بجلی صاحب کی میم اور اطفال ایک۔ بیلی صاحب کی میم اور دو بچہ اور آٹھونس صاحب کی میم اور ریلین صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ

روڈ صاحب مصور جو فراری تھے اپنا حال سفر چھ ہفتے کا جس عرصے مین وہ دہلی سے آگرے تک پہونچے تھے اسطور تحریر کرتے ہین

مین جی محل صاحب انجنیر ریلوے یعنی سڑک آہنی اور ای ایچ سپنسر صاحب اور کمنگ صاحب متعلقۂ سڑک مذکور کے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب جنوب شہر دہلی کے واقع تھا

قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سنی دس بجے دو گھوڑے سوارون کے بغیر سوار اور جنکے زین کے قبور مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے میگ گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب وہان قتل ہوئے بنگلہ ہمارے شہر دہلی تمام روز جب تک ہمنے شہر چھوڑا جلتے رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبرین ایسی متوحش مشہور ہوئین کہ ہم

احتیاط کو عین شجاعت قرار دیکر جو ضروری اسباب تھا یکجا کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکرونکو اوسکے ساتھ روانہ کریگا اور بعد ازان قریب
دو بجے کے ہم خود بھی وہان سے روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ سڑک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند چند قدم
اون ڈیڑھ سو سوارون سے جو مقبرۂ ہمایون پر واسطے گرفتاری مفرورین کے مقیم تھے بچکر آگے بڑھے اور چونکہ ہزارہا قلی وغیرہ
وہان کام کرتے تھے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پہونچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف اوسی وقت
وہانسے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اوس بنگلے مین رہے اور وہان سے ہمنے میگزین کا اوڑنا دیکھا بعد ازان بنگلے سے روانہ
ہوکر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تھا اوسمین نکت کر کے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہوکر فیروز آباد مین
جو چھ میل بنگلہ غدر کو دیے تھا وارد ہوئے یہان ہمنے مقام کیا جاسے پی اور ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلب گڑہ
وہان آیا اور ہمسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمھاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہے کہ تم لباس اپنے خدمتگارون کا پہن لو اور
جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمھاری حفاظت کرونگا یہ کہکر آپ اپنے قلعہ کو گیا تا کہ وہان کچھ فساد برپا نہو راجہ نے بلبگڑہ پہونچکر
ایک سوار بھیجا کہ ہمکو لیجاوے مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹھہر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین پہونچے تو راجہ نے ہمکو ایک مکان مین
مخفی کر دیا ہمارے وہان پہونچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آ پہونچے مگر اونکو راجہ کے آدمیون نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے
بڑھ گئے وہ یہ سنکر آگے کو روانہ ہوئے اور ہم وہان سے ایک نئیا لیکر سواری رتھ ایک گانونکو روانہ ہوئے جو قریب چھ میل کے
فاصلہ پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالا بھی واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانون مین تا پانچ دن ایک مکان کے
کونٹھے پر چھوٹے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے وہان سے بھی بہ سواری شتر
مع ٹیلر صاحب بلب گڑہ ہمراہی معتمد راجہ صاحب بطرف متھرا روانہ ہوئے اور راستے مین ہر ایک گانوسے بچتے بچتے چلے جبتک
ایک گانو مین پہونچے جسکا نام ہردان تھا اور اوس گانو مین شتربان ہمکو سیدھا لیگیا مگر اوسکا راستہ ایک جھگڑے سے
بند ہوگیا تھا اسواسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو بامن داہان باہر آئے مگر وہ معہ مین صاحب کے پیچھے رہگیا
اونکے انتظار مین باہر ٹھہرے رہے اور گانووالے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصہ مین بندوق کی آواز بندوق
کی کوشش ... سنتے ہی ہم سب وہانسے بھاگے شترون مین جسپر ٹیلر صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا اور
دوسرا جسپر سنپسر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اوسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور تیسرا بھی کننگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور
بھاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گرا اور پھیرا اوٹھنے کا اور جو کوئی اوسکے قریب جاتا تھا اوسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اسواسطے لاچار
اوسکو وہین چھوڑنا پڑا اسپنسر صاحب اور کننک صاحب تو راستہ چھوڑ کر بھاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بھاگتے تھے
کہ ہمکو مفسدین نے آن لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونے والی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے اونہون نے
ہمکو گھیر لیا ٹیلر صاحب نے اونسے مصالحت کی اور مفسدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دیدو تو ہم تمکو تکلیف ندینگے
اسی اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ کر دین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پہونچایا
مین نے بھی پھر کر اپنی رایفل کا کندہ اوسکو جڑا جب ہم اپنی بندوقین دے چکے تھے اور بجانب گانو واپس آتے تھے کہ
ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اوس آدمی سے چھین کر جسکو اونہون نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا مین

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری مین نے ہاتھ اوٹھا کر کہا بس جو ڈیڑھ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ مین تمہیں دیتا ہون
اور مین نے وہ دیدیے اور اوسکی تقسیم کرنے مین اونمین تکرار ہوئی مین نے جب پیچھے دیکھا تو میل صاحب اوسیوقت
میری نظر سے غائب ہوئے مگر کوئی اونکے تعاقب مین نہ تھا اس اثنا مین ایک شخص دوڑکر آیا اور اوس نے میرے
سر پر ایک تلوار بڑے بزور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گر پڑا اگر تلوار کند تھی اور زخم مجھے نہ آیا زمین پر گر کر
مین نے بہانہ مرجانے کا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میرے کپڑے پوشاک یا پوش جرٹ بکس وغیرہ کی بابت
آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے جرٹ بکس مین تیس روپے بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا مین لون اور دوسرے نے
کہا مین بعد از تقسیم اسباب مذکور وہ سب میرے گرد وپیش کھڑے ہوئے اور تھوڑے عرصہ تک کچھ بطور مرثیہ میرے اوپر
گانے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لات بھی مجھے مار دیتا تھا ایک نے بدتخیال کہ دیکھیں مر گیا یا ابھی زندہ ہے میری گردن پر
پاؤن رکھا اور اوسکو اوٹھا کر زمین پر پٹک مارا مگر مین نے بھی ایسا دم سادھا تھا کہ اونکو کچھ معلوم نہوا اور جیسے کوئی پتھر ہوتا ہے
اوسطرح کا میرا جسم ہوگیا اوسی شخص نے پھر میری گردن کے نیچے پیر ڈالکر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ کسینے ہاتھ
میرے دل پر رکھا مین نے دم لینا بند کیا اور جب تک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اوسوقت تک مین نے دم نہ لیا اب کچھ
غل وشور سا ہوا مگر مین صاف مطلب اوسکا سمجھ نسکا تھوڑے عرصہ بعد جو مین نے ایک آنکھ کھولی تو کوئی نظر نہ پڑا تو مین اوٹھا
مگر بباعث سیلان خون کے نہایت کم زور ہوگیا تھا اور بمشکل چل نسکتا تھا الغرض افتان وخیزان روان تھا کہ ایک گروہ
مسلح آدمیونکا نظر آیا کہ آپسمین کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھکر اونہون نے اشارے سے کہا کہ یہان سے چلا جا اور ایک اونمین سے
میرے پاس آیا اور حسب استدعا میری ایک کوٹھے پر لیگیا وہان مین نے پانی پیا اور اوسی آدمی نے ایک راستہ کہ خالی از
خار وخس تھا بتلایا کہ میرے پیرونکو جو برہنہ تھے گزند نہ پہونچے اور میرے ساتھ چلا اوسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون آلودہ
ہو رہے تھے مجھے دو کہ مین اونکو دھو کر لا دون اس حیلے سے اوسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بوتام تھے اور
زنجیر طلائی لگی ہوئی تھی اوتروالی اور چاہا کہ مجھے مارے مگر مین نے اوسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر ولایت زاہون
یعنی اوسکو زمین پر گرا کر مین آگے بڑھا مگر بباعث تابش آفتاب کے مجھ مین تاب باقی نرہی تھی مین نے قمیز ہندوستانی
کپڑونکے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکھی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی لٹھ لیے ہوئے میرے پاس
آئے اور مجھے دھمکانے لگے مین نے اونسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجھے مار ڈالوگے تو تمکو کچھ نہین ملیگا اسواسطے کہ
میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہے لیکن اگر تم مجکو بلب گڈھ پہونچا دوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور اگر آگرے
لیجاؤگے تو تین سو روپیہ سنکر اونہون نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چھوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی مہیب وحشت ناک کھیتونمین سے دوڑتا
اور غل مچاتا میری جانب آیا مین اوسے دیکھکر کھڑا ہوا اوسنے میرے پاس آکر قمیز جو میرے سر پر تھی اوتار لی اور مجھے مارنے کو
تھا کہ مین نے ہاتھ اوٹھا کر کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہے ہان مگر بلب گڈھ تک سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے کے
تین سو روپیہ دے سکتا ہون اوسکو اس بات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڈھ ہمارا دوست ہے اس عرصہ مین دو گانو والے اور آئے
اور اونہون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہین اور دوسرا گانو جو یہانسے قریب ہے اوسمین غرق کش ہین

اونہون نے مجھے پانی بھی پلایا اور ڈیرہ مذکور مین بھی پہونچایا وہان گیا دیکھتا ہون کہ سپنسر صاحب و گرننگ صاحب دونو موجود ہین
اور فضل الٰہی سے اونکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تھا اور نہ اونکو کسیطرحکا آسیب پہونچا تھا سپنسر صاحب نے ازراہ
مہربانی میرے زخم دہوئے بعدہ صاحبان موصوفین نے نمبردار دیہہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہمکو آگرہ پہونچا دوگے تو ہم فی صاحب
پانچ سو روپے دینگے لہذا از قبیل و قال بسیار نمبردار نے انکار کیا مگر اونکی بندوقین اور تین سو روپے جو اونکے پاس تھے
چھین لیے اوسیوقت ہمارے پاس ایک چٹھی محمل صاحب کی پہونچی اونہون نے ہمکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا
کہ حامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانو خیرخواہ سرکار کا ہے بروقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہہ مذکور دو کوس یہانسے تھا
ہم روانہ ہوکر صاحب موصوف کے پاس پہونچے وہان ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ
یہانسے روانہ ہوکر دوسرے گانو مین جو چھ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانو مذکور ایک کلان دیہہ ہے اور اوسکے
باشندگان ہماری حفاظت بھی کرسکتے ہین اوسکے کہنے بموجب ہم وہان گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے گو اس
اثنا مین اکثر سپاہیون نے اوس دیہہ والونکو دہمکایا کہ اونکے گانون پر حملہ آور ہونگے مگر اونہون نے کچھ خیال نہ کیا اب ہمکو بالتحقیق
تحقیق ہوا کہ اگر ہم اوس دیہہ خورد مین مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے ہمکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ
گورگانوہ نے مقام ہوڈل سے بیس گاڑدی فوج بھرت پور کا ہماری حفاظت اور ہمراہی کے واسطے بھیجا اور ہم نے صاحب موصوف کے
پاس پہونچکر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کے رہتے تھے کہ اس عرصے مین
مقام متہرا مین بھی فساد ہوگیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے اونہون نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اونہون نے بھی فساد شروع
کیا اور ہمکو کہا کہ یہانسے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہوکر پاس وہان بتاریخ ۲۲ جون ہوڈل سے آگرہ
مین پہونچے

محمل صاحب نے قبل از روانگی انتظام ہوڈل ایک سو دو سو روپیہ اور گھوڑے سے سواریکے راجہ بلب گڈہ سے لیے تھے اور ان
گھوڑون مین صاحب نے سوار ایک گھوڑا لیا تھا مگر تاہم فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی

بتاریخ ۱۰ اگست ایک میم صاحب یعنی لیس صاحب کی میم کہ جو مین روز دوسرے شہر دہلی سے آئی اور اونکے ہمراہ ایک غازی
باشندہ مقام [illegible] تھا گو شہر سے دو غازی اونکے ساتھ چلے تھے اونمین سے ایک تو مفسدونکے ہاتھ گرفتار ہوگیا اور
دوسرا اینکے ساتھ پہونچا لیس صاحب کی میم بیٹ ولیاس [illegible] افغان فراری ہوئی تھین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد
ایام سے چھ مہینے سے زیادہ قید مین تھین اونکا ایک بچہ اونکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تھا اور وہی گولی میم صاحبہ کو بھی
لگی تھی بقدر زخمی ہونیکے دو تو غازیان مذکورہ بالا نے اونکی حفاظت کی تھی

ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل لکھنو ہونے سے وہ کسی ہمسیرے اجمیری دروازہ کے باہر نکلکر گھاس مین شب بھر
پوشیدہ رہین وقت صبح اونہون نے ایک کو غازیون مین سے بھیجا کہ جاکر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین
وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اوسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کرکے میم صاحبہ وہانسے روانہ ہوئین اور
جتنا تیز قدم چل سکین قدم زن ہوئین سنتریان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے ماردیا اور میم صاحبہ اور غازی باقیماندہ

تعاقب مین ہی چلے مگر جب ہماری گولی کے ٹپے پر پہونچے تو مفسدین تعاقب کنندگان نے وہانسے آگے قدم نرکھا اور میم صاحبہ معہ غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پہونچی میم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدۂ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا

میم صاحبہ عجب ذلیل و خستہ حال تھین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے اونکے حال زار کو دیکھکر بے اختیار رو دیا اونکے کولے پر ایک زخم تھا اور اونکا ہر انگشت بالکل گھس گیا تھا کیونکہ قید مین اونکی انگوٹھے رسی سے باندھکر اونکو ایک جگہہ باندہ رکھا تھا ہمارے سپاہیون نے اونکی تواضعات گرمجوشی کری کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میم صاحبہ نے بباعث ضعف بدنی کچھ نہ کھایا اور نہ پیا تھوڑے عرصے تک اکثر سپاہی اونکے گرد رہے اور کثرت سوالات کرتے رہے یہان تک کہ اونکو دق کردیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخرکار کپتان ہیلی صاحب وارد ہوئے اور ایک ڈولی منگوا کر میم صاحبہ کو اوسمین سوار کیا اور بحفاظت پہرا اونکو کیمپ مین روانہ کیا وہان اونکو ایک خیمہ ملشدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تھین سب مہیا ہوئین بروقت فرار ہونیکے شہر سے اونکے پاس ایک پورانا میلا کپڑا تھا جو اونہون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو اونکے سر پر لپٹا ہوا تھا اونکے ہاتھون مین دستانے تھے اور پیرون مین پورانا ہندوستانی جوتا تھا درحقیقت وہ اس سے زیادہ بری حالت مین نہین ہوسکین تھین جسمین وہ آپ تھین

جیمس مورلی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان بسلامت لیگئے تھے اسطرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہین

مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دو نو ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ مین رہتے تھے ہم دونو کی شادی بھی ہوگئی تھی اور میرے تین بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور ہونے والا تھا بتاریخ ۱۱ - ماہ مئی قریب نواخت نو گھنٹے کے مین طیار دفتر جانیکو تھا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا اسمین ایک میرا نوکر آیا اور اوسنے کہا کہ چند ضبط اسٹے ولایتی افسرونکو قتل کرکے میرٹھ سے یہان شہر مین آئے ہین ہماری کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیئے اور مین نے اپنی بگھی واپس بھیجدی ہم دو یا تین گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ بدمعاشان شہر جمع ہوکر انگریزونکو مارتے ہین یہ سنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچھ نوکر ہمارے دروازے پر جاکر کھڑے ہوئے اور ایک نے اونمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چھپ رہو مگر میرا ارادہ یہ تھا کہ باہر جاکر دیکھون تو کیا ہورہا ہے پس ایک موٹی چوبدستی ہاتھ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی نظر نہ پڑا مین اور آگے بڑھا اور وہان تک بھی کوئی نہ تھا آخر اوس گلی کو طے کرکے دوسرے کوچے مین گیا جو بجانب راست تھا اوسمین بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک مرد آدمی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹھا تھا مین تھوڑی دیر وہان ٹھہرا تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیونکا نظر آیا مگر مجھسے بہت دور تھے اور سوائے غل و شور کے اور کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا بخیال اسکے کہ وہ میرے مکان پر آوینگے مین وہان ہی تھوڑی دیر ٹھہرا رہا اور اونکو دیکھتا رہا آخرکار مین نے ایک شور پشت کی جانب سے سنا اور پیچھے پھرکر جو دیکھا تو ایک گروہ آدمیونکا میرے دروازے کے اندر جاتا تھا اونہون نے مجھے باہر کوچے مین دیکھکر چند آدمیونکو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکھکر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چھپ گیا جہانسے ایک راستہ میرے مکان کی طرف

بھی جاتا تھا مگر کہی جگر کھا کر اوس راستے مین ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یا دو آدمی کھڑے تھے مگر اونہون نے
مجھے دیکھکر کچھ نہ کہا وہانسے بھی مین آگے کو بھاگا تھوڑی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی مین سے بھاگتے ہوئے نکلے
اور میری طرف کو یہ کہتے ہوئے آئے کہ مار فرنگی کو اونمین سے ایک کے ہاتھ مین تلوار تھی اور دوسرے کے لاٹھی
جب وہ نزدیک آئے تو مین بھی ٹھہرا اور مین نے ایک ایسا سونٹا اوس تلوار والے آدمی کے سر پر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا
دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر مین نے سر جھکا لیا اور لاٹھی میرے شانہ کو چھوتی ہوئی چلی گئی مین نے اپنی لاٹھی
جو پھرائی تو اوسکے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس عرصہ مین لوگ وہان جمع ہونے لگے اور
مین وہانسے بھی آگے کو روان ہو کر ایک نجار کی دوکان پر پہونچا وہان گاڑیان بہت سی کھڑی تھین اور ایک چھت
گاڑی کا شکستہ زمین پر چھاپڑا تھا اوسمین جگہہ میرے لائق کافی تھی اور مین اوسمین گھس بیٹھا اس عرصہ مین مین نے سُنا کہ چار پانچ
آدمی یہ کہتے ہوئے اودہر سے گذرے کہ ادہر ہی کو گیا مین مارے خوف کے دم بھر اچھی طرح نہین لیتا تھا تھوڑے عرصہ
بعد اونکے جانیکے پھر وہان کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی اودہر سے نہین گذرا اب مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا اور کلارک صاحب
اور اونکی بی بی اور بچونکا آیا مین نے اپنے دلمین کہا کہ کیا وہ سب قتل ہوئے اور اس خیال کے آتے ہی مین نے کہا کہ جو ہو سو ہو اونکے
پاس تک یعنی گھر مین جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنا دیا ان ہی توہمات مین تھا کہ دوبارہ اوس راستہ مین شور و غل
پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل و شور مچاتا ہوا اودہر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزونکو گالیان دیتے جاتے تھے اس اثنا مین کہ دو تین
عورات گھر سے باہر نکلکر نزدیک اوس چھت کے آکھڑی ہوئین اور ایک بچہ اونکے ساتھ تھا وہ اوسکے نیچے جھانکنے لگا کسینے اونکو
کوٹھے پر سے کہا کہ اندر آکر دروازہ بند کر لو مین وہان ایک عرصہ تک چھپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور مین نے سوچا کہ
اسمین ہر جگہہ آدمی ملینگے بعد ازین دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا آیا اور اب مین نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہو اب تو ضرور مجھے
گھر جانا چاہیے یہ کہکر مین باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پوکارا کہ کون ہے مگر مین نے کچھ جواب نہ دیا اور مین روانہ
ہوا یہ گلی وسط شہر مین واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل شہر کے تھی اور اوسمین بقال و بنیے وغیرہ نہین رہتے تھے مگر بابو بنگالی
رہتے تھے تمام بد معاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوئے تھے مین اس راستہ مین صرف ایک یا دو آدمیونسے ملا اور وہ مجھے
جانتے تھے اونہون نے کہا کہ اپنے تئین بچاؤ آخر الامر مین اپنے مکان کی پشت تک جہان ایک باغ واقع تھا پہونچا اور ایک
کھڑکی مین سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کہ کیونکہ تمام دن مین اوس چھت کے نیچے رہا تھا مین نے وہان ہی بندوقونکی
آوازین سنی تھین اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازان معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے اوڑنے کا تھا جیسا مشتہر کر
ہو چکا ہے مین اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب مین مکان کے نزدیک پہونچا تو گرد اوسکے
کرسیان اور گلاس اور رکابیہای شکستہ اور کتب وغیرہ افتادہ تھین اور چند دست بقچہ پوشاک کے جل رہے تھے مین اول ادہر گیا جدہر
نوکر وغیرہ رہتے تھے مگر اوسمین کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاوخانے کی جانب سے کچھ ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی روتا ہو وہان
جو مین گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دھوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑا ہے مین نے اوسکا نام لیکر آواز دی تب اوسنے
آنکھ کھولی اور مجھے دیکھکر رو رو کر کہنے لگا اے صاحب دشمنون نے اون سبکو قتل کیا اونہون نے اون سبکو مار ڈالا اسکے

سنتے ہی مجہپر حالت غشی طاری ہوئی اور مین بیٹھ گیا دہوبی سے مین نے کچھ پانی پینیکو مانگا اوسنے اپنے گھرسے مجھے لا دیا بعد پانی پینے کے مین نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازان اوسنے کہا کہ اے صاحب جب تم چلے گئے تو دونو میم صاحب اور بچے بیکل مخوف بیٹھہ رہے کیونکہ گلی اور کوچے مین شور بہت ہوتا تہا اور آوازین بندوق کی بھی آتی تھین یہ حال دیکھکر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اوسکو بھرا مین نے اونسے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کر لون اونہون نے بجواب کہا نہین ہمکو کچھ اندیشہ نہین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹھیان اور تلوارین اور برچھیان لیے ہوئے اندر حاطے کے آئے کلارک صاحب زینہ پر کھڑے ہوئے اور اونہون نے اونسے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو اون آدمیون نے اونکو سوائے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا ندیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سنکر اندر چلے گئے اور دروازہ بند نکیا اونکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے نوکر سب بھاگ گیے صرف مین یہان رہا جب وہ سب اندر گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے لیجاؤ مگر ہمکو نہ مارو اونہون نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اونکی میم کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تمھاری میم ہے اور خوب ہنسے اب وتہون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب نے تینون بچونکو لیکر غسل خانے جاکر دروازہ بند کر لیا تہا کلارک صاحب آکر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہوگئے جب اونہون نے بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص اونمین سے میم صاحب کے پاس گیا اور اونکے رخسارے کو چہوکر کچھ فحش بکنے لگا کلارک صاحب یہ دیکھکر چلائے کہ او سور اور اوسکو گولی سے ماردیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کرکے بندوق کی نال سے اونکو مارنے لگے یہ دیکھکر مین نے جانا کہ اب یہ لوگ سبکو مارڈالین گے اور مین بھاگ کر غسلخانے کی طرف گیا کہ میم صاحب کو نکال لیجاؤن مگر وہان بھی بہت آدمی موجود تھے اونہون نے مجھے مارا اور کہا کہ یہانسے بھاگ جا نہین تو ہم تجکو بھی مارڈالین گے مین ناچار باغ مین جاکر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹھا وہانسے اول مین نے بڑا شور و غل سنا بعد ازان دیکھا کہ وہ لوگ اسباب نکال کر چارونطرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے شیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازین اونہون نے کہا کہ اب چلو لوٹین اور وہ سب یہانسے چلے گئے یہ سنکر مجکو تھوڑی دیر تو سُن کا عالم رہا پھر مین نے اوٹھکر دہوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور مکان مین جاکر باہر کے کمرے مین دیکھا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میزونکو کلہاڑیون سے توڑا تھا اور سب چیزین فرش پر بکھری پڑی تھین جام اور پیالے کے ڈہیر لگے ہوئے تھے بسکٹ تمام پھیلے پڑے تھے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی جو توڑین تھین تو اونکی بو تمام مین پھیلی ہوئی تھی

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر ایک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسی اندیشے سے مین اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ایدہر اودہر دیکھتا رہا آخر کار دلکو مضبوط کرکے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال ہوا تھا اوسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تھا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑی تو کلارک صاحب کا بیٹا دیوار کی ایک میخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تھا اور اوس سے جو خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اوسکے ایک چشمہ خون کا بنا ہوا تھا افسوس کہ یہ قتل اونہون نے مان کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکھکر مین نے اپنی آنکھین بند کرلین اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اوس سے زیادہ نادیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اونکی میم دونو پہلو بہ پہلو

پڑے سے مجھے یہ حال مجھسے بیان نہین ہوسکتا اور مین بیان نکرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کرچکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب اولاد ہونیوالی تھی

مین چیخنے کی آواز سنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکھا کہ دھوبی منکو ہاتھہ ملکر روتا ہے وہ دروازۂ غسلخانے سے پرے کھڑا تھا مین دوڑکر دروازے تک گیا مگر غسلخانے مین نجاسکا کیونکہ وہان وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہو مجھسے تو اسکا خیال بھی نہین ہوسکتا کہ مین مثال میم صاحبہ کلارک صاحب اپنی میم کو دیکھون مین وہان بحواس ہوکر دونو ہاتھہ زانو پر رکھکر بیٹھ گیا مجھے اوسوقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہے جو اشک کو آنکھونسے آنے نہین دیتا مجھے معلوم نہین کہ کتنی دیر مین وہان بیٹھا رہا آخرش دھوبی نے آکر کہا کہ ادہر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا مناسب وقت نہین اور وہی مجھے اوٹھاکر اپنے گھر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تھا اور تاریکی ہونے لگی تھی گمان مین آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گھر مین آوینگے مگر مجھے کسیکا اعتبار نہ رہا تھا دھوبی نے مجھسے کہا کہ آج رات کو مین تمکو اپنے بھائی کے گھر لیجاؤنگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہے اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بھی کسیطرح شہر سے باہر پہونچ پھر تم کرنال چلینگے مین اوسکے گھر کے اندر جاکر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا تھا کہ ایک گروہ بدمعاشونکا حاطے کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور جابجا بعدازان ایک کھڑکی کی راہ سے جو متصل اس مکان کے تھی باہر چلے گئے مین نے خود سنا کہ ایک نے اونمین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہے اب میرے نوکر بھی واپس آئے اور آپسمین ذکر واقعۂ مذکورہ بالا کا کرنے لگے اور مجھکو نہایت خوشی ہے کہ دونون نے مجھے بھی مقتولونمین تصور کیا ایک نے اونمین سے کہا کہ میم صاحب اور بچون کا مارنا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اوسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے مین آہستگی باغ مین گیا اور دھوبن کی کرتی پہنکر اور چادر اوڑھ کر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچکر دھوبی سے ملا وہ مجھے ساتھہ لیکر اپنے بھائی کے گھر گیا ہر جگہہ راستے مین نہایت کھلبلی مچ رہی تھی اور ہر جانب میگزین ایک تیز شعلہ نمودار تھا اور باہر فصیل کے بندوقین چل رہین تھین جب ہم قریب اوسکے بھائی کے مکان کے پہونچے تو دھوبی نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشہ مین ٹھہرو مین اندر جاکر دیکھون کہ کون کون ہین یہ امر میرے واسطے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد ازان معلوم ہوا کہ دھوبی کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے سب کپڑے اوسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانیکی تجویز نکرتا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تھا مین اوس گوشہ مین بہت دیر تک ٹھہرا رہا اور آدمی اکثر ادہر ادہر آتے جاتے تھے اگر اونکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اونکے قریب موجود ہے تو خدا جانے کیا ذلتین اوٹھانی پڑتین مین تمامی عمر شہر مین رہا ہون مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اون وارد وصادرین سے مجھسے ہمکلام ہو اور میری چادر کے بے ترکیب اوڑھنے سے مجھے شناخت نکرلین اس کشمکش پیچ مین مین تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھینگے اور پردہ کھل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دلمین پیدا ہوا لیکن آخرکار دھوبی نکلا اوسکے آگے آگے ایک لڑکا کپڑونکا لدا ہوا تھا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسرے کوچہ مین چلا یہ دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ دیکھو یہ بھی مجھے چھوڑکر جاتا ہے خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اوسکی خدمتگذاری اور ایمانداری کا

خیال آیا تو دل سنے کہا کہ یہ اسواسطے ادہر نہین آیا کہ اور کسیکو میری جانب خیال نہوا اسی سبب مین اوسوقت وہان بیٹھا رہا جبتک
دہوبی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازان مین اوٹھا اور اوسکے پیچھے ہو لیا اور آگے آگے جاتا تھا اور مین کچھ فاصلے پر پیچھے تھا
جب تک اوس کوچہ کے باہر ہوئے جسمین اوسکا بھائی رہتا تھا بعد ازان اوسنے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا مین اوسکے پاس گیا
تب اوسنے کہا کہ اوسکا بھائی بے ایمان ہے وہ کبھی تمکو نہ بچاتا اور مین اس بہانے سے آپ نکل آیا ہون کہ ایسے وقت شہر مین
رہنا مناسب نہین جب اسطرح کا فساد برپا ہوا اور مین اپنے گانو جاؤنگا یہان نہ رہونگا ہم دونو دروازۂ شہر کے باہر نکلے اور
کسینے ہمکو نہ روکا ہم براہ سڑک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دہوبی نے یہ صلاح دی کہ اب کرنال جانا مناسب ہے
کرنال کا راستہ وہانسے دور تھا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کرکے وہان پہونچنا تھا الغرض ہم اودہر کو روانہ ہوئے اور
راستہ مین اکثر آدمی وارد و صادر ملے مگر کسینے ہم سے کچھ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روان تھے اور قریب شام کے کرنال کے راستے پر
پہونچے یہان اور ہی معاملہ تھا یہان جو لوگ جاتے آتے تھے اونکی تلاشی لیجاتی تھی کہ کچھ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون
ایک گروہ مفسدین نے ہمکو گھیرا اور کہا کہ یہ بوڑہا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہے دہوبی نے سب تال اوس سے کہا کہ میرا
بوجہ دیکھ لو جب اونہون نے اسکو دیکھا اور اوسمین کچھ نہ پایا ہمکو چھوڑ دیا مین نے اب دہوبی سے کہا کہ آیندہ اگر کوئی گروہ مفسدان ملے
تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیکو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہے اوسکا ذکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اوسنے آیندہ ایسا ہی
کیا جسکے سبب کسینے ہمپر پھر کچھ شبہ نکیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور
تاریکی شب ہی مین مین بیل پر سوار ہوکر منزل طے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چھوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹھہرے ہم
ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائین آکر تالاب پر جو بڑا متصل تھا ٹھہرا دہوبی کچھ کھانا لانے گیا اور مین وہان
ہوا سرد جو چل رہی تھی سو گیا جب دہوبی کھانا لیکر آیا تو اوسنے مجھے جگایا اور اوس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون
یہ فرنگی ہے جبنے یہ سنکر اوسکی خوش آمد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسیکو تکلیف نہین دیتا ہون اب مین ان
پارچہ زنانہ سے تنگ آیا تھا اور درحقیقت مجھے شرم بھی زنانہ بھیس سے آتی تھی اور مین نے یہ خیال بھی کیا کہ دہلی سے استنے
فاصلے پر اب کون تکلیف دہ ہوگا ان خیالات سے مین نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زنانہ چھوڑ کر لباس مردانہ شال گاذران
پہن لیا اکثر گانووالے ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اوڑاتے تھے مگر کسینے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی راستے مین
مین نے دیکھا کہ ایک انگریزن کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان مین پڑی ہے اور جب مین نے دیکھا کہ ایک گروہ لٹیرا اسکی طرف اودہر کو
جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اوسکے پاس لاش ایک انگریزی لڑکی کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کی تھا اوسکے معائنہ سے
معلوم ہوتا تھا کہ اوسکو لاٹھیون سے مارا تھا مین نے اوسکو وہان دفن کیا مگر قبر اوسکی برائے نام تھی یعنی تھوڑی سی ریگ اوپر ڈالکر
سرکا کر اوسکی لاش وہان رکھکر وہی ریگ پھر اوسپر ڈالکر اوسکو دبا دیا تھا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سُنا کہ چند
صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور جاہا کہ اونسے جا ملون مگر اونکے پاس تک پہونچ سکا قبل از اس فساد کے میری ٹانگ
مین درد تھا اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہوگیا تھا اکثر مجھسے چلا نہ جاتا تھا تو مین گھسیٹ کر رکھتا تھا مگر
چلنا ضرور تھا اگر ایسا موقع نہوتا تو کبھی مین ایسی تکلیف گوارا نکرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہی کہ کوئی ایسی سخت تکلیف ہو

مگر اوسکے کہ گو وہ سختی اور تکلیف کچھ معلوم نہین ہوتی اور انسان اوسکے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے

بروز ششم بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پہونچا وہان مجھے ایک نیک سمیرٹن ملا اور مجھکو اندیشہ و فکر و خطرۂ جان اب رفع ہوگیا لیکن مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہ دکھایا نوبت لب بسام پہونچی اب مجھے کچھ کچھ افاقہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کرنے کا مقام ہے کہ زمانۂ سلف سے اب تک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہے کہ بچہ غیر زائیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہاے انگریزان جلاتے بھونے اور تڑپتے ہوئے تلوارونکی نوک پر مخزے اوٹھاکر بازارون مین پھرائے گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبروے ہزارہا آدمیونکے برہنہ اور بصد ذلت و خواری بیگناہ قتل کی گئین تھین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئین تھین یا زندہ جلائی گئین تھین تمام ان قبیح اور ناشایستہ حرکات ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیونکی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی کسی طرح کی حفاظت تلطف آمیز یا سوے مہمان نوازی کا بیان کر سکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ ماہ مئی میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اوسکے پاس تھا جو اوسنے دریائے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آنے تک راستے مین کئی جگہہ اوسکو بدقت اوس بچے کے مار پڑی اور تکالیف ہوئین مگر اوسنے اوسکو بچایا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین آکر جب انعام کو واسطے لیگیا اور اوسکو روپیہ بعوض حفاظت کے دینے لگے اوسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اوسکے نام سے کندہ کروا دیا جاوے جسکے سبب یہ امر یادگار رہیگا

حالات معرکۂ دہلی مقدمہ دہلی مین جو باخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اسواسطے مکرر اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل متصور ہوا

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اوسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا بٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تھا سات سو پچاس نفری مین سے جو ایک مہینا بیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے صرف دو چار آدمی یہ قصہ پرغصہ کہنے کو باقی رہے لفٹنٹ ڈلافوسی صاحب و لفٹنٹ طامس صاحب ۵۳ رجمنٹ کے اور انسائین براون صاحب ۵۶ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لیگئے تھے تین مرد اور چار عورتین اور بھی سنتا ہے کہ بچکر الہ آباد پہونچین تھین مگر اونکا نام سننے مین نہین آیا یہ لوگ اوس قتل سے بچ رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور مین اوسوقت تک مخفی رہے جب تک جنرل ہیولک صاحب کی فوج مقام مذکور مین پہونچی

یہان کچھ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دھوندو پنتھ وہ شخص ہے جسکو باجی راو پیشواے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشواے مذکور سرکار کا پنشن خوار تھا اور ماہ دسمبر ۱۸۵۱ع مرگیا پیشواے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹھ لاکھ روپیہ سالواری نانا کو نہین ملی اور یہ شاید باعث اوسکے انحراف کا اوسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزون سے معلوم ہوتا تھا اور اکثر اونسے بتواضع پیش آتا تھا یہ شخص بٹھور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور کے واقع ہے بود و باش رکھتا تھا اور اس ضلع مین پیشواے مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا اوس شخص کو سرکار سے اجازت پانچسو سوار و پیادہ اور تین ضرب توپ کی دی رکھی تھی

اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاونی افواج اور شہر وسیع مقام قریب پانچ میل طول مین بجانب راست دریاے گنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت رہی تھی مگر اب بہت کم ہوگئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ جو کمک جوادنکو بھیجی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی ۶۱ نفر سپاہی اور چھہ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھہ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور تہتر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے معہ بیمار و بیکار اور ۱۵ نفر اول مدراس فیوز لیرکی اور فوج ہندوستانی مین سے دوم رجمنٹ سواران غیر آئین اور اول و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولنداز متعلقۂ باڑی کے تھے اور جنرل سر ہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے ماسوا گورہ مذکورۂ بالا عیسائی اور ولایت زاانگریز اس چھاونی مین بکثرت رہتے تھے اکثر اونمین کے متعلق بدفاتر ملکی و سڑک آہنی و نہر وغیرہ کی تھی اور میم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی جو لکھنؤ مین مقیم تھے رہتی تھین بدین نظر اسمین کچھ شک نہین کہ یک نفری عیسائیون کی یعنی باشندگان یورپ کے سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہوگی

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پہونچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیادہ حاطۂ بنگالہ مین ہوگئی تھی کانپور مین بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ و اول رجمنٹ ہندوستانی جو سالہاسال سے یکجا رہتے تھے اور اونکے ارادۂ فاسد برملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر اوسکی انسداد کی سواے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک گورہ مین بھیجا گیا تھا اور اوسکے بھیجانے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور وقت شب چھاونی ہندوستانی مین آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانہ کو وہان بھیجدیا تھا اب میم لوگ اور سوداگر چھاونی بھی آکر بارکون مین پناہ گیر ہوئے ایک کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب افسرونکو حکم ہوا کہ اپنی اپنی رجمنٹ کی چھاونیو مین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی تھی کہ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہے اور یہ بھی مشہور ہوگیا تھا کہ توپخانے والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم نجاات اونکے جو کارتوس مذکور لینے مین انکار کرینگے اپنی توپین سر نکرینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ دلونپر غالب تھا یہانتک کہ بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور کہ روز مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ بھی سلامی معمولی بھی فیر کرنی مناسب متصور نہوئی

نانا بٹھور والے نے ظاہر کیا کہ درصورت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اسلیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتاریخ ۲۲ ماہ مئی اوسنے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گو وہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بھی گارد موجود رہا دوم رسالہ اودہ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب متعلقۂ ۳۰ رجمنٹ چھاونی مین تعینات ہوئے کہ وہان گشت کیا کرین اور اپنے پہرے مقرر کرین

چند روز بعد طرلقیہ اودہ رسالہ مین بھی کچھ شبہ پایا گیا اسواسطے رسالہ مذکور کو روانہ فتحگڈھ کیا اور اونکی ہمراہی مین کپتان ہیس صاحب متعلقۂ ۶۲ رجمنٹ جو سکتر لشکری مسٹر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقۂ ۱۷ رجمنٹ گئے اور ایک یا دو روز بعد اونکے لفٹنٹ عیش صاحب نصف باڑی توپخانہ اپنی لیکر روانۂ مقام مذکور کے ہوئے دو چار منزل پہونچکے تھے سواران رسالہ نے فساد شروع کرکے کپتان ہیس صاحب کو قتل کیا چند سکھ جو رجمنٹ مین تھے بطرف کانپور روانہ ہوے اور راستے مین سے لفٹنٹ عیش صاحب کی باڑی سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی

رسالہ سے ابھیکر بھاگ نکلے جنرل ویلر صاحب نے سب حال سنکر لکھنؤ انکو رخصت کیا مورچال بارکھانی ۲۳ رجمنٹ شاہی کی ڈیوڑھین باندھنی شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارکھانے مذکور مین آکر رہا کرین

تاریخ ۲ جون اول کمک جسمین دو کمپنی ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور ۔۔ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی بھی پہونچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکور یا اکی معہ اوس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانہ لکھنؤ کی گئی

تاریخ ۴ جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکھ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکھ روپیہ خزانہ مین جمع تھا اور کچھ تدبیر اوسکے لیجانے کی یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو بکثرت اوڈنیس اور میگزین مین پڑا تھا عمل مین نہ آئی اس واردات کا یہان بیان کرنا اسواسطے ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد رکھا گیا تھا بلکہ جو حال گزرتا تھا اوسکا بھی کچھ خیال نکیا گیا تھا عہدہ داران رسالہ دوم اور رجمنٹ اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چھاونی مین شب باش ہوا کرین

تاریخ ہشتم ماہ مذکور بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی چھاونی چھوڑکر باہر فساد شروع کیا مگر اسنے اپنے افسرونکو جو احوال شروع ہنگامہ سنکر اپنی اپنی چھاونی مین آگئے تھے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گئے جو سول لائین مین بجانب غرب شہر واقع تھے اور ان دونو مقامون پر بلا مقابلہ گارد متعینہ کے قبضہ حاصل کیا من بعدہ جیلخانے مین گئے اور سب قیدیونکو رہا کردیا اور تمام مکانات و دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہٗ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور مین پہونچکر قیام کیا قبل از دوپہر رجمنٹ ۵۳ و ۵۶ بھی مقام مذکور مین جاکر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پاکر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضہ مین کرکے اور مقام مفسدان مین جاکر اونکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چلکر تمام مکانات منہدم کردو اور کل افسران و سپاہ اور باشندہ عیسائی انگریزونکو قتل کرو بعد اوسکے دہلی یا لکھنؤ چلینگے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے مین رکھنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چھوڑ دینگے

بموجب اوسکی صلاح کے کاربند ہوکر اور اپنے تئین اوسکے ماتحت گردانکر اوسی شام کو مفسد واپس کانپور مین آئے اور نانا نے بے تامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بھیجا کہ اب مین تمسے لڑنے آیا ہون

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے اونکو دھمکاکر اور ہر ایک سے جو اونکو ملی اوسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اونکے ہاتھ لگا اوسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دو اپنی توپین اور دو کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تھا سامنے ویلر صاحب کے کمپ کے قایم کین اور گولہ باری دس بجے صبح کے تاریخ ۷ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ جنرل ویلر صاحب نے کیسی خراب اور بے موقع جگہہ پسند کی تھی اور تدابیر اوسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تھین

۳۲ ویو ۳ رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تھے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شرقی کنارہ شہر پر تھین یہ بارکین یکمنزلہ تھین اور فی بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیونکے رہنے کے لائق تھی ایک اونمین سے سرپوش تھی اور دوسری کھلی ہوئی مگر دونو کے آگے برآمدہ بنا ہوا تھا دیوار پختہ تخمیناً یکصد و تیم فٹ چوڑی تھین اور ایک کنوا اور معمولی مکانات ملازمین

ہر ایک بارک سے متعلق تھی

گردان بارکونکے ایک خندق کھودی تھی اور مٹی خندق کے باہر کیجانب بطور فصیل یا دیوار کے ڈالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ کے بلند ہوئی تھی مگر یہان اسطرح پڑی تھی کہ گولی بھی اوس سے نہ رکے اور اسیطرح صاف میدان دونو طرف توپونکے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شی اونکے محفوظ رکھنے کی موجود نہ تھی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارک اور اشخاص موجودہ مورچال کی دے سکتا ہے حالانکہ بارکونسے تھوڑے ہی فاصلے پر حفاظت کی جگہہ کافی واسطے بنادیق اور توپونکے موجود تھی جس سے مفسدونے اپنا فائدہ اوٹھایا

واسطے گھیرنے یعنی محفوظ رکھنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تھی مگر خیال مین گذرتا ہے کہ شاید قلب دوران وسختی مٹی کی جو اوخر گرما مین شامل تہیر ہوجاتی ہے باعث طیار نہونے مضبوط دیوار آڑ کا ہوا ہوگا فقط

اب پھر مطلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورۂ بالا سے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضہ مین ہونے میگزین کے ہوا اور عرصۂ چند گھنٹہ مین اونہون نے بارکون کے اوپر چودہ ضرب توپ اور غبارون سے آگ برسانی شروع کی

اول تو محصورون نے بھی خوب جواب اونکے توپونکا دیا مگر چندان فائدہ نہ اوٹھایا کیونکہ اونکی توپین فیلڈ گنز یعنی توپین اور چھوٹی تھین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکونسے تھے اور اونکی توپون نے بھی اس روز چندان نقصان محصورون نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل مین لائے یعنی دین کا جھنڈا شہر مین کھڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہون اور جو شامل نہوئے اونکو دہمکایا اور طعنے دیے اور اونپر جبر بلانے کیے اور محصورونکو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج ناناکی بہت جلد بکثرت ہوگئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تھی اسکا کچھ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہرطرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جسمین لاکھارو پئے تھے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تھے اوسکے قبضے مین تھا گولی بندوقونکی بلا فصل اوران مورچون پر عمارات متصلہ سے آتی تھین اور توپہاے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی تھین اور اونکی گولی سیل وغیرہ کی دیوار خشتی بارک پر علی الاتصال گرتی تھی خس پوش مکانونکو جنمین بیمار او بیکس عورات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہ ہاے کارکیس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورۂ بالا مین سے زندہ جل گئے اور دواخانہ بھی برباد ہوگیا اور سب بیمار وغیرہ بناچاری ایک مکانمین بتنگی رکھے گئے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبرگیری کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین آگیا تو بناچاری اونہون نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار اونکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہوگیا اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی مین ہوگئی

ایک نالہ یا خندق تھوڑے فاصلے پر روبروے مورچال کے واقع تھا اوسکی راہ سے دشمن بجانب بارک آگے بڑھے اور یہانسے گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگی

بجانب عزیب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اوسکی ناتمام دیوارونکی پشت پر دشمنون نے اپنے بندوقچی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملا او رہو کر اونکو مقام مذکورسے پسپا کیا اور اپنے پہرے دو بارکون مین قائم کئے کیونکہ سپاہ محصورین اسقدر کثرت سے نہ تھی کہ دشمنونکو دوسری جانب دیوار مذکور کے بھی بندوقچی قائم نکرنے دیتے اب آمد و رفت بارکونکی مشکل ہوئی کوئی شخص

اپنے مقام محفوظ سے کچھ فاصلے تک نہین جا سکتا تھا کہ بیس بندوقین اوس پر سر ہوتی تھین اور دل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین ہوکر جو قریب کوئے کے تعمیر ہوئی تھی بھر لایا کرتے تھے اب دیوار مذکور صدمات گولہ سے منہدم ہو گئی اور پانی جان سے ہاتھ دہو کر ملتا تھا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع زیست کا چھوڑ جاتا تھا

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکون کی یا چند روزہ حفاظت نباتات خیمہ وغیرہ کی باقی رہگئی تھی خوراک ایک مقام سے دوسرے مقام تک دن کو نہین پہونچ سکتی تھی اور لاش مردونکی وقت شب اوٹھا کر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تھین

توقع کمک کی آنیکی تاریخ ۱۴ جون کو تھی مگر روز بروز امید ہی مین گذرتا تھا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی رسد کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتین سب محصورین اوٹھاتے تھے اونکا تصور بھی مشکل سے ہو سکتا ہے

تاہم محصورین حملہ آور ہوکر جو توپین متصل آجاتی تھین اونکو لیکر میخ مار دیتے تھے اور واپس بارکون مین بغیر اوٹھائے نقصان کے چلے جاتے تھے اور کبھی کچھ تلف جان بھی ہوتا تھا مگر مفسدین پھر اور توپین میگزین سے لیکر اونکی جگہہ قائم کر دیتے تھے یا اون ہی توپونکی درست کر لیتے تھے اور ہر چند مقام بارکونکا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکھتے تھے کہ اوس پر حملہ آور ہون

اسوقت مین صرف محصور والے ہی کچھ تکلیف مین نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوئے تھے اور اکثر ہندوستانی جن پر شبہ اعانت اور خدمتگزاری فوج انگریزی کا ہوتا تھا وہ بھی قتل ہوتے تھے ایک فرد جاسوسون اور مخبرون کی طیار ہوکر اون لوگون سے روپیہ بطور جرمانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا

تاریخ ۲۴ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہہ قائم رکھی اونکا نقصان سپاہ صرف مقتولین مین زیادہ ۲۵۰ نفر ہوا تھا اور میم لوگ تکلیف و مشقت اوٹھاتے اوٹھاتے دیوانی ہو گئین تھین بتاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بھیجا اور کچھ عجب نہین اوسنے بھیجا ہوگا اور اوسکے پیغام کی سماعت بھی ہوئی

کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جسنے اول سے دلیری محصورین کی بڑہا رکھی تھی اور جو اونسے حملہ کرواتے تھے محصورین کا حال تباہ دیکھکر اور اقرار نانا پر اعتماد رکھکر اجازت دستخط کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اسکے خلاف مین دیتے تھے مگر صلح طرفین سے منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئین کہ مابقی محصورین کو الہ آباد تک پہونچا دین اور تاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیونکی جانب روان ہوئے

اب موقع اوس قبیح اور زبون دغا بازی کا آگیا تھا جو کبھی نہ ہوئی ہو گی یعنی یہ لوگ کشتیون پر اچھی طرح بیٹھے بھی نہ تھے کہ حسب قرارداد سابق ملاح کشتیونکی چھپر خس کو آگ لگا کر کنارے پر دوڑ آئے اور فوراً گراب اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس کشتیان جو اونکے واسطے طیار ہوئین تھین اون مین سے دو کسیطرح سے چل نکلین مگر اونمین سے بھی ایک صدمۂ گولہ سے شکست ہو گئی مگر اوسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تھی جان بسلامت لیگئے اور ان اٹھائیس باقیماندہ کشتیونکے سوارون

مین سے کچہ تو قتل ہوئے اور کچہ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی روان ہو گئی تھی اوسمین پچاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا مین جاتی تھی اور دونون کنارون پر سے مفسد بہیر
غلولاندازی مثال آتش بازی کر رہے تھے قریب چھہ میل جاکر کشتی مذکورہ دریا پر جا اٹکی اور سواران کشتی مذکور تا شام متوقف رہے
رات کو سب نے ملکر اوسکو ریت سے نکالکر روان کیا اور آٹھہ میل تک پھر وہ بندرو کی مگر مضاف گڑہ مین پہونچکر پھر اٹک گئی یہان پھر
مفسدین اوسپر حملہ آور ہوئے اور اکثر کشتی نشینون کو قتل کیا مگر آخر کار پسپا ہو کر کانپور بھاگ گئے اونسے احوال کشتی و کشتی نشینان
استماع کرکے نانا کی دو پوری رجمنٹ اونکی تعاقب مین روانہ ہوئین بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اوسنے کشتی کو وہان سے
سرکا دیا اور وہ پھر روان ہوئی مگر بباعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پھر ریت پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو
کشتی نشینون نے دیکھا کہ اونکے پیچھا اور دغاباز دشمن اونکے ساتھہ کنارۂ دریا پر آ پہونچے اب کشتی ۳۰ میل کے فاصلہ پر کانپور سے
بمقام شیوراج پور آ پہونچی تھی

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی اوسمین سے بجانب کنارہ اس ارادے سے آئے کہ دشمنونکو بھگا دین اور
انکو اونہون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آکر خشکی پر زیادہ دور تک اونکے تعاقب مین نکل آئے مفسدین نے وہان اونکو گھیر لیا
یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گئے اور بناچاری کنارۂ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گئے جب مفسدین
بہت ہی قریب آ گئے اور اونکا بہت زور بڑہا تو ناچار کہین پناہ کی جگہہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا اوسمین پناہ گیر ہوئے تاکہ چند
دم لین دروازۂ شوالہ پر ایک تو اونمین سے کام آیا اور باقی بہ تفرقہ اوسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہ ہوئی
تو اونہون نے اپنی بندوقین پھر سنبھالین اور اکثر مفسدین کو کشتہ و خستہ اور ناقابل جنگ آیندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ
انگریزان سے بھی اتنے خائف تھے کہ اونپر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لاکر دروازہ شوالہ کے آگے لگادی اس تدبیر سے بھی کچہ اثر نہوا
بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اوسکو آگ سے جلادین افسوس کہ عمارات شوالہ
گول تھی اس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کارپردازی نہ دیکھکر مفسدین نے بارود
اوسپر رکھکر اوڑانی شروع کی جسکے دہوئین سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہونے لگا اب اونہون نے
ارادہ کیا کہ باہر نکلکر بجانب دریا روان ہون جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چار طرف فراری ہو گئے چہ یا سات انگریز جو شناوری
سے آشنا نہ تھے دشمن کے غول مین گہس گئے اور جان عزیز کو اوسقدر قیمت گران پر دیا جسقدر اونسے ہو سکا اور باقی صاحب لوگ
دریاے گنگ مین کود پڑے اور اونمین کے اول ہی قتل ہوئے تھے اور تیسرا شناوری سے تہک کر قریب کنارے کے آیا تھا
کہ وہان وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب چھہ میل تک شناوری کرتے ہوئے گئے گو تین انمین کے زخمی تھے اور وہان اونکو دو یا تین
سپاہی ایک راجہ خیرخواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دگبجے سنگہ راجہ بیسواڑہ من مضافات اودہ تھا چونکہ تین دن
کے فاقے سے یہ صاحب لوگ تھے اور پہر آدہ میل سے کوئی اونکے تعاقب مین بھی نہین آیا تھا اون صاحبون نے اب اپنے تئین محفوظ
سمجھکر راجہ کے پاس پہونچایا اور راجہ نے اونکی محافظت اور خبرگیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی کی
اور آخر کار کچہ سپاہی دیگر تابہ کمپوے فوج سرکاری جو الہ آباد سے کانپور روا سطے شامل ہونے فوج زیر حکم بریگیڈیر جنرل

ہیولاک صاحب کی جاتی تھی پہونچا دیا

اون صاحبون مین سے جو کشتیون پر سے مقید ہوئے تھے اکثر تو اوسی روز قتل ہوئے تھے اور باقی یعنی عورات و لڑکے ولایتی افسرون اور سپاہیون کے ایک مکان واقعہ چھاونی کانپور مین قید کیے گئے تھے ان قیدیون مین سے قلیل نے تو تکالیف سے بباعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطے دیکھنے اور مصیبتون کے زندہ رہے وہ وقت بوقت جبکہ خبر فتح الہ آباد کی فوج کی آئی تھی گروہ مفسدونکے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پہونچی اوس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوئے اور جسوقت فوج سرکاری چھاونی مین داخل ہوئی علامات قتل و خونریزی کے تازہ تھے زمین قیدخانے پر خون اور بال پھیلے ہوئے تھے اور کنواجو متصل مکان مذکور کے تھا اوسمین لاشین قیدیون کی ہوئین پڑی تھین یہ دیکھکر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہونچے تو سہی مگر افسوس کہ بدیر پہونچے

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوئے ہین اور جو بیان لفٹنٹ دلافوسی صاحب سے معلوم ہوئے تھے اونکی وضاحت بیان مسماۃ میرین سے بھی جو بطور آیا ملازم گرین ذی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تھے ہوئی اسواسطے ذیل مین درج ہوتی ہے

بعد دس روز کے ایک گولا اوپر چھت ایک مکان پختہ کے جو سو جال مین واقع تھا گر کر پھٹا اور اوسنے تمام مکان مین آگ لگا دی تمام اچھی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبونکے اور بچونکے سوخت ہوگئے اسواسطے اب اونکو ازحد تکالیف مین گذران کرنی پڑی کھانا بھی بہت کم پکتا تھا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی میم لوگون اور بچونکے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر کئی روز تک اونکو کھانا بالکل نہین ملا تھا اس عرصہ مین قریب ایکسو پچاس مرد و زن و بچہ بیماری و زخمون سے مرگئے خصوصاً عورات و بچہ بکثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوئے اور کچھ دیوار و نکے گرنے سے اور بعضے تفکرات و تکان و تکالیف سے مرگئے جیکوبی صاحب کی میم ایک نواب کے گھر مین مخفی تھی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اوسکو ملباس ہندوستانی برای حفظ جان لکھنؤ بھیجے اور میم صاحبہ روانہ ہوئی گھاٹ تک پہونچی تھی کہ ایک سوار نے اوسے شناخت کیا اور گرفتار کرکے نانا کے پاس بھیجدیا نانا صاحب نے اوسکو گرین ڈی صاحب کے ساتھہ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے تنگ آئے تھے کہ اونہون نے نانا سے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے اونکو جواب دیا کہ کچھ اندیشہ نکرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اوسنے میم صاحب مذکورہ سے پوچھا کہ تم ہمارا خط جنرل ولیر صاحب کے پاس لیجاؤ گی جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاؤنگی غرضکہ چٹھی لکھی گئی اور مصحوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کے مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کمپو کے پہونچے تو اول سپاہیون نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا مگر جب زبان انگریزی مین کچھ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی

مضمون چٹھی مذکور کا یہ تھا کہ یہ تمھارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمھاری مرضی لڑنے کی نہو کہ تم جتنے اب زندہ ہو الہ آباد چلے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمھارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور چھوڑ دو اور تمھاری جان بچ جاویگی فقط جب میم صاحبہ موجال مین پہونچی تو جنرل ولیر صاحب اوس سے ملنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر نانا کو کچھہ قرار مدار کیا چاہتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود آکر کرے یہی جواب جیکوبی صاحب کی میم نانا کے پاس

لے گئین نانا نے بجواب اسکے کہلا بھیجا کہ اگر اوس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اس بات کا جواب مین خود جا کر کہونگا جنرل صاحب نے کہا تا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا بمراہی اپنے برادر بابا بھٹ و برادرزادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اوسکی ملاقات کو وہان آئے نانا نے کہا کہ اپنی عورات اور بچونکو الہ آباد پہونچاؤ بعد ازان اگر تمہارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو آ کر لڑنا ہم تم سے اس امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دہرم کے بموجب قول و قسم کرو اور ہم انجیل پر عہد کرتے ہین کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانا نے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم دست گیری کرتے ہین اور جو ہم پر اعتماد رکھتا ہے ہم اوس سے دغا نہین کرتے اور اگر اوس سے بھی ہم دغا کرین تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمکو اسکی سزا دیگا جنرل ویلر صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے تو ہمکو ابھی مار ڈالو دیکھو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہین ہے نانا نے جواب دیا کہ ہم تم سے دغا نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکھو اور رسد وغیرہ تمہارے ساتھ کرکے تمکو ہم الہ آباد پہونچا دین گے یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اس باب مین صلاح کی سب سپاہ نے کہا کہ ہندوستانیونکا اعتبار نکرنا چاہئے وہ تمہارے ساتھ دغا کرینگے مگر چند آدمیون نے کہا کہ انکا اعتبار کرنا چاہئے اور یہ بہت مناسب وقت ہے آخرش یہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جا کر کہا کہ تمہاری شرائط ہمکو منظور ہین تم ہمکو صرف فتح پور تک پہونچا دو آگے ہم الہ آباد بآسانی چلے جاوینگے اسکا جواب نانا نے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد تک بحفاظت پہونچا دینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان تمہارے پوش کر کے طیار ہون جب نانا نے دیکھا کہ سب باتین تصفیہ پا چکین اوسنے کہلا بھیجا کہ خزانہ کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے خزانہ میرے پاس بھیجدو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اونکے پاس تین لاکھ روپیہ تھا اب نانا نے کہلا بھیجا تمہاری حاضری اور کھانا کل کشتیون پر ہوگا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کردو جنرل صاحب اسپر بھی راضی ہوئے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹھے تھے کہ ایک پیغام نانا کا اس مضمون سے آیا کہ آج کشتیان طیار نہو سکین تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہو اور چند باتین ایسی ایسی کہلا بھیجین جنرل صاحب نے اسکے جواب کہلا بھیجا کہ ہم رات کو روانہ نہونگے شاید تم کچھ فریب ہم سے کرو اسکے جواب مین نانا نے کہا کہ بہتر چار بجے شام کے روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا سب خزانہ اونکے پاس سے لیگیا اب پھر اونکی روانگی مین کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور بچہ لوگ ..... اور جنرل صاحب نے نانا کو دریافت کیا کہ ہمارے سب لوگ کبھی ہماری ساتھ جاوینگے یا نہین نانا نے کہا ہان سکو لیجاؤ ..... روز اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کی پیدا ہوا تھا مگر تاہم اونہون نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہے روز یکشنبہ نانا نے کہلا بھیجا کہ نوکرون کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کرلینگی یہ سنکر سبکے دلون مین اندیشہ پیدا ہوا سات بجے صبح کے مفسدین نے آ کر مورچال کا محاصرہ کر لیا اور سب صاحب لوگ اب اونکے اختیار مین آ گئے نوکر بھاگنے لگے اور دشمنون نے اونکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچا کر بھاگ گئے اب سبکو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گھس آئے اور آ کر کہا کہ کشتیون پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور بچے ہاتھیون پر اور ڈولیون پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ مردان سے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچکر کشتیون پر سوار ہوئے جب وہان جا کر اونہون نے کھانا طیار دیکھا اور سب سامان

درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل اونمین کے کشتیون پر سوار ہوچکے تھے اور باقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ اونپر
چلی اوسمین کانسٹر گولیان بھری تھین اور یہ توپ اور دیگر توپ جو بعد ازین سر ہوئی تھین سب چھپا کر رکھی تھین اس گولہ سے ایک کشتی
مین آگ لگی اسکے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جسنے چار کشتیونکو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی مین کود پڑے اور سپاہیون نے
بھی بند وقین اونکو مارین سوار معہ گھوڑے پانی مین اوتر گئے اور اکثر آدمیونکو اونہون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیونکے سوار جو
انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سوار آٹھ عورات اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اونمین کے زخمی تھے اور نانا نے
کہا کہ اونکو قتل نکرو قید رکھو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تھے اوسکو سپاہی کھینچکر لے گئے بیچارے جو کشتیون پر تھے وہ گریہ و بکا
کرتے تھے اور جو پانی پیچھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کرکے اپنے گھر مین لے لیا
اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرجا گھر کے پاس رہتا تھا دختر مذکورہ اوسکے گھر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو
بازار مین گیا اور وہان شراب پیکر بدہوش ہو گھر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پا کر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے بھائی
اور والدہ اوسکے لڑکو نکا اور اوسکی بی بی کا بھی سر تن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے مین کچھ سوار اوسکو ملے اوسنے اوسنے کہا کہ
جاؤ گھر مین جا کر دیکھو مین نے کس خوبی سے رسالدار کے پیر پھیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکھا کہ سب قتل کئے ہوئے
پڑے ہین جب یہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کوئے مین کود پڑی اور اوپر سے لوگون نے اوسکو مار ڈالا بعد ازان یہ دیکھکر کہ ایک دختر
خورد سال نے کیا سانحہ کیا بخوف جان کسیکو جرات نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اونکو سپاہ مین
تقسیم کر دے کچھ کہے ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تھے اور بشکل چند روز کی خوراک اونکے پاس تھی بنا چاری وہ نخود اور دیگر غلہ
اس قسم پر بسر کرتے تھے اب وہ کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب اور دیگر میم لوگ اور افسر تھے بہت دور نکل گئی تھی یعنی قریب بائیس
میل کے گئی تھی کہ وہان زمیندارون نے اوسکو گرفتار کیا اور اونکے ہاتھ پشت پر باندھ کر سبکو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اونکو دیکھکر
بہت خوش ہوا خصوصاً جنرل ویلر صاحب کو اور بباعث اونکے بیمری کے حکم دیا کہ جنرل صاحب کے ہاتھ کھول دو بولاس سنگھ کوتوال
کانپور نے کہا کہ ایسا نکیجئے تب نانا نے کہا اچھا جنرل صاحب کو گارد مین رکھو اور باقی صاحبونکو جنسمین ریڈ صاحب اور کرین ڈپٹی صاحب
اور کرک پاترک صاحب اور میک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور واکن ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے
اونکو جہان وہ ہین وہین رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیان
مارین اونہون نے مفسدین کو قبل از مرنیکے بدشنام دہی یہ کہا کہ مجھے قتل کرو یا گولی مارو مگر میرے ہموطن بہت جلد میرا بدلا تم سے لینگے
یہ سنکر دو سوارون نے اونکو بضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نکرتے تو یہ سب بچ گئے تھے وہ میم لوگ جو سابق سے
مقید تھین اونکے کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزین بازار سے خرید کر اونکو کھانیکو دیا کرو دس روز بعد اسکے نانا نے
اون سبکو ایک مکان مین جو اسیمبلی روم مشہور تھا بھیجا بعد ازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکھا کہ اسقدر عورات و بچہ انگریزان اوسکے
پاس قید ہین اور درخواست کی کہ اونکے باب مین کیا کرنا چاہئے وہان سے جواب آیا کہ اونکو مار ڈالنا مناسب نہین اس جواب کے
بعد نانا نے کچھ آدمی اونکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از مفسدہ الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے مقیدین
مین سے ایک چیٹھی الہ آباد کو لکھی تھی اوسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہ سنکر نانا نے حکم دیا کہ سب مقیدین کو قتل

گرڈالنو اور کسیکو اونمین سے زندہ نہ رکھو یہ قتل عام ۱۵۔ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو فتحگڈھ سے گرفتار ہو کر آئے تھے وہ بتاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے تھے جب مقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہے اونہون نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو اونسے خوب مضبوط باندہا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہترانی کو دوسرے سوار نے دیوار پھاندکر اور مکانمین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اوسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کی راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اوسکے شامل ہوئے تمام مقیدین اسطرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اوسنے حکم دیا کہ سبھونکی لاشین ایک کوئے مین ڈال دو ایسا ہی ہوا اور پشتہ ہائے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورات اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے اونکو جلاد کے حوالے کیا اور چند بچہ ہائے شیر خوارہ کو تو مفسدین نے اوٹھا کر زمین پہ مار کر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۷ جولائی بوقت صبح وقوع مین آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام بتھور بھاگ گیا اکثر عورات مجروح کوئے مین ڈالدی گئین تھین اونکے اوپر اور لاشین مردونکی اور مٹی وغیرہ ڈالدی تھی کہ سب دب جاوین قبل از واپس جانے نانا کی اونہون نے میگزین اوڑا دیا تھا فقط

ایک ارعیسائی عورت مسماۃ میری آنی جو گرین وی صاحب کی ملازم تھی صاحب ممدوح اور اونکے عیال و اطفال کی تکالیف مفصل بیان کرتی ہے اور اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ اسیطرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اون بیس دن مین جسمین وہ لوگ محصور رہے تھے ہوئی ہوگی

کئی روز بیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات بغض ظاہر ہوتی ہین بہین خوف میرے مالک یعنی گرین وی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اونپر تا بمقام کلکتہ لیجاوے رسد و اسباب سب اونپر بار کردیا گیا تھا اور سب طیار روانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکری نے منع اسب سپاہ طمانیت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہے اور کوئی آمادہ فساد نہین اسی قیل و قال مین تین چار مرتبہ کشتیان لدین اور خالی ہوئین اس عرصہ مین میرا مالک اور اونکے عیال و اطفال سب انکو ایک اور بنگلے مین جو برلب دریا تھا جاکر شب باش ہوا کرتے تھے اور کشتیان گھاٹ پر باندہ دیجاتی تھین

آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل مورچال کے واقع تھا بکرایہ لیا بدین خیال کہ وقت ضرورت معہ عیال و اطفال وہان جاکر رہینگے

بتاریخ ۴ ماہ جون یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نہ رہینگے کیونکہ علامات بغض اونکے اب برملا ہوتے ہین یہ سنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورۂ بالا مین انتقال کرنیکا مصمم کیا اور بہ طبق اوسکے طامس گرین وی صاحب کی میم معہ بچگان یعنی لوئیزا جو قریب پندرہ برس کے عمر کے تھی اور ہنری گیارہ برس کا اور جون قریب دس برس کا اور ہربرٹ قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کے تھے معہ اونکی محافظ مسماۃ مس سٹوارٹ کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تھی اور جی صاحب اور اونکی میم اور سیمول گرین وی صاحب معہ زن و بچہ یعنی روزا این جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کی اور ایک بچہ دو روز کا تھا بر وز روشن بنگلۂ مذکور مین وارد ہوئے

اور طامس گرین ڈی صاحب خود شام کو اونکے پاس پہونچے

اس روز یعنی بتاریخ ۴ ماہ جون ایڈورڈ گرین ڈی صاحب اپنی یعنی میم گرین ڈی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کارخانہ نجف گڑھ مین جہان وہ اپنی میم اور بچونکو روانہ کر چکے تھے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہے اونکے ساتھ جائین اونکے بچے بحسب تفصیل ذیل تھے یعنی فرانسس ۱۱ برس کی عمر کا لئیا آٹھہ برس کی اور ماتہا دو برس کی

تاریخ ۵ ماہ مذکور قریب نواخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چھاونیونکو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوئے خزانۂ کلکٹری کی جانب جو نواب گنج مین تھا روانہ ہوئے میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور تمام اوسکے ہمراہی جنمین ریڈ صاحب معہ میم صاحبہ و بچگان بھی شامل تھے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تھا اوسمین ایک بارک تھی جسکو بارک ہسپتال کہتے تھے اوسمین تو تمام افسر اور عہدہ دار معہ اونکی میم لوگون کے اور سپاہی مقیم ہوئے اور ایک اور مکان مختصر تھا جو واسطے سوداگران چھاونی کے تجویز ہوا تھا اور اوسمین ایک حصہ میرے مالک کو معہ اوسکے ہمراہیونکے مثل میم صاحبہ و بچہ ہا و دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب معہ عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم معہ بچونکے ملا تھا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض تھا کسیکے پاس بستر تک نہ تھا اسواسطے ایک بوریا لاکر زمین پر فرش کیا اور میرا مالک کچہ کھانا مورچال مین لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ پلٹنہاے ۱ و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد از لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو چہ میل کے فاصلہ پر کانپور سے ہے جاکر مقیم ہوئے اس سے تمام عیسائی انگریزونکے دل مین یہ خیال ہوا کہ مفسد اونکو چھوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶ ماہ مذکور مفسدین مذکورین لسبر کردگی نانا صاحب معہ اوسکی سپاہ و توپونکے واپس کانپور مین آئے اور زبانی بیگانگی و گولہ اندازی کرنی اور مورچال کے شروع کی

میرے مالک نے معہ عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات و جوہے و عطش کے اوٹھائی جس کوئے سے مورچال مین پانی آتا تھا وہ ایسے برے موقع پر تھا کہ اوسپر دشمن کا گولہ برابر پڑتا تھا اور کوئی آدمی اوسکے گرد نہ تھی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی لینے جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ہاتھہ دھو کر جاتے تھے اسواسطے پانی ایسا گران ہو گیا تھا کہ ایک مشک تین روپیہ سے گیارہ روپے تک کو ملتی تھی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھہ لایا تھا وہ گولہ توپ سے برباد ہو گیا اور جو گولے طرفین سے بکثرت چلتے تھے اوسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دل مین سمایا کہ اوسنے کھانا چھوڑ دیا روٹی ہاتھہ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسی گران قیمت ہو گئی تھی کہ ایک روٹی آٹھہ آنہ سے ایک روپیہ تک کو ملتی تھی

سیبول گرین ڈی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ بیٹھا کہ وہ دیوانی ہو گئی اور بتاریخ ۹ ماہ مذکور مر گئی اور جی صاحب بباعث سہمی اور ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تھے اونکے بیٹھے بیٹھے ایک پارہ مکان جو صدمۂ گولہ سے گرا تھا سرپر گرا اور ایک ماہ تکلیف اوٹھا کر بروز دوم یعنی ۱۱ ماہ مذکور اونہون نے ودیعت حیات سپرد کی اس عرصہ مین لوئیزا کو بخار آیا اور تین روز رہا ان تین دن مین اوسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تھی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تھا تیسرے روز اوسنے اپنی والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اون دونوکو توشۂ آخر دیکر جان بحق تسلیم کی قریب

تین روز پیشتر اوسکے بیمار پڑنے کے اوسنے ایک ساعت طلائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو کلکتے پہونچے تو یہ گھڑی
میری خالہ جون ترنیل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تھا کہ مین اس تکلیف مین زندہ نہ ہونگی اور نہ اوسکو دوبارہ
دیکھونگی پاس حکم کی تعمیل مین کر چکی یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پہونچا دی بعد ازین میرا مالک پھر بستر پر پاسے نہ اوٹھا اوسکو اس
لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا اور وہ اوسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف مین وہ بھی تاریخ ۱۰ مرگیا تین روز پیشتر اپنے
مرنیکے اوسنے ایک چٹھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترنبل صاحب کی میم کو یا میرے بھائی ولیم گرین دی صاحب کو جیسا
موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جسوقت مین مورچال سے باہر نکلتی تھی ایک سوار نے مجھسے چھین لیا

قریب تاریخ ۱۰ جون اس سوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہی خوف آتش زدگی سے جو اوس بارک مین لگی تھی جسمین وہ رہتی تھی باہر بھاگی
اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکی پشت پر لگا جسکے صدمے سے وہ وہین گر کر مرگئی ہی صاحب کی میم جسکے اوپر بھی بہت شدائد اور
سختیان گذرین تھین ۱۲ جون کو مرگئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طامس گرین دی صاحب کی میم معہ اپنے بچون ہنری جون فریڈرک
اور میری کے اور سیمول گرین دی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا جو اون ہی دنونمین پیدا ہوا تھا باعث نملنے شیر مادر کے
اور پینے صرف پانی کے اٹھارہ دن کا ہوکر مرگیا تھا

قریب تاریخ ۲۰ کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تھی نانا کی طرف سے ویلر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد
کردینگے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پہونچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تئین حوالے نانا کے کرین
اور سب خزانہ اوسکو دیدین جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بے خوف وخطر مورچال کی
باہر بھی پھرنے لگے

سیمول گرین صاحب اب رہین ہی تابو کو غنیمت سمجھکر اوس مکانمین گئی جہان یہ مشہور تھا کہ میم گرین دی صاحب کلان کی
اور ایڈورڈ گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے قید مین ہین اوس مکان کی اندر
جاکر کیا دیکھا کہ ایڈورڈ گرین دی صاحب کی میم میلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہے اور اوسکی
گود مین گرین دی صاحب کلان کی میم کا سر ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہے اور ایڈورڈ گرین دی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے
اور اونکے بچے فرانسس لیشا اور مارتھا جو بھی لیٹے تھے اونہون نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور کہا کہ ہم بھوکے ہین اور نانا صاحب کے
آدمیون نے ہمکو پانچ چھہ روز سے کچھ کھانا نہین دیا اونکی خوش نصیبی سے جو بہشتی نانا نے اونکو پانی دینے کو ملازم
رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ شخص اکثر کچھ شرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چھپا کر اونکے واسطے
لیجایا کرتا تھا

تاریخ ۲۶ کو نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزونکے مورچال سے گھاٹ تک
عمل مین آئین ہاتھی اور ڈولیان اور یکے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ ایسی کمزور تھی
کہ اوٹھ بھی نہین سکتی تھی اور کوئی اونکی مدد کو نہ پہونچا آخر کار ایک باورچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور
جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تھا اتفاقاً اونکے پاس آیا اور اوسنے میم صاحبہ کو ایکطرف سے اوٹھایا اور جو ان نے

دوسری طرف سے اور اسطرح مورچال کے اس کنارے تک لا کر اونکو ایک ڈولی مین لٹا دیا میم صاحبہ نے ایک انگشتری الماس
میری جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اوس باورچی کے اور کہا کہ میرے پاس اب کچھ دینے کو نہین ہے یہ تم لیلو اور انگشتری
الماس مین نے اب ترنبل صاحب کی میم کو دیدی ہے تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی مذکور واسطے ایک افسر
زخمی کے لیگیا اور میم صاحبہ کو اوتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اوسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کرادیا
اور ہنری اور جون اور فریڈرک اور میری پیادہ ہاتھی کو ساتھ ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہونچے گھاٹ پر
ریڈ صاحب کی میم معہ بچونکے کھڑی تھی ہنری جون اور میری اونکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی ماکو نچھوڑا دو سوارون نے
میری مالکنی کو ہاتھی سے اوتارا اور تین سپاہی اونکو کشتی تک لے گئے مین نے اوسکو کشتی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا وہان وہ
ایک جگہہ پشت لگا کر بیٹھی اور انجیل جسکو اوسنے اس عرصے مین کبھی اپنے سے جدا نکیا تھا پڑھنے لگی اور فریڈرک اوسکے
پاس بیٹھا اب گولہ رانی توپہای پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیون پر شروع ہوئی مین نے اوس کشتی کو جلتے دیکھا
جسمین میم صاحبہ تھین جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کھولکر اوسنے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی بغل مین دبایا اور اس
ہیئت سے جل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتھ شمشیر کا مارا کہ اوسکا شانہ راست جدا ہوگیا اسپر وہ تھوڑی دور
بھاگا اور زمین پر گر کر مرگیا اور جون اور میری سیمول گرین وی صاحب کے دو لڑکوں کے ساتھ گرفتار ہوکر اسمبلی
روم مین قید کیئے گئے تھے

سیمول گرین وی صاحب بھی اوسیوقت جنرل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہوکر اور قیدیون کے ساتھ مارے گئے۔
گرین وی صاحب کلان کی میم اور اونکا لڑکا ایڈورڈ اور اوسکے عیال اطفال بعضے کہتے ہین کہ مرگئے اور بعضے یہ بیان
کرتے ہین کہ اسمبلی روم مین ہمراہ دیگر قیدیونکے بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوئے القصہ کوئی اونمین سے اب زندہ نہین ہے
کوئی تحقیق حال سدرلینڈ صاحب اور اونکی میم کا جو فتحگڈہ مین تھے معلوم نہین ہوتا مگر یقین ہے کہ وہ بھی کانپور مین ہنگام
مفسدہ مرگئے وہ بھی متعلق خاندان گرین وی صاحب سے تھے خیال کرنیکا مقام ہے کہ فساد کانپور اور فتحگڈہ مین پچیس آدمی
ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل زبانی ہندوستانیونکے جو ملازم قدیم گرین وی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوا

قریب دو روز بعد ہنگامہ کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع پہونچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ مین جو کانپور سے بہت
فاصلے پر نہین ہے مخفی ہین اوسنے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہان جاکر اونکو گرفتار کرلاؤ بطبق اسکے کچھ سوار اور پیادہ
بجانب نجف گڈہ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بدمعاشونکا بھی اونکے ساتھ ہوا جسوقت یہ خبر ایڈورڈ گرین وی صاحب کو
پہونچی فوراً وہ معہ اوسکی والدہ اور میم و بچے کے اور میجر ہولنگ صاحب متعلقہ انولیڈ پارٹمنٹ کے کوٹھے پر چڑھ گئے اور زینہ
اوپر کھینچ لیا صاحبان موصوفین اپنی بندوقین اور اوسقدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیگئے جسقدر لیجا سکے
جب مفسدین نے اونکو آگھیرا تو اونھون نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخر کار
بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی روبکمی لایا اب کوئی تدبیر لڑنیکی یا فرار ہونیکی نظر نہ آئی

اور بناچاری اونہون نے اپنے تئین حوالہ مفسدان کیا جنہون نے اونکو قید کرکے اور ایک چھکڑے پر بٹھا کر جسکے اوپر پوشش بھی
کچھ نہ تھی کہ آفتاب سے جو اون روزون نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کانپور لائے میان نانا کے روبرو گئے اور نانا نے
گرین ڈی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہے وہ ہمکو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو جان سے نہ مارینگے
اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکھ روپیہ دے میم صاحبہ نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند طامس ہے اوسکو
اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت الہ آباد پہونچا دو تو جو تمکو گے وہ دونگی نانا نے اس امر کا اقرار کیا مگر اوسوقت یہ بھی حکم دیا
کہ میم صاحبہ کو اور اوسکے فرزند ایڈورڈ کو اور اوسکے خاندان کو سوے انام مکانین جو کانپور مین تھا پہرہ گارد مین رکھو فقط
اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پہونچی ہے صرف یہ ہے جو ذیل مین تحریر ہوتی ہے اور غالب کہ نہایت تاسف آمیز
اور جگر خون کن ہے یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹھی سے ملی ہے جو ہمراہ لشکر بریگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تھی
میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کے شجاعانہ حفاظت کانپور کے نہین پہونچی مگر پرچہ ہاے ملفوفہ جو مین نے پارچہ ہاے
میم صاحبان مقتولین مین پائی اون سے کچھ حال معلوم ہوسکتا ہے مین نے انبار پارچہ ہاے خون آلود مین سے تین
تصویرین بھی پائی ہین مگر وہ مین کبھی اور مشتہر کرونگا اور اسیواسطے بالفعل اپنے پاس رکھتا ہون جسوقت ہم کانپور مین
بعد فتح لڑائی کے پہونچے اوسیوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بھاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی جرنیل کا
باورچی ہے مگر بعد از ان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمسریٹ کا تھا اوسنے خود جاکر ویلر صاحب سے کہا تھا کہ مین برضا و خوشی
اپنے مورچال سے باہر جاکر دریافت کرتا ہون کہ کمک آتی ہے یا نہین اور ویسی ہی اطلاع آپکو دونگا مگر مفسدین نے اوسکو
گرفتار کیا اور بطور جاسوسان تحقیقات اوسکی کرکے حکم تین برس قید کا بامشقت و جولانہ اوسکی نسبت صادر کیا حسب الحکم وہ قید رہا
اور جہان وہ قید تھا وہان عورتین سو ہندوستانیونکی اور قید تھی اور اکثر اونمین کے اسواسطے قید ہوئے تھے کہ اونکے پاس روپیہ
نانا کے دینے کو موجود نہ تھا اور جسوقت ان قیدیون نے شور و غل ہماری فتحیاب فوج کا سنا اوسیوقت اپنے گارد کے
سپاہیون پر دوڑ اوٹھے اور اونکو مغلوب کرکے فراری ہوئے اس بیچارہ نے اپنے گھر کے نو آدمی مورچال مین چھوڑے تھے
جنمین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوئے کسقدر رقت اوسے دیکھکر آتی ہے جب وہ گرد پیش قتل گاہ کی
لاشونکو تلاش کرتا پھرتا ہے میری دانست مین وہ اسواسطے تلاش کرتا ہے کہ شائد کچھ پتہ اوسکے خاندان مقتول کا ملے وہ بے اختیار
پھرتا جاتا ہے اور کوئی اوس سے نہین بولتا اور نہ کچھ اوسکی تسکین کی صورت پیدا کرتا ہے ہمارے نزدیک اسوقت مین کچھ بھی
اوس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہر خندہ ہوجائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین کہ ویلر صاحب کو بجای اوس مقام پر
مورچال بنانیکے جہان اونہون نے قائم کئے تھے مناسب تھا کہ میگزین مین جاکر مضبوطی کرتے اس سے مفسد بھی توپین اور
سامان جنگ اسقدر کثرت سے نہ پاسکتے ہسپتال توپخانہ جسکو ویلر صاحب نے چند روز بچایا تھا بالکل گولون سے چھلنی ہوگیا ہے
مفسدونکے پاس اتنی توپین تھین کہ اونسے ہر انچ پر اونکا گولہ پہونچتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ پنی اونہون نے لاکر روبرو
کوسٹے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک چوبیس پنی اونکے پاس تھی اکثر محصورین پانی کے لانے مین مارے گئے اور آخرکار
پانی بھی جو اوسوقت اور اوس ایام مین زندگی کا باعث تھا ملنا بھی موقوف ہوگیا ایسے وقت تنگی مین شائد شرائط نانا کی

کہ ویلر صاحب معہ فوج وغیرہ کانپور چھوڑ کر بحفاظت سپاہ نانا الہ آباد جاوے قبول و منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کس طرح کی حفاظت اوس حرامزادے نے اونکی کی تمام انگریز سواے عورات اور بچون کے جنکو اوسنے قید کیا تھا وہ بھی گو اونہونے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کردیا تھا بدغابازی صریح قتل ہوئے

راقم کو کچھ پرچہ ہاے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتل گاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئے تھے ملے بحالت تمام آلود پرچہ ہاے خون آلود یہ ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اوپر پنسل سرمہ بخط میم صاحبان ثبت ہے لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبونکے روزنامچہ کے جدا کئے ہوئے معلوم ہوتے ہین زیراکہ خط دونو کا ایک سا نہین ہے

ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہے

تباریخ ۱۲ جون ماما یعنی والدہ مرگئی

تباریخ ۹ جون الیسی حق ہوئی

تباریخ ۱۷ جون جورج نے جان دی

تباریخ ۱۲ مئی کو بارکون مین گئے

تباریخ ۵ جون رسالہ بھاگ گیا

تباریخ ۶ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی

تباریخ یکم جون چچا ویلی مرگیا

تباریخ ۱۷ جون خالہ لیلی نے جان بحق تسلیم کی

تباریخ ۲۷ جون بارکون سے نکلے اور جب دریا پر پہونچے تو فوراً قید ہوئی

دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تباریخ ۱۲ مئی ہم بارکون مین گئے تباریخ پنجم جون بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دنین باقی جمعیتہاے ہندوستانی بھی چلی گئین دوسرے روز وقت صبح ہم سب روبرو بارکون کے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس پنی توپ کا آکر مورچون مین لگا اور اس روز سے تا تاریخ ۲۶ جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شرائط جنرل ویلر صاحب کے پاس پیش کین اور جنرل صاحب نے اونکو منظور کیا اور ۲۷ کو ہم سب نے بارکونکو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گئے کہ وہان سے کشتیون پر سوار ہوکر جاوینگے جب ہم دریا پر پہونچے تو دشمنون نے ہمپر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزونکو اور تھوڑی سی میم لوگونکو مار ڈالا اور کشتیونکو جلادیا کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہوکر ایک مکان مین یکجا قید کیے گئے ہین

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین کہ اس مکان مین اب تک اولجھے ہوئے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبونکے جوتے بھی موجود ہین چھوٹے بچونکے کپڑے اور اکثر علامات رنج افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے جوتے پر نشان خون کا چارون انگلیون اور ایک انگوٹھے کا نما ہوا اب تک موجود ہے

ایک تاریخ نگار باقیماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اس مقام مین تباریخ ۱۴ ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پہونچی اسوقت یہان یکم اور ۵۳ اور ۵۶ رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور کچھ اس قدر سپاہ گورہ متعلق ہتوپخانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اوسمین کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہین تاہم [illegible] ویلر صاحب نے

ہسپتال کا بارک واسطے قیامگاہ کے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پریٹ پر واقع ہے اور ضرورت ایسی مقام کی اسواسطے متصور ہوئی کہ
ویلر صاحب کو اول ہی شبہہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی سپاہ دہلی و میرٹھ کی کریگی اور بہمین لحاظ صاحب موصوف نے اس مکان کو بطور
مورچال مضبوط کیا اور تمام اتواپ باڑی اوسکے اوپر چڑھا دین اور ۳۲ رجمنٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تھے اور جتنی میم لوگ
مقام کانپور مین موجود تھین سبکو حکم مقام مذکور مین آنیکا ہوا اسی اثنا مین سپاہ سے علامات ہنگامہ پردازی آشکارا ہونے لگی
شب کو پنچایتین لین مین ہوتی تھین اور اونکے ہتھیار لیلینے ناممکن تھے اسواسطے ویلر صاحب نے سر ہنری لارنس صاحب کو
واسطے کمک کے لکھا مگر لارنس صاحب کے پاس صرف چھ سو نفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ سے اونکو انتظام کل
ملک اودہ کا کرنا تھا تاہم صاحب محتشم الیہ نے نشتر گورے واسطے کمک کے روانہ کانپور کئے باخر ماہ مئی اسّی گورہ ۸۴ رجمنٹ
شاہی کے اور مدراس فیوزلیر وارد کانپور ہوئے اور ویلر صاحب نے گورہائے لکھنؤ کو واپس جانے کی اجازت
دی اور بتاریخ ۳۱۔ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹھی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چار یا پانچ سو
سیلم ورنا قابل جنگ کرنے والونکی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور ہے اور اونکے پاس صرف ۲۰۰ نفری گورے کی بمقابلہ
اسقدر فوج ہندوستانی اور مفسدین شہری کے موجود ہے مگر یہ چٹھی کلکتے پہونچنے بھی نپائی کہ بتاریخ ۵۔ ماہ جون سپاہ نے
ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جیلخانے سے چھوڑ دئے اور اکثر افسرونکو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بھاگے جاتے تھے
قتل کیا افسوس کہ اوسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تھے اور وہ لوگ بیچارے اوسی روز
قتل ہوئے اور بنگلہ ہائے صاحبان اور بارکہائے سپاہ شعلہ ور ہوئی بعد ازین سپاہ مفسد بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر
چونکہ اونکے پاس توپ نہ تھی اسواسطے ظن غالب تھا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا ابد تواریخ ہند مین روسیاہ رہیگا
بدعہدی نکرتا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ نہونے دیتے
یہ شخص سری منت دہوندہو پنت نانا صاحب راجہ بٹھور تھا اس شخص کو پیشوا باجی راؤ نے متبنیٰ کیا تھا اور اوسکے مرنے کے بعد
اوسکی جگہہ قائم ہوا مگر پنشن باجی راو کی اوسکو نملی الا اور سب خزانہ وغیرہ اوسکے قبضے مین رہا بلکہ اوسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا
کہ کچھ سپاہ اور چھ توپین اپنے قلعہ بٹھور مین رکھا کرے یہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اوسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب
کانپور مین تھے اونسے اسکی نہایت دوستی تھی اور اکثر اونکے ساتھ سیر و شکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر ہنگامہ میرٹھ کی سنتے ہی اسنے
سپاہ ہندوستانی کی رائے لینی شروع کی اور جب اونکو بھی آمادہ فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگڑ بیٹھا اور اول ہی یہ حرکت کی
کہ جو قریب سو انگریزون اور میم وغیرہ کے فتحگڈہ سے فراری ہو کر کانپور آتے تھے اونکو اثنائے راہ مین اپنے مقام بٹھور مین
گرفتار کر کے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵۔ اوسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اوسنے اوسی وقت اپنی
چھ توپین اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بھاری اوسکے یہان زمین مین دفن تھین اونکو بھی نکالا
اور یہ سب سامان لیکر بسرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب کانپور مین آیا اور گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر
شروع کی ہرچند ویلر صاحب کے پاس توپین ایسی بڑی نہ تھین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی
حکمت سے توپ سرکاری چلتی تھی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تھے اور ہرچند ویلر صاحب کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ پانزدہ روز

جنگہاے متواترہ مین کام آیا تھا تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی انگلشیہ کو خیر باد نہ کہا جب مفسدین نے اونکے قیام گاہ پر حملہ کیا
جب ہی صاحب موصوف نے اونکو مارکر پس پا کیا اور اگر حفاظت اسقدر میم وغیرہ کی اونکے ذمہ نہوتی تو وہ کبھی کے اوس مقام سے نکلکر
اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گئے ہوتے

آخر کار بتاریخ ۲۶ ماہ جون ویلر صاحب کے پاس صرف دو روز کا کھانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہوتا تھا اور سامان
جنگ بھی صرف مین آچکا تھا اسواسطے اونہون نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے مین کر لین
اور اونہون نے ایسا ہی کیا اور مفسد پس پا ہوئے اور رسد لوٹ لائے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تھے کہ اس فتح کا حظ
اوٹھاتا اسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج اودہ سے جو ملی تو وہ پھر صاحب کی طرف آئے اور اونکو گھیر لیا کیونکہ جماعت اونکی
کثیر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھکر ناچار صاحب اپنے تئین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پھر مورچال مین آگئے اور تمام
محنت بیکار ہو گئی جب یہ حال گذرا تو اب اونکے پاس نہ کھانا تھا اور نہ پانی تھا اور نہ کچھ سامان جنگ تھا اور وہان قیام کرنا گویا
موت کو خود طلب کرنا تھا اسواسطے مجبوری اونہون نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان وخزانہ نانا صاحب کے ہاتھ
دیکر خود بیجان واحد سب انگریزونکو اور عیسائی باشندہ ان وغیرہ اپنے ساتھ لیکر کشتیون پر گئے اور اونکو یقین تھا کہ اب ہم بخیریت
اپنے دوستون سے ملینگے اور اپنا وطن پھر دیکھینگے مگر یہ خام خیالی تھی جب یہ سب کشتیون پر سوار ہوئے نانا نے حکم دیا کہ
جو توپین کنارہ دریاے گنگ پر پوشیدہ اس مطلب کیواسطے رکھین تھین سر ہون اور اونکے گولون سے سب کشتیان پارہ پارہ
ہوکر ڈوب گئین کچھ آدمی جو اونپر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار نہ ہوئے تھے وہ کنارے سے پکڑے
گرفتار ہوئے اور قید مین بھیجے گئے بعد ازان جب نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سنی تو اونکو بھی ایکمرتبہ مارڈالا اور جس بیرحمی سے
مارا اوسکا حال ایکمرتبہ اوپر بیان ہوچکا ہے

جب چٹھی درخواست فوج گورہ کی کلکتے مین پہونچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے جو بصلاح سٹر ہنری لارنس صاحب
اور لاٹ لفٹنٹ صاحب کے اس بلوے کا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور مدراس حاطے سے اور سیلون یعنی
لنکا سے اور جزائر مارشیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے مین اضلاع شرقی بھی اس آتش فساد سے
شعلہ در ہو گئی تھی اور اسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دہی مفسدین بنارس اور الہ آباد لازم آئی اور جب تک وہ
اسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پہونچے اوسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہوچکا تھا
کرنیل نیل صاحب نے ہر چند اول اپنے وارد ہونے سے چارسو گورہ اور پانچ سو سکھ سپاہ بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب روانہ
کانپور کیے تھے اور اوسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۷ ماہ جولائی زیر حکم جرنیل ہیولوک صاحب روانہ ہوئے تھے مگر سود مند نہوئے
ہیولوک صاحب اور رینارڈ صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوئی اور بتاریخ ۱۳ فوج نانا صاحب کو
بمقام فتحپور شکست دیکر پس پا کیا بتاریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پانڈی جو بفاصلہ ۲۰ میل کانپور سے جاری ہے
نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶ خاص کانپور مین اونکو شکست فاش ہوئی اور نانا رو بفرار لاکر بجانب بٹھور بھاگ گیا کانپور مین پہونچکر
جو حال زبون اور نادیدنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکھا اوسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کبھی دیکھا نہ سنا تھا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہموطن یہان قتل ہوئے ہین اور کس کس خرابیون سے اونکی لاشین عجب کیفیت دیکھین
اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہے اور دوات بھی پارچہ سوف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے مگر
کہان تک پاس کرے کہ تمام اشکون مین ڈوبی ہوئی ہے ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا
اب بعد فتح کانپور ہیولوک صاحب تو روانہ لکھنؤ ہوئے اور جنرل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزا دہی
مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزائے سخت مفسدین کو دی کہ تا با بزمانے مین یادگار رہے
کسیکو پھانسی دی اور کسیکو اول بید لگائے اور پھر پھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور جو
مفسدے مین بھی زیادہ تر مستعد تھا اوسنے مکان قتل گاہ صاف کروایا اور انواع انواع کار ہائے زبون اور ناروا اوسنے
لیکر بعد ازان اونکو پھانسی کا قتل کیا اگرچہ سب بدانست راقم کمتر سزا ہے کیونکہ بوجہ حرکات قبیحہ اور زبون اونسے نسبت انگریزانکے
صادر ہوئی ہین وہ درحقیقت ایسی تھی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کسینے نہ سنی ہو اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے
خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہے

روہتک

بتاریخ ۲۲۔ ماہ مئی وقت شام چھ سو نفر سپاہ پیادہ اور اوسیقدر سوار مفسدان معہ پانچ ضرب التواپ مقام دہلی سے
بجانب روہتک روانہ ہوئے بتاریخ ۲۳ سپاہ مذکورہ تمام بہادرگڑھ جو علاقہ نواب دادری مین واقع ہے پہونچکر مقیم ہوئی
اونہون نے اس مقام کو نہ لوٹا اور وہانسے روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوئے اور
پہونچتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوئے جو سات سپاہی متعینہ خزانہ تھے وہ مفسدین کیساتھ شامل ہوگئے اور تمام فوج نواب جھجر کی
بھاگ گئی خزانہ کو اپنی گاڑیون پر لاد لیا سن ابعد جیلخانے مین گئے اور تمام قیدیونکو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہائے
افسران کو لوٹنا شروع کیا اور بشراکت مفسدین شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز معہ تھانہ دار وغیرہ بھاگ نکلے قبل از روانہ ہونے
روہتک سے مفسدین نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کرکے نواب جھجر کے آدمی نوکر رکھے اور منادی اس مضمون کی باآواز دہل
پھرادی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون سے فتح کرکے نواب جھجر کو دیا فقط

کلکتہ

تاریخ ۱۳۔ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی بیشک منہا دخاطر رکھتی ہے اور بصلاح حکام کلکتہ
یہ تجویز قرار پائی کہ اونکے اسلحہ لیلینے چاہیین اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبحی ایک بادوے ۷۸ رجمنٹ شاہی کلکتے سے لوکن بیکلو کو روانہ ہوا
کہ بصورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اونکو رستے مین روکین ۲۷ رجمنٹ ہائے لندر کو حکم ہوا کہ مقام چنسورا سے بارکپور
کو جاوین
بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان چھکڑا جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی پریڈ ہوئی
بادوے ۷۳ رجمنٹ شاہی اور ۷۰ ہائے لینڈر اور توپین سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اسطرح پر کہ مربع کی تین
جانب انگریزی فوج قائم ہوئین اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی چوتھی جانب مربع کے پاو میل کے فاصلے پر نیا ئے

بعد اسکے حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اونہون نے ہتھیار دیدیئے

تمام سپاہی جو کلکتے مین اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے سب کلکتہ تیلنشیا اور آخرکار بودی گارد کے اسلحہ لیلیے گئے اونہون نے کچھ تکرار دستے اسلحہ مین نکی اونکے اسلحہ اون ہی مقامون پر لیے گئے تھے جہان وہ اوسوقت موجود تھے یعنی گورنمنٹ ہوس کے گارد کے ہتھیار وہان ہی لیلیے اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بلنیک کے بلنیک مین اور قلعہ کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھکر جسوقت اونکو حکم تعمیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل تعمیل کردیے اور باتین پھینک دیے بعد ازین اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سواے گز کے اور کچھ باقی نرہا اس امر سے سپاہ کی ہوائیان سی اوڑ گئین مگر اونکا دوبارہ جی مین جی آیا جب اونکو انتریری صاحب نے مخاطب ہوکر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بھی حسب دستور سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیے گئے تو بنظر احتیاط لیے گئے ہین کیونکہ ملک مین کچھ فساد سا ہوگیا ہے لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پھر ہتھیار مل جاوینگے

تباریخ ۱۵ ماہ روز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی برہمن ۳۴ رجمنٹ سے جو پہرے پر تھا اول اول باتین کرکے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ کی قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اوسکا انتظام ہے غرض ایسے ایسے بہت سوال اسکے سپاہی مذکور نے عمداً اوس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور نے جو نمک حلال تھا اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل اگرچہ اوسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی تھی اور آج حکم پھانسی کا نسبت اوسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اوسکے قتل یعنی پھانسی کی درست ہوئین رسا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندہا اور ڈوم بھی موجود رہے مگر حکم پھانسی منسوخ ہوا

تباریخ ۱۵ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نو ساعت تین گھنٹہ صبح جو جہاز دخانی سمیر مس نامے بمکان شاہ معزول اودہ تھا وہانسے طلب کرلیا گیا ایک گھنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم طیار رہونیکا ہوا تھا اور اکثر اونھین کے حسب الحکم روانہ بھی ہوگئے تھے اور کئی توپین بھی اونکے پیچھے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پہونچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور سلح تابطیع رہے وقت صبح شاہ کو تو قید کرلیا اور اوسکے ہمراہیونکے ہتھیار چھین لیے شاہ کو اوسی وقت ایک گاڑی مین سوار کرواکر بحراست دو عہدہ داران متعدد کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاشی کو اوسکی لی گئی کیونکہ اوس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والہ ۳۴ رجمنٹ کی سازش کرنے آیا تھا اور جسکی نسبت حکم پھانسی کا ہوا تھا روبروے حکام کے بیان طراز ہوا تھا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس سرکشی مین ہے اور کچھ کاغذ بھی اونکے پاس موجود ہین

اوسی تاریخ کی شب کو ڈٹو صاحب پائلوٹ سروش کی ایک پالکی گاڑی مین سوار پھرتے تھے ایک دیسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اولٹتے اولٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین لالٹین نہ تھی اسواسطے دو تو صاحب گاڑی مین سے باہر کودے تاکہ اوس پالکی گاڑی کے سوار کو گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی کے آگے

تو اونہون نے دیکھا کہ دو بابو اوس گاڑی مین سے نکلے اور بہت سے کاغذ اونکی بغل مین تھے اور کوچوان بھی اونکے پیچھے ہی کودا اور تینون گاڑی کو چھوڑ کر بھاگ گئے چونکہ اس حرکات سے شبہ پایا گیا اسواسطے ہر دو صاحبان نے پالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چھاپے کے اور تحریری اوسمین سے نکلے گاڑی معہ اسباب محمولہ کے حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان تھا مقید ہوا

ازروی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ ماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزول کے ہونے والی تھی کہ باعث افشاے راز کے ملتوی رہی مشہور اسطرح پر ہے کہ ساٹھ آدمی چیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تھی کہ شب مقررہ مین دیوار قلعہ پر زینہ لگا کر قلعے کے اندر جاوین اور وہان چارطرف منتشر ہو کر صاحب لوگونکو اونکے بسترون پر عالم خواب مین قتل کر کے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کسقدر ممکن الوقوع تھی بہرحال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اسقدر ہے کہ اگر اونسے ہوسکے تو ہماری بیخ و بن اوکھاڑ ڈالین

چند روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اوڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اوڑا دیگا اوسکو دس ہزار روپیہ اور جسقدر جاگیر چاہے گا ملیگی

وہ اور پیغامبر جو دہلی سے آئے تھے اور جو ۲ رجمنٹ کے ساتھ سازش کیا چاہتے تھے گرفتار ہوئے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جھنڈا انگریزی ہے اوسکو اوتار کر جھنڈا مفسدین اوسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اوسنے سب تیاری اس امر کی کرلی تھی اور قریب تھا کہ یہ امر وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہوگیا

انبالہ

بتاریخ یکم جون رجمنٹ پنجم کے ہتھیار لے لئے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون نے جو اسی رجمنٹ کے تھے اور مقام مذکورہ بالا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس رجمنٹ نے جو بکار سرکار بمقام سہارنپور روانہ ہوئے تھے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیون کے بھی ہتھیار چھین لیے اونسے بھی حرکات مفسدانہ ظہور مین آئے تھے مگر جب بروقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گئے تو اونکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ رہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کیا ہنگام تعیناتی اس مہم کے اون لوگون نے پھر فساد کیا اور معہ اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جا کر شامل ہوگئے بعد از روانگی اس رجمنٹ کے آتش زنی جو اس شہر مین اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہوگئی اور امنیت چھاونی مین تخلل اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہوگیا احتیاطاً تدابیر محافظت کی عمل مین آئی ہین اور حاطہ گرجا گھر پر مورچال قائم کیے گئے ہین کہ بروقت ضرورت کار آمد ہون مگر بعد ازین سوائے ایک یا دو مرتبہ کے پہر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کی ظاہر نہوئین

بتاریخ ۲۰ اگست کہ شب پنجشنبہ تھی دو یا تین پہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چھاونی چھوڑ کر بھاگ گئے بروز دوم وقت سہ پہر باقیماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور کو حکم پریڈ کا بدین غرض دیا گیا کہ سبکو جہلیانہ بھیجدین بروقت پریڈ اونکے سامنے قلیل سپاہی آٹھ رجمنٹ کے معہ تین ضرب توپ کی گو سپاہیان رجمنٹ پنجم خاموش کھڑے رہے جب تک اونکا گارد پیشین نے

کوچ نہ کیا اور جب تک اون کو حکم کوچ ملا بروقت حکم کوچ سے وہ لکا یک بھر کر بھاگے مگر پانچ لحظہ کے بعد اونکا تعاقب ہوا تو اونکو ثابت ہوگیا کہ ارادہ فرار اونکا بیکار و بیفائدہ تھا تعاقب مین جو سپاہی تھے اونہون نے ایسی غلولہ اندازی کی کہ جب نصف مفرورین کے تو جہنم واصل ہوئے اور سپاہ تعاقب کنندہ منتشر ہوکر اونکے پیچھے رہی اور اکثر اونکو جو پریشان ہوکر بھاگتے تھے گرفتار کرکے قتل کیا تو پچاس بھی معہ ۱۲ سواران سکھ اور چند ہندوستانی گولہ اندازون کے راستے پر آگیا تھا اور جب یہ آگے بڑھا تو چند مفسدین جو سابق کوٹھی کمشنل صاحب مین جو اب مقام قیام فوج پٹیالہ ہے مخفی تھے غلولہ تفنگ سے ایسے گرے ایک اور آدمی حاطہ کوٹھی پیک الین سوداگر مین کام آیا بعد از جانے قریب دو میل کے بجانب کرنال وہ اوس لئے پھرے اور پھر کر بازار کو نذر غنہ کیا سپاہ مفسدین کی ۹۷ لاشین متصل پارک کے شمار مین آئین اور کل سپاہ مذکور مین سے تعاقب وغیرہ مین قریب یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوئے

لکھنؤ

بتاریخ سی و ام مئی ۱۸۵۷ء فوج منحرف ہوگئی ایک صاحب اس حال کو واسطے تحریر کرتے ہین کہ بوقت نواخت نہ گھنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب میس کوٹ گھر مین بیٹھے چہرٹ پی رہے تھے کہ آواز توپ کی اور اوسکے بعد بندوقون کی گوشش زد ہوئی ہمنے فوراً ہتھیار باندھے اور جب افسران انگریزی میدان پریڈ پر پہونچے تو قریب پچاس نفر مفسدین گھوڑون پر سوار سیدھے چھاونی کیطرف بھاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ تعیناتی آج کل بہت تھی اسواسطے ہم صرف قریب دو سو نفر کے تھے القصہ جب ہم چھاونی مین پہونچے تو وہان سوائے شعلہ ہائے مکانات آتش زدہ اور کچھ نظر نہین آتا تھا وہانسے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درمیان بلہائے آہنی و پختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چھاونی مین آکر باہر کوٹھی رزیڈنسی کے ڈیرہ کیا اس مقام پر تا صبح مقیم رہکر پھر میدان پریڈ پر جہان انگریز اور توپین تھین چلے گئے — اے رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تھی اور ۴۸ اوس سے کم اور ۱۳ برائے نام کیونکہ ۱۳ رجمنٹ کے صرف ڈھائی سو سپاہی بھاگے تھے اور اوسمین کے بھی اب بہت سے آتے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ نمک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہین کیا جا سکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوارونکو حکم ہوا تھا کہ جلدی بطرف مڈکی پور جہان ہم لوگونکی چھاونی تھی جاوین اور جب ہم قریب میدان گھڑدوڑ کے پہونچے تو دیکھا کہ تمام میدان مفسدین سے بھرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تھے اونہون نے غلولہ اندازی اور غل کرنا شروع کیا اور کچھ اونکے لوگ منتشر ہوگئے کہ اگلے دستے کو چھانٹ لین اس عرصے مین ایک شخص سوار بلباس سفید نمودار ہوا اور اوسنے ہاتھ اوٹھا کر کچھ کہا جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیون نے جو ہمراہ ہمارے ساتھ تھے ہمکو چھوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوئے اور ہمنے توپین طلب کین مگر تا آنے توپونکے ہمارے سب بنگلا واقع مڈکی پور لٹ گئے میرا جو کچھ اسباب از قسم گھوڑا بگھی خیمہ کتابین وغیرہ تھا سب غارت ہوا اور جو کپڑے میرے جسم پر ہین وہی باقی رہے اور جو سوار ہمارے پاس تھے اونہون نے بھی اپنے افسرونکے مکان وغیرہ جلائے اور لوٹے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اونہون نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے آکر شامل اپنی رجمنٹ کے ہوا تھا اور جسکا نام ایلی تھا مارڈالا اوسکی عمر جو ۱۶ برس سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور چونکہ

سواری اسپ اوسکو نہین آتی تھی اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تھا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہونچنے کے اوسنے ارادہ
بھاگ جانے کا کیا تھا کہ اس اثنا مین اوسی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تھا اوسکو پستول اور تلوار سے زخمی کرکے
مارڈالا الاتمام ہم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی بیلی گارد واقعہ شہر مین محفوظ اور مصئون ہین یہ لوگ وہان کچھ عرصے سے گئے
ہوئے تھے تین افسر حسب تفصیل ذیل مارے گئے برگیڈیر ہنڈسکوم صاحب اور لفٹننٹ گرنٹ صاحب اے رجمنٹ کے اور
بی فرکو رسالہ ہفتم کا اکثر افسر مجروح بھی ہوئے ہین مگر کسیکو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر تعینات ہین اونکے افسرون کی
طرف سے جنکا نام سٹیل صاحب اور بولٹن صاحب اور مارٹین صاحب ہی ہمکو بڑا فکر ہے اب ہم چھاونی مین نزدیک ۳۲ رجمنٹ
پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہین اونھون نے ہمکو نہایت سمجھایا تھا کہ کل کی رات غدر کی پوری مین رہو مگر ہم اونسے زیادہ سمجھتے تھے
میری دانست مین اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو یہ ارادہ تھا کہ کچھ سپاہی
۳۲ رجمنٹ شاہی کے ہاتھیون پر سوار کرکے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادۂ فساد جو شہر مین ہونے والا تھا اور حالت
مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تھے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہے اور اسپر باعث دھوپ مین پھرنیکے اور
کم سونے کے اور کم کھانے کے اور ایسے ایسے اور سببون کے ہم کچھ سست ہو گئے ہین دیکھو استقلال سپاہ گورہ کا اور کسطرح
جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو ہمین یہان
کچھ فکر نہے مفسدین عذر کرتے ہین کہ ہم نے ناچار ہو کر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین تخلل ڈالنا چاہا تھا
میری دانست مین تو سوء انتظام میرٹھ باعث اس سب فساد کا ہے وہ چاہتے ہین کہ نوبھرتی توپخانہ کو چھوڑدین اور وے ارادن
رسالۂ سوم سے وقت بوقت بدبختی و درشتی پیش آتے ہین

تاریخ سوم جون اب ہم کمپو سے خوج مین ہین اور یہان تک تو ہمارے حق مین بہتر ہے اور گو یہان بھی نہایت تکلیف ہے لاکن کسیکو
نچاہیے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد مذکورۂ بالا کے اب تک امن
رہا ہے اور سپاہ مفسدین کے بشرے سے پایا جاتا ہے کہ اونکے دلپر خوف غالب ہے آئین جنگی مقرر ہو گیا ہے اور ہر روز
کورٹ ہو کر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گذر گئے اب ہمارا بچاؤ اسی مین ہے کہ اون
بے ایمانون کے ساتھ از حد سختی سے پیش آوین ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہو گیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیض ہین
اور ایک اوپر کی کرتی اور دو یا تین جوڑی پاجامے کی باقی ہین میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گئے
کیونکہ جو اونمین کا گرفتار ہو کر آتا ہے ایک دو چیزے کے اوسکے پاس سے نکلتی ہین اور چونکہ یہ لوگ بھاگ بھی نہین سکتے ہین
اسواسطے ہر روز صبح شام بیس تیس گرفتار ہو کر بید کھاتے ہین اور اکثر مفسدین بھی گرفتار ہوتے ہین اور اونمین سے ہر ایک کو
پھانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثرونکو پھانسی ہوتی جاتی ہے مین نے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب تین سو آدمیونکے
[illegible]ت تباہ حال ہین [illegible] ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جانکی چاہنگے
مگر [illegible] یہ خبر ہین صدق نہین کیونکہ [illegible] چاہیے کہ جماعت کو گانو والے لوٹ لین اور [illegible]
[illegible] ہر روز [illegible] آتی ہین اوسسے ظاہر ہے کہ مفسدونکو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ [illegible] ہر روز پھینک پھینک کر بھاگ

جاتے ہین فقط

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہو گئی ہے اوسکی تفصیل یہ ہے نصف رجمنٹ ۴۸ اور نصف ۷۱ اور قلیل سپاہی ۱۳ رجمنٹ کے اور دو ترپ رسالہ ہفتم کے اس فساد مین بہت افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف ان ہی تین صاحبونکا مذکور ہے برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرینٹ صاحب اور ریلی طفل مذکورہ بالا

تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اونمین سے بھاگ کر بطرف سیتاپور چلے گئے کرنیل برج کمانیر نے جب یہ سنا تو وہ چار کمپنیان ۴۱ رجمنٹ کی لیکر اونکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چھوڑکر گنگا پار ہو گئے

تا تاریخ ۱۵ جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت ریزیڈنسی اور مچھی بھون کے درست کرلین تین دروازے ریزیڈنسی کو تو بند کروا ڈالے اور اونپر تیغہ بھی ہو گیا بہت سی توپین تمام جانب اوسکے چڑھائی گئین اور ہر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گئی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو بھی اوسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار چار ہزار آدمی موجود ہے میم صاحبونکو اور بچونکو مکانات گبنس صاحب اور اومنی صاحب جو درمیان ریزیڈنسی کے واقع تھے رہنے کو ملے - بنظر اسکے کہ رفاہ عام آبادی سے کچھ الحاق نرہے ایک دو پل پختہ سنگین جو متصل مچھی بھون کے تھے منہدم کیے گئے اور جو راستے وہانسے قلعے مین جاتا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گئی تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہو گئی ہزار ہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور سوجی اور شکر بکثرت کانپور سے قبل انسداد ہو جانے آمدورفت کے آگئی تھی -

بعد اس فساد کے چھ دن مین کوئی امر مخل امن اور باعث فساد کا شہر مین واقع نہوا تا تاریخ ۱۰ جون [illegible] اس تاریخ کو سید حسین کی جمعیت کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو مگر اونھون نے اوسوقت تک انکار کیا جب تک توپین اونکے سامنے ہو گئین اسیر اونسے اسلحہ چھین کر اونکو شہر بدر کیا

تا تاریخ ۲۰ جون سب امن و امان رہا بعد ازین سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوتی ہے اوسکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج وہان جمع ہو جاویگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ سے جسکو زبان انگریزی مین گریس کہتے ہین معہ چار توپونکے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تھی گئی

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گیرس بسر کردگی سر ہنری لارنس صاحب کے گئی تھی اس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر درخشندہ آسمان کاردانی اور وہ شخص جو اس نازک وقت مین بہت ضرور تھا اس جہان سے اوٹھ گیا اوسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہو گئی تھی کہ اونھون نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہہ پر اوسوقت تک قائم رہے جب تک اور کمک اونکے پاس پہونچ گئی

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورہ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہین اونکے بیان سے حالات [illegible]

وجو انمردی جس سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنہ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہے کسی تواریخ
مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہے یعنی آجکے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت
و استقلال ہوشیاری وتحمل شدائد وگرسنگی وماندگی کسی سے ظہور مین آئے ہون جیسے محصورین لکھنؤ سے بروے کار آئین
اور اس حفاظت رزیڈنسی مین صرف وہ ہوشیاری ودلاوری ظہور مین نہین آئی ہے جو انگریزون سے ہنگام کارزار
وقوع مین آتی ہے بلکہ وہ شجاعت ومردانگی ظاہر ہوئی ہے جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور نا امیدی ومحنت ومشقت
وتفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخر کار مقصد محال اور سربستہ پر فتحیاب ہوئے ہین
یہ موقع ایسا دشوار اور سخت تھا کہ توا پ قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزیڈنسی سے قائم تہین
اور اسقدر قریب تہین کہ کلمات خوش آمد اور دھمکاوٹ اور طعن وتشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی
سے کہتے تھے سب بخوبی سماعت مین آتے تھے اور گولی بندوقین مفسدین کی وہان تک پہونچتی تھی جہان میم لوگ اور
بچے اور زخمی رہتے تھے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑاکر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تھے اور
ہمیشہ سرنگ اونکی بناکرتی تھین اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج کمک کے رہا کرتے تھے اور انتظار
حد سے زیادہ بڑہتے جاتے تھے اور گولہ اندازجنکی موجودگی بہت ضرور تھی ہر روز کم ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ توپ پیچھے
ایک گولہ انداز بھی باقی نرہا تھا یعنی جسقدر ضرب توپ تھین اوسی کم نفری گولہ اندازونکی باقی رہگئی تھی القصہ یہ حال ایسا تھا کہ جو
ہم وطن اون دلاوران رزیڈنسی کا سنیگا اوسکو نہایت رقت اونکے حال پر آویگی اور اون لوگونکو بخوبی نصیحت ہوگی جو کبھی
یہ ارادہ کرین کہ دغابازی یا کثرت اژدہام یا برملا ہنگامہ پردازی شجاعت ودلاوری انگریزان مین کچھ نقصان یا کمی کرین

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سرہنری لارنس صاحب بہادر
کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسد جو بکثرت موجود تھی مقام چنہٹ سے جو قریب آٹھ میل کے فاصلے پر
لکھنؤ سے اوپر راستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سنکر صاحب ممدوح الوصف نے یہ چاہا
کہ کوچ کرکے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر کے روکین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل نالہ
کوکرال پر اوسسے جنگ جوہون یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ و چنہٹ کے جاری ہے

فوج مفصلۂ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین اسپی فیلڈ باٹری دو توپین نمبر ۱۳ اسپی فیلڈ باٹری اور ایک غبارہ آٹھ
انچیہ کا اور رسالہ والنٹیر اور ۳۰ اسوار متعلقۂ سواران اول ودوم وسوم اودہ رسالہ اور تین سوگورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی اور
۱۵۰ پیادہ سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو
قوم کے سکھ تھے سب طیار ہوئے

فوج مذکورۂ بالا کو مخبرون نے اخبار غلط پہونچا کر فریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنؤ و چنہٹ کے درمیان کوئی مفسد
نہین ہے اور اگر ہونگے تو کم نفری اونکی ہوگی یہ سنکر فوج مذکورہ حد معینہ سے آگے بڑہی اور راستے مین مفسد درختون مین
اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین بین تھے کہ کسی گارد کے متلاشی نے آنکھ سے اونکو نہ دیکھا جب تک کہ چہار طرف سے مفسد

یکبارگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا فوج گورہ اور غیار ہوا لے گولندازان نے اونکو عرصۂ قلیل تک روکا اور اونکا مقابلہ بجرات تمام کیا اگر توپخانہ اودہ اور سواران سکھ ہمراہ رہتے اور اسیطرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب اولیای دولت ابد مدت سرکار ہوتی گو سپاہ سرکار بہت کم تھی اور مفسد بکثرت تھے مگر گولندازان اودہ تو دغاباز تھے اونہون نے توپین تو خندق اور غارونمین ڈال دین اور رسائین گھوڑونکی کاٹ کر اونکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونیکے واسطے فرار ہوئے ہرچند اونکے افسرون نے اور خود سر ہنری لارنس جیسا اور اونکے ہمراہ افسرون نے اونکو فہمایش کی بلکہ سر ہنری صاحب نے آخرکار شمشیر آبدار کو اونکے خلاف ردم مین لایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوائے گریز کے اور کچھ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکار کی اونکے ہاتھ آئین اور بہت سپاہ دغابازی اور بکمرای گولندازان اودہ سے اس کارزار دغل اور فصل مین کام آئی اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری مین تھے اسواسطے عقب فوج کے حفاظت دشوار تھی اور بباعث شدت گرما و قلت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام مین آگیا تھا اور عدم موجودگی سواران کی مراجعت مین ہمکو نہایت تکلیف ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا

سابقاً لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ دو مقامونمین سب صاحب جو ہیلی گارد مین تھے رہین یعنی کچھ مقام رزیڈنسی مین اور کچھ مقام مچھی بہون مین اور مچھی بہون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور اسی لحاظ سے صاحب ممدوح نے اوسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم بخوبی استحکام اوسکا نہوا تھا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اوسپر اسی سبب سے زد اون مکانات کی تھی مگر ہنگامہ ۳۰ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تھا کہ سپاہی باقیماندہ واسطے حفاظت دونون مکانونکی کافی باقی نرہے تھے اس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچھی بہون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کر کے اوڑا دو اور مقام رزیڈنسی مین داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت نو ساعت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچھی بہون تمام اسباب خزانہ اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہو گئے اور عرصۂ قلیل کے بعد اوڑنے سے ۲۴۰ پیپے باروت اور سات لاکھ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چھوڑ آئے تھے لارنس صاحب اور دیگر افسران کو تیقن ہو گیا کہ مچھی بہون اور جو کچھ اوسمین باقی تھا سب اوڑ گیا اور مفسدین کے ہاتھ اوس مقام مین سے کچھ نہ آیا اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص مقیمان رزیڈنسی اور مچھی بہون سے زندہ باقی نرہتا کیونکہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ مچھی بہون ایسا مقام تھا کہ اوسپر زد اکثر مکانات شہر کی تھی اور سوائے اسکے سامان توپخانہ بھی اوسمین کم تھا اور جو جو تکالیف اور شدائد مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچھی بہون کے گوارا کین ہین اور جس جس دقت اور مشقت سے اونہون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر دونون مقامونمین قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا اور دونون مقام مفسدین کے قبضے مین آجاتے

بتاریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولا آٹھ انچہ کا اوسمقام مین آیا جہان لارنس صاحب بیٹھے تھے اور آکر اونکے اور کوپر صاحب کے درمیان مین پھٹا مگر کسیکو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہین اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہای توپ تفنگ مفسدین کا ہو گیا ہے یہ سنکر صاحب موصوف نے تبسم کنان

جواب دیا کہ ایسے مکان خرد مین یقین جانو کہ اوگولا اب آکر لگیگا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تھا اور بروز دوم اوسی مقام پر ایک گولا آکر پھٹا اور ایک ٹکڑا اوسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس سے زخم کاری پہونچا یا اور صاحب اوس سے جان بر نہوئے اوسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ اجیٹن جنرل صاحب کو بھی گولہ مذکور سے صدمہ پہونچا تھا

سر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بھولا اور جب یہ اوسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اونکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنگ صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرتے تھے وہ بھی غلولہ تفنگ سے بتاریخ ۱۷ جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اونکے سر مین گولی لگی اور فوراً اونہون نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اوسوقت تک صرف وہ مورچال رزیڈنسی مین طیار تھی اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تھے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹھکر غلولہ اندازی کرتے تھے وہ بھی صاف او منہدم نہین ہوئے تھے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیونکی گولیون سے ہوا جو مساجد اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تھے اور اون مقامات کے انہدام کیواسطے اکثر صاحب انجنیر یعنے مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تھا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ مذہب اور خیال فائدہ رعایا و سیاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور نقصان جان و مال اسقدر ہوا و ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کرلیا تو اونہون نے اون عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب تھین کہ پستول کی گولی بھی وہان کام کرتی تھی قبضہ کرلیا اور اونکی دیوارونمین سوراخ برابر نال بندوق کے کرکے وہان سے شبانہ روز گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ اکثر تبہ اون مقامات سے قریب آٹھ ہزار گولی کی ہمارے مقام پر پڑتی تھی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تھا کہ جو اونسے محفوظ رہتا یہان تک کہ جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تھا اوسکے بھیتر گولیان پہونچتی تھین اور بیمارونکو اونکی بستر پر ہلاک کرتی تھین جو مقام میمونکے واسطے محفوظ تر تصور ہوا تھا اوسمین بھی لفٹنٹ دورن صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیون سے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بھی طیار کرلیے اور چالیس یا پینتالیس توپین جنمین بھاری توپین بھی تھین اونپر چڑھا دین اور انمین سے بعضی بعضی پچاس گز کے فاصلے سے بھی کم فاصلے پر تھین اور مقام اونکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری توپین وہان کچھ کام نکرتی تھین اور اونکی گرد جو مفسدین نے دیوارین حفاظت کی طیار کرلین تھین تو ہمارے غلولہ ہای تفنگ بھی وہان پر کچھ کام نکرتی تھین ماورا اسکے ہمارے سیل کی گولے بھی وہان بیکار تھے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آٹھ فیٹ کی عمیق بناکر امن گاہ کرلی تھی کہ جسوقت ہماری سیل کی گولی چلتی تھی وہ خندق مین بیٹھ جاتی تھی مگر خندق ایسی بنائی تھے کہ جسوقت مفسد اپنی توپ پھیرتے تھے تو سواے اونکے ہاتھ کے اور کچھ ہمین نظر نہ آتا تھا

الغرض تا تاریخ ۲۰ ماہ جون مفسدین بطور مذکورہ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو وقت نواب

۱۰ گھنٹہ قبل از دوپہر اونہون نے ایک سرنگ اوڑائی جو قریب مورچال رزیڈنسی کے تھی اور یہ سمجھا کہ مقام مذکور اوڑ گیا مگر اوس سے
کچھ ہمارا نقصان نہوا اور جب دہوان فرو ہو گیا تو اونہون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادہر سے اونپر ایسی گولہ رانی اور آتش باری
ہوئی کہ عرصۂ قلیل کے بعد وہ پس پا ہوئے اور اونہون نے بڑی زک اوٹھائی اسی عرصے مین ایک اور دستے نے انس صاحب کے
مورچال پر حملہ کیا وہان لفٹنٹ لوٹن صاحب متعلق ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور اونکے ماتحت چند صاحب لوگ
جو حسب درخواست دیگر شامل فوج ہوئے تھے اور کچھ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچھ سپاہ ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کی تھی اونہون نے
ایسی داد شجاعت کی دی کہ صفحہ روزگار پر اونکا نام نقش ہو گیا اور مفسدین صاف نے بھی شکست فاش کھا کر راہ فرار لای اور اکثر
اونمین سے کشتہ و خستہ میدان جنگ مین خاک و خون مین غلطان پڑے تھے سوای ان حملون کے مفسدین نے اس روز ہر ایک مقام
رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب جگہ سے شکست کھا کر فراری ہوئے یہ ہنگامہ حملہ آوری اونکا تا بوقت دو گھنٹہ بعد دوپہر
گرم رہا مگر جب اونہون نے دیکھا کہ کہین پیش رفت نہین ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانہ روزی
اونکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اوڑائی جس سے باہر کی دیوار ہماری مورچے کی دہس کر
اوڑ کر اندر آ رہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک
پوری رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچھ سپاہی اوسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہان نے ایسا اچھا اونکا استقبال
ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد راہ فرار لائے اور جو لوگ اونمین نہایت دلیر اور مستقل مزاج تھے وہ نہ بھاگے اور اوسی جگہ سب نے جان دی
اسی عرصے مین ایک دستہ مفسدین اوس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوئے اور اوسکے خندق تک پہونچکر کچھ
عرصے تک وہان مقیم رہے آخر کار سپاہ رزیڈنسی نے اونکو وہان سے نکال دیا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر
حملہ کیا اور زینہ ہاے چوبین لاکر دیوار پر لگا دین مگر یہان جو فوج متعینہ تھی اونہون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسد جگہ نہ پکڑ سکے اور
آخر کار زینہ وغیرہ چھوڑ کر فراری ہو گئے اور اپنے اپنے مورچال پر جا کر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اس ہنگامے مین
جتنے افسر اونکے ساتھ آئے تھے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہو گئی تاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنون نے ایک اور
سرنگ جو روبروے مورچال سکہان کندہ کی تھی اوڑائی اسکے صدمے سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا
کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تھے اور لفٹنٹ مچیم صاحب اور لفٹنٹ سویٹ صاحب جنکے زیر حکم
ایک گروہ باجہ نوازونکا تھا اس سرنگ سے اوڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب مین پہ گرے تو سواے
صدمے اوٹھانے اور گرنے کے اور کسی طرح کا آسیب اونکو نہین پہونچا مگر انکے سے خوش نصیب او محصورین بیلی گارڈ یعنی رزیڈنسی
نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اس سرنگ کے گرد کے نیچے دب گئے اور بباعث شدت او کثرت گولہ اندازی مفسدین کے
اونکا نکالنا دشوار تھا اسواسطے وہ سب وہین دفن ہو گئے اس سرنگ سے ایک دیوار شق ہو گئی اور اسمین سے مفسدین نے
حملہ کرکے چاہا کہ اندر بیلی گارد کے آجاوین مگر دلاوران سرکاری نے اونکا مقابلہ کیا اور ایسی داد مردانگی کی دی کہ
دشمن پس پا ہو کر ردہ فرار ہاے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹھے رہے اور مادہ انکو بوقت شام گورہ ہاے
متعلقہ ۳۲ و ۸۴ رجمنٹ شاہی نے سنگینون سے مار کر بھگا دیا تاریخ ۲۰ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ باشدومد

پسپا کیا یعنی ایک اور سرنگ جو اونہون نے بمقابلہ مورچہ اپنی توپ کے جہان میجر ایپ تھورپ صاحب حکمران تھے اوڑائی اور بعد ازان نہایت جد و جہد و کد و کاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دئے اور اونکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بھی گئے یہان پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخرکار مفسدین پسپا ہوئے چند لحظے کے بعد اونہونے ایک اور سرنگ جو روبروے برگیڈ مس کوٹ گھر کے طیار کی تھی اوڑائی اور بعد ازان حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مردانگی رائفل والونکی نے ایسا زور دکھایا کہ مفسد یہان سے بھی گریزان ہوئے اور ایسی بے جو اسی سے فراری ہوئے کہ زینہ وغیرہ سب چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت دیدارو اور جہاندیدہ تھا اوسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوئے ماورائے مقامات مذکورۂ بالا دشمنون نے اور چند مقامونپر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوئے اور ہر جگہہ شکست کھا کر روبفرار لائے اس روز دشمنونکا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت زور و شور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکھا کہ وہ بہت سی لاشین دریا کے پار بجانب چھاونی لیجاتے تھے یہ روز گویا آخر دن مفسدین کے زور آزمائی کا تھا اسواسطے اونہون بھی جان توڑ توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تھا مگر روبروے ہماری شجاعون کے کچہ پیش رفت نہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ و پیکار کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر اون مین سے ایک کا بھی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے کہ ایسے نازک وقت مین جب آدمی بھی کم ہون اور اون مین فوج کے آدمی اور بھی کم ہون اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہو سکین اور قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو ایسے وقت مین سواے تائید الٰہی اور ہوشیاری و مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت ہوشیار رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سرنگ کی شکست کے باب مین کوشش نہوتی تو ہم سب ابتک کبھی کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیڈنسی بھی قبضۂ مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش سے شکست سرنگ کی کی کہ اونکی کئی سرنگین ادہر سے اوڑا دین بلکہ ایک سرنگ کے اوڑانے مین تو اونکے اتنی آدمی مر گئے اور دوسرے کے اوڑنے سے قریب بیس سپاہی جان سے ہلاک ہوئے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے ہمنے مقام رزیڈنسی کو ہاتھ سے نجانے دیا اور جو کچہ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ تھے اونکی حفاظت مین جان و دل سے مشغول اور مصروف رہے

سواے معرکہ آرائیون کے ہمارے سب آدمیونکو اندیشۂ جنگ و حملہ دشمنان رہا کرتا تھا اور اس سبب سے وہ بہت تنگ تھے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتین کرتے تھے کہ جس سے ہم لوگونکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مستعد حملہ آوری ہین مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نکرتے تھے اور ہم لوگونکو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تھی کہ کچہ اوس مین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی اور باقیماندہ کچھہ آرام کر لیتی اسواسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمر بستہ رہا کرتی تھی اس مستعدی لاحاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندی ہو گئے تھے اسیطرح اونکو ستاسی روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے

بعد اس عرصے کے لفٹنٹ جنرل اوٹرام صاحب تشریف لائے اور اونکو اس مقام بیم و یاس سے رہائی بخشی بادران سب باتونکے ہمارے آدمیونکو مرمت توپ وغیرہ کی کرنی پڑتی تھی اور کشتہ وخستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تھا اور رسد وسامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچانا پڑتا تھا اور سوا اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہان محال ہے اور جنکے کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی ہے

جب ہم اول محصور ہوئے تھے تو ہمکو کچھ خبر باہر کی معلوم ہوتی تھی اور ہمکو کچھ خبر اور برادران مصیبت زدہ کی پہونچ نہین سکتی تھی ہر چند کبھی کبھی جاسوس باہر سے واسطے ورغلانے ہمارے رفیقونکے آتے تھے اور ظاہر ہین وہ کچھ کچھ خبرین بیان کرتے تھے مگر وہ کب قابل اعتبار کے تھین اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ پھر واپس نہین آتا تھا مگر ۲۲ دن بعد ایک شخص انگد نامے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کانپور واسطے کمک کے آتا ہے اور پانچ یا چھہ دن بعد یہان پہونچیگا یہ خبر سنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کانپور مذکور کو کہلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آ پہنچ گے او سوقت وہ چیز آتشبازی کے اوڑانا تاکہ ہمکو تمہارے آمد کی خبر ہو اور ہم یہانسے تمہارے شامل ہونیکو اور مفسدین سے مقابلہ کرنیکو باہر آئین اس انتظار مین چھہ دن گذرے مگر کوئی علامت اونکی آمد کی ظاہر نہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اونکی کچھ خبر نہ آئی اور نہ کوئی چیز نظر پڑی اس انتظار مین نہایت حیرانی وپریشانی ہوئی اور بعد ازین ہمنے بتاریخ ۲۹ ماہ اگست یعنی ۲۴ روز کے بعد سنا کہ فوج آئی تھی مگر بباعث نہ پہونچنے کمک کے واپس چلی گئی اور اس خبر کے بعد پھر ہمنے کچھ نہ سنا کہ کیا ہوا جب تک دو روز قبل وارد ہونے جنرل اوٹرام صاحب کے خبر آمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد وسامع افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر وارد ہوئے

ایک اور خرابی وپریشانی جو عائد حال ہم لوگونکے تھی یہ تھی کہ نفری گولندازونکی اسقدر کم ہوگئی تھی کہ گوکہ ہمارے ۳۲ رجمنٹ شاہی اور دیگر صاحب لوگ جو خود بخود بخواہش دیگر شامل فوج ہوگئے تھے اونکی امداد کرتے تھے مگر تاہم اونکو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تھا اوسطرف اسپنے مقامات قدیم چھوڑکر جانا پڑتا تھا اور وہانسے پھر جہان اور زور معلوم ہوتا تھا وہان اونکو جانا پڑتا تھا کیونکہ جسقدر توپین تھین اوسقدر گولنداز نہ تھے حتی کہ نفری گولندازونکی ۲۴ تھی اور اعراب اقواب معہ عبارہ وغیرہ ۳۰ تھی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز بھی موجود نہ تھا پس کیونکر انتظام توپونکا بغیر جانے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی ہوسکتا تھا ہمارے ساتھہ جو فوج ہندوستانی تھی اوسکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر وتقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ اونکو کھانا بھی اچھا نہین ملتا تھا اور مکان بھی اونکے واسطے موافق نہ تھے اور اونکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کے قیامگاہ پر دشمنونکی گولیان اس کثرت سے پڑتی تھین کہ اونکے آدمی بہت ضائع ہوگئے تھے اور وہ مفسدین کے نزدیک اسقدر تھے کہ آپسمین گفتگو ہوا کرتی تھی اور مفسد ہر طورسے اونکو فہمایش کرتے تھے اور دعوت دکھاتے تھے مگر اونہونسے ہماری رفاقت سے تن ردہی نہ کی اور اگر وہ کبھی ایسا ہی کرتے اور اونکی دعوت مین آجاتے تو ہم ولایتی کہ تھوڑے سے تھے کبھی مفسدین کے ہاتھ سے جانبر نہوتے فقط

ایک وقائع نگار احوال لکھنؤ کا سوائے اوسکے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریزان محصورین نے
یہ سنا تھا کہ فوج عظیم واسطے رہائی اونکی بسر کردگی جنرل ہیولوک صاحب آتی ہے تو اونکو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ
قالب نیم جان مین آئی تھی مگر جب انتظار حد سے گذرا تو او یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سوائے صبر و شکر کے
اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر اسپر بھی اونہون نے شجاعت اور مردانگی کو نچھوڑا اور یہ ارادہ مصمم تھا کہ جہانتک ممکن ہو بیلی گارد کو
بچا سیئے اور جب کسی صورت یہ امر امکان نرکھے تو جان عزیز کو جسقدر قیمت گران پر ہو سکے فروخت کیجیے القصہ اسیطرح
اونکو ایک مہینا گذرا اس عرصہ مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتہ سے روانہ ہو کر اور راستہ مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے اور
تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کانپور ہوئے اور وہانسے بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی عبور دریائے گنگ کر کے ملک اودہ
مین با فوج جرار داخل ہوئے اور اوسی روز چلکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناؤ کیا یہ مقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکھا تھا
تمام مکانات شہر مین دو رویہ دیوارون مین بندوقونکی نال کے برابر سوراخ کر رکھے تھے اور اونمین سے گولی مارتے تھے
اور آپ مکان کے اندر زد فوج سرکاری سے امن مین تھے اور سوائے اسکے شہر مذکور پر از فوج مفسد تھا اور اونکی پاس
پندرہ ضرب توپ کی موجود تھین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سوائے ہلہ کے اور کسیطرح وہ قبضے مین نہ آتا اسیواسطے فوج
سرکار کی ایک بارگی ہلہ کر کے دشمن کی توپون پر جا گری اور دو تین مرتبہ وہان سنگین کی لڑائی ہوئی اسمین فوج طرفین
خوب لڑی آخرکار تاب زد و ضرب فوج سرکاری کی نہ لا کر دشمن پس پا ہوئے اور شہر اوناؤ قبضہ اولیائے دولت سرکار مین
آگیا اس شہر کو فتح کر کے فوج سرکاری آگے بڑھی اور فتح پور چوراسی پر حملہ آور ہوئے اسمین جبا سنگہ مفسد مقیم تھا اور شہر کے
عقب مین توپخانہ مفسد جمع تھا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پہونچا لفٹنٹ دینجر فیلید متعلقہ مندراس فیوزلیر تھا اوسکے بعد
فوج بھی وہان جا پہونچی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونون لڑائیون مین ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے
ہونے مین ۸۸ سپاہی ہمارے خستہ او کشتہ ہوئے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہے

کچھ عجب نہین ہے کیونکہ مفسد اچھے موقع پر قیام پذیر تھے اور تدابیر بھی اونکی اچھی تھی اور ہم ہرطرح بیموقع مقامونسے لڑتے تھے
اور جو تھا وہ ہمارا دشمن تھا مگر تاہم فتح ہماری رہی اور مفسد دونو مقامونسے فراری ہوئے یہان سے بھی ہماری فوج نے
اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وبائے ہیضہ اس زور شور سے ہماری فوج مین پھیلی کہ سوائے مراجعت کے اور کچھ چارہ نہ تھا
لہذا ناچاری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے

مفسد اس قابو کو غنیمت جانکر پھر تا بہ دریائے گنگ آ کر قابض ہو گئے اور کنارۂ دریا پر مورچال ایسے موقع سے
طیار کیے کہ جنکی زد دریا پر تھی اور جسکے سبب اونکی دانست مین سد راہ فوج ظفر موج ہو گیا تھا مگر جب کانپور مین اور فوج
سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پھر عزم عبور دریا کیا اور بتاریخ ۱۹ ستمبر مفسدین کی توپونکے روبرو ہو کر عبور کیا اور
وہانسے دشمنونکو ہٹا دیا مفسد وہانسے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام منگروار تھا فوج سرکاری بھی
اونکے تعاقب مین جا پہونچی اور بتاریخ ۲۱ اون پر حملہ آور ہوئے چار گھنٹے میدان جنگ گرم رہا آخرکار مفسد شکست کھا کر
رو بفرار لائے اور پانچ توپ اسپی اور دو ضرب پانڑی کی چھوڑ گئے یہ سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اوسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور بیس میل تک مفسدین کو مارتے ہوئے لگئے اور جا کر بشارت گنج پر قبضہ کر لیا مفسد اس جنگ اور ہی فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہو کر بھاگے تھے کہ اکثر توپین اونہون نے کوئین ڈال دین او ہتھیار میدان میں پھینک کر فراری ہوئے اور بیل مقام بنی کا بھی اونسے توڑا نگیا القصہ تعاقب مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پہونچی قریب دو یا تین میل اس جانب لکھنؤ کے دشمنون نے ایک نہایت مضبوط مورچال طیار کیا تھا وہان پچاس ضرب توپ اونکی موجود تھین یہان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے داد شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ زد و ضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لا کر بھاگ نکلے اور ہماری فوج کچھ تو عالم باغ مین رہی اور کچھ واسطے رہائی محصورین بیلی گارد کے آگے بڑھی تھی اور جب وہ بیلی گارد مین پہونچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی کہ گویا اونکی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تھا کیونکہ اوسوقت مفسدین ایک سرنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہگئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اونکی رہائی کو نہ پہونچتی تو اوس سرنگ سے سب بیلی گارد والے اوڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تھی اور ابھی رہائی اونکو مقدر مین نہ تھی کیونکہ مفسدین نے کیا کیا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی اونہون نے چار طرف سے مقام مذکور کو گھیر لیا اور پل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اوسکو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رسشہ عالم باغ کی مسدود ہوگئی

جسوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزیڈنسی ہوئی ہے اوسوقت سے ایک لمحہ بھی گولہ رانی موقوف نہین ہوئی بلا توپخانہ بھی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہوگئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی نہتی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیاء دولت مین آگیا ہے اور وہانکے مفسد بھاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بھی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچھ مقام کلکتے مین بھی وارد ہو چکی ہے اور کلکتے سے بھی بسواری گاڑی ڈاک گاڑی وہان گاڑی وغیرہ غرض جو کچھ دستیاب ہوتا ہے اوسپر سوار کر کے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سر کولین کیمبل صاحب بھی معہ صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہو کر بمقام کانپور وارد ہوئے اور چندے قیام پذیر ہو کر عبور دریاے گنگ کر کے روانۂ لکھنؤ ہوئے اور جو جو کار ہاے نمایان اونسے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہین اور اس مختصر مین اوسکی گنجایش بھی نہین اسواسطے یہ مضمون اسیقدر رہا آئندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاویگا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومۂ ذیل جو بمقام اوناؤ واقع ہوا تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شائقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوے مین ایک صاحب شیو سنگھ نامے تھانہ دار تھرا وان ضلع اوناؤ کے تھے بتاریخ ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۵۸ع اور ۲۳ ماہ مئی سنہ مذکور باغیون نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تھے بسر کردگی امراو سنگھ اور رگھبیر سنگھ اور درگا سنگھ اور راجا گر سنگھ تھانہ مذکور کو محاصرہ کر کے دست زد و ضرب سپاہیان تھانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا یکپاس روز ہنگامۂ جنگ دیگر گرم رہا مگر باغیان مذکور کسیطرح غالب نہ آئے اس عرصہ مین جناب پیٹرک کارنیگی صاحب جو اوسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع مذکور تھے اور جناب لسر ٹیڈ الیٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر متعلقہ تھانہ

تشریف لائے اور باغیونکو پسپا کیا دو نومبر یعنی ۲۵ اپریل اور ۲۳ ماہ مئی کو ایسا ہی عہدان خدمات نمایان کے جلدو مین تمام برقندازان تھانہ مذکور کو جو صرف ایکسو بیمانوی نفری تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور مسمی الحبیب سنگہ والد باجد شیو سنگہ صاحب کو بباعث اونکی خیرخواہی اور خدمات شائستہ کے تعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگذاری بھی لائے مد سے منظوری حکام عنایت ہوا اور بمزید عنایت کرسی بھی روبروے حکام کے ملی اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہوگیا تو شیو سنگہ کو اوپر تھانہ داری پورہ مرفراز کیا یہان بھی اوسنے اور باغیون سے جو زیر حکم بینی مادھو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اسمین بھی باغی اپنی ادبونہ ہیو تھے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیرخواہی کرتا ہے اوسکو کبھی دنیا اور عقبی مین ندامت اور پشیمانی نصیب نہین ہوتی اور گو چند روز اوس عمل کے کرنے مین تکلیف بھی ہو تاہم آئندہ ثمرۂ نیک اوسکو حاصل ہوتا ہی تب شیو سنگہ کو ہوا کہ بباعث اوسکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہوگیا اور کل کام اوسکے ضلع کا اوسکے اعتبار پر چھوڑا گیا

شملہ

بتاریخ ۱۴ مئی کمانڈر انچیف صاحب معہ رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ یہان موجود نہ تھی اسواسطے باشندگان مقام مذکور اسواسطے اپنی حفاظت کی عمل مین لائے اور قریب ایکسو صاحب لوگ کے جمع ہوکر ایک کمیٹی مقرر کی اوسمین حاکم اول جنرل بینی صاحب ہوئے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنک بہت مناسب موقع پر ہے اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہوئی تو سب صاحب لوگ وہان پر جمع ہوجاوین اور خبر کرنے کی تجویز یہ ہوئی کہ دو آواز توپ کی ہونگی اور تمام گھنٹے ہوکر جا گھرون مین وہ بجین گی بس اونکی آواز سنکر سبکو اطلاع فساد ہوجاویگی ہتھیار اور سامان جنگ سبکو تقسیم ہوگیا اور پہرے چوکی اور پہرہ جابجا مقرر ہوگئے

بتاریخ ۱۵ خبر آئی کہ فوج گورکھہ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہے یعنی آمادۂ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکھہ کی گنتی ہوئی مگر بباعث چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکھہ نے فساد کردیا اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے مین کرلیا اسمین باواز توپ اور گھنٹہ مذکورہ بالا سبکو خبر بنک گھر مین جمع ہونے کی ہوئی یہ عجب موقع تھا ایکسو کو ٹھیونمین سے جو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور کوئی کسیکی گود مین بھاگتے ہوئے بنک گھر کی جانب چلے آتے ہین بازار مین بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچہ انتظام صاحب لوگونمین نرہا بعضے بعضے صاحب لوگ نہایت بدوضع معلوم ہوئے بہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکھہ نہایت درجہ بگڑ گئے اور اونکے افسر وہان گھر گئے اور ہر لحظہ گوش بر آواز تھے کہ اب آواز شور وغل اور قتل کی گوش زد ہو مگر یہ فکر اور اندیشہ کچہ کم ہوگیا جب قریب فراغت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ چیادنی گورکھہ سے یہ شرائط سمجھا سقدمین لائے

اول یہ کہ گارد گورکھہ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے

دوم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ اونکو دیجاوے

سوم یہ کہ جو ہتھیار اور سامان اونکے میگزین مین سے نکال لیے گئے ہین وہ واپس اونکو ملجاوین

پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور ہونگی تو نتیجہ تحقیقات کے مطابق ہوگا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے چاہئے اور میم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ شبا شب طیاری کرکے صبح کو شملے سے فرار ہو جاویں اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہوگئے بلکہ اپنی اپنی پلٹن کو بھی چھوڑ گئے اکثر افسر [illegible]

بروز شنبہ قریب نواخت نہ گھنٹہ صبح گارد گورکھہ نے بسرکردگی میجر بیکٹ صاحب کوچ کرکے خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہاں سے جا کر کوٹھی جنگ کا قبضہ کر لیا خبر بالا میں ترد اور مبالغہ ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ گورکھہ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر قرار داد عام ہوا

بروز یکشنبہ خبریں آئیں کہ گارد گورکھہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور ڈگشائی دونوں میں فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شملہ راستے میں گرفتار ہو کر جلا دی گئی اس عرصہ میں کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے با اختیار کل یہاں بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گورکھہ سے پیش آویں صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصور گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ اب بھی اتباع کر کوچ کر جاویں یہ شرط سپاہ نے منظور کی اور بتاریخ ۲۴ مقام مذکور سے کوچ کرکے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھیوں نے خزانہ کسولی لوٹا تھا اونکو اونہی کے ہمقوم اور ہموطن نے جو چھاونی جتوگ میں چھاونی شملہ میں تھی گرفتار کرکے بطور قیدیان اپنی چھاونی میں لایا اور سب روپیہ مفرورہ اونسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

روڑکی

بتاریخ ۱۲ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ میں فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھ کمپنی سپر مائنر کی منجملہ آٹھ کمپنی موجودہ روڑکی برائے کار ضروری مقام مذکور میں روانہ کریں اور یہ کمپنیاں اوسی روز براہ نہر کشتیوں پر روانہ ہوئیں بتاریخ ۱۶ وقت شب بارک چھاونی کو جو [illegible] میں آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے لگائی ہو یہ شبہ نسبت کمپنی سپر مائنر کے عائد ہوا اور اونکے اوپر بطور شبہ کے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور نے ورکشاپ (?) اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوسمیں آکر جمع ہو سکیں

کمپنیاں سپر مائنر نے جو قریب تین سو نفر کے تھیں بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک قطرہ خون بھی اس فساد میں زمین پر نہ گرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصف راہ سہارنپور تک پہونچی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پہونچی جسمیں کپتان فریزر صاحب مارے گئے تھے یہ خبر سنکر اونہوں نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسروں کو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاونی روڑکی میں آئے اور اس اثنا میں اپنے افسروں کی عزت اور توقیر میں کچھ فرق نہ کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹنٹ بیگمام صاحب و لفٹنٹ [illegible] صاحب افسران ہندوستانی چھاونی سے لیجا کر مدرسہ میں پہونچا آئے تھے اور اونکے شریک ایک جماعت [illegible] سپاہ ہو گئی تھی جنہوں نے ایک گروہ قلیل کا جو اونمیں سپاہ ہو نہیں سے تھا اور جنہوں نے ارادہ قتل انگریزان کیا تھا اور [illegible] سبکو صلاح دیتے تھے مقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کروا دیا تھا

تین عہدہ دار جنمین ایک ملکی تھا اور دو غیر متعہد تھے اور پانچ عورتین اور چھ لڑکے بوقت نصف شب کارخانے مین پہونچائے گئے ایک گھنٹے کے بعد لفٹنٹ پیبرٹن صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب معہ ایک کنڈکٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح و سالم آکر اونکے شامل ہوگئے یعنے تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن مین تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ ایکر دگی کپتان میک لیکن صاحب جاکر چھاونی پر اپنا قبضہ کرکے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان پہونچکر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندھکر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چھاونی مین موجود تھے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بھاگ گئے کہ شاید سپاہ کارخانجات جنہون نے تین توپین چھ پانی طیار کی تھین اور جنکے پاس گولہ ہائے گراب کا انبار موجود تھا اونپر حملہ آور ہون

ہمہ گیر سن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تھا اور تمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تھے اور پچاس عورات اور تینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیرسن کے گروہ سپاہ پیلوتیر دل دنیا بشٹ گرد و نواح مین بھیجی گئی تاکہ رفع بدفعلی ہو جو گوجر اور بنجارون نے غارتگری اسباب و اتلاف جان شروع کی تھی اور نیز گوجر وغیرہ نے دزدی تعدی اور قتل اور آتش زنی پر کمر باندہی تھی اس گروہ تیر دل نے بڑا کام یعنے دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے باشندونکے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک بایام بلوہ آئندہ امن و امان رہا گو چند خفیف وارداتین بھی ہوئین تھین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار نہوئی

بتاریخ ۱۱ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد باشندگان بجنور نے رورکی مین آکر پناہ لی اونکو فوراً آرام و آسایش ہر طور کی دی گئی۔

بتاریخ ۱۳ جون روز شنبہ اغیت مقام نزا مین کچھ تحمل یا باعث اسکے واقع ہوا تھا کہ فوجت تمہیا جنین لینے اوس گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بجنور کے ساتھ آئی تھی کیونکہ مشہور ہوا تھا کہ سواران مذکور ہر دو جانے سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کچھ تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کرنا ضرور تھا اسواسطے ایک جماعت انگریزونکی معہ ایک ضرب توپ اونکے مقام گاہ مین گئی اور اونکو گرفتار کرلیا

اوسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کیدکٹر سیتون صاحب اور اونکی میم اور کوڑپول بروس صاحب کو جو رویلکھنڈ سے بچکر بھاگ گئے تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب نجیب آباد سے آتے تھے لا دین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے

کارخانے میں اب کام بشروع ہوا اور گولہ و سیل اور توپین ڈہلنے لگین تین تین پنی التواپ اور ایک غبارہ ڈبلکر طیار ہوا چار یعنی لوہے کی ۲۰ اینچی جو کارخانے مین واسطے دوبارہ ڈہلنے کے بھیجی گئی تھین اب اونکو پھر چڑھایا اور ایک اونمین کی دیوار پر چڑھائی گئی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہے اور تین باقیماندہ اوس دمدمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چڑھائی گئین اس ہیئت جنگی نے اون تمام آدمیونکے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیاری دیکھتے تھے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکھا

گوالیار

تباریخ ۲۰ ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوئے پولٹیکل اجنٹ صاحب اور برگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی کہ مفسد اونکی جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس دفعہ دار رسالہ اول برگیڈیر صاحب کے پاس آیا بعد اوسنے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرونکو مارکر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اوسنے بیان کیا کہ چہارم پیدل اور دو باڑی توپخانہ اور تھوڑے سے سوار اس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر اونکو یقین نہ آیا کہ اونکے سپاہی شامل ہوئے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرونکو بلوایا برگیڈیر صاحب اور میجر بلنگ صاحب نے جو ماتحت برگیڈیر صاحب کے حکم فرما تھے اظہار اوس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اثنا مین ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجھے کچھ برگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اوسکے اظہار بھی موافق بیان دفعدار کے تھے بلکہ اوسنے یہ بھی کہا کہ برگیڈیر صاحب کا داروغہ جواب سوار و نمبر نوکر ہے وہی برگیڈیر صاحب کے مارنے کو مستعد ہوا ہے اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ سوار چھاونی سے باہر بسر شرک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اوسکو راستے مین گرفتار کرکے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ میم صاحبوں اور لڑکونکو معہ عورات ولایتی فوراً چھاونی سے کوٹھی رزیڈنسی مین جاوین اور ایساہی ہوا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ سب افسر توپ سمعدولی مس کوٹ مین جاکر کھانا کھاکر اپنی اپنی چھاونی مین جاکر شب باش ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب معہ اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین اور ایساہی عمل مین آیا اس سبب سے شب کو کچھ فساد نہوا مگر ثابت ہوگیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا

تباریخ ۲۳- تمام اندیشہ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بھی اپنے اپنے مکانون مین واپس آگئین

تباریخ ۱۰ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اونہون نے سنا کہ ہم سب راضی ہین جہان چاہو دہلی یا کسی اور جگہہ بمقابلہ مفسدان ہمکو بھیجو و بتاریخ ۱۴ نماز گرجا گھر مین ہوئی بوقت نواخت ایک گھنٹہ بعد دو پہر ایک بنگلہ جو وسط چھاونی مین واقع تھا اوسمین اگ لگی اور تھوڑی دیر کے بعد مس کوٹ گھر مین سے جو قریب ایتی پانسو گز کے فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تھا آگ نمودار ہوئی اور دو تو جلکر بالکل خاکستر ہوگئے اور بنگلہ مس پاتھ بھی جلکر خاک ہوگیا اور بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسینے لگائی تھی اتفاقی نہ تھی — اب علامات فساد برپا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کرین مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پر اونکی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برپا ہوجاویگا یہ ظن غالب تھا اور اسی گمان سے وہ بھی جنہون نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چھاونی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور اونہون نے توپین بھر لین ہین

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سٹوارٹ صاحب خبر سنکر چھاونی مین گئے اور دیکھا کہ اونکے آدمی مصروف ہین اور طیاری کررہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر آئی تھی کہ ہمپر حملہ ہونیوالا ہے

اسواسطے بہت اپنے بچاؤکے واسطے یہ سامان کیا تھا افسرون نے اونکو سمجھا دیا اور مطمئن کرکے اونکو چھاونی کے اندر روانہ کیا
بعد ازین افسران مذکورین برگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اونکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانیت کر دی کہ اب بالکل
امن ہے اوسیوقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گو روز یکشنبہ سے نو بجے کی توپ بباعث اسکے سر نہین ہوا کرتی تھی کہ
ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اوسکے سر ہوا کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیون نے آکر کہا کہ فساد چھاونی مین ہو گیا
اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبون نے ہتھیار باندہے اور برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی اپنی
چھاونی مین جاوین اور وہ سب بموجب حکم کے گئے افسرونکے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب
کپتان ہاکنس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیوز صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب
جسوقت یہ سب صاحب بجانب چھاونی روانہ ہوئے اوسیوقت آواز بندوقون کی داہنی طرف چھاونی سے گوش زد ہوئی بازار کے
چھاونی مین آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تھا اوسکو وہ مارتے تھے چند بنگلونکو بھی آگ لگا دی اور شور و غل
اور تردد بکثرت پیدا ہوا جسوقت پہلی آوازین بندوقونکی سر ہو چکی تھین چند سپاہی ۴ رجمنٹ کے نے ڈاکٹر میک کیلر صاحب سے
کہا کہ چلو چھاونی مین چلکر میجر بلنگ صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہین ڈاکٹر صاحب اوس طرف کو روانہ ہوئے اور اونکے
ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب اجٹین رجمنٹ کے اور لفٹنٹ لائیوز صاحب متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بھی گئے راستے مین کئی مرتبہ
اونپر گولیان سر ہوئین اور لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گھوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب نڈر گئے اور وہان پہونچکر
دیکھا کہ میجر بلنگ صاحب کے سینے کے پار گولی ہو گئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اونکا گھوڑا مرا ہوا اونکے نزدیک
پڑا تھا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا گر اسطرح سے کہ اونکی باتون سے بناوٹ پائی جاتی تھی اس عرصے مین چند
سپاہیون نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیوز صاحب وہ نو برہنمائی
سپاہیان مذکور وہانسے روانہ ہوئے راستے مین اکثر اونپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے
بچکر وہ دریا پار ہو گئے اور بجانب آگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب پون گھنٹے کے سر ہوتی رہین بعد ازان موقوف
ہوئین اس عرصے مین میڈ صاحب اور مری صاحب معہ عیال و اطفال اور پانچ یا چھ نوکرون ہمراہ کئی سوگز کے
فاصلے پر چھاونی سے اوس طرف دریا کی کھڑے تھے اور اس فکر مین تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے
اپنا بنگلہ بہنگام آتش زدگی خالی کرکے معہ عیال و اطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونیکو جاتے تھے اور
میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر برگیڈیر صاحب کے پاس جانیکو تھے کہ آواز ہائے بنادیق اونکے گوش زد ہوئین ان صاحبان
نے جب دیکھا کہ جس مکان مین وہ سونیکو ہین اوسکے گرد و پیش بہت سپاہی پہرہ وغیرہ پر ہین اونہون نے چاہا کہ اگر ممکن ہو
تو میم صاحبون اور بچونکو باہر مکان مذکور کے پہونچا دین اور اس ارادے سے اونکو پچھلے گارد کے مکان مین لے گئے
جسکے حوالدار اور سپاہیون نے اقرار اونکی حفاظت جان کا کیا بعد ازین کپتان مری صاحب و کپتان میڈ صاحب برگیڈیر صاحب
کے پاس گئے اور اونکو اسپتے اصطبل کے رو برو کھڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے اون دونو صاحبونسے کہا کہ اب چھاونی مین
جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسیکو سلامت جانے نہین دیتے اور اب کچھ نہین ہوسکتا

اس عرصے مین ہندوقین سب طرف چھاونی کے اور شمال و غرب کے جانب اس مقام کے سر ہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور اونکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب اونھون نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہین ہو سکتا وہ پھر گارد کی طرف آئے اور ہمراہ حوالدار و چار سپاہی مذکورہ باغی دریا کے راستے مین اونپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسینے اونکو کسیطرحکی تکلیف دی

دس بجے کے وقت تمام پھر امن ہو گیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے

سواریونکی بلی پر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہماری نزدیک آویگا اوسکو ہم مار ڈالینگے اس گروہ کو میدان مین جاتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اونکے دلمین آتا تھا کہ چھاونی مین جاوین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین جانا بہتر ہے آخرکار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی وہ صدر بازار کی جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پہونچے اور دریا اونسے چند چند قدم رہ گیا تھا کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اوسکی روشنی سے تمام میدان گرد نواح کا روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیان بھی اوس جانب کو سر ہوئین یہ دیکھتے ہی اونھون نے چھاونی کیطرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پہونچے برگیڈیر صاحب اور شیٹ صاحب بھی اوسیوقت وہان پہونچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اونکی نہایت خاطرداری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد میجر مینسی صاحب اور کرسٹی سن صاحب جنہیں حسب سے کے وہان پہونچین اور قریب تین بجے صبح کے پولیٹکل اجنٹ صاحب معہ اپنی ہمشیرہ کے اور لفٹنٹ سیلی صاحب انجنیر کے وہان پہونچے مینسی صاحب اور اونکی ساتھ کی میم صاحبون کو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئین تھین اور اونکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پہونچتی تھی کہ کیا چھاونی مین ہوتا ہے اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ اونکو مفسدین سے بچا نہ سکین گے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد ساتھ مفسدین کے تھی گو اونکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کی بھی جو شریک صلاح مفسدان تھی

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیون مین سوار ہو کر بجانب آگرہ روانہ ہوئے جب ہم ریذیڈنسی کی کوٹھی مین پہونچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوئے تھے آدہ گھنٹہ وہان مکث کرکے پھر ہم وہان سے ہمراہی سپاہ پودی گارد مہاراجہ صاحب روانہ ہوئے

ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ ذیل تھے میم مینک فرسن صاحب پولیٹکل اجنٹ برگیڈیر رامزی صاحب کمانیر فوج کنٹنجنٹ کپتان میڈ صاحب برگیڈ میجر لفٹنٹ سیلی صاحب انجنیر لفٹنٹ پیرسن صاحب اجیٹن دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت برگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ مینسی صاحب

کارن صاحب اور بارتین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمہ تاربرقی کپتان میڈ صاحب ۸ رجمنٹ شاہی انس صاحب کی میم اور کرسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ مینسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم معہ دو بچہ مرے صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ سرسن صاحب کی میم اور پاسن صاحب کی میم اور اونکے نواسے راستے مین ہمکو لفٹننٹ کلارک صاحب حاکم ثانی دوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوریک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو بشکل بھاوتی سے بھاگ کے آملے اونکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشہ قتل اون صاحبونکا ہے جنکا پتا اب تک نہین ملا

ہم سب بمقام چندا جو ۱۰ میل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نو بجے صبح کے پہونچے اور چار بجے شام تک قیام کر کے پھر روانہ دھولپور ہوئے بروقت وارد ہونے بمقام ہنگونا ہمکو خبر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور اونکا ارادہ مصمم ہے کہ ہمکو آگے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی درصورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئی اور بعد از بہت توقف اور اندیشے کے ہم روانہ ہوئے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑھے اور آگے جا کے سُنا کہ دریاے چمبل کے غار و نمین مفسد توپ لئے بیٹھے ہین اور اونکا ارادہ حملہ کرنیکا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے جتنے تا صبح قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد مین گذری صبح ہم وہانسے بھی روانہ آیندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہانسے مقام کھتیری ۵ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اوسنے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہے اور مہاراجہ کا حکم آیا ہے کہ تمہارا وہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اونکے عوض بہت سے تھا کر ہماری محافظت کو آئے اور ہماری ساتھ تا بدریاے چمبل گئے یہان کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم بنواخت قریب ۲ گھنٹہ صبح بمقام دھولپور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب وہانسے بساعت آگرہ روانہ ہوئے میم صاحبونکی اور بچونکی سواری مین گاڑی ہندوستانی تھی اور صاحب لوگ ہاتھیوں پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی شکر راستے مین دو تین مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخرکار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہمنے سفر طے کیا اور بچھاونی آگرہ پہونچے یہان پہونچکر ہم نہایت شکر گزار ہوئے کہ بعد اذیت و اخوف کے ہم صحیح و سلامت پھر بمقام حفظ و امن مین فائز ہوئے

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئین اونکو راستے مین بہت تکلیف اور دقت ہوئی اور لوگ اونکے ساتھ ہیوز باقی و بی آبرو ئی پیش آئے اس گروہ مین کیمبل صاحب کی میم اور ایکس صاحب کی میم اور بروکر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم اور بلنگ صاحب کی میم اور کوپلینڈ صاحب کی میم اور چند عوات و بچہ ہاے ولایتی یعنی یورپین بھی اونکے ساتھ تھے اور ڈاکٹر کوریک صاحب کی میم دریاے چمبل کی ریگ مین تکان اور صدمہ موسم سے جان بحق ہوئین اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مفسدین نے صاحبان مفصلہ ذیل کو قتل کیا

میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پریٹ پر گئے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیوں نے زخمی شدید کیا اور میجر شرف صاحب بھی اوسی موقع پر بضرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اوسوقت زخمی ہوئے تھے مگر دیگر مفسدین فوج پیدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب معہ دو بچونکے اور میم سٹوارٹ صاحب کی معہ ایک بچے کے بمقام چھاونی رسالہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئی اور لفٹننٹ پروکٹر صاحب

اور جیمز بیلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کوپلینڈ صاحب درمیان چھ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پنجم قتل ہوئے ماسوائے انکے
سارجن ٹامپسن اور سارجن فریب اور سارجن بایک اور سارجن کیلی اور سارجن کرونٹی اور ریلیشن خوانہل اور کونلنز اور میم
پائنک صاحب اور میم مذکورہ صاحب بھی مفسدین کے ہاتھوں سے جان دے بیٹھے الغرض ۱۹ صاحبونکے قتل کی تو خبر آگئی اب بھی کچھ
اور صاحب لوگونکا پتہ نہین ملتا

میم ہاکنس صاحب معہ تین بچونکے اور چند دیگر معذورین کے تاریخ ۲۲ بعد از گوارا کرنے تکالیف اور سختی موسم کے
وارد اس مقام آگرہ کے ہوئین

صاحبان مفصلہ الذیل بعد ازین بسلامت مقام آگرہ وارد ہوئے مسماۃ سارا کرونٹی معہ ایک بچے کے اور مری ہل
اور مری مونکس معہ دو بچونکے بی بی وب صاحب اور میم تو ٹیشم صاحب معہ پانچ بچونکے اور ریتہ صاحب اور مورس صاحب
معہ میم صاحبہ اور سارجن پائب صاحب معہ میم صاحبہ

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہے اوس سے دیگر احوال باقیماندہ فساد واقع ہوگا

بروز دوشنبہ گذشتہ یعنی ایکروز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلونمین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم
مقام واردات پر بدین ارادہ گئے کہ اوس کی بذریعہ حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ اون بنگلونکی میم اور بچونکو
اپنے بنگلے مین سلے آوین وہان جاکر دیکھا کہ سپاہی بدل بامداد کرتے اور اسباب مین مصروف ہین اور گھر جس ساتھ کوئی
امر ایسانہ تھا جس سے ارادہ فساد ظاہر ہو بلکہ اونکی بدل مصروفیت سے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور نمک حلالی اونکے
عائد ہوا تھا باقی نرکھا چند اونمین جو حرامزادے تھے اونکے طریق سے کچھ گستاخی پائی جاتی تھی بلکہ ایک نے اونمین سے باواز
پست خفیف یہ کہا تھا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکھنے مین آیا کل کچھ اور تماشا دیکھنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تھا مگر چونکہ یہ صاف نہ
اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تھا جس شخص نے یہ سنا تھا اوسنے وہان سے اسکا ذکر نکیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری ہر صورت
فساد برپا ہونیکے کر رکھی تھی بروز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی تا ہنگام سرہونے توپ شب کے
جب بوگل بجا اور سب فوج باہر ہوگئی اس وقت تک سب افسر اپنی سپاہ کی نمک حلالی پر اعتماد کلی رکھتے تھے فساد اول
پریڈ پر شروع ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچھ بھاگ گئے مگر مفسد اسپر بھی راضی نہو کر بجانب بنگلہ بریگیڈیر صاحب کے گئے
اور وہان جاکر اونکو باواز گستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت خدا سے بچ گئے
کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے اونکا ہاتھ پکڑ لیا تھا مگر اوس سے بچکر وہ حاطے کے باہر نکلے
بھاگ گئے اور غارونمین جو متصل تھے چلے گئے مفسدین نے جب بریگیڈیر رامزی صاحب کو نہ پایا تو اونکا اسباب سب لوٹ لیا اور اوسکے
بنگلے کو آگ لگادی ایک اور افسر کو اوسکے گارد کے سپاہی نے دس بجے رات کو جگایا اور اون نو نفر سپاہیون مین سے جو اوسکے
حاطے مین تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اوسنے جاکر کہا خداوند بھاگو سب بگڑ گیا یہ سپاہی ابھی اونکے پاس سے
علیحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی بھاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمکا بات چلتے ہین اگر حکم ہو تو ہم اپنی بندوقین
بھرین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطفی کرنیکو بندوق کا بھرنا ایک امر بیہودہ فوقی کا ہے یہ سنکر سپاہی جانب چلے گئے اور صاحب

اپنے بنگلے مین گئے اور وہان جا کر ایک دریچہ مین سے دیکھا کہ سب سپاہی با آہستگی اپنی اپنی بندوق بھر رہے ہین وہ دیکھکر
صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیان اونکے سر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ
وہانسے بجانب دریا روان ہوئے اور غار مین جا کر پوشیدہ ہو رہے یہان بھی چار گولیان اونکے اور اونکے خانسامان
کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہو گیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان
راجہ صاحب بھاگے جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بھاگے ہین اور
سپاہی بھی نگاہ کو رہے کہ اونہون نے ایک میم اور اوسکے بچونکی جان بچائی تھی اسطرح پر کہ اونہون نے میم کو معہ بچونکے ایک
کوٹھی کی چھت پر بٹھا دیا تھا اور جب تک مفسدین بنگلہ بہ بنگلہ تلاش کرتے رہے اونہون نے اونکو اوسی مقام پر رکھا
مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کی لوٹنے مین مصروف ہین اوسوقت اونکو وہانسے اوتار کر مقام محفوظ پہونچا دیا اوسوقت
مین مفسدین کا کام سوائے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے اونکو مہاراجہ صاحب نے
بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جا کر خبر دی کہ دریا مین فساد ہو گیا ہے مگر جو سوار
ہمراہی اون صاحب لوگون کے تھے اونہون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور اونکو وہان تنہا چھوڑ کر چلے گئے اس حالت
غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب ملک راجہ گئے اور راجہ صاحب نے از راہ مہربانی اپنے آدمی اونکے ساتھ تا با آگرہ دیئے مگر یہ
آدمی جو ہمراہ تھے سنا ہے کہ ایسے بدذات اور گستاخ تھے کہ اون سب صاحبونکو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونیکا دلمین آتا تھا
اسواسطے کہ وہ سوار بجانب اونکے بہ نگاہ وحشت انگیز دیکھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کر کے طعنہ و تشنیع کے کلمات زبان پر
لاتے تھے مگر خوش نصیبی اون صاحبونکی سے اول سوارون کے دلمین ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور
زندہ ہین مقام رقت و تاسف کا ہے اور ہمکو شبہ ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ چند میم صاحبونکا جسم بوقت بھاگنے کے
غارہائے پر خار مین اور چلنے کے سنگ ریزون پر کٹ گیا تھا اور زخمی ہو گیا تھا

افسران و میم صاحبان مفصلہ ذیل جو متعلق بہ گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے بسلامت آگرہ سے اور ہوشنگ آباد مین پہونچے
لفٹننٹ لیمارکنڈ اور لفٹننٹ رائل اور لفٹننٹ میک ڈوکل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہیرسین اور ڈاکٹر ولسن اور ڈاکٹر سیلفنٹ
اور بی بی برلٹن معہ بچہ اور بی بی ہرسن معہ تین بچے اور بی بی لیمارکنڈ معہ چار بچے اور بی بی ہمین معہ مس ہمین اور دو سارجنٹ
اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہے

کوہ منصوری

بمجرد وصول ہونے خبر قتل موقوعہ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ مذا کے دلمین پیدا ہوا
حسیان اور مڈانڈے اور اور میم لوگ گھوڑون پر سوار بلباس خانگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ فلالین وغیرہ
پارچات گرم مین رہتی تھی اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلب ہوس جسمین دو مکان تھے ایک تو
کھانا کھانیکا اور ایک آرام کرنیکا روان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ مین میم لوگ جا کر جمع ہوئین اسوقت ایک عجیب عالم
مکان مذکور مین تھا کہ کبھی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکھا تھا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگونکا جنکے وہ نوکر تھے اسباب دری

لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرتے تھے روز دوم یہ خوف کم ہو گیا خصوصاً دلیرانہ استقلال چند میم صاحبونکی سے جو اپنے مکانون سے کلب ہوس مین نہین گئین تھین صاحب کمانڈنٹ بمقام لندہور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعضے متعجب ہو کر آپسمین سرگوشی کرتے تھے اور باقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھکر قہقہہ مارتے تھے اور آپسمین تمسخر اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال ایسا ہی عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چند گھنٹے شام سپاہی معہ بندوق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اوس وقت کے اونکی حد مین چلا جاوے تو اوس سے اول پوچھتے تھے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی مین نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والون کے سوال کے جواب دینے مین کچھ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہو گیا کوہ منصوری کی دوسری حد پر پادری میڈک صاحب کے مدرسے کے لڑکونکو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھکر تمام شب پھرتے رہتے تھے اسمین شک نہین کہ اونکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر جنکا رات کا آرام جاتا رہا تھا اونکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز سختی اوٹھا کر اپنے اپنے قدیم مکانونمین واپس چلے گئے

احتیاط اور تدابیر ہر طرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازار والے کچھ فساد برپا کرین تو اوسکے اندفاع کے واسطے کمال آمادہ ہو گورے سپاہی کنوبلیسنٹ ڈپو کی سب مسلح کیے گئے ہو بازار مین اور دیگر مقامات لندہور و منصوری مین واسطے پہرے کے تقسیم ہوئے صاحب لوگ بھی بخوشی مستعد ہو کر ہر شب راستونمین گشت کرتے تھے ماسوائے اندیشہ عید و بقرعید کے اور کسی قسم کا خطرہ اندیشہ سوے اشتعال کا منصوری اور لندہور مین نہوا اور وہ اندیشہ بھی خفیف اور بے اصل تھا

برہام پور

تباریخ یکم اگست گھاٹ سے وردود ہوئے رجمنٹ سکاٹلینڈ کا ذریعہ اسکے قتل سپاہ سوار و پیادہ مقام مذکور کا ٹھیک تصور کیا گیا سپاہ گورہ جو خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریٹ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہاز بار سے و خالی پر حکم کیا تھا کہ وہ بھی اپنے تئین مقابل میدان پریٹ کے لگا رکھین بعد از قلیل تواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ مذکور کے دونو جانب سپاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل مین تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سپاہ و پیادہ سے فوراً تعمیل حکم کی اور سوارون نے بھی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریٹ پر لے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اور ہتھیار جو اونکی چھاونی مین اور بازار مین ہون وہان تلاش کر کے لے آوین ان دونو مقامون سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بندوقین جو سپاہ سے لی گئی تھین گولیان بھری ہوئی تھین اور بعضے سوارونکے زین مین سے ماسوائے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان برآمد ہوئین

مادہو پور

تباریخ ۱۰ مئی ہندوستانیونمین یہ خبر مشتہر ہوئی کہ ۸ رجمنٹ ہندوستانی بمقام نور پور جو ۸ میل کے فاصلے پر ہا کہ

اس سے زیادہ مقام مادہوپور واقع ہے شب پیوستہ کو بگڑ لیے اور وہان نوہ سے اپنے افسرونکو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہین دراصل یہ خبر غلط تھی کیونکہ رجمنٹ چہارم تمام فوج ہندوستانی مین بہتر اور نیک وضع تھی اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا میم لوگ اور لڑکے آدہے گھنٹے کے عرصے مین طیار ہوگئے اور خبر شال شملہ یہان بھی عام ہوگیا اور ایک ایک مکانین بہت سے لوگ جمع کیے گئے گو گرمی دوپہر کی بشدت تھی پس میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک دوسرے سڑک کے مکان مین جو بفاصلہ قریب میل کے چھاونی سے تھا جمع ہوگئی اور وقت شام ہمراہی اور سب سب وہان سے روانہ ہوکر براہ کوہ اس پار مقام امرت سر دار دہپونے

ادہر تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین او وہ یہ ہین

اکزیکیوٹو انجنیر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلے کے تصور ہوا اور دو کمرہ تو ہین جو صرف دیوار و تھین اونکا آمد و تحمین کل رخانجات سے لا کر بالاخانہ مقام مذکور پر چڑہائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختون سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین کھڑی کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طور قلعداری کا عمل مین آیا اس مقام مین جابجا گارد ہاے مضبوط بر قندازان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑ کر شب کو قلعہ مذکور مین معہ اسلحہ آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتہ تک جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرم جوشی اور شجاعت کم ہوگئی اور شب کو اوٹھکر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک خبر معلوم ہوئی اسلیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

اغنیت مادہوپور کی ایک مرتبہ پہر بباعث فساد سیالکوٹ کے تخلل پذیر ہوئی تھی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ اونکے پہر کے بازار مین آبھی پہونچے تھے مگر نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر پنجاب تھے اونکے تعاقب مین آکر اونکو مار کر وہانسے نکالدیا

کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تھا کہ مثال فساد شملہ و مضوری اس کوہ پر کچھ فساد نہوگا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہوگیا اور یہان بھی باشندونکو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اوسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آتے تھے اور دریای کچا کو کہ بفاصلہ ۲۰ میل دامن کوہ سے جاری ہے اور جسمین ترائی بہی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر سنکر سب میم صاحبونکو براہ کوہ الموڑا کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آگئی اور میم لوگ واپس یہان آکر بطور سابق جاگزین ہوئین

ماہ ابتدا یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگونکو پہر اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان معہ تین ہزار سپاہ کے کنارہ دریاے کچا پر آ پہونچا ہے اس پر پچاس سپاہی گورکھہ بسر کردگی کپتان بلول صاحب اور لفٹنٹ جمیس صاحب معہ تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آئے تھے بسر کردگی انسائن سیجر صاحب بمقام ہلدوانی جو براہ بریلی واقع ہے

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھ بھیجا کہ دشمن قریب ہین مگر تعداد فوج معلوم نہین کہ کسقدر ہین یہ خبر سنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی بسرگردگی لفٹنٹ گریوس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم ریڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملیشیا کو حکم ہوا کہ جسوقت توپ اطلاعی سر ہو اوسی وقت روانہ جنگ گاہ کے ہون

تمام افسران رخصتی معہ کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ الموڑا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہون نگر دیکھو کہ تمام خیالات سرو مرغیونکے اور پوتلہاے رم کی اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کی جو ناگوار تھے مگر اسباب میں باندھے جاتے تھے ایک دوسری چٹھی کپتان صاحب موصوف سے رقم ہو گئی مضمون اوسکا یہ تھا کہ سبب انکے فتنہ باطل مذکور سابق کا یہ تھا کہ چند زمینداروں نے بندوقین واسطے بھگانے شیرون کے سرکین تھین چنانچہ گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا نگر نینی تال مین ایکبر تبہ اوربھی اندیشہ ہوا یعنی تاریخ ۱۰ ستمبر خبر آئی کہ خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہان وارد ہوئے باستماع این حال سواسی سپاہ گورکھہ اور ستر سپاہ نو بھرتی اور باقماندہ سواران ہشتم رسالہ غیر آئین معہ ایک دستہ فوج ملیشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گئے

بر وقت زیر کوہ پہونچے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئین یعنی مفسدین نے ایک گانون جلا دیا تھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھہ گودام کو بھی آگ دے دی تھی او قریب یکصد و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضائع کر دیا تھا جبکہ یہ فوج آگے بڑہی تو راستے بھی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنون کے قبضے مین ہے اور وہ مستعد پیکار ہین اس فوج مین اب طیاری حملہ کرنے کی ہوئی اور ہماری یہ جزوی فوج با آئین شائستہ و طریق بائستہ قدم زن پیشتر کی ہوئی سواری توسواری رکھی گئی اور لشکر مشتہ یعنی سپاہ منتشر دو تو جانب بنگلو نمین دیکھتے ہوئے جاتے تھے اور فوج وسطے با آئین قواعد راستے پر قدم زن تھی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اوسکے سامنے دشمن بھی صف بستہ کھڑے تھے پانچ یا چہ جھنڈے لہرا رہے تھے اونکی تعداد شمار نفری اسوقت مین ناممکن تھا مگر از روے اخبار ونکے اور اطلاع کے اور اونکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تھا کہ کم از پانصد و پنجاہ یا شش صد آدم جنگی ہونگے ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تھی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پہونچی تو سوارونکو حکم ہوا کہ سامنے سے راست و چپ ہو جاوین اور گانون کے گرد ہو کر دشمن کا عقب لین اور سپاہ پیادہ اونکے آگے سے حملہ آور ہو گی جسوقت دشمن نے یہ ترکیب دیکھی اونمین بھی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ حرامزادے تاب نہ لا کر متفرق ہو کر فراری ہوئے اور یہ تماشا ہوا کہ شجاعان گورکھہ قدم دو چند بڑہا کر حرامزادونکو لے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیونکو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دو تو جانب راستے کے نہایت گنجان تھا دشمن جھاڑیون مین بھاگ گئے مگر گورکھہ نے بھی بیقاعدہ لشکر مش منتشر ہو کر اونکا تعاقب کیا اور جہان جو ملا مین اوسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے اودہر سوارون نے بھی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تھا اور اونکو گھیر کر قیمہ قیمہ کر ڈالا تھا قریب ۵ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی بھی دشمن کا نظر پڑتا تھا کیونکہ جو بچکر بھاگ گئے تھے وہ جنگل مین چلے گئے تھے اور جنگل ایسا گنجان تھا کہ اونمین تعاقب

شغیہ ممکن تھا اور سپاہ پیادہ نے دشمنونکا تعاقب وہان تک کیا جہان تک اونسے ہوسکا

ملتان

بوقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جناو اونسے بہت ہیر پھیر چاہا کہ اونکے شامل ہون مگر وہ نہوئے سوارون نے یہ سب حال بکم و کاست اپنے کمانڈنگ افسرون سے گوش گذار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمیٹی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کے جمع ہو اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیونکو بخوبی سمجھا دیا گیا کہ کارتوس وہی ہین جو تیس برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اون سب کے فہم مین بھی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوے

بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی رپٹ ہوئی اور اونسے دریافت کیا گیا کہ اونکو کچہ عذر ان کارتوس مین باقی ہے یا نہین کسینے عذر پیش نکیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل مین آئی کہ ناگہانی فساد سے بھی کچہ اندیشہ باقی نرہا خزانہ قلعہ مین بھیجا گیا اور توپخانہ بھی قلعہ ہی مین رکھا گیا جو پہرے ملیٹن پولس کے تھے اونکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جا کر اپنی چھاونی مین رہین سواران پولس بھی جو باہر تعینات تھے وہ بھی ملتان مین طلب ہوئے

شروع ماہ اگست مین ۶۲ و ۶۹ رجمنٹ نے کچہ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نمک حلالی اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوئے دونو رجمنٹ ہائے مذکورۂ بالا یعنی ۶۲ و ۶۹ کے ہتھیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی ۶۰ رجمنٹ کے توپ سے اوڑائے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہوگیا تھا کہ دونو رجمنٹ مذکورۂ بالا نے ارادہ مصمم کیا تھا کہ فساد کرکے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا ہونے نپایا

ایک وقائع نگار باقیماندہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بھی گھاٹون پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بھاگ کر گھاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے تبلا نسکے تو اوسکو گرفتار کرو آب تباریخ ۱۰ جون کچہ علامات فساد کے رجمنٹہاے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتھیار چھین لینے چاہیئے اور میجر چیمبرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے ایسی خوبی اور اسلوبی سے اونکے اسلحہ لیے کہ ایک قطرہ خون بھی نگرا جب ان دونون رجمنٹونکے ہتھیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تھین جب یہ امر ختم ہوچکا تو افسرونکی یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وردی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع وہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر تاہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اوسکی تحقیقات ہوکر جرم بغاوت اوسپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش مین روبرو سب سپاہیونکے توپ سے اوڑا دیا گیا اور کئی سپاہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسیطرح اوڑائے گئے

۱۳ ماہ ستمبر اقوام خانہ بدوشان نے جو قریب گوگیرہ کے رہتے تھے کچہ فساد کیا اونہون نے تحصیل ہڑپا اور تھانہ کانولیا

چند دیگر مقامات پولس پر جو براستہ ملتان درمیان مقامات ودہجی اور گوگرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہان سے تین دستہ فوج بسر کردگی میجر چمبرلین صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان ہوسکن صاحب روانہ ہوئی اور بتاریخ ۲۰ ستمبر کو شکست فاش دی اونکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بھی برکیلی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوگرہ کام آئے اونکے ہمراہیون نے اونکو چھوڑ دیا تھا اور وہ تنہا لشکر مین مرے گئے بعد اس واردات کے کپتان سمسن صاحب دستہ جسمین ۹۰ سوار اور ۱۰ پیادے تھے مفسدین بمقام جلبیر حملہ آور ہوئے تھے اور اونکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخرکار تاب نلاکر مفسد فراری ہوئے اور بمقام جلبیر قبضہ فوج سمسن صاحب مین آگیا سوا ان اقوام کے ایک اور قوم نے جو تمام کہرل مشہور تھے بسر کردگی احمد خان کچھ فساد برپا کیا تھا مگر کچھ فوج واہوسے اور کچھ ملتان سے وہان گئی اور احمد خان گرفتار ہوکر قتل ہوا اوسکے گرفتار ہوتے ہی تمام قوم منتشر ہوکر بھاگ گئی اور پھر آکر اونہون نے اپنے تئین سپرد اولیاے دولت سرکار کردیا

فیروز پور

بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ آمادہ فساد ہین اسلیے تمام میم لوگونکو اور عیسائی عورتونکو ہدایت ہوئی کہ میگزین مین جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گئی ہے جاکر رہین اور دونو رجمنٹ مذکورہ بالا اور سپاہ غیر آئین کی اپنے اپنے میدان پریڈ پر پریڈ ہوئی

رسالہ متعین دیوار رسنبل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاونی گورہ جاکر قیام کرین اور ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جاکر مقیم ہون مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو اونہون نے وہان کلٹ کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی چند کمپنی ہمراہ لیکر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہان جاکر شمالی و غربی برج میگزین پر جاکر کھڑے ہوئے اور دلمین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر مین تھی کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو میگزین کے اندر تعینات تھی اونکو اطلاع دی کہ اوس برج مین رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصون نے یہ سامان مفسدین کے پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر باہری دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے یہان یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ قبل از پریڈ کے ایک کمپنی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین مین واسطے بدلنے کمپنی ۵۷ رجمنٹ کے جو نگہبان تعینات تھی روانہ ہوئے تھے اور اگر انکی ہوشیاری مدد نہوتی تو مقام فیروز پور کچھ عرصے کے واسطے ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین مین گھس گئے اونہون نے خوب شور و غل کیا اور اوس دروازے کی طرف روانہ ہوئے جسمین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اونکو وہان سے نکالدیا اسطور پر کہ سب نے ایک مرتبہ اونپر بندوقین سرکین جنگی گولیون سے قریب بارہ مفسد مارے گئے اسکے بعد وہ وہان سے بھاگ نکلے اس ہنگامہ مین کرنیل ریڈمنڈ صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بجانب غرب اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جاکر ٹھہرین مگر اسمین بھی اونہون نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اونکو ہر جگہہ سے نکالدیا آخرکار مفسد دیوار پر سے باہر کود پڑے اور گورہ سپاہی نے اونکو مارکر دن کے پیچھے گرادیا فوج قلعہ داریکی کمک کو دو کمپنی اور سپاہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپین زیر حکم لفٹنٹ انجلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کی

قلعے مین تھی اونسے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوئے یعنی اونھون نے ایکروز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بھرنی شروع کین مگر لفٹننٹ اینجلو صاحب نے اپنی دو توپین اونکی جانب درست کین اور اونمین گراپ بھرنیکا حکم دیا اس تدبیر سے بعد ۶۱ رجمنٹ شاہی اونکے ہتھیار چھین لیے اور اونکو قلعے سے باہر کردیا ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اوٹھا لیگئی اور قبرستان مین جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجا کر ڈالدیا شب کو قریب دو سو مفسد واپس چھاونی مین آئے اور تیل ڈال بنیش بنیش سپاہی یکجا ہو کر آگ لگانے مین مشغول ہوئے گرجا گھر پروٹسٹ کا اور کیتھولک رومن کا جلادیا اور اسیطرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹ گھر اور ریلیارو گھر اور بنگلہ ہاے افسران اور بانڈ ماسٹر کا بنگلا اور کپتان بلوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلنڈ صاحب کا اور میجر باروی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرڈ صاحب کا اور لفٹننٹ بیکر صاحب کا بنگلہ جلادیا اور پادری صاحب کا بنگلہ مسمار کردیا اور بلول صاحب کا مکان توڑ ڈالا لفٹننٹ کینیڈی صاحب کا بنگلا جلادیا غرض کہ کل انگریزی بنگلے جلا کر خاک کردیے اس آتش زدگی مین کسینے اونکو منع نکیا اور نہ کوئی اونکے برو آیا مگر جب گرجا گھر رومن کیتھولک کا جلانا شروع کیا ہیوس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے ماردیا اوسکے مرنے سے سب خائف اور خوف زدہ ہوگئے روز دوم مفسدین نے لوٹنا مکانات افسرانکا شروع کیا مگر ایک دستہ ۶۱ رجمنٹ شاہی اور دہم رسالے نے آکر اونکو نکالدیا اور چند اونکے آدمیونکو ماردیا

قریب سات بجے صبح کے اوسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ کا مفسدین کے ہاتھ نہ لگ جاوے توپخانے دونوسے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولی اوسمین ماری کہ وہ سب میگزین اوڑگیا اوسی روز ۵۷ رجمنٹ کے ہتھیار چھین لیے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اونکے اپنے سپرد سرکار کردیا۔

ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ جو میجر پارسدین صاحب نے خاصکر واسطے شہر کے بھرتی کی تھی شہر مین تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ مع عیال واطفال کے میگزین مین آگئے صرف کورٹ صاحب اور ہیوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانو مین رہے مگر اونھون نے اپنے مکانونکی سب طرح مضبوطی کرلی تھی اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانونکو خوب مضبوط کرلیا تھا اور وہ بھی میگزین وغیرہ مین نہ آئے

یہان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور اون سوارون نے جنکو میجر پارسدین صاحب نے بھرتی کیا تھا بہت کارنمایان کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی برگیڈیر انس صاحب اور میجر پارسدین صاحب اور کپتان پولیس صاحب اور کپتان مسن صاحب اور کپتان مر صاحب کے مع جنرل کورٹلنڈ صاحب کے وقت فساد مفسدینکے مستحق تعریف اور توصیف کے ہین

ایک روز رپورٹ سے حال ۱۰ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۰ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ وہ چھاونی سے کوچ کرکے بفاصلہ ایک میل سڑک کلان پر قیام کرین بوقت نو اور پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی با انتظام تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیزین اپنی سوائے کوٹ کے لین مین چھوڑ گئے اور بوقت وارد ہوتے

مقام مقصود پر اپنے کاروبار شب باشی مین مشغول ہوئے اور درباب سوخت کرنے چھاؤنی کے اونھون نے کچھ نہ کہا تو بھی قلیل گذرا ہوگا کہ میگزین رجمنٹ کا اوڑا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچھ جادۂ استقلال سے علاحدہ ہونے کو تھے مگر جب اونھون نے یہ سنا کہ یہ واقعہ بحکم صاحب بریگیڈیر عمل مین آیا ہے وہ پھر قائم ہو گئے اور اپنے خیمہ وغیرہ نصب کرنے لگے تھوڑے عرصے کے بعد بریگیڈیر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکار یہ ہے کہ ساری رجمنٹ اپنے ہتھیار دیوے یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوئے اور آپس مین سرگوشی کرنے لگے بعد ازین کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیون کو واسطے حوالہ کردینے اسلحہ کے کہا اور سپاہی کمپنی نے بے تامل اور بلاتکرار اپنے ہتھیار سب سپرد کردیے ایک لمحہ نگذرنے پایا تھا کہ صاحب کمانیر نے کو دوبارہ اونکو اسلحہ حوالہ کردیے اور اونکو بریگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لیگیا وہان بھی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتھیار حوالہ کردیے اور موافق حکم کے اپنی چھاؤنی مین گئے اور اونکے افسر بھی اونکی ساتھ لین مین گئے بہت عرصہ اونکو چھاؤنی مین وارد ہوئے نگذرا تھا کہ تمام چھاؤنی ۶۱ رجمنٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے بھر گئی یہ ہو تہوا قبیلہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جنھون نے قبضہ چھاؤنی کا کیا تھا آتے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان رجمنٹ ۵۷ جو اپنے مقام پر تھے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہوگئی اور اوسکے ہندوستانی افسر نکو فوج گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گھبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور اونمین سے قریب دو سو پچاس یا دو سو ستر سپاہیون کے وہان سے دوڑ پڑے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ بریگیڈیر صاحب پر گئے اور اپنے ہتھیار حوالہ کرکے اپنی چھاؤنی مین واپس گئے بعد ازین اونکا طریق اور رویہ مثال سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر اونمین کے کارسرکار پر موجود ہین

بتاریخ ۲۰ [illegible] باقیماندہ سپاہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کے جنمین نو صوبہ دار اور ۱۳ حوالدار اور ۱۰ سپاہی تھے ہتھیار چھین لیے بعد ازان بوقت ۸ گھنٹہ صبح ایک بازو ۶۱ رجمنٹ شاہی کا اور بکی بر دو جانب تین تین توپین رکھی گئین تھین اور ایک دستہ سواران رسالہ سوم میدان مین آئے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوئے بجانب راست جمائی گئی اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب چپ کھڑی ہوئی اس طرح سے تین ضلع ایک مربع کی بنائے بعدہ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹنٹ ہوگن صاحب کوارٹر ماسٹر ۴۵ رجمنٹ کے آگے بڑھکر اور روبرو ۴۵ رجمنٹ کے کھڑے ہوکر باواز بلند و زبان صاف اور بامحاورہ اردو مین حکم صدر سنایا اور ۵۷ رجمنٹ کو بھی حکم سنایا گیا بعد ازان سپاہیان ۴۵ رجمنٹ کو جو مفسد ہوگئے تھے حکم ہوا کہ سیدھے ہوکر چھاؤنی سے باہر چلے جاوین اور دونون مین اور دستہ رسالۂ دہم اونکے ہمراہ ہوا

ایسی تابعداری اور نمک حلالی دیکھکر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جس نے اسوقت ایسا کار نمایان کیا یعنی مفسدین کو باہر نکالا اور آپ جادۂ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہوجاویگا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہ بھی سرکار سے برگشتہ ہوکر مفسدین مین شامل ہوا

رسالۂ دہم نے بھی آخرکار پیروی اپنے بھائی مفسدین کی کی اور نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی سلوتری ولایتی کو

تا یکہ فراری ہوئے کل کے روز گورہ لوگونکو اور خصوصاً گولندازونکو کہانے پر دیکھکر اور اس موقع کو مفید تصور کرکے یہ رسالہ یکایک
توپون پہ گرا اور موجود ایک گورے وہان تھے اونکو قتل کیا لیکن جو چند ویی سپاہی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی کی وہان موجود تھے حال
فساد کا دیکھکر مفسدین پر حملہ آور ہوئے اور توپین اونسے چھین لین اور اشارات اطلاع دہی فساد ظاہر کیے اس پر توپین
میگزین کی سر ہونی شروع ہوئین اور گراب اور کانسٹر لوگون سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نلاکر
رو بفرار لائے اور جو گھوڑا اونکو ملا اوسپر سوار ہوکر بھاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اوسکو قتل کیا اور
تمام شہر مین منتشر ہوگئے مین نے سنا ہے کہ صاحب بریگیڈیر اور دو ایک اور افسر بمشکل مفسدین سے جان بر ہوئے جو سواران
مفسد کہ گھوڑون سے جدا ہوگئے تھے جہان کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی وہان پر متواری ہوئے لیکن سپاہ فیروز پور اور ستم رجمنٹ
پیادگان پنجابی نے اونکو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا بعد ازان پاک کرنے بازار ونکے یہ ارادہ ہوا کہ اونکی چھاونی کی تلاشی کرنی چاہیے
اور قبل ازانکہ یہ وہان پہونچین دیکھتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایک سو پچاس یا ایک سو ساٹھ سوارونکا اپنی پریڈ پر بفاصلہ
قریب دو سو بیس یا دو سو پچاس قدم کے روبرو چھاونی کے بآرام تمام بلا وسوسہ بلا مدغہ گشت کرتے ہین اور تھوڑے عرصے کے
بعد ایک مرتبہ اپنی تلوارونکو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب قتل ہوتے باعث نہ پہونچنے توپونکا یہ سنا گیا
کہ سائیس وہان موجود تھے اونھون نے آگے بڑھانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پہونچین اب وہ سائیس وغیرہ سب
قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار نکو ہیدہ کو پہونچین گے

مسٹر شور صاحب متعلقہ شرکت آہنی کی چٹھی سے مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۵ یا ۳ بجے سواران اول لائٹ توپون پر اور توپخانے کے مقام گارد واصطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوئے
اونھون نے اول ہی بندوقونکو جو گارد توپخانہ کی تھین لے لیا اور من بعد ارادہ قبضہ کرنے توپونکا کیا کہ توپین لیکر چھاونی گورہ پر سر کرنی
شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتھ بھی پڑ گیا تھا اس عرصے مین گولندازان گورہ جو بارک متصلہ مین کھانا کھاتے تھے امداد کو
پہونچے اور اونکی کمک کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپین مفسدین سے چھین کر اونپر
سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چھوڑ کر اپنے گھوڑون کی جانب جو روبروے توپخانے کے کھڑے تھے بھاگ گئے۔

اول جسنے مفسدین پر گولی ماری تھی ایک گورہ مسمی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رجمنٹ بارک متصل میں قیام پذیر تھی
اسواسطے یہی اول توپخانے کی کمک کو پہونچے تھے کیونکہ بارک سے نکلتے ہی اونھون نے فیر اپنی بندوقونکا مفسدین پر کیا اور
بعد ازان توپون پر گرے

سپاہ فیروز پور بفور سننے خبر کے اپنی بارک سے بھاگے مگر اونکی بارک دوسرے سرے چھاونی پر تھی اسواسطے جب تک وہ پہونچے
اوسوقت تک توپین مفسدین سے گولندازون نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لیلین تھین

بیچ تعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوئے تھے اگرچہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے تھے مگر تاہم
تعجب یہ ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیگر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کی ظاہر
ہوگئی تھین یہان بھی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئی تھین اور اگر حکام اونکا تدارک کرتے یا اونکی تحقیقات کرتے

تو خوب ہوتا۔

چھاونی رسالہ دہم مین شب کو قبل از فساد کچھ غل اور آواز بیناہی کا دی غیر وقت سماعت مین آئی تھین اور گھوڑے اصطبل سے باہر معلوم ہوتے تھے اب اوسکا سبب معلوم ہوا کہ اوس شب کو عورات سپاہیان فیروزپور سے روانہ کی گئی تھین

چند سواران جو نمک حلال اور باوفا مشہور تھے اونکو قلعہ مین لایا تھا کہ اونکی بیان بھی کل شب کو اونکے ہی صاحب افسرون نے اونکی رخصت کرائی اور جب وہ دروازے کے باہر جاتے تھے تو چند سوارون کے بسترون مین سے چند ضرب پستول گر پڑی اور گورون نے اوٹھائی اسکی اطلاع سارجن گورہ نے اپنے افسر کو کی اور صاحب افسر نے اونکو حکم دیا کہ تم ان پستولونکے ذمہ دار ہو۔

ایک وقائع نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۱۔ ماہ جولائی کچھ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے جو ابتک نمک حلال اور وفادار تھا اور جسنے فساد جہائے مذکورہ بالا مین کیسے کیسے کارہائے نمایان کیے تھے ظاہر ہوئی اور اسی سبب سے اونکے ہتھیار چھین لیے گئے سوارون نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلوارین دے دین اور یہین سبب کچھ ضرورت زیادہ سختی اور درشتی کی نہوئی کچھ عرصے بعد یعنی بتاریخ ۱۹۔ ماہ اگست سوار بے اختیار ہوکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوئے اونہون نے اس تاریخ توپخانہ کپتان ووڈکرک صاحب پر بدین خیال حملہ کیا کہ اوسکو قبضے مین کر لین اور قلعہ پر گر پڑے اور وہان جو گورہ سنتری پہرے پر تھے اونکو قتل کیا اور دو توپین قبضے مین لا کر اونکا رخ بجانب چھاونی گورہ جو اوسوقت کھانے پر تھے پھیر کر فیر کرنا شروع کیا مگر گورے فوراً اوٹھ کھڑے ہوئے اور مفسدین پر حملہ آور ہوئے اسی عرصے مین ۶۱ رجمنٹ شاہی بھی موجود ہوئی اور سب مفسدین کو وہان سے مار کر بھگا دیا اور بمبئی کی فیوزلیر جو وہان آ گئے تھے اونکو تعاقب مفسدین کا حکم ہوا اور توپخانہ میگزین بھی بخلاف مفسدین کام مین آیا اور افسے انکے گولوں سے اکثر سوار اور گھوڑے سرکاری مارے گئے قریب دو سو گھوڑے سوار ونکو سطے اور وہ سوار ہوکر بھاگے راستے مین نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اونکے روبرو آتا وہ گویا اپنی موت کے سامنے آ گیا تھا چار سوار بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے تاکہ قیدیونکو رہا کرین مگر جو سکھ سوبع کمی رجمنٹ کی وہان موجود تھے اونہون نے یامر نہونے دیا بلکہ ایک شخص کو اونمین سے گرفتار بھی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب کا بہرا یعنی کہار تھا اس ہنگامے مین بیچر یار سدین صاحب بہت مشغول اور معروف تھے صاحب موصوف اول لین سواران مین گئے بعد ازان جہان جہان ہیم لوگ اوسکے تھے اونکو جا کر دیکھا پھر جیلخانے مین گئے اور وہان گارد وغیرہ کا سب بندوبست کر کے مقام کچہری کو گئے بعد ازان جو کپتان سیلمن صاحب نے نئی بھرتی کی تھی اوسکی افسری لیکر تعاقب مفسدان مین روانہ ہوئے مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سوارون کا غیر ممکن تھا اسواسطے اونکو چھوڑ کر سواران مہاراجہ پٹیالہ ہمراہ لیکر اونکے تعاقب مین گئے اور چونکہ اونکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے مفسدین کے نہ تھی لہذا وہ اسطرح پر اونکے تعاقب مین رہے کہ اونکی حرکات دیکھتے جاتے تھے اور اونکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اس سے غرض یہ تھی کہ جب اور کمک آوے تو مفسدین کی تلاش نکرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جا کر مفسدین جنگل وغیرہ مین منتشر ہوکر بجانب بکتیسر بھاگ گئے اور اسواسطے صاحب ممدوح کی نظر سے غائب ہو گئے اور توپین جو وہان پہونچی تھین اونسے بھی کچھ فائدہ مترتب نہوا تعاقب مفسدین کا موضع جالیوالہ تک کیا گیا یہ مقام ۲ میل کے فاصلے پر چھاونی سے ہے اور یہان خیال اسواسطے کہ آگے جاتا

لیے سودیسے اونکی پیروی نکی لوجب سواروں نے دیکھا کہ اب اونکے تعاقب مین کوئی نہین ہے پھر جمع ہوکر آئین شائستہ رسالونکے بجانب دہلی روانہ ہوئے

وقایع نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر سوء انتظامی افسر فوج کی ظہور مین آئی ورنہ اسقدر فساد بھی نہوتا بد انتظامیونکا مفصل حال لکھنا اور اوس صاحب تک جرم کو پہونچانا جو اسمین اصل کارپرداز تھا مناسب نہین اسواسطے اتنا ہی بیان لکھنا کافی ہے کہ برگیڈیر انس صاحب کار فوج سے موقوف ہوگئی

اس مقام پر چونکہ میجر باسدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہے اسواسطے بدانست راقم اگرچہ مختصر حال صاحب موصوف کا یہان درج کیا جاوے توشاید بے محل نہوگا اسواسطے لکھتا ہون کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈپٹی کمشنر گوگرہ کے تھے اور وہانسے رخصت ولایت جانیکی لیکر بمقام فیروزپور اس خیال سے تشریف لائے تھے کہ یہان سے بسواری کشتی دریاے ستلج کا سفر کرکے سندہ کو تشریف لیجاوین اور وہانسے راہ بمبی ولایت جاوین مگر ہنوز بندوبست کشتی سواری کا نہوا تھا کہ فساد دہلی اور میرٹھ مین شروع ہوگیا اسکا حال سنکر صاحب ممدوح کو جوش شجاعت دلمین آیا اور خود چٹھی اس مضمون کی لکھکر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت نجاوینگے چونکہ اونکی درخواست بجوش طبعیت تھی اسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین رہے اور وہان ایسے ایسے کار ہاے نمایان اونسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین وآفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوئے

روہیتی

بتاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نو دخت نو گہنٹہ شب میجر میک دونلڈ صاحب کمانڈنٹ رسالہ نجم اپنے بنگلے کے حاطے مین مع مسٹر نورمن لیلی صاحب اسٹین اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کے چاے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دھونی لگائے ہوئے اور تلوارین ہاتھ مین لئے ہوئے اونکے پاس آئے اور ایکبارگی مارنا شروع کیا

مسٹر نورمن لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹھے تھے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد از ان کئی اور زخم اونکو لگے میجر میک دونلڈ صاحب کے بھی زخمہاے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونون صاحبون نے کرسیان آگے کر لین اور اپنے تئین بچاتے ہوئے اونکو دروازے سے باہر کر آئے مگر مسٹر نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخمہاے کاری لگے تھے کہ وہ آدہ گھنٹہ بعد اس واقعے کے مرگئے اس حال کو میجر میک دونلڈ صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے

بتاریخ ۱۰ ماہ حال لفٹنٹ سر نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چاے پینے آئے قریب ہو گھنٹہ نو مین باقی تھا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب سواسطے اوٹھے کہ بنگلے مین جا کر گھنٹی کو کنجی لگا دی کہ یکایک اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی مین صداے پا گوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے مین یہ سنکر اوٹھنے ہی کو تھا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اوسکے بعد مین نے کرسی اوٹھائی اور اوس سے اون تین زخم جو مجھپر مارے تھے سعکے اور کرسی سے ایسا دہکا ایک آدمی کو مارا کہ وہ متوحش ہوکر بھاگا اور اوسکے پیچھے باقیماندہ دو آدمی بھی بھاگ گئے

عظیم

میں خون میں گھر رہا ہوا ٹکڑے کی طرف دیا تھا کہ زخم دیکھوں اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو
دو زخم پیچھے عمیق لگے ہیں ایک بازو پر اور دوسرا کولے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع میں
پڑے ہوئے ہیں اور اسکو اول ہی زخم کاری لگا ہوا تھا کہ جسکے سبب وہ منہ کے بل زمین پر گرا تھا کیونکہ بعد ان کے جتنے زخم لگے تھے سب
پیٹھ پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پٹھے کاٹ کر شش کو زخمی کر کے استخوان سینہ تک پہونچا تھا اور کئی زخم سر پر لگے تھے
مگر اب تک وہ ہوش میں تھے اور جب میں اونکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے میک ڈونلد اس طرح پر مرنا بڑا سخت ہے
اور کہا ہائے میری بی بی اور بچے تمہارا کیا حال ہوگا میں نے اونسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہیں
اب تم کسیطرح فکر نکرو تمہاری بی بی اور بچوں کے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر اونہوں نے
خدا کا نام لیا اور آپکے نام کا ورد تا دم واپسین رکھا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے

یہ شب تاریک تھی اور ماہتاب بھی طلوع نہیں ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ حرامزادے ہمارے بہار تک
آ گئے تب تک ہمکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چونکہ
یکبارگی یہ حملہ ہوا اور کچھ شور و غل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ میں یہ واقعہ ختم بھی ہو چکا تھا کسیکو اسکی خبر نہوئی بلکہ
ہمارے نوکر تک بھی اوسوقت تک اس واقعے سے خبردار نہوئے جب تک ہم اونکے سامنے خون آلودہ نگئے اور جب اونہوں نے
یہ حال دیکھا تو ایسا گھبرائے کہ کسی میں جرات اتنی نتھی کہ چھاونی میں جا کر سپہ رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اوس چھاونی میں
موجود تھے اونکو حکم طیاری کا دیوے

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اس حرکت کو نہایت قبیح
بیان کرنے لگے

بسبب تاریکی شب کے کچھ سراغ اون حرامزادوں کا نہ ملا چند سوار لیفٹنٹ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر وہاں
سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کو صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۳۳ رجمنٹ ہندوستانی کے پچاس جوان ہمراہ لیکے
آ کر وارد ہوئے مگر میں نے اونکو کہا کہ تم واپس جا کر اپنے مقام پر ہوشیار ہو میرے پاس جو سو جوان ہیں وہ بقول اونکے
جسقدر مفسد آویںگے اونکے تدارک کے واسطے بہت ہیں

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہیں کہ ہم دونو کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہیں لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے
میری کھوپڑی کی اوپر کی ہڈی کٹ گئی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھے زیادہ نہیں
لکھا جاتا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ میں لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنہوں نے ہمکو زخمی کیا اونکی صورت سپاہیوں کی سی تھی
مگر وردی نتھی آج میں نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر میں پھرتے ہیں اور اقوام سنتھال کا ذکر کیا کرتے ہیں اور
غالب ہے کہ اونہوں نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالیں گے تو جتنے سپاہی اونکے ہیں وہ سب بیل ہو کر
ہم میں آ شامل ہونگے اور اگر شامل نہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بروقت لڑائی نکر سکیں گے جو بسر کردگی افسران
مذکور کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب اور میں دونو خدا کی قدرت سے بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نتھی مجھے نہیں معلوم ہوتا

کردہ تینون کے واسطے بھاگ گئے کیونکہ ہم تو اس حالت مجبوری اور بیکسی مین تھے پھر اونکا بھگانے والا سوائے حافظ حقیقی کے اور کون تھا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور حاضری لی تو دیکھین سب صاف تھین اور کسی پر کوئی دھبہ نہ تھا

آخرکار وہ تینون آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گئی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ رسالہ پنجم کے تھے

باعث اونکے اس حرکت قبیحہ کا اب تک معلوم نہوا

حصار

تباریخ ۱۲ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہان نہ پہونچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دلمین گذرے مگر اصل باعث کسیکے خیال مین نہ آیا تباریخ ۱۳ خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کرکے شہر دہلی پر قبضہ کرلیا اور انگریزون اور دیگر عیسائیونکو قتل کیا یہ خبر سنکر ویڈربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اوٹھواکر قلعہ مین پہنچایا اور آپ مع عیال و اطفال بنگلہ ڈیوبرگ صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ مین نقل کرکے ہمراہ میل صاحب کے رہنے لگے خزانہ پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ باردیل صاحب اجیٹن سپاہ ہریانہ مع میم صاحب کے ویڈربرن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اور اسی سپاہی ہانسی سے واسطے کمک کے آئے اور چھہ سو سوار نواب دادری بسرکردگی شیخ نور خان رسالدار آئے تھے اونکو باغ مین جگہہ دی اور بیس سوار نو بھرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارد کچہری تحصیل اور کچہری صاحب کلکٹر مین تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تا تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوتی رہی

قبل از فساد بیس روز تک نو سپاہی اور چپراسیون سے کسیطرح کچہ علامت فساد کی ظاہر نکلی اور سب آدمی اندر قلعہ کے بلحاظ واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسسٹنٹ شیردل مقام لادوانی جو شہزادہ سے ملازمین پر مشکوک تھا ... کیا ہے کہ اوسکے ساتھ ہوکر آمادہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات و عادات مائل بہ ... نہ پائی گئی زیادہ تر احتیاط کے ویڈربرن صاحب نے پچاس سوار نواب دادری ... رکھے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد ازان وہ یہ بھی مفسد ہوگئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی کرنے سوار دیگی کی اور نئے سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی اندر قلعہ کے تھے اور دروازہ قلعہ بوقت شب و روز بند رہتا تھا اور سوائے ازین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اوس مقام پر رکھے گئے تھے جہان سے کسیطرح کا اندیشہ حملہ متصور تھا

یہ خبر تھی کہ ۲۴ ماہ مئی روز عید کو فساد ہوگا مگر اوس روز سوائے تکرار فیمابین اقوام ہندو گرداوربانی اور کچہہ نہوا تباریخ ۲۹ قریب نواختت یک و نیم گھنٹہ روز سرکشی جگر خون کن و دلشکن شروع ہوئی اول چند سواران دادری راستہ ہانسی کیطرف آتے ہوے نمودار ہوئے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر کے گئے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سوار نیز پچاس سواران دادری جو بار دوم آئے تھے شامل اونکے ہوگئے بعد ازان وہ سب جمع ہوکر جانب جیلخانہ قدیم روانہ ہوئے وہان بھی گارد کی سپاہ اونکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جیلخانہ کھولدیا تمام قیدی آزاد ہوئے اپنے مقبوضات کا خانہ

مفسدان سب فراری ہو گئے اور بلامسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل میں قتل ہوئے مکانات سب بہا ہو گئے اور مقامات کچہری تمام دفتر اور تھانہ جات شہر و خزانہ لوٹا اور جتنے بنگلے ہوس کے تھے سب جلا دئیے گئے چوکھٹ اور دروازے اور شہتیر مکانات صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر صاحب و سپنسر صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکالکر لے گئے اور خزانہ حصار کو اور [illegible] بمقام ہانسی اور اوس سے بمقام دہلی دو سو نفر سپاہی جو اوس پر تعینات تھے اور چند سواران داروی لے گئے اور خزانہ [illegible] مفسدین مذکور کی تاریخ ۳۰ بمقام حصار آئیں اور خزانچی حصار سے پانچ ہزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور پوشیدہ کسی مقام پر چھپ گیا اور مرزا شاہ بیگ ڈپٹی کلکٹر بھی بقدرت و حکم الٰہی سے بچ گئے اور یہ دو مرتبہ مفسدین نے بموقعین سرکش [illegible] بقدر سے اونکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا

[illegible] صاحب باعث [illegible] کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی کے مر گئے اور ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] پہونچ گئے اور سپنسر صاحب بیچارے کو کوئی راستہ میں دو مرتبہ اونکو جابجا ساکنین شہر و ندی نے [illegible] اور دو مرتبہ جان سے بچ گئے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تھا کہ وہ درختوں میں برلب نہر مخفی بیٹھے تھے کہ وہاں اونہوں نے آن گھیرا اور کچھ اونکے پاس تھا سب چھین لیا مگر وہ خود جان سے بعنایت ایزدی بچ رہے دو دن تک یہ صاحب ایک باغ میں مخفی رہے اور چار روز تک اسطرح سے جان بسلامت رہے بعد ازان [illegible] کو جنہوں نے اونکے عیال و اطفال کو [illegible] معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہیں اسواسطے وہ وہانسے بھاگ کر بجانب شہر روانہ ہوئے اور سرحد بیکانیر میں بسلامت پہونچے وہان اونکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب مع عیال و اطفال مقام راج گڑھ میں محفوظ [illegible] میں [illegible] صاحب بھی وہاں گئے اور سکندر صاحب کو بسلامت کول رج صاحب کے پاس جو ملازم مہاراجہ صاحب بیکانیر ہیں پایا تین دن تک وہ اونکو وہاں نہیں ہوئے تھے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول رج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگو نکو بحفاظت معقول بیکانیر کو بھیجدیں اور کول رج صاحب اونکی بڑی خاطرداری کریں سب صاحب تاریخ ۱۵ کو مقام بیکانیر پہونچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطرداری سے پیش آئے

نجبا در سنگھ [illegible] کا بھی حصار میں تھا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان کردار اوس شخص کا جسنے اپنے تئین حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تھا لکھا ہے

بعد اوس کھانا کھانے صبح کے میں حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور اوسنے آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچھ غل ہو رہا ہے دروازے تک آکر میں نے دیکھا کہ صرف تین یا چار چپراسی موجود ہیں اونہوں نے مجھے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانہ نے فساد برپا کیا اور حسب الحکم شاہ دہلی سب انگریزونکو قتل کر کے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا میں اپنے مکان کے کوٹھے پر جو قلعہ سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہانسے میں نے دیکھا کہ چند سواران داروی کچہری کلکٹری سے بعد قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب کا بنگلہ شعلہ ور تھا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی ازروے تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت ایک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار

متعلقہ رسالہ چہارم مقیم ہانسی جس رسالہ نے مقام مذکور مین سرکشی اختیار کرکے ادیپال صاحب و میم صاحبہ و سات بچے نکلے
[illegible] واقع راستہ حصار قتل کرکے بمقام حصار وارد ہوئے تھے ایک اونمین سے سیدھا جیلخانہ کو گیا جسکا دروازہ
بند تھا اوسنے وہان آواز بلند پر قیدیان کو کہا کہ جیلخانہ کھلواؤ اور سب قیدیونکو آزاد کردو کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا
قبضہ کرلیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ سنکر قیدیان کا داروغہ امین الدین نائب داروغہ نے بلا تفتیش حال بلکہ
بعوض ریاست [illegible] نے صداقت یا کذب اس خبر قبضہ شاہ دہلی و قتل انگریزان کے دروازہ کھولدیا اور قیدیونکو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گئے تھے
اونھون نے دروازہ پر جاکر کھڑکی کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا بوجہ دروازہ بند تھا اور اوس سے کچھ سرگوشی کی بعد ازان
سنتری [illegible] نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اوسنے نسنا پھر سنتری جانیسے اپنی لین کو گیا اور وہان جاکر صوبہ دار اور سپاہیون سے
کچھ کہسن [illegible] پہنچے مقام پر چہرہ آیا اور دروازہ کھولکر سوارونکو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹھی کے بندوقین طیار کیے ہوئے
کھڑے ہوگئے اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتھیار باندھنے شروع کیے یہ حال دیکھکر لفٹنٹ بارویل صاحب زینے سے اوترکر
[illegible] اصل ماجرا دریافت کرا اسمین ایک سپاہی نے اونکو پیچھے درخت نیم کے جو متصل چھاونی کے تھا گولی ماری ٹیلر صاحب
اور ہیلیٹ صاحب متعلقہ پلٹن بھی مکان سے نیچے اوترکر راہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اونپر گولیان ریزی شروع ہوئین
ٹیلر صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک بیہڑ اور جنگل مین جو متصل بلونڈی کے ہے مخفی رہے بعد ازان لباس تبدیل کرکے
بمقام تھانہ روانہ ہوئے اور ہیلیٹ صاحب جیند کو چلے گئے

سب میم لوگ یعنی میم ویڈربرن صاحب اور میم بارویل صاحب اور میم ہیلیٹ صاحب نے بام خانہ مین آپکو پوشیدہ رکھا تھا
مگر ایک حیوان مطلق ان سپاہیون مین کا کوٹھے پر چڑھا اوسکے دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ ہوئین وہ سبکو نیچے اوتار کر
[illegible] مین لے گیا سب میم لوگ گریہ وزاری کرتی تھین ویڈربرن صاحب کی میم کے بغل مین بچا تھا اور وہ ہر بار اوسکے بوسے
لیتی تھی [illegible] روتی تھی اور بہ طرح عجز و الحاح سے مفسدین سے پناہ و امان مانگتی تھی مگر سپاہیان اور چپراسیان پلٹن جو شامل
مفسدین ہوگئے تھے کوئی اونکی لجاجت اور سماجت پر خیال بھی نکرتا تھا

آخرکار چپراسیان پلٹن اونکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہان غسلخانے مین اون سبکو قتل کیا غریب معصوم بچہ بغل مادر مین
قتل ہوا اور قطرات خون اب تک دیوار ہائے غسلخانہ پر نمودار ہین

تحصیلدار حصار لوٹا مسن نامے کوٹھی تھانہ مین جہان وہ مخفی تھا مارا گیا بخشی چوکیداران مسمی ہدایت خان نے
سپاہیون کو کوٹھی مین لیجاکر تحصیلدار کو بتلادیا اور اوسکی لاش روبرو سے تحصیل بازار مین پڑی تھی اور مین نے بچشم خود دیکھا
کہ جب مسلمان راستے مین گذرتے ہوئے اوسکی لاش کو ٹھوکر لگاتے جاتے تھے

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر دیکھورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی کوٹھیون
مین باہر شہر کے واقع مین ہوگئی تھی اور جب ہیان بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہوکر بسلامت بمقام کرنال
پہونچ گئے

سواران دادری اور چہبیس ہمراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کرکے بجانب کچہری روان ہوئے

اور ویڈربرن صاحب دس بجے سے کچہری مین تھے اور اونکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تھی مگر اونہون نے اوسکا اعتبار نکیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکھین کون سوار ہین اس عرصہ مین سمتھ صاحب کا سائیس بگھی لیکر آیا اور اوسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمتھ صاحب کرانی فوجداری دونو بگھی مین سوار ہوکر بھاگے مگر سواران مذکور نے اونکو آگے سے روکا ان دونو صاحبون نے بگھی وہان ہی چھوڑ دی اور پیادہ پا شہر مین بھاگ گئے جافری صاحب تو ایک تالاب مین چھپے ہوئے اور سمتھ صاحب ایک جھاڑی مین اور ویڈربرن صاحب کو جب سوارون نے گھیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گئے اور اونسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑہے اور سپاہیان گارد سے پوچھا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہین بعد ازین سوارون نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح ویڈربرن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار داوری نے اور دونو گولی کھا کر صاحب نے جان بحق تسلیم کی

میم سمتھ صاحب کی مع پانچ بچے اونکے اپنے ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے ماری گئین اور میم جافری صاحب کو سواران داوری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوئے تھے اونہون نے باہر مکان کے مار ڈالا

دانیل صاحب چپراسی حصار اور ہوم صاحب اسسٹنٹ اور سپرآواز نیادیق سنتے ہی بھاگ گئے مگر مس ہوم یعنی دختر کتخدا ہوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئی تھی اور چند ملازمین تو اوسکو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے مگر بعضے اوسکے ساتھ رہے اور اوسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور مین لے گئے اب یہ سنتے ہے کہ وہ بسلامت لاہور پہونچ گئی ہمکو نہایت خوشی ہوئی

مسلمانان تسہنے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اونکے مکانات جلا دیے بلکہ اونکی کڑیان اور تختے تک نکال کر لے گئے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری وکلکٹری جلا دیا

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اردو یا فارسی مین لکھوا کر بخدمت شاہ دہلی مصحوب شتر سوار روانہ کی اور مقام [illegible] مین کہلا بھیجا کہ وہان بھی فساد برپا کیا جاوے قریب نواخت دس گھنٹہ صبح سپاہی تسدیرین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکھ [illegible] روپیہ گاڑیون مین بار کر کے روانہ دہلی ہوئے

تاریخ ۳۰ بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزا پور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سنکر نمبون وغیرہ نے ڈوگر اور قصابان قرب وجوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش ومحسن کش جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہیلو تہا قریب چپراسیان پرمٹ جو اوسکے علاقے مین نوکر تھے ہمراہ لیکر حصار مین آیا اور مقام تحصیل مین فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شاہزادہ مذکور ایک شتر پر او اوسکی خواصی مین کریم خان تمندار حصار سوار ہوکر نکلا اور صدہا مسلمان اسنے تئین غازی قرار دیکر او تلوار او بندوق او پستول اور برچھی وغیرہ جو جسکے پاس تھا ہمراہ لیکر اوسکے ساتھ ہوئے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منادی پھرائی کہ یہ راج کم اس ملک کا ہوا اور اوسکے تصور مین یہ تھا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اوسکو بخشین گے اس خیال سے اوسنے ہر ایک کی دلنشین کیا

اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل وطیب خاطر کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان وشوکت وطریق
شرارت آمیز سے وہ ہر ایک کوچہ و برزن شہر مین گیا اور قریب چار پہر شہر مین گشت کی بندوقین سپہ اوسکے ہمراہ تھین اور ایک
محمدی جھنڈہ سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ مین جو ایک یابو سوار تھا اوسکی شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ
شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان وشوکت کے وہ بمکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اوسکی
نہایت تعظیم وتکریم کی وہان کچھ مشورہ تا بہ تواخت تا گھنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہانسے بعد از نماز عشا سوار ہو کر بمقام
تحصیل واپس آیا اول روز تو اوسکی اور اوسکے ہمراہیونکی دعوت کرم خان نمبردار نے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین
نے شاہزادہ ازکو اس روز رکن الدین کے گھر مین بیٹھا تھا ایک غازی نے آکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کوٹھی مین
مخفی ہین اور اونکا نام شیلر اور ہیلیب ہے یہ خبر سنکر اوسنے سجدات شکر بدرگاہ ایزدی ادا کیے اور کہا کہ یہ دونو کافر
خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ مین اونکو مارکر داخل ثواب ہون یہ کہکر حکم دیا کہ میری دونالی بندوق طیار کرکے لاؤ
اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جاکر دونون فرنگیونکو مارے مگر ڈپٹی کلکٹر نے اونکو اوسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ
باز رکھا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ مین جانا قرین عقل نہین شاید اونمین وہ دونون تہ خانہ مین سے وار کربیٹھین تو اچھا
نہوگا اسوجہ سے اوسنے ایک پہرہ قلعہ مین اونکے واسطے بھیجا اور صبح کو دوسرے روز خود سوار ہو کر اور ڈپٹی کلکٹر کو اور دیگر
اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب لوگ نہ اوسکو ملا وہانسے مراجعت کرکے بمقام کلکٹر گیا اور مقام
تحصیل مین آکر اجلاس کیا مین نے سنا ہے کہ تمام ملازمین سرکاری وہان موجود تھے اور فرد جمع خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہو کر گذرا
اور ایک فہرست عملہ کلکٹری اور فوجداری کی بھی پیش ہوئی

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع برو الا کو گیا کیونکہ اس مقام پر علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بروقت جانے حصار کے وہ اپنے
عیال واطفال کو چھوڑ گیا تھا اور بتاریخ چہارم واپس حصار مین آکر سواری گاڑی سرکاری ہانسی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ وہان
جاکر شامل مفسدین سرسہ جو اوس روز ہانسی مین مقیم تھے ہووے

ایک وقائع نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو صراف سب اسقدر ان ظالمون کے ہاتھ سے
تنگ ہوگئے تھے کہ اونہون نے جب سنا کہ جنرل کورٹ لنڈ صاحب فوج جرار لیکر واسطے سزا دہی مفسدین آتے ہین تو اونہون نے
کئی منزل پیشتر اپنے پیغام اور آدمی اونکی خدمت مین روانہ کیے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر اونکو دست تظلم بدمعاشان سے
رہائی بخشو اور جنرل صاحب نے بھی وہ طریقہ سزادہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوخت اور تاراج کرکے کسی مفسد کو پھانسی دی
اور کسیکو توپ سے اوڑا دیا اور اسیطرح سے باشندگان مفسد کو ایسی نصیحت ہوئی کہ وہ کبھی حشر تک اوسکو نہ بھولینگے بلکہ اونکی اولاد
بھی وہی سبق پڑھتی رہیگی

نوگانون

چہارم ونہم ماہ فساد کے میجر ارک صاحب نے سب افسرونکو حکم دیا کہ اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین
تاکہ سپاہ کے دل مین ثابت ہو کہ ہم اونکا اعتبار کرتے ہین کل حیثیت اس مقام مین حسب تفصیل ذیل تھین

مس کورٹ گھر مین ٹھہرے ہوئے تھے جب ہمنے دیکھا کہ سپاہی توپون کے قریب آگئے تا جانا ہم سب مس کورٹ گھر کو بھی چھوڑکر بھاگے
اور تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک گولہ ہماری برابر سے سنا کر نکل گیا مگر کسیکو اوس سے کچھ آسیب نہ پہونچا اول ہم اپنی بگھی پر سوار
ہوکر مس کورٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند ماسٹر کی گھیم چلتے ہی ٹوٹ گئی تھی اسواسطے بلند ماسٹر کو مع میم اور بچے کے میجر کرک صاحب
کی گاڑی شکری مین سوار ہوئے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ چھتر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجاے جانے کے سیدھے راستے سے
ڈاکٹر میو صاحب اوس راستے سے نابلد ہو اس کوہ کے گرد جاتا تھا اور جس راستے چند روز پیشتر کپتان ساوٹ صاحب
جارکو لنداذون کو [illegible] کچھ کلمات مفسدانہ زبان پر لاتے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا
کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب مین ہون مطلوب چہار دن کیطرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تھے ہمارے بنگلے جلتے تھے شب کو اکثر
سپاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارہ کیا مجھے معلوم نہین کہ کتنے صاحب نوگانون سے چلے تھے گر جانا ہے ساتھ ہمارے
آٹھ افسرون کے اشخاص مفصلہ الذیل تھے ٹینڈا سنر سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور اونکے عیال و اطفال اور بریگیڈ میجر صاحب
کی میم اور ایک مس گولنداز دوسرے روز وقت صبح ہم چھتر پور مین پہونچے اور ایک سراے مین فروکش ہوئے میجر صاحب نے
ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہلا بھیجا تھا کہ میری توپین اور خزانہ سب سرکار کا ہے
بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگونکے پاس بہت کم تھا اوس روز کپتان سکوٹ صاحب اور لفٹنٹ ٹونز صاحب کو
حکم ہوا کہ نوگانون واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب و تمام سامان [illegible] کوٹ گھر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام
نوگانون کے پاس گئے اور صاحب موصوف دونون صاحبان شکوہ پا لاکر ہمکو بمقام مہوبا ملے جہان ہم کارن صاحب کے پاس
فروکش تھے اور کارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیہ
میرے شوہر اور دیگر صاحبونکو واسطے محافظت کے دئیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات روپیہ ہم لوگونکو دو اسمین [illegible]
چند صاحبون نے کچھ عذر بھی کیا تھا مگر انکار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہمپر فیر کی اب ہم یہان [illegible] اور
جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہینگے سب بھاگ گئے کوئی دس بارہ سپاہی اب ہمارے پاس تھے
اس فیر مین لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مرگئے بعد از ہماری روانگی کے مین نے دیکھا کہ جس سوار کے
گولی چھاتی پر لگی تھی وہ گھوڑے پر سوار رہا [illegible] جاتا ہی اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ مہوبے کو واپس جاوین اور دس میل پیادہ روی کرکے
آخرکار بصد تکلیف و شدائد مقام مذکور مین وارد ہوئے مگر افسوس کہ یہان بھی فساد ہو گیا تھا واب ہمکو یہان سے بھی بھاگنا پڑا
راستے مین لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب لیتے تھے اور کبھی مین لیتی تھی میم ہمیلی صاحبہ اس مقام پر باعث شدت تمازت آفتاب
بعارضہ سرسام مرگئی ہمارے پاس کھانا نکونہ تھا اور مین نہایت تھک گئی تھی افسرون مین سے ایک نے مجھے اپنا گھوڑا عاریتاً دیا
اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو [illegible] ہم سب بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے تھے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبا اور کیری کے
مرگئے اونکو وہان ہی دفن کردیا اور سارجنٹ میجر کی [illegible] عورت بھی اس سفر مین مرگئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرجون صاحب
اور اونکی میم تاریخ ۱۵ ہمکو ملکر ہمارے ساتھ ہو گئے تھے بتاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور تنبر باجے والے ہمکو چھوڑکر
بھاگ گئے اب چر چند بندوقچی ہمکو ملے اور اونھون نے ہمپر وار کیا اسواسطے ہمنے راستہ باندا کا اختیار کیا کہ کسیطرح

الہ آباد پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ ذیل تھے کپتان گوم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جنکین صاحب
اور لفٹنٹ بارپر صاحب اور انسائن منکلٹن صاحب اور انسائن فرنیک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب کمپو کرک صاحب
ملازم سرکار تھے اور سیلی صاحب اور اونکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اونکی میم بتاریخ ۱۴ ـ وقت صبح
کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوٹی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھا لیا کیونکہ مین اور میرا شوہر دونو ایک گھوڑے پر سوار تھے
اور ہم دونون مین بہت دق ہوتی تھی اور لچکی جاتی تھی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونو بسبب
نملنے کھانے کے بہت ضعیف ہوگئے تھے اور پیاس بھی بشدت تھی تسپر تموزت آفتاب سے اور سوختہ ہوتی تھی
اور میرے پاس اور میری لوٹی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کیواسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے
سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہمنے بمقام کبرئی پائی تھی فورگ بعد از طلوع آفتاب دیہ والے ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے اور
لاٹھی اور برچھی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوٹ صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے
گھوڑا پویہ کیا اور اونکے پیچھے لفٹنٹ فرنیک صاحب اور لفٹنٹ رنکلٹن صاحب بھی بھاگے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے
اپنی لڑکی کو پھر نہ دیکھا ہم یہان سے بھی بچکر آگے بڑھے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخر کار ایک ندی پر پہونچے
تشنگی ازبس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اوسکو گھوڑے پر پکڑ کر بیٹھی تھی کہ وہ گر نہ پڑے
اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بڑا فکر پیدا ہوا ایک روز پیشتر اسکے مین نے دیکھا کہ طنبورچی کی بی بی چپاتی کھا
رہی تھی اوس سے مین نے ایک ٹکڑا مانگا اوسنے مجھے دیا کچہ فاصلے پر ایک نالے مین پانی نمودار ہوا اور ہم سب
اوس جانب روان ہوئے کنارہ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہان گھوڑون سے نیچے اوترے اور پیادہ پا کنارہ نالہ سے
اوترکر ہم سب نے پانی پیا اور شعلہ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن تھا اور وہ ٹوپی جو مین نے پائی تھی اوسی مین
پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑونکو بھی پانی پلایا مین نے پانی لیکر اپنا مونہہ اور گردن دھوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہوگئی تھی
اور جراب باقی نرہی تھی میرے پیر جلکر سیاہ ہوگئے تھے اور اونمین آبلے پڑگئے تھے ہم یہان گھوڑون کو پانی پلا ہی رہے تھے
کہ دو لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوئے اور ہمکو دیکھکر بولے کہ یہان سے چلے جاؤ ہم سب کو
نہایت خوف اونکا غالب ہوا اور وہانسے سوار ہوکر فراری ہوئے سارجنٹ کرجوف نے ہمارا گھوڑا پکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے
مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور پھر آپ بھی سوار ہوگئے مین نے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے مین مین گھوڑے سے
یکایک گرپڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ بارپر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کے
تھوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجھسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے
حق مین دعاے خیر کرکے جان بحق تسلیم کی اسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھین اور مغز سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ
اشک بھی آنکھونسے نہ نکلا جسوقت ہم دونون گھوڑے سے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑدیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بھاگنے کی
بھی کوئی تدبیر باقی نرہی اور ہم دونو وہان بیٹھکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تھا کہ وہ آدمی لاٹھی والے آکر ہمکو
مارڈالینگے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہوگیا تھا اور تشنگی اوسپر بہت غالب تھی مین نے اوس سے کہا

کہ تم یہان ٹھہرو مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کرکے اور ٹوپی بھر کے تمہارے واسطے لاتی ہون۔ مین جسوقت وہان سے
پانی لانے چلی اوسیوقت وہ دو نو لاٹھی والے آن پہونچے اور میرے شوہر سے اتنی روپے چھین لیے جو اوسکی کمر مین بندھے تھے
اور ساعت طلائی جو اوسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تھی وہ بھی اونہون نے
دیکھ لی مین نالے کی طرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتھہ مین تھی اوسکو نکال کر مین نے اپنے بالون مین چھپا لیا اور اوسکے
آگے کی انگشتری پھر اونگلی مین ڈال لی اس عرصے مین وہ میرے پاس بھی آئے اور وہ انگشتری جو میری انگلی مین تھی اوسکو
نکال کر لے گئے مین نے اپنی پشواز کی دامن کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی
کسی کام نہ آیا میرے آنے تک میرے پیارے کی آنکھین پتھرا گئین تھین اور زبان بند ہو گئی تھی ہر چند مین نے اوسکا نام
لے لیکر پکارا مگر کچھ جواب نہ پایا مین نے اوسکے منہ مین پانی نچوڑا مگر اوسکی حلق سے نہ اوترا اور پھر اوس نے مجھسے ایک بات بھی
نکی دل کی دل ہی مین رہی نہ اوسنے پھر اپنا کچھ کہا نہ میرا سنا ناچار مین نے اوسکا سر گود مین لیا اور جب تک اوس نے
دم واپسین لیا تب تک اوسی طرح رکھا اس حال کو دیکھکر مین دیوانہ ہو گئی اور اشک بھی نہ آئے اب مین نے جانا کہ
جس شخص کی مین نے پندرہ برس رفاقت کی تھی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا ہو گئی آخرکار اوسکا منہ اور اوسکی آنکھین اپنے
ایک کپڑے سے باندھ کر اوسی طرح اوسکو چھوڑ دیا افسوس یہان تک بھی اوسکے دفن کرنیکو نہ ملی شب و روز اوسکا رنج مجھے رہتا تھا
کہ ایسے رفیق کو بے گور و کفن چھوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تھا اور مجھ مین چلنے کی طاقت نہ تھی اسواسطے مین
نالے پر گئی اور وہان پانی مین ایک پتھر تھا اوسپر جاکر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش مین یہان سے
کسی طرف کو چلی جاؤنگی اور جب مین پانی کے پاس سے ادہر کو آئی جدہر میرا شوہر پڑا تھا تو [illegible] نے زنجیر ساعت اور اوسکی مہر بانی
دونو کو اوٹھا کر مین نے نیچے کی کرتی مین چھپا رکھا یہ زنجیر لفٹنٹ کامپ بل صاحب نے متعلقہ ۲۰ رجمنٹ ہندوستانی
بوقت رخصت جب وہ پہلی ہی بار لڑکیونکو [illegible] مین لیجاتے تھے بطور نشانی دی تھی مجھے قریب ایک گھنٹے کے
نالہ پر گزرا تھا کہ قریب تیس آدمی ہماری تلاش مین آئے اونہون نے مجھے کھینچکر پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑونکی تلاشی لی
کہ اگر کچھ روپیہ نکلے تو لیجاوین ہر چند مین نے اونسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لیگئے
مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور آخرکار وہ زنجیر جو مین نے پوشیدہ رکھی تھی اونکی نظر پڑی اور اوسکو بھی لے گئے بعد ازین وہ مجھے
موضع مبنی پور جو ایک و نیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لیگئے اور راستے مین مجھے چھیڑتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ
کون اسے لیگا اونہون نے چند اپنے آدمی گانو مین پیشتر واسطے اطلاع کے بھیج دیے تھے اور جب مین وہان پہونچی تو سب
زن و مرد مجھے دیکھنے آئے مین نے ایک چارپائی اونسے مانگی اور اوسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مین نے دیکھا کہ
اس گانون مین گائین بہت ہین مین نے اونسے تھوڑا دودھ مانگا مگر کسی نے مجھے نہ دیا آخرکار جب شام ہوئی اور آمد و رفت گانون
مین بند ہوئی ایک عورت بمعہ ایک پتے مین دال اور چاول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھسے کھایا نہ گیا
جب اوسنے یہ دیکھا کہ مجھسے کھایا نہین جاتا تو وہ پیالے مین کچھ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بھنگ ہے بروز دوم چند آدمیون
نے مجھسے کہا کہ تجھے بمقام باندا جانا ہوگا مین نے انکار کیا اور کہا کہ مین الہ آباد جانیکو راضی ہون لیکن گھنٹے کے بعد

مین مین اونہون نے دیکھا کہ سپاہ مفسد مذکور کو گھیرے کھڑی ہے اور وہ آواز بلند اونکو مخاطب کرکے کہہ رہا ہے کہ انگریزونکو مارو رجمنٹ مذکور نے مفسد مزبور کے حوالہ کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی [illegible] کی بھی نہ کی بعد از تعمیل نکرنے احکام متواترہ جو اونکو اونکے برگیڈیر صاحب کرنیل میکین صاحب نے اور اونکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے دیے تھے اونہون نے ایک ربع مین اپنے تئین درست کرکے گرد اوسکے کھڑے ہوئے اور مفسد مذکور نے بیچ مین سے نشانہ بندوق کا کوئی بجانب برگیڈیر صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے [illegible] سکی آگے [illegible] گورے توپخانہ اسپی کے مرد سپاہ کو چیر کر اوس پر حملہ آور ہوئے اور لفٹننٹ سوینٹن صاحب نے اول گولی طمنچہ سے اوسکی [illegible] کی تھی بعد ازین ایک جز و ۱۲ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چھین لیے اور جب اونکی بندوقین دیکھین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیان بر آمد ہوئین۔

پشاور

کسیکے دل مین اس امر کا خیال بھی نگذرتا تھا کہ فوج آرپار دریاے سندہ یعنی اٹک کے کبھی ارادۂ فساد کرین مگر اونہون نے بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاک خانہ سے جو چٹھیان پکڑی گئین اونسے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سواے ۲۱ رجمنٹ و رسالہ سواران یہ تجویز کی تھی کہ بتاریخ ۲۲ ماہ مئی فساد برپا کرکے بخلاف انگریزان استادگی کرین بتاریخ ۲۰ مئی صاحبان کمانڈنگ تمام رجمنٹونکے بمقام کوٹھی رزیڈنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تھے کہ یہ جگہہ وسط مین تھی طلب ہوئے اور اونسے استفسار کیا گیا کہ اگر اونہون نے کوئی علامت فساد کی یا نارضامندی نسبت اپنے سپاہیونکے دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ اونکی سپاہ سب باوفا و ثابت قدم تھی اسطرح کا اعتبار کلی بھی ایک عجیب دلیل ظہور فساد کی ہوتی ہے یعنی اسقدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہین ہوتی اس شب کو تمام افسران مشاق خیمون مین جو حاطۂ رزیڈنسی مین نصب کیے گئے تھے شب باش رہے بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح برگیڈ میجر صاحب اور ایک صاحب اور دونو نے دوسرے سرے چھاونی پر جاکر تدبیر زیادتی کرنے اور پر اونکے کاسلے دستونکے کی یعنی دو دستہ فوج کے کیے اور ہر ایک دستہ مین ایک رجمنٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک تروپ توپخانہ اسپی کا تھا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تھے ان دونو دستونکو درمیان کوارٹر گارد ۲۷ اور ۱۷ رجمنٹ پیادگان کے پوشیدہ کر رکھا کہ جسوقت حکم ہو فوراً نکلکر مفسدین کو بیخ و بن سے برباد کردین اسی عرصہ مین ایک سرکیولر یعنی گشتی چٹھی اس مضمون کی بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئی کہ اپنی اپنی رجمنٹ کو وقت نواخت سات گھنٹہ صبح پریڈ پر حاضر کرین۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ قریب پاو گھنٹہ سات مین باقی تھا کہ ہم سوار ہوکر چلے کہ دیکھین رجمنٹ جانب راست کیونکر اسلحہ سپرد کرتی ہین ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی نے تو بے تامل ہتھیار رکھدیے مگر اونکو نہایت تعجب تھا کہ جب اونہون نے دیکھا کہ سپاہ گورہ اونکے اور اونکے ہتھیارونکے درمیان مین آگئی اور سب اسلحہ گاڑیون پر رکھکر روانہ ہوگئے دوسری مرتبہ ۲۷ رجمنٹ کی نوبت تھی اوسنے بھی ہتھیار بغیر تکرار دیدیے اب جنرل صاحب نے مجھے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکھو وہان کی دو رجمنٹ یعنی رسالہ پنجم غیر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکر ہتھیار دیتے ہین وہان جاکر مین نے دیکھا کہ دونو رجمنٹ پیادہ موجود ہین اور سپاہ گورہ کے قبضے ہین اونکی ہتھیار ہین مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب مین نے ایک رجمنٹ سے

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر اونکی سپاہ نے کچھہ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو اونہون نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اونکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اونکی نیک چلنی کی ہے اور تم جاکر جنرل صاحب سے کہدو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ تر نمک حلال ہین اوسی روز بوقت سہ پہر ایک رپوٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوسکی رجمنٹ تمام و کمال جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم ہے +--

تاریخ ۲۲ - وقت صبح خبر آئی کہ ۲۳۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے بہاگ گئے اوسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چہٹی ضروری ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تہے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرون کو قید کیا ہے اوسی شب کو فوج بہیجی ۷۰ رجمنٹ شاہی اور نصف تروپ توپخانہ اسپی اور ۲ عدد ۳۴۴ بہی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دو سو سوار ملتانی تہے واسطے کمک کے روانہ ہوئی شب اول یہ فوج مقام دوبندی پہونچی اور صبح دریا عبور کرکے شب دوم کو مقام ہوتی مردان وارد ہوئی جسوقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکہا وہ سب قلعہ چہوڑ کر بہاگے مگر ایکسو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسپی اونکے تعاقب مین گیا اور ایکسو بارہ سپاہیون کو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کرکے حدود سوات مین چلے گئے اور باقیماندہ قریب ۱۹۰ سپاہی تہ تیغ ہوئے یہ فوج بعد ازین بجانب ابا غان اور شب قدر کی گئی اور وہان ۶۴ رجمنٹ کے ہتہیار لیکر اونکو چہاونی مین بہیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تہے غافل نہ تہے تمام سفر مین ۱۰ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اون سبکو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا تہا افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو جنمین ایک صوبہ دار میجر بہی تہا حکم پہانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سامنے اونکو پہانسی ہوئی اور باقی سپاہ کو حکم دائم الحبس آنڈمن کا دیا گیا شور بپا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئے تو اون قیدیون کی بہی تحقیقات ہوئی اور جرم بہی اونکی نسبت ثابت ہوا اونمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اوڑا دینے کا ہوا یہ پریڈ عجب دیدنی تہی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے پریڈ پر موجود تہی اونمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تہے اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار چندان آمادہ نہ تہے مگر نمک حلال بہی نہ تہے اور تین ہزار سپاہ گورہ تہی فوج باقاعدہ تین ضلع مربع کے حالت مین کی گئی اور چوتہا ضلع دنیا سے ضرب توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بہری ہوئی طیار تہین اور افسرونکے طمنچے لیس دونو فیلڈ بیٹری کی توپین اور سب توپہا پہاڑی مین گراپ بہری تہی اور بتیان روشن تہین چالیس سلف گرفتار شدہ ایک گوشہ مربع فوج مذکور مین پانچ بجکر ... جنرل صاحب پریڈ پر تشریف لائے اور اونکی سلامی سولہ توپ توپخانہ سپاہی نے ملی جنرل صاحب گرد مربع پہرے اور حکم سنانے کا حکم دیا اور دس قیدی توپ سے باندہے گئے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اوسیوقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دہوئین کے اوپر ٹانگین اور ہاتہہ اور سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلونمین پیدا ہوا اس وقت ہمیشہ ہفتے مین ایک یا دو پریڈ ہوتی تہین اور عادت کو اتنا دخل ہے کہ اب ہمکو ایسی پریڈ کا کبہی کچہہ خیال بہی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہوگئی تہی

مگر چند اونمین سے کے ایسے شریر تھے کہ وہ اب تک صاحب لوگونکو اور افسرونکو سلام نہین کرتے تھے ایسے مفسدین مین سے پانچ چھہ آدمیون کو پریٹ پر لیجاکر ایک ایک درجن بید لگوا دیے اور اونکا مال و اسباب ضبط سرکار کرلیا اور انکو بہا اونی سر لگوا دیا بعد ازین اب لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھین تو سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فسادہ ۵۵ رجمنٹ اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس ڈڈ صاحب جو قبل از پہنچنے فوج کنک بمقام ہوتی مردان کے گولی کہا کر مرگئے تھے ایسا معلوم ہوا کہ دہم رسالہ غیر آئین بھی سخنان فساد آمیز بچہاونی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تھے اسواسطے یہ قرار پایا کہ اس رسالہ کے بھی ہتیار لے لینے چاہین بلکہ اونکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین مین مال سوار کا ہوتا ہے نہین لین ٭

یہ امور بھی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑونکی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اون سکے پاس سے برآمد ہوا تھا ان سب آدمیونکو بحراست معقول تا بمقام اٹک پہونچا دیا اور اونکو اطلاع دیگئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہوگیا ہے کہ جو تم مین سے راستے مین بدفعلی یا سرتابی کریگا اوسکو وہ فوراً مار ڈالینگی بعد ازین چند روز ہم امن و امان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سپاہ قلعہ مکیسن مین ہے وہ کچھہ سازش کو ہے آدمیو نسے کر رہی ہے اسلئے دوشنبہ گذشتہ کو ایڈورڈ مس صاحب اور ریڈ ہیم صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کوہی مین سے اور ۵۰ امنڈ سین کے رائفل والے اور ۵۰ اسواران ملتانی ہمراہ لیکر قریب نو بجے شب کے روانہ ہوے اور قریب نواخت تین گھنٹہ یا دو بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہنچے مین اوسی وقت قلعے کے اندر گیا اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سپاہ کو جلدی پریٹ پہ باہر قلعے کے بھیجو کچھہ حکم اونکو سنانا ہے سب آدمی باہر آوے اور طیار ہوے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریٹ پر باہر قلعے کے تیجلو یہ سنکر سپاہ بہت دیر متامل رہی اور مجھے خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طینچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ بہت تاریکی موجود تھی اونکو کچھہ نظر نہ آیا جب تک وہ قریب . بگر زنکے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اونھون نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کرو تین سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے مین گھس گئے اور گارد سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے آواز گھوڑونکی اپنی بائین طرف سے سنی اور اونکے سامنے سے بھی آواز گھوڑونکی آئی اور جانب راست سے صدا زنجیر ونکی اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکھکر اور سنکر سب سپاہ پریٹ پر متعجب ہوئی اور اس عرصے مین جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب برطرف ہوئی تو اونکو معلوم ہوا کہ یہ صدا زنجیر توپخانہ کوہی سے جسکے ہمراہ ایک سو رائفل والے تھے آتی تھی اب یہین پورا ہوگیا تھا کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تھا اور سوار روبرو اور جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھکر اونھون نے اپنے جسم سے ہتیار اسطرح کھولکر پھینک دیے جیسطرح آلودے پوشش خوردہ اپنا پوست چھوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تئین حوالہ سرکار کردیا ٭

ایک وقائع نگار احوال ملوہ مقام ہوتی مردانکا اسطور بیان کرتا ہے کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے مقام مذکور مین بلوہ کرکے اپنے افسران ولایتی کو گرفتار کرلیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو ہزار اور ایک تمن توپ سواران غیر آئین کا تھا پشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور مین پہونچکر مفسدین پر حملہ آور ہوا سو مفسدین کو قتل کیا

اور اسیقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہوکر بکوہستان سوات پناہ گیر ہوئے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ افسر تھے [illegible] صاحب اونکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑ جانیکا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئی سال سے اون پر سربراہی کیا کرتے تھے کچھ وہ غصہ اور رنج مین گولی کہاکر مر گئے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہو گئے تھے اور حق بجانب اونکے تھے کیونکہ جسکو لڑکونکی طرح مدت تک دیکھا ہو اور اونسے ایسے حرکات نادیدنی دیکھنے مین آوین تو کیونکر انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہے الغرض اونکو کچھہ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مارکر مر رہے ایک بڑا گروہ مفسدین کا بجانب کوہ کاغان باین ارادہ روانہ ہوا کہ اوس راستے سے بمقام کشمیر جاکر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے اونکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کرکے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہزارہ روانہ کیا اور میجر بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اونکی تحقیقات جرم کی کرکے سبکو پھانسی دی یہ گروہ چند روز اخون سوات کے پاس رہے تھے اور اوسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان ہو گئے تھے بعد ازین اخون مذکور نے اونکو ایک پروانہ دیا تھا اوسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تھی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہے سوات سے رخصت ہوکر یہ گروہ بمقام الہی پونہچا اور وہان ایک روز مقام اور تلاش رہبرونکی کی جو اونکو براہ پکہلی اوکیہی مقام کشمیر تک پونہچاوین اس عرصہ مین اونکو خبر پہونچی کہ فوج سرکاری اونکے تعاقب مین آتی ہے یہ سنکر وہ سب ندجواس ہو گئے اور بہاگ کہڑے ہوئے ایک جزیرہ دریائے اٹک مین جو قریب سرحد چلاس کے واقع تھا یہ گروہ وہان پونہچا جب اونکی خبر سیدان کاغان کو پونہچی تو وہ سب اونکے درپے آزار ہوئے اور چند مفسدین کو قتل بہی کیا اور کچھہ اونمین سے غرق دریا بہی ہوئے مجبوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان اونکے تعاقب مین تھے سیدون نے پچپن ۵۵ مفسد گرفتار کئے اور اونکے تین جماعت کرکے ایک کو تو بمقام پکہلی توپ سے اوڑا دیا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسرے کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارہ قتل کیا بتاریخ ۳ ماہ جون ۱۸۵۷ رجمنٹ کے اور پنجم رسالہ کے ہتہیار بمقام ابودی واقعہ شیقدر چہین لئے اور شغل توپ سے اوڑانیکا چند روز تک سپاہیان ۵۵ رجمنٹ کے جو گرفتار ہوکر آتے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو کہ کوئی شرارت اوٹھانے اور نہ خوف زدہ ہوکر مصدر کسی بد انتظامی کا ہو ہرچند باشندگان کے دل مین کبہی کبہی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی کے آتا تہا کیونکہ وہ دیکھتے سنتے تھے کہ کئی رجمنٹ کے تو ہتہیار چہین گئے تھے اور ایک بہاگ گئی تھی اور اوسکے سپاہی ماری بہی گئی تھے اور اکثر آپ گرفتار ہوکر آتے تھے اور توپ سے اوڑائے جاتے تھے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نئی بہرتی کرنے کی کی اور اون ہی باشندون مین سے ملازم رکھے تو وہ خیال رحم اب اونکے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ تو سکہ اور پٹہانون کی اوس فوج مین سے بہرتی ہوئی جنکے ہتہیار چہین گئے تھے اور ایک رجمنٹ پٹہان پیدل کی نو بہرتی ہوئی اور رسالہ پٹہان سوارونکا ملازم رکہا گیا اس تدبیر سے سب پٹہان جانب دار سرکار ہو گئے اور جو پٹہان اولوالعزم تھے اونکے نوکر ہو جانے سے ملک مین بہی کچھہ بد انتظامی نہوئی یہانتک کہ قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد رکہا کرتے تھے اب بجای فساد انگیزی کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہوکر درخواست خدمت سرکار کی کرتے تھے سواے ان نتیجہاے نیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع مین آیا

جو قابل جاننے اور یاد رکھنے کے ہے وہ یہہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل نا امیدی ہوئی اور اونہون نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر اونکی مدد قتل انگریزان اور بلوہ پہ دازی مین نکرتے تاہم اونکے کچھہ درپے آزار بہی نہوتے اب وہ ملازم سرکار ہوکر اونکے دشمن جانی ہو گئے اور اونکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جنکے سر کرنے کے واسطے اونہون نے مدد سرکار کی کی تہی اور سرکار کی جانب سے لڑے تہے اب بہی سرکار کی جانب داری کرکے اونکے خلاف اپنی تیغ و تفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام رکہتے ہین کہ جس سے اونکی بلوہ پہ دازی نہین ہو سکتی اور نہ ملک مین کچھہ خرابی وقوع ہو سکتی ہے یہ خیال کرکے اور دیکہکر کہ سارا ملک اونکا دشمن ہے اور گہاٹ اور راستے سب بند و بست سرکاری ہین اور وہ خود اون لوگون کے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اونکے دل مین ارادہ تہا وہ سب قہر درویش بجان درویش کرکے خاموش بیٹھہ رہے اور پہر بہی سر نہ اوٹہایا کیونکہ اور سب امور تو اب اونکے امکان سے باہر ہو گئے تہے مگر ایذا دینا بہی ضلع پشاور مین غیر ممکن تہا کیونکہ سب کوئی تو اونکے دشمن تہے اور راستہ اٹک قبضہ سرکار مین تہا اور دریا بہی جو ما درمیان مین تہا سو بس ایسے ایسے خیالات سے وہ پہر آمادہ کسی فساد کے نہوتے ہ

دناپور

اس مقام مین ۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تہین ہ

تاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لوئڈ صاحب کمانڈنگ نے یہہ تجویز کی کہ ٹوپی ہائے بندوق جو میگزین مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اوٹہوا کر لین گورہ مین احتیاطاً اور حفاظت رکہی جاوین بوقت نواخت تاریخ گہنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہویش صاحب کے میدان گرد سکومر پر طیار ہوکر آئے کہ بوقت ضرورت لین فوج ہندوستانی پر حملہ آور ہوون بعد ازین وہ چہکڑہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے سگئے اور ٹوپیان بار کرکے لے آئے تہوڑے فاصلے پر یہہ چہکڑی پہونچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اوٹہا اور دیکہا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق بہر لی اور چلایا کہ صاحبون کو مارو اور ٹوپیان بیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اوس مقام پر بہیجا گیا جہان فوج گورہ تہی کہ توپین اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اسطور پر ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کی لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوئے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ سب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہوون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہہ قرار داد تہا کہ با حتمال فساد یہ آواز کیجاویگی اسواسطے توپین اور ۱۰ رجمنٹ مذکور طیار ہوکر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تہی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑہین اور اونکے پیچہے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بہی روانہ ہوئین یہہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکہا کہ فوج گورہ آتی ہے اور انفیلڈ رائفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکہین فوراً ابرای حفظ جان فرار ہوئے اب توپ کی گولی اونکے اوپر چلنے لگی مگر اثر اونکا کم ہوا کیونکہ سپاہ بہت جلد بہاگتی تہی اب فوج آگے بڑہی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار دیکر جلاکر بوقت نواخت ساڑہے چہہ گہنٹہ شام کی چہاونی مین واپس آئے اس وقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچھہ فساد ظاہر نہوا اور جہاز دخانی گہاٹ پر تہا اور دریا کام کیا

یعنی پانچ کشتیان جنمین سپاہی مفرور بھرے ہوئے تھے غرقاب کردین اور جنرل لوئڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے۔
چار کمپنی ۵۰ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دیہرے کنارہ دریا پر تہین اونھون نے بھی سرکشی اختیار کی اور شامل مفسدین ہوگئین مفسدین چھہ سو بندوقین اپنی چھوڑکر بھاگ گئے تھے اور اونکی لین مین سے انبار کولیون کا ملا جو بندوق کے مطابق معلوم نہوتی تھین بلکہ کچھہ چھوٹی تھین اور اوس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ڈھلی ہوئی نہ تھین بلکہ کوٹ کر بنی تھین اور بہت تولین باروت کی دستیاب ہوئین۔
بجاے اسکے کہ اوسیوقت جسوقت وہ خوف زدہ ہوکر بھاگے تھے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچھہ تدارک اونکا نہوا اور اس عرصہ مین مفسدین نے بہت کچھہ ایذا رسانی وغیرہ کرلی مقامات آرہ اور پٹنہ وغیرہ جو قریب تھے اونپر مفسدین سے بباعث سستے اور نالیاقتی حاکم اعلی مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد از تین روز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۱۱۰ گورہ ۳۷ اور اسی تعدد ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵ سکہ سوار جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب ہوا اونکے براہ خشکی واقع تعاقب بھیجے گئے اور بدنصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے۔
گورہ جہاز سے اوترے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تھی اونھون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہوگیا اور اب اونکو مقام کرنا تھا مگر بجاے مقام کرنیکے صاحب کمانڈنگ نے باصرار تمام اونکو آگے بڑہایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہوگئے تھے اور گرسنہ بھی تھے اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت مین اونسے کیا ہوسکتا تھا آخرکار یہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور وہان قریب دو ہزار مفسد جمع تھے کچھہ اونمین سپاہی تھے اور کچھہ کورسین کے آدمی تھے جو ایک قوی زمیندار اس نواح مین تھا جسوقت یہ مقام مذکور مین پہونچے مفسدین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقیماندہ منتشر ہوکر بھاگ نکلے اور ایسے منتشر ہوگئے تھے کہ ایک دوسرے سے تا بصبح پہر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان دینار صاحب اول ہی باڑہ مین مارے گئے تھے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور ادہر سے بھی کچھہ کچھہ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقیماندہ پیچھے ہٹ آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو یہ غلس اسکے ہوتا اور اسمین ہر ایک متنفس کا فائدہ بھی متصور تھا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ۱۶۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے کام آئے اور کسیکو زخم بھی نہ آیا۔
تمام سپاہ مفسدین نے اونکا تعاقب تا بنالہ کیا جسمین بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرنا بھی نہ آتا تھا ہندوستانی افسر اپنے آدمیون کے گرد تھے تین اونمین کے مارے گئے اونمین کئی آدمی بوردی رائفل نظر آئے اونکے پاس سامان جنگ نہوگا کیونکہ اونھون نے بوتام اور تھیپر بھی کر چھوڑے تھے اونکے پاس چھوٹی توپین تھین کہتے ہین کہ راجہ دمراؤن کی توپین نکلے اونکے شامل ہوگیا تھا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بھی دلکو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو اونکی نسبت کچھہ اور بھی تحریر ہوتا۔

کوہ مری

بتاریخ یکم ستمبر اس مقام کی ہئیت مین باعث شورش کو بیان کر دنواح کے خلل واقع ہوا اور سبب اس خلل کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ایک مرتبہ ایک گانو مین جو متصل اس مقام کے ہے کچھہ فساد ہوا تھا اور اوسمین خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہوئے تھے اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کی حکم قید میعاد مختلف کا صادر ہوا تھا مجرمونمین ایک شخص بڑا پیر تھا کہ اوسکی تعظیم بخیال مذہب ہر ایک کوئی کرتا تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اوسکی رہائی کی واسطے کی اور اونکی درخواست منظور بھی ہو گئی تھی بخیال اسکے اونکو جرأت پیدا ہوئی اور گانون والون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ مین گرفتار ہوئے تھے وہ سب رہا ہو جاوین یہ درخواست اونکی نامنظور ہوئی اسپر اونھون نے دھمکایا تھا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے ٭

بتاریخ مذکورہ بالا ایک برقنداز جلال خان نامی نے جو لارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تھا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوحہ سرغنہ مفسدین کی تھی یہ سنا کہ آج شب کو ایک گروہ مقامات خاصتک اور رروات اور دوباتین اور گانونسے جمع ہو کر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور اونکا ارادہ ہے کہ سب انگریزونکو مار ڈالین یہ سنکر برقنداز مذکور نے قریب نواخت گھنٹہ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر بیٹی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرے چوکیون کے انگریزون کی مقامات سکونت پر قائم کیئے کہ اگر مفسد آوین تو خالی نجاوین اور تمام میم صاحبونکو کہا کہ مع بچونکے یا تو لارنس صاحب کی کوٹھی مین جاکر رہین اور یا بارکونمین جاوین کہ وہان محافظت اونکی ہوگی ٭

قریب نواخت یک و نیم گھنٹہ شب تمام شکوک اس باب مین دفع ہو گئے یعنی قریب ساٹھہ آدمیونکی یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اول بنگلو سے جو اوس جانب تھا شروع کیا اس بنگلو مین ہوسیٹ صاحب متعلقہ پیمایش رہتا تھا ان صاحب کو بمشکل موقع فرار ہونیکا مع میم صاحبہ اور بچہ کے ملا جسوقت مفسدین اونکے حاطہ مین آئے اونھون نے لوٹنا شروع کیا اور جو اونکے نزدیک شی قیمتی تھی اوسکو لے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا پھر ایک گانو سے جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہو گیا تھا بعد ازین وہ آپ کپتان روبیشن صاحب کے بنگلے پر آئے مگر یہان اونھون نے خوب مزا چکھا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی رانگلہ نوکر تھے اونھون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہان سے بھاگے اور دو آدمی اونکے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکھا کہ مفسدین کو مقام گلدانا مین بکثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پھر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکھکر میم صاحبونکو صلاح بہر دی گئی کہ مع بچونکے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تھارنٹن صاحب کی کوٹھی مین رہین اس روز مفسدین پھر نہ آئے ٭

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنی چند چپراسی اور چوکیدار بھی لوٹنے مکان مین شامل تھے وہ چپراسی اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم مار دینے کا نسبت اونکے صادر ہوا جب اونکو قصاص کے واسطے لیجاتے تھے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر کچھہ حال اوسکا سماعت مین نہ آیا مگر دونون چپراسیون کو قتل کیا بوقت سہ پہر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اوترے اور جتنا

اسباب رانگھڑونکا تھا وہ لوٹ لیگئے اوسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ رانگھڑ کار سرکار پر اور مقامات مین تعینات تھے قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کار جنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ ہو اوسکا نام درج رجسٹر کیا جاوے اور اس امر کے واسطے ۵۴ صاحبون نے درخواست کی اونکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیمائش

رنبو مقرر ہوے ÷

صبح جمعرات کی بغیر کسیطرح کے فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کے روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب دس بجے دن کی تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جا کر مفسدین کو راستے مین سے ہٹا دین اسمین قریب تمیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگھڑونکی اور ایک گروہ بہ تعداد ازان پولس اور وہ لوگ تھے جنھون نے واسطے کار جنگ کے اپنے نام رجسٹر مین لکھوائے تھے یہ سب جمع ہو کر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اونسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک بارہ ماری اوس سے بلیڈ صاحب کہ جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج تھا ایک زخم پیر پر آیا ہمنے جو ادھر سے بارہ ماری تو کسی سبب نامعلوم سے کسیکو ایک گولی بھی نہ لگی کیونکہ نہ تو کوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہر چند فاصلہ مابین مین قریب ساٹھ یا اسی گز کے تھا تاہم وہ لوگ بھاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پھر گولی کی زد سے باہر ہو گئے صرف ایک یا دو آدمی اونمین سے چڑھتے ہوئے گر پڑے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی مار سے ہو گئے گروہ انگریزونکا جو ہمراہ تھا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رانگھڑ اور پولس والے گھاٹی مین اوتر گئے کہ دیہات کو بھی کو برباد کرین اور رجسٹری والے انگریز بطور فوج کمک متصل گروہ اول کے رہے کہ بوقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوے دس یا بارہ گانون مفسدین کے جلا دیئے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تھی ورنہ اونکی زراعت بھی تباہ کر دیتے اور اونکے مویشی چھین لیتے ان گانون مین کسینے مقابلہ ہمارا نکیا بلکہ تمام گانون خالی پایا کوئی باشندہ اونمین موجود نہ تھا یہانسے چڑھائی کوہ مری کی نہایت سخت تھی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تھا ÷

جسوقت نیچے گھاٹی مین گانون جلتے تھے اوسیوقت شہنائی سامنے کی پہاڑ پر بجتی تھی اور آدمی بکثرت جمع ہوتے تھے یہ دیکھکر احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر پھر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرے جابجا مقرر ہوے تھے مگر اس شب کو کچھ نہوا اور شب تار بامن و امان گذر گئی ÷

درمیان شب کے تھارنٹن صاحب کمشنر مع چند سپاہ پولس و سکھان نوملازم مقام راول پنڈی سے اس جگہ وارد ہوے ÷

بباعث ہوشیار ہو جانے سب ساکنین کے اور تدبیر انتزاع مفسدین کے پھر یہان کچھ واقعہ حادث نہوا ÷

امرتسر

بتاریخ ۱۴ ماہ مئی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میان میر یہان آتے ہین اسواسطے ۵۹ رجمنٹ ہندوستانی کی ہیئت ہوئی اور کپتان ویڈی صاحب کی توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمنٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہو کر بطور پہرہ گرد شہر کے قائم ہون اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افسر انگریز تعینات ہوا سپاہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے

روز دوم وقت صبح ایک کمپنی تین مشن آدمیونکی اور ایک متعهد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی سنتے کارتوس اونکی سامنے کھولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہہ وہی کارتوس ہین جو وہ سالہاسال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گردلین ہاے سپاہ سے پھرتے ہوئے نظر آتے تھے ۔۔

میم صاحبون نے مکان کرنیل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵ ۔ وقت صبح ایک گروہ ۱۸ رجمنٹ شاہی کا اکثر قلعے مین داخل ہوا اور کپتان بلد برنڈ صاحب جو مع توپخانہ کے بمقام جلندھر جاتے تھے اونکو بھی اسی مقام مین رکھہ لیا تاکہ بوقت ضرورت اونکی توپخانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا

راول پنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹھ اور دلی وغیرہ کی یہان ہوئی تھی اوسیوقت سے تدابیر انسداد فساد کی ہوتی رہتی تاکہ اس مقام پنڈی کا ویسا ہی نہووے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے لوگونکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۱۴ ۔ جون وقت تک یہہ وقوع مین نہین آیا مگر اوس روز سب کے دلونمین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویسا ہی حال یہان بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تھا ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرہ سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تھا کسیکو اطلاع تحریری اور کسیکو زبانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اسواسطے توپخانہ مین حکم کیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکھین مگر تیز روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تھی اوسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور بنسبت سپاہ پولس بھی یہی حکم جاری ہوا افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع طیار اور آمادہ ہوجاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنیوالی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر ہوئی اور احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ گرجا گھر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تھا کہ میم لوگ مع دیگر متعلقین اونکے بوقت ضرورت پناہ گیر ہون اور لین بارک بھی اونکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجے تک بلکہ قریب تین گھنٹہ بعد ازان تک یہہ تردد اور نا امیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار تھی اور یہی حال لرکونمین اور گرجا گھر مین تھا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے اپنے اپنے مکانات چھوڑ دئے تھے مین بتاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہین ہوے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقجات جلیلہ اور عظیمہ رکھتے تھے اور جنکو لازم تھا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر اونکو چھوڑتے تو بعد اونکے چھوڑنے اور سب لوگ اونکے ترک کرتے وہ ہی اول بھاگ گئے مگر شکر خدا کا اس شب کو کچھہ فساد نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا ہو مگر کچھہ ظاہر نہ تھا بلکہ بتاریخ ۱۶ ۔ جون جب الٹنبر احوال سپاہ بارکپور کہا گیا تو اونھون نے نہایت تاسف کیا اور کئی کمپنی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہہ کہا کہ ہمکو مفسدین موذی مردان کے مقابلہ پر بھیجدو ہم اونکو خوب سزا اونکی سرکشی کی دینگے مگر یہہ تھوڑا القصہ روز دوم اندیشہ مذکورہ بالا کو وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور بلا تردد صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقاکی کوٹھے کپڑے وغیرہ نکے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے ۔۔

سبب اس اندیشہ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی کا تحریر لکھتا تھا کہ میرے پاس ابھی دس گولیان اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگے یہہ خبر جب حکام تک پہنچی تو سپاہی مذکور

گرفتار ہوگیا*

بعد اس اندیشہ فساد کے کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر ملیس صاحب دونون نے اپنی سپاہ مین سے ہتھیار لیلینے کو مناسب اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرونکی دلمین ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہوگیا یعنی بتاریخ ۷ ماہ جولائی یہ مناسب وقت متصور ہوا کہ سپاہ کی ہتھیار لیلئی جائین اسواسطے سب سپاہی پریڈ ۴۴ رجمنٹ پر جمع کئی گئے اور حکم حوالہ کردنی اسلحہ کا سنایا گیا اسوقت سپاہ یعنی ۴ کمپنیان ۴۴ رجمنٹ شاہی کی توسامنے جمائی گئین تھین اور تین ضرب توپ توپخانہ اسی کی وسط مین رکھی گئی تھین یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سنکر فورا بھاگ گئی اور توپخانہ نے اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوئے ایک بار ٹلبور توڑا فتح اپنی بندوقون اور توپونسے اونکی پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئی اور وہان گرفتار ہوکر اونہون نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کر دیئے اس ہنگامہ مین صرف کپتان پامر صاحب متعلقہ پولس کی کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکھتی تھی ایک زخم آیا اور کسیکو آنچ بھی نہ آئی تھی*

پونا

بتاریخ ۵ ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوے یہ اشتہار نانا صاحب کے حضور سے بدین مضمون جاری کیے گئے تھے کہ سب رعایا ے پونا انگریزون کو مار ڈالین بلکہ حتے الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بھی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اوسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اوسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا مگر بدانست راقم یہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی قبیل سے سب انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے حتے کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکھا تھا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار مین یہ بھی درج تھا کہ نانا صاحب ہمراہ فوج کثیر بفتح و فیروزی لینے ملک پیشوا کو آتے ہین اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب تک وہ بمقام آلندی پہونچین جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اسوقت تک شہر پونا فرنگیون سے خالی ہوجاوے مگر ایسا مشیت ایزدی مین نتہا*

شکارپور

بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر بوقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازون نے توپین لیکر بجانب میدان پریٹ لگاوین اور کوشش بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل مین لائے ان لوگون پر باقیماندہ سپاہ کمپنی گولنداز ان جو مفسد نہ تھی اور سپاہ پولس زیر علم کپتان منٹگمری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوئے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑھا دیا اور اسطرح توپونکو بند کرکے چھین لیا اور مفسد بھاگ نکلے تین آدمی مفسدین کے مقتول یا مجروح شدید ہوکر میدان مین پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹے کے عرصہ مین ختم ہوگیا مگر اس عرصے مین ایسی تاریکی تھی کہ کسیکو یہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تھے اور کہان کہان تھے*

جلپگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۷۳ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یا خود مر رہین

اونکی اپنی کمپنی والون نے دونون کو تو فوراً گرفتار کرلیا اور تیسرے نے مقام کوارٹر گارڈ مین جاکر بندوق طیار کر رکھی اور کہا کہ جو میری
پاس آنیکا ارادہ کریگا اوسکو مین مار ڈالونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کرلیا بعد از عرصہ قلیل کے سپاہی
مذکور جو قوم کا برہمن تھا شمشیر علم کرکے اور پستول طیار بھر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہوکر بولا کہ اپنے فرنگی افسرونکو
مار ڈالو اور دہرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدے مگر اوسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹر گارڈ مذکورۂ
بالا نے اوسکو گولی سے مار دیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تھا مگر مہترونکے ہاتھہ سے اوٹھواکر دریاے تیستا مین
پھکوادی گئی ✤

مراد آباد

شروع مفسده مین ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیون کو جیلخانہ سے رہا کیا
تھا مگر بعد ازان پشیمان ہوکر دوبارہ عہد و پیمان کئے اور مدت تک خیر خواہی سرکار مین راسخ قدم اور ثابت قدم رہے ہر چند
مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادہ راستی سے منحرف نہوئے ✤ —

ایک صاحب مقیم مراد آباد بتاریخ ۱۸ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتے ہین بتاریخ ۱۸ ماہ مئی ہمکو خبر پہونچی کہ ایک بڑی جماعت
۲۰ رجمنٹ کی جسنے بمقام میرٹھ مفسده برپا کیا تھا معہ سامان جنگ و خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب چپ دریاے گورکن کے اور
قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہے فروکش ہین رات اندہیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشتمل اوپر ۳۲ سوار
اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہوکر اونکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر اونکے پہلے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور
کا قبضہ کرین اور جب سب بندوبست مناسب ہو چکا تو فوج مذکورۂ بالا بسرکردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور
دو اور افسرونکے اونپر تاخت لائی اور اونکے پہرہ والون کو مغلوب کرکے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا
کہ اونکے گھوڑے اور ہتھیار چہین لیے اور آٹھ آدمیونکو گرفتار کیا سواے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی مفسدین کا
اونکے ہاتھہ لگا اور باقی مفسد بھاگ گئے کیونکہ بباعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تھا مگر بوقت
سر ہونے بنادیق کے جسکے شعلہ سے البتہ کچھہ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تہی بروز دوم وقت صبح چند سپاہی
مفسد دلیرانہ لین ہندوستانی مین آئے اونمین سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رجمنٹ نے گولی سے مار دیا اور باقی گرفتار ہوکر
جیلخانہ مین مقید ہوے جو شخص کہ مفسدین مین سے لین مین مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اوسکا کوئی رشتہ دار اس
رجمنٹ ۲۹ مین تھا اس رشتہ دار نے جلکر قریب سو سپاہیون کے جو اوسکے دوست تھے جمع کیا اور اونکو ترغیب مفسده
پردازی دیکر اونکو جیلخانہ مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوے تھے رہائی دی اور اونکے ساتھہ چہہ سو قیدی
اور فرار ہو گئے باقی سپاہ رجمنٹ ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہوکر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار
کرکے پھر لے آوین اور حکم پاکر وہ جنگلون مین گئے اور ۱۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور بہت آدمی گرفتار
ہوے اور اکثر خود بھی حاضر ہو گئے یہ حرکت چند سپاہیون کی دیکھکر باقیماندہ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور بے
کوئی موقع اونھون نے جو دوبارہ ثابت کرنے خیر خواہی اور اعتبار کا اونکو ملا فروگذاشت نکیا بتاریخ ۲۱ خبر آئی کہ ایک جماعت

کثیر

غازیون کی رام پور سے آکر برلب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوے ہین اور اونکے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور بدمعاشان شہر کے ساتھہ لگ رہے ہین صاحب جج یہ خبر سنکر دو عہدہ دارونکو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمنٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر اونکو منتشر کر دیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اسطرح جان بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شیر بچہ یعنی قرابین اون پر چھتیا تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑ کر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سپاہ پولس کے ہاتھہ سے مارا گیا تھا بتاریخ ۲۳ روز شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفرمینا کی مقام روڑکی سے گذر کر اور سامان جنگ اور بہت سا مال لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئین ہین بلاتوقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمنٹ کی اور ساٹھہ سوار طیار ہوئے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بر دریاے گنگا پار ہوکر ترائی مین بھاگ گئے مگر بہاری جنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سو سوار سے جاکر اونکو ایک باغ انبہ مین جالیا اور اونسے اوسوقت تک لڑتے رہے جب تک یہ فوج بھی وہان جا پہونچی اور پہونچکر اونکے ہتھیار چھین لئے بلکہ اکثر سپاہیونکا مال و اسباب بھی دلوا لیا اور اونکا تعاقب تا بہ ترائی کیا بعد ازین ۲۹ رجمنٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہوگئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع مین بھی بھیجے گئے اور اونھون نے خدمت بھی سب جیسے سپاہیونکو اور خیرخواہونکو چاہیئے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آیندہ بھی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسیطرح خیرخواہ سرکار رہتے تو اونکی بڑی نیکنامی بہ سرکار گورنمنٹ لکھی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ فتح جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمنٹ اور سفرمینا کے حاصل ہوئی ہین انکے سبب سے یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تھی اور اس رستے اونکو جانا تھا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچا کر جاتے تھے چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین آکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب تنخواہ زیادہ ملیگی فقط —

یہ لائق مند ۲۹ رجمنٹ اپنے بھائیون کو جو گرد نواح مین تھے آمادہ سرکشی دیکھکر اور یہ سنکر کہ مقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادۂ راستی پر نہ رہ سکی اور آخر کار بتاریخ ۳ جون منحرف ہوگئے —

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سواے اسکے جو صاحب پوسٹ ماسٹر مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل مین مندرج ہوتی ہے نہین آئی —

پوویل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈک صاحب کے ساتھہ رہتے تھے اکثر مسلمان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو معہ بل صاحب اور دیگر کرانیونکے بتاریخ ۴ گرفتار کیا اور وارڈک صاحب اور اونکی میم کو اوسی روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد مفسدین نے پوویل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی ہوگی ناچار جب کوئی اور موقع جان بچنے کا نہ رہا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اون سبکو بٹھا رکھا اور کچن صاحب معہ عیال و اطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تھے اور اسیطرح تا تاریخ ۱۵ مختفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو پوویل صاحب معہ دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوئے اور کچن صاحب کا پتا بھی کسی مسلمان نے اونکو بتا دیا اونھون نے کچن صاحب اور اونکے پسر کلان اور کار ہری صاحب

برادرزن گجن صاحب کو قتل کیا اور یوویل صاحب اور ہل صاحب اور میک گائر صاحب اور ورنگٹن صاحب کو ۱۵ جون کو دہلی لیگئے
اور اونکے عیال واطفال معہ عیال واطفال گجن صاحب کو جو سب مسلمان ہوگئے تھے سپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نے
نواب مراداباد قرار دیا تھا کیا نواب رامپور نے جسکے پاس یہہ ضلع ہے ان میم صاحبون کو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارڈ اونپر
تعینات کیا کہ آئندہ اور کوئی اونکو دق نکرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفس کو واسطے خوراک کردیا پس اب وہ با آرام بسر کرتے
ہین اور ہمیشہ گوش بآواز ہین کہ کبھی خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنین تباریخ ۳ جون جب مکانات
صاحبونکے لوٹے گئے تھے اور بعد ازان جلا دیئے گئے تو مین بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ مین چھوڑکر ایک گانون مین جو متصل تھا بھاگ گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بھی دفتر کا اوسکے خانہ مین باقی نہ تھا —

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام مراتھین اور قدرت پروردگار سے جان بسلامت لیگئین تھین اپنا
حال زار اسطرح پر تحریر کرتی ہین ۔

تباریخ ۳ ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کے ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ نے لوٹ
لیا یہ حال دیکھکر سب صاحب افسران ملکی بمقام میرٹھ روانہ ہوئے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی ونیز سپاہی
بطور گارڈ ہمراہ لیکر بجانب مقام نینی تال روان ہوئے اور مقام مذکور مین بسلامت پہونچ گئے اور ہم لوگونکو یہان سیٹھ کی
حفاظت مین ہمکو چھوڑ گئے رات کی رات شہر یہان بسر کی اور ہمکو یہہ یقین تھا کہ مفسد ہرگز اسروز دامن کشت و
خون شروع نکرینگے مگر بخلاف اسکے مفسدین نے بروز دوم وقت صبح ہنگامہ کشت و خون گرم کرنا شروع کیا اور ہماری قیام گاہ
پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب کو اور میک گوائر صاحب کرنیل کلان کو اور ورنگٹن صاحب
کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور میم لوگون کے مفسدین ہم سب باقیماندہ کو گرفتار کرکے ایک کمپو مین لیگئے اور وہان
ہمکو قید کیا ہم لوگ اسی روز تک قید رہے اور آٹھوین روز کی شام کو کچھ تدبیر کرکے ہم قید مین سے فراری ہوکر اونشہر پتن آکر خفیہ
تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی یہان وارد ہوئے اور اونہون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام
مفسدین شہر مین گئے اور وہان گجن صاحب کو اور اونکے پسر کو اور کاریری صاحب کو قتل کرکے گجن صاحب
کی میم کو معہ اونکے سات بچون کے گرفتار کرکے جہان ہم قید تھے وہان اونکو بھی مقید کیا اور ہم
اس قید مین تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نام ایک مفسد نے جو سرغنہ اور
نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ میم لوگونکا کیا کرنا چاہیے اور یہہ استدعا
کی کہ جتنے انگریز ہین اونکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھین اور جتنے میم لوگ ہین وہ اوس مفسد کے
پاس رہین اور مفسد مذکور اونکی خاطرداری اور خبرگیری مین کوتاہی نہین کریگا یہہ درخواست اوسکی منظور ہوئی
اور ہم سب اوس سنگدل خونخوار کے پنجہ مین پھنس گئے اور ہل صاحب اور میک گوائر صاحب اور ورنگٹن صاحب
اور یوول صاحب جیمٹ کی ساتھ رہے اس خونخوار کے پنجہ مین ہم سات دن نہایت تکلیف مین رہے ورنگٹن صاحب
کے چھوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوئے اور تیسرے روز مرگئے اور اسکے بعد میرے لڑکے نے بھی

جان بخش تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رامپور نے ہماری مقیدی کی خبر سنی اور کچھہ سپاہی ہمارے لینیکو بھیجی اور ہمکو اپنے پاس طلب کر لیا اوسکے پاس ہم بہت آسایش سے رہتے اوسنے ہم کو کچھہ روپیہ بھی بخرچ ضروری کیواسطے دیا اور ایک حویلی مین چند مہینے پوشیدہ رکھا اور پانچ پہری ہماری حفاظت کیواسطے تعینات کیے آخرکار صاحب کمشنر بہادر بریلی اور صاحب کمشنر بہادر میرٹھہ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پاکر نواب صاحب کو ہماری طلب مین لکھا اور نواب صاحب نے ہماری ساتھہ سپاہ دیکر گڈہ مکٹیسر گھاٹ تک ہمکو پہونچادیا اور وہانسے عبور دریای گنگ کرکے بمحافظت پچاس سوار اور کوتوال اور داروغہ کے ہم بسلامت مقام میرٹھہ تک پہونچ گئے فقط +

ایک وقائع نگار اس مقام کا حال سوای اسکے جو سابق ذکر ہوچکا ہے اسطرح پہ بیان کرتا ہے کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہانتک تھی کہ سوای اون واردآتون کے جو سابق ذکر ہوچکی ہین اور جنمین اس رجمنٹ کی سپاہیون نے کارہاے نمایان بخلاف مفسدین کے عمل مین لائے تھے ایک اور امر ایساہی کیا تھا کہ جس سے ہرایک کو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور کسیکو یقین نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جادۂ راستی سے منحرف ہوکر شامل مفسدین کے ہوگی مگر بعد چند روز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہ سپاہ بھی مفسد ہوگئی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جو امر باعث تزاید اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ سفرمینا مقام رڈرکی سے باغی ہوکر مع ساز وسامان نزدیک مقام مرادآباد کے پہونچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے اون پر تاخت لاکر اونکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھہ از قسم سامان وغیرہ اونکے پاس تھا وہ بھی لیکر اونکو بھگادیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت ہر یک کس وناکس کے وہ منحرف ہوگئی اوسکی تفصیل اسطرح پہ ہے کہ جب اونہون نے بتاریخ ۳ جون سنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنی طریق نمک حلالی کو چھوڑکر راہ مفسدین پر چلنے لگے یعنی اونہون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانی مین سے صرف ڈہائی لاکھہ روپیہ نکلا تب اونہون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اوسکو مار ڈالین مگر ساندرس صاحب اور ولسن صاحب جج نے اوسکی شفاعت کی اور ہرچند بعض مفسدون نے چاہا کہ ان صاحبونکو بھی اوسکے ساتھہ ہی قتل کرین مگر دو حوالدار جو وہان موجود تھے اونہون نے سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مارو گے اس عہد کو یاد رکھو یہ سنکر اونہون نے خزانچی مذکور اور دونون صاحبونکو چھوڑ دیا اس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہوگئی تھی اور وہ باقیماندہ سپاہ کو دہمکاتی تھے تاکہ اونکے شامل ہون مگر تاہم چند سواران رسالہ ہشتم غیر ایلین انگریزان مفرورین کے ساتھہ ہوکر اونکی حفاظت کرتے ہوی ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین بریلی اور باغیان مقام ہذا اور ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کرکے وارد مرادآباد ہوئے تھے سب یکجا ہوکر اور بطور یکدیگر آراستہ ہوکر اور بہت سا سامان ساتھہ لیکر روانہ شہر دہلی ہوئے اور عبور دریای گنگ کرکے نزدیک میرٹھہ کے جو راستہ دہلی کو جاتا تھا اوس راہ پر راہسپر ہوئے سابق ہم احوال میرٹھہ مین تمام حال لکھہ چکے ہین جس سے ناکیافتنی جنرل ہویٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہین تھے بلکہ اونکی کام بندوبست کا بھی اون سے نہین ہوسکتا تھا مگر قسمت نے ایک موقع اونکو اور دیا تھا جس سے اونکی سب بدنامی رفع ہوجاتی اور جس سے ہرایک شخص کو ثابت ہوجاتا کہ جو تغمہ ہای کارگزاری اونکو جنگہای مقامات عاولا ور بدجامین عنایت ہوئی تھی

وہ بیجا نہ تھے مگر اوسمین اس موقع پر بھی کچھ نہ ہوسکا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب مفسدین برلب دریاے گنگ پہونچے تو بباعث کثرت سامان اونکو تلاش بار برداری کی کرنے پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اونکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پھر تلاش کر کے دو کشتیاں اور بھی لائے اس بار برداری کی تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اونکو بہت عرصہ گذرا زیادہ تیرہ گھنٹے سے اونکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اوسکی خبر میرٹھہ مین بھی پہونچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین کو عبور دریا نکرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہوگیا تھا کہ جزو بھی فوج گورہ اونکے واسطے کافی تھی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دلمین جوش پیدا نہ کیا اور اونکے عرق جوانمردی و ہمت کو حرکت نہ دی آخر شش یہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے بآرام اور آسائش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا مزاحمت میرٹھہ کے پاس گذرکر وارد دہلی کے ہوے ہرچند اونکو دلمین نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹھہ کا تھا مگر سب رفع ہوگیا اور بخوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہنچ گئی یہ سب جا دیکھکر ہر ایک خیر خواہ سرکار کو موجود گی جنرل ہویٹ صاحب سے سخت رنج ہوتا تھا مگر بعد از عرصہ دراز سکے اونکا رنج رفع ہوگیا جب اونہون نے خبر سنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے ؛ —

لاہور

بتاریخ ۳۰ جولائی ۲۶ و رجمنٹ ہندوستانی نے بمقام چھاونی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے افسر کمانڈنگ اور سارجنٹ میجر کو قتل کرکے ایک جماعت باندہ کر فراری ہوئی سپاہ سکہ اور سوج پولیس کی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معبر باسے دریاے ستلج پہونچ گئی اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بند و بست گہاٹونکا ہوگیا اسی نظر سے مفسد بھی بجانب کوہ روانہ ہوئے اور بحالت تباہ گرسنہ و تشنہ و ماندہ بیرون مین چھپاے پڑے ہوے افتان و خیزان ایک معبر دریاے راوی پر وارد ہوئے تاکہ اسکو عبور کرکے سزاے بدکرداری سے نجات پاوین مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینیوالے اونکے درپے تھے اور اونکے گرد و پیش بھی سب اونکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک ماتجہ مین آئے اور سکہ لوگ سب اونکے گرفتاری اور قتل کے درپے ہوئے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کار نیست و نابود کرنے اون مفسدین کا شروع ہوچکا تھا اور آخر کار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پہنچے مفسدین تخمیناً ۷۲۰ نفری تھے اونمین سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہوکر اور شدت ماندگی سے بیتاب ہوکر مرگئے اور باقی جو ایک کوٹھی سے بھی کم رہے تھے اونکا حال معلوم نہوا ؛ —

باقیماندہ رجمنٹ ہاے مقیم لاہور جنکے ہتھیار چھین لیے تھے اور وہ حسب تفصیل ذیل تھین یعنی ہشتم رسالہ بے قاعدہ و ۱۶ و ۲۶ و ۴۹ رجمنٹ ہندوستانی اور تیرسالم باز و نہم رسالہ بے قاعدہ اب مقام میان میر مین بطور قیدیان و نیز حفاظت توپخانہ و پہرہ ہاے سوار و پیادہ مین بطور مقید تھین اور حتی الامکان اونکی حراست اور حفاظت کیجاتی ہے ؛ —

ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوئہ خاص شہر لاہور مین مقیم تھی حال لاہور کا بشرح تحریر کرتے ہین کہ جب خبر وحشت اثر بلوئہ میرٹھ اور دہلی کی اور اطلاع اون خرابیون اور کشت و خون کی جو وہان ہوتی تھین اس مقام مین پہونچی فوراً سب حکام جمع ہوے اور بصلاح رابرٹ منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر کے یہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین اونکے ہتھیار لے لیے جاوین

یہ تجویز صاحب کمان افسر بریگیڈیر سٹوارٹ کوربٹ صاحب نے بھی پسند کی اور مطابق اوسکی تجویز عمل مین آئی یعنی
بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت صبح حکم پریڈ کا نفاذ پایا ۱۶ رجمنٹ اور ۲۶ رجمنٹ اور ۴۹ رجمنٹ معہ ہشتم رسالہ غیر آئین ایک قطار مین
کھڑی کیگئی اور سامنے اونکے توپخانہ شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کھڑی ہوئی اور اسطرح قائم
ہوئی کہ اونکی آگے توپخانہ کے دو جانب سے صاف نکل جاوے توپون مین گراپ بھری ہوئی تھی اور جب سب تدبیر عمل مین آچکی
تو ۸۱ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین بھر کرین جب سب طیار ہوگئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو اس حکم کی
تعمیل بلا عذر کی گئی اور رسالے والون نے بھی اپنی اپنی تلوارین زمین پر پھینکدین سب ہتھیار سپاہ گورہ نے اوٹھا کر گاڑیون
پر بار کرکے روانہ قلعہ کئے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح یہ تدابیر صائبہ جوڈیشل کمشنر بہادر
ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب اگر قبضہ سرکار مین رہا تو باعث صاحب
ممدوح الصدر کے تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ کے رہا اب ہم یہ توقع رکھتے ہین کہ صاحب موصوف ترقی مدارج سر رابرٹ منٹگمری کی
سی بی ہو جاوینگے جب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین تھین صاحب چیف کمشنر بہادر کو جو بمقام راول پنڈی رونق
افروز تھے پہونچی تو جنرل ریڈ صاحب کو جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ تر قدیم عہدہ دار لشکری تھے حکم تمام فوج پنجاب
کا اہتمام ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اوسمین بریگیڈیر کوٹن صاحب اور بریگیڈیر چمبرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈس صاحب
اور کرنیل نکلسن صاحب موجود تھے الاسب صاحبونکی یہ صلاح ٹھہری کہ ایک دستہ فوج اسطرح کا بمقام جہیلم جمع ہونا مناسب
ہے جو ہر وقت سامان جنگی و رسید وغیرہ اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اس دستہ کی ترتیب کیواسطے
۲۷ اور ۲۴ رجمنٹ شاہی اور ایک باٹری توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لایٹ فیلڈ باٹری اور گایڈ کور اور ۱۶ رسالہ غیر آئین اور
پلٹن پنجاب پیدل اور پلٹن کماؤن اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفرمینا کی مقام مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب
سامان جمع ہوگیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ مین اس دستہ مین اکثر تبدیلی فوج کی ہوتی تھی کیونکہ بعض مقامات مین
مناسب متصور ہوا تھا کہ کچھہ فوج گورہ اسی دستہ مین سے وہان چھوڑ دی جاوے اور اوسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ
ایسا ہوا کہ ۳۵ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اوسوقت تک نمک حلال اور باوفا تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل از وارد ہونے مقام لاہور
کے کچھ شبہات نسبت اوسکے پیدا ہوئے یعنی اثناء راہ مین یہ سپاہی بخفیہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوئے اور جب وہ
لاہور مین پہونچی تو دو سپاہی اونمین سے اس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تھی
اونکو ترغیب بلوہ بیداری کی دیوین مگر یہ دو نو سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوئے اور بہنگام تحقیقات روبرو کورٹ مارشل
کے اونپر یہ جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹ جون وقت صبح یہ دو نون توپ سے اوڑائے گئے یہان ہم یہ بھی بیان کرتے ہین
کہ اس رجمنٹ کی ہتھیار بعد ازین بمقام پھلور رکھ لیے گئے تھے اور اوسکو مقام مذکور مین چھوڑ کر باقی فوج بجانب شہر دہلی روانہ
ہوگئی تھی بتاریخ ۷ ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر [illegible] صاحب کے پارٹی کے بھی ہتھیار بمقام
میان میر چھین لیے جاوین بتاریخ ۳۰ ماہ آئندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے ایکبارگی بلوہ کیا یہ خبر
سنکر اونکا کمانڈنگ افسر میجر سپنسر صاحب اونکی لین مین گئے تاکہ اونکو فہمایش کرین مگر بہنگام فہمایش اونکو اور

کوارٹر ماسٹر سرجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور بی حوالدار کو بھی ہلاک کیا انکی تدبیر سے از وہی بہت
کچھ درنگ ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ تیار ہوا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہو گئی تاہم فوج سکھائی بتیس آدمی
سے زیادہ قتل کیے اور سوار دڑ پڑ اونکے گئے اور اونکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتھیار مثل تلوار و بندوق وغیرہ دیوارہای گلی مین
سے جو لین کی بھتین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کے لین بھی کندہ کی گئین اور اونمین سے بھی اسلحہ برآمد ہوکر
اور گو دنگ بیچ سزادہی مفسدین مفرورین کے بہ وسے کار آئی تھی تاہم اونکے قلع اور قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول
یہ خیال مین آیا تھا کہ یہ مفسد قلعہ گوبند گڈہ مین جو امرت سر مین واقع ہے فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریڈرک کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر
امرت سر نے جو بہت لائق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لائے جن سے وہ قلعہ مذکور مین جمع نہو سکین بعد ازین ایک
خبر اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین چالیس میل جاکر برآب دریاے راوی متصل اجنالہ ارادہ عبور دریا مذکور کا کر رہین یہ خبر
دیوان پران ناتھ برادر زادہ راجہ دینا ناتھ بہادر جو تحصیلدار اجنالہ تھے کوپر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری
صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوے کوپر صاحب بھی یہ خبر سنتے ہی فوراً روانہ اجنالہ ہوکر
اور بوقت فراغت چار گھنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوئے وہان پہونچکر دیکھا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس
کی مدد سے ۱۵۰ مفسدین کو تو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۳۵ اونمین سے ہنگام عبور دریا غرق ہو گئے تھے اور
تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پھرتے رہے اور صبح کو ۴۲
مفسدین کو گرفتار کر کے لائے جو مفسد گرفتار ہو کے تھے اونمین سے چند مفسد تو روانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہان سزاے
اعمال کو پہنچین اور باقیماندہ کو کوپر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون سے مارے گئے اور اونکی لاشین
ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتل گاہ کے تھا بھر دی گئین کوپر صاحب کے ساتھ سواران صاحب خان ٹوانہ اور سردار
پرتاب سنگہ سندھانوالیہ و سردار گلاب سنگہ اور جرنیل ہرسکھ راے اور سردار جودہ سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر اور دیوان پران ناتھ
تحصیلدار جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصر اوپر ہو چکا ہے تھے اور ان سب صاحبون نے صاحب موصوف کے ساتھ خوب
کارہاے نمایان کیے جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین اسطرح پاداش اعمال نکوہیدہ کی سزا نپاتے اور
کوہستان کو جاکر کانگڑہ اور کولو وغیرہ اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کوپر صاحب سے اس
موقع پر ظاہر ہوئی ہے اوسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اوسقدر نہین ہو سکتی تفصیل اسکی یہ کہ اگر مفسد کوہستان
مین بھی جاکر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہاے کوہی مثل کانگڑہ اور نورپور اور کولو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے
اور ان قلعجات کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح راے ہر ایک شائق تاریخ کو ہے کہ
کتنے روز قلعہ کانگڑہ شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہے اور کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر
نے اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہین ہو سکتی بلکہ یہ بھی اگر بجا کہا جاوے تو بیجا اور درست ہے کہ صاحب
موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور بیان تاریخ
کرنا ضرور ہے کہ جو مفسد کوپر صاحب نے علیحدہ کر کے روانہ لاہور کیے تھے اونمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تھا

اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہہ لاہور مین پونہچا تو اونکو حکم جانے پہانسی کا ہوا اور وہان روبرو اور سپاہ کے جنکے ہتیار چہن گئے تہے اونکو توپ سے باندہ کر اوڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ باقیماندہ کے دل مین وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونمین سے مرتکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہو۔

سہارن پور

بتاریخ ۲ ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوٹ صاحب - نے گارد جیلخانہ کے بغیر ہنگامہ و فساد کے ہتیار چہین لیے ہرچند اسکی چندان ضرورت نہ تہی مگر احتیاطا یہہ امر وقوع مین آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تہی کہ چند گارد والے سپاہی گوجران قرب و جوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچہہ سازش کیا کرتے ہین اور یہہ خبر بایں صداقت کو پہونچ چکی تہی کہ گوجر بمقام باہرا جو چند میل کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہے جمع ہوتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ جب رانگہڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرکش اونکے ساتہہ متفق ہوجاوینگے تو وہ مقام سہارن پور پر حملہ آور ہونگے اس خبر کی تصدیق سمجہکر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹہی ضروری بنام کرنیل بیسنج صاحب بمقام لنڈہور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچہہ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین

کرنیل صاحب نے فوراً کچہہ سپاہ بسواری بایو وغیرہ زیر حکم کپتان سمینڈ صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ صاحب بجانب سہارنپور روانہ کیے اور حکام مقام ہذا نے بگہیان اور گاڈیان اور ہاتہی وغیرہ بہانیے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور کو وہان سے یہہ سواریان اونکو بزودی یہان لے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نواخت لو گہنٹہ شب وارد اس جگہہ کے ہوئی اور یکشنبہ کو بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح وہ لوگ مقام لنڈہور سے روانہ ہوے تہے

روز مقررہ سہ شنبہ تہا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنیکے تجویز کیا تہا مگر باعث آجانے اس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکہہ زیر حکم لفٹنٹ بونس بیگن اور روبرٹسن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور بسبب موجود ہونے کچہہ سپاہ روڑکی کے مع ایک ضرب توپ اونپی زیر کمان کپتان ودم ہنڈ صاحب بالفعل تمام ارادہ اونکی سرکشی کا فسخ ہوگیا

دیوگڈہ

شروع ماہ اکتوبر مین ۳۲ جنٹ ہند وستانی نے اس مقام مین مفسدہ پردازی کرکے اپنے افسرونمین سے اکثر صاحبونکو قتل کیا اور رونلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بہی مار ڈالا مگر فلو ریڈ صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچا کر بہاگ گئے صوبہ دار چارم کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بہاگنے دیا اور باقیماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین کرینگے اوسی عرصے مین اون پر بارش گولیونکی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ رین صاحب اور رونلڈ صاحب بنگلے مین بہاگی مگر دشمنون نے بنگلہ گہیر لیا اور اوسکو آگ لگادی گرانٹ صاحب جو یہان رہتے تو وہ اول ہی آواز بندوق کی سنکر مکان چہوڑ کر فراری ہوگئے تہے اس عرصے مین جب برآمدہ بنگلہ مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ رین صاحب سے کہا کہ تم باہر آجاو ہم تمکو نہین مارنے کے تم بہاگ جاؤ رین صاحب نے اونسے عہد لیا اونہون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اونکو قتل نکیا اور بسلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بہاگلپور مین موجود ہین جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی کے جو دو تو ہندوستانی خیرخواہ سرکار تہے اور صاحبان موصوف کے

ساتہ بنگلے مین پناہ گیر ہوئے تہے دیکہا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور ہمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چار دن بنگلہ چہوڑ کر بارادۂ فرار
باہر آئے مگر اونکے آتے ہی گولیان اون پر برسنی شروع ہوئین اور دونو صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر جو الدار بہاگ کر
بچ گیا مفسدین نے لاش کو برصاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے اور
قیدیونکو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بہی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بہی اونکے ہاتہہ سے نہ بچے اونسے اونہون نے سواے
اور اشیاے بیش قیمت کے تین ہاتہی لیے اور یہہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوئے اس مقام روہنی کو بہی اونہون نے
تاریخ دہم وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہان سے بہی روانہ ہوئے خدا کرے کہ اونکو اس اعمال زشت اور کردارون کی سزا
جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی ساتہ اپنے لیا اور سب اودیہ ہسپتال بہی ہمراہ لین اب اونکے پاس گیارہ ہاتہی اور
اسباب جنگ بکثرت موجود ہے اور ۲۵۰ بندوقین ہین دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتہہ بہاگلپور گئے اور ایک ہندوستانی
ڈی گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکہا تہا

فتح گڈہ

بتاریخ ۳ ماہ جون خبرین آئین کہ سپاہ نے بمقام شاہجہانپور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین جسمین
ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران ہی فتحگڈہ کو آتی ہین ان خبرون کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ رجمنٹ
ہندوستانی مقیم مقام ہذا آمادہ فساد تہی بلکہ بالکل بگڑ گئی تہی اونہون نے تین لاکہہ روپیہ خزانے کا اپنے پاس رکہا تہا اور جب
حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین پہونچا دین تو اونہون نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ برملا یہہ کہتے تہے کہ جو ایک پلٹن اور آکر
اونسے شامل ہووے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزونکو قتل کرینگے اوسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر
جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخرکار یہہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون اور بچون کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ
کشتیان موجود تہین تو یہہ امر قرار پایا کہ فوراً اونکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ بتاریخ ۴ بوقت نواخت ایک گہنٹہ شب اونکو
بسواری کشتیان روانہ کانپور کیا دوسرے روز بوقت صبح افسران ۱۰ رجمنٹ بہی اون کشتیون سے جا ملے کیونکہ رجمنٹ
مذکور نے فساد شروع کر دیا تہا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنیل سے بہ بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو
افسرون پر گولی بہی چلائی تہی اب یہہ سب متفق ہوکر روانہ ہوئے اور جب وبر موضع حسنا کہور کے پہونچے گانون والون
نے اون پر گولیان مارنا شروع کین مگر سواے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تہا اور کسیکو آسیب نہ پہونچا بروز دوم
وہ تہوڑی دور گئے تہے کہ اونکو یہہ خبر ملی کہ مفسدین آمادہ ایک گہاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کر رہے ہین
مگر یہہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلی تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہہ صلاح ٹہہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے
سے چندان اندیشہ نہین کیونکہ یکایک کسیکا خیال جزوی آدمیون پر نہین گذرنے کا اسلیے کرنیل سمتہ صاحب کپتان بگنل صاحب
کپتان فٹس جرلڈ صاحب انساین ایکفورڈ صاحب و انساین برن صاحب و ریڈ صاحب مع عہدہ داران ملکی قریب
ایکسو نفر ہردیو بخش زمیندار دہرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوتے اور مابقی غیر متعہد ملازمین سرکار اور پادری صاحب
ساکن امریکا اور لفٹنٹ مونکرف صاحب بسواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوتے کیونکہ ابتک مفسدہ کانپور کی خبر فتحگڈہ مین نہین آئی تہی

تمام اس جماعت کو جسمین ۱۲۶ آدمی تہے نانا صاحب نے بعد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیو بخش کے پاس گئی تہی وہ دس روز تک بآرام و تواضع تمام وہان رہی لیکن جب بدمعاشان اودہ نے ہردیو بخش کو کہلا بہیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکہوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمہاری عیال و اطفال و اسباب کو تباہ و برباد کرینگے اس پیغام سے اوسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اوسنے سب صاحبونکو جہاونی یعنی کانپور کو بحراست روانہ کیا مگر پروبائن صاحب مع عیال و اطفال اور ایڈورڈ صاحب جو بداؤن سے آئی تہے وہ ہردیو بخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل سمتیہ صاحب آخر کار ۱۰ رجمنٹ کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہہ واسطے چند روزنکے تہا کیونکہ ۱۸ جون کو پہر سب سپاہی برملا آمادہ مفسدہ پردازی ہوے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ تاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ سوٹہیم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ رجمنٹ نے برملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑ کر سب قیدیونکو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے ۱۰ رجمنٹ نے ایک چہٹی جو صوبہ دار ۴۱ رجمنٹ نے اونکو لکہی تہی اور یہہ ۴۱ رجمنٹ وہ تہی جسنے سیتاپور مین فساد کیا تہا اور وہانسے روانہ ہوکر براہ شاہجہان پور چند میل کے فاصلے پر پار دریاے گنگ کے آکر فروکش ہوئی تہی اپنی افسر کمانڈنگ کرنیل سمتیہ صاحب کو دی تہی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ تم اپنے افسرون اور انگریزونکو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتہہ آ شامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہہ بہی کرنیل صاحب کو کہا تہا کہ ہمنے اونکو یہ جواب لکہہ بہیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت نمک کمپنی بہادر کا کہایا ہے اور ہم فساد نکرینگے اور ہم سب سپاہیونکا عزم بالجزم ہے کہ ہم خصوص نمک کا پاس کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤگے تو ہم سرکار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سوای اسکے سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈوبا دینے کشتیونکے بڑی مدد کی تہی تاکہ مفسد اس پار دریاے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہہ امر اونہون نے اپنا اعتبار بڑہانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنیکے واسطے کیا تہا کیونکہ جسوقت ۴۱ رجمنٹ نے عبور دریا کر کے شہر مین قدم رکہا اوسی وقت ایک کمپنی ۱۰ رجمنٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعینات تہے دو توپین جو وہان پریٹ پر موجود تہین لیجا کر نواب فتح گڈہ کو گدی پر بٹہایا اور سلامی ۱۲ ضرب توپ کی سر کی خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اونکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نکیا اور کہا کہ اگر تمکو مجہی نواب بنانا ہے تو خزانہ مجہے لادو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیونکو یہہ منظور نہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پہر اپنی پریٹ پر واپس آئے اور جہنڈو نکی سلامی اوتاری اور روپیہ آپسمین تقسیم کرلیا اوسوقت ہمارے پاس کچہہ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تہا اور وہ بہی راستہ پکڑتے جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ابہی آئے تہے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعے مین رہ گئے تہے لیکر پہر چلے گئے بعد ازین یہہ رجمنٹ دو دستون مین تقسیم ہوگئی ایک مین تو سب پوربیے جمع ہوئے اور وہ دریا پار ہو کر بجانب اودہ جہان اونکے مکان تہے روانہ ہوے اور کپتان بگنل صاحب کو اپنے ساتہہ لیگئے اس دستہ کی خبر ہمکو یہہ آئی کہ راستے مین اونکو گانون والون نے لوٹ لیا اور کپتان بگنل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے اور کچہہ قلیل جو یہان رہگئے تہے اونکو سپاہیان ۴۱ رجمنٹ نے اس سبب سے قتل کیا کہ اونہون نے روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تہا اور اونکو نہ دیا تہا

اس عرصہ مین کہ باقیماندہ سپاہیان ارجمنٹ اور سپاہیان ۱۳ رجمنٹ مین جنگ باہم ہو رہی تہی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری کو آگ لگادی اور نواب تجملحسین جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اون سے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات عملہ تاربرقی کے اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تہا اور کارخانجات توپ وبارود وغیرہ پر پہرے قائم کر دیے تہے

ہم لوگونکی قلعہ مین اول یہہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہوکر بہاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم تہا اسواسطے آخرکار یہہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب مع زن و بچہ ۱۱۰ انگریز تہے اور انمین سے تینتیس ۳۳ آدمی لائق کارزار تہے اور یہی ہماری فوج محافظ تہی اب ہمنے طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چہہ پنی مین گراب بہر کر بڑے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بندوق جو قلعے مین موجود تہی اونکو بہر کر طیار رکہا کہ بروقت ہرج نہو اور تہورے ہی صاحب بندوق بہرتے بہرتے وہ سر ہوگئے اور اونکے ہاتہہ اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نرہے یہہ سامان کرکے ہم آپ گودام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تہا تہوڑے گولے اور سیسہ کے گولے تہے اور چہہ بکس کارتوس گولیدار کے اور اسیقدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوئے ہمنے سادہ کارتوسونکو توڑکر بارود واسطے توپون کے نکالی اور جو کچہہ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اونکو جمع کرکر رکہا کہ بجای گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین

اب ہماری سبکی گنتی ہو کر تین جماعت مین ہر ایک بہ حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنیل سمیتہہ صاحب متعلقہ ارجمنٹ کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہمنے یہہ سنا کہ ۱۳ رجمنٹ آکر لکہیسرا مین جو ایک باغ قریب ایک میل جانب غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیاری گرفتی کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے پر ایک برج قلعہ پر متعین ہوئے مگر رات بہی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہم ایک اور توپ مین بہی چڑہائی اور شام کو ایک اونٹنی اعانت کی رسد وغیرہ بہی ہمنے اس رسد جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۱۳ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اوسوقت ہماری ساتہہ توپین حسب تفصیل ذیل قلعے پر طیار تہین یعنی ایک تین پنی اور ایک چہہ پنی اور ایک نو پنی اور تین عماوے ایک ۱۲ پنی دوسرا ۱۸ پنی اور تیسرا ۲۴ پنی اور ایک برنجی گردہ

بتاریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تہے بندوقین چلائین اونکی آواز سنتے ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جا کر حاضر ہوا بعد ازین دو چار گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا

روز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر بباعث تاریکی کے کوئی نشانہ اونکا ٹہیک نہ بیٹہا غرض کہ پہر اونہون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پہر گولہ رانی شروع کی سپاہیان مفسدین نے پناہ درختونکی اور دیوارونکی اور مکانات اور چیزونکی آڑ لیکر ہم پر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی قابو اون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیان ہر چند بکثرت آتی تہین مگر چار ایک نقصان اونسے نہوا مفسدین اسیطرح گولہ باری

تا دو پہر کرتے رہے بعد ازان وہیبوقت کہ سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک کم ہو گئے ہوتے قریب نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدہ گولی اونکی چلتی تہی بوقت شب ہمنے دمدمہ لکڑیون کا بنایا اور اون مین صرف بندوق کے مہرے کے برابر سوراخ رکہے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بہی ہمارا نقصان کچہ نہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تھا اور کوئی بیچ مین لگتا تھا یہہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینہ بہی وہ لاتے تھے مگر جو سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تھا جسوقت وہ گولے کی مار پر پہونچتا تہا اوسیوقت گولی اوسکی پاس پہونچتی تہی اور زمین پر رہ جاتا تھا

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسیطرح چلتی رہی اور کئی بار اونہون نے ارادہ زینہ لگانیکا کیا مگر کچہ سودمند نہوا

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رائفل والون نے موضع حسین پور کے مکانون کے اوپر چڑہ کر گولیان مارنی شروع کین اور ازحد آتش باری کی اوسمین کپتان فلیمور صاحب اور سدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوئے چند رائفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تھا اور ستر یا اسی گز کے فاصلے پر واقع تہا چڑہ گئے اور وہان دیوارون مین چہید کر کے نالین بندوقونکی اوسکی باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپین بیکار ہوگئیں کیونکہ ہم بخوف گولی سر بہی اوٹھا نہین سکتے تھے اسی روز میرا بہائی کنڈکٹر اہرن کو بچاتے ہوئے مارا گیا اور اوسی جگہہ دو چار گھنٹے کے بعد کرنیل ٹکر صاحب بہی گولی سے مر گئے اور یہہ دونو ایک ہی قبر مین دفن کیے گیے بروز دوم وقت صبح اہرن صاحب نے ایک گراب ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین تھے جو ایک دمدمہ جہاؤ اور ریت کی تہیلون سے واسطے رائفل والونکی قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رائفل والا بنا رہے تہے اوڑ گئے

مفسدین نے اب یہہ ترکیب نہین کی مگر بلیش سفر مینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکہی تہین وہان پر نقب لگا دین اور سفر مینا کے بیلدار سرنگ مین مشغول ہوئے یعنی اونکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیونکی اور گہاس کے پڑے رہتے تہے اور راستے ہمکو کچہ آسیب نہین پہونچتا تھا اسیطرح دو روز تک سفر مینا نے کہودا اور جب مفسدین اوس راہ سے مقام مذکور مین آنے ہمنے گہاس وغیرہ مین آگ لگا دی اس سبب سے مفسدین بنقصان جان کثیر وہان سے فراری ہوئے اب اونہون نے ایک اور سرنگ لگانی شروع کی اور دو روز تک اوسکو ہی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اوڑی اور اوس نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزی مین آگیا اوسنے یہہ سمجہا اب ہم سب ہو چکی مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چہہ گز مٹی دیوار کی اوڑ گئی تہی اور جبر بیچ پر مین تعینات تہا وہ قریب اوس دیوار کے تہا جسمین سے مٹی اوڑی تہی یہین وہ لڑ کر بیچ گیا تاکہ معلوم ہو کہ قدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر دیکھا کہ ہمارے رفیق ایک توپ کو اوس مقام پر لیے جاتے ہین جہان بباعث سرنگ کے شق پڑ گئی تہے یہہ دیکہکر مین واپس اپنے مقام پر آیا اور وہان سنا کہ قریب سو یا ڈیڑہ سو پٹہان اور سپاہی مفسدین کی آپس میں تیار کیا دری رہے مین کہ اب جو ان کم ہو تو زینہ لگا کر

اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑہ جانے مین سنے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقونکو بہیجی اور اونسے درخواست مدد کی کی اور
اوہر اپنی دونالی اور آٹھ بندوقین اور جو میرے پاس ہتیار بہری ہوئی تہین اونسے اون پٹہانان وغیرہ پر وار کیا اس اثنا مین ایک
ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوئی تہی اوسے بہرتا تہا اور مین اوس سے لیکر سر کرتا تہا غرض کہ دوبارہ جو اون بندوقون
کا وار مین نے اون پر کیا تو وہ بہاگ نکلی اور ہنوز مدد میرے پاس نہین پہونچی تہی کہ وہان مطلع صاف ہوگیا تہا اوسی روز بعد
ایک عرصے کے مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر فرہ صاحب نے اونکو شکست دی اور اونکے سرغنہ کو گولی سے
مارا اوسکے مرتے ہی جتنے اوسکے رفیق ساتہ تہے سب پسپا ہوئے اس روز ہمارا ایک نہایت اچہا گولہ انداز ہہرن صاحب
نامے مارا گیا اوسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا تہا اور وہ اس صدمے مین جان بہ ہوا

دشمنون نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لا کر لگائی کہ اوسکی زد اون بنگلون پر تہی جسمین ہم صاحبان اور بچے تہے
ہر چند کئی گولے اونکے بالا بالا گئے مگر دو ایک مکان مذکور پر آ لگے ایک روز توپ اونہون نے لا کر لگائی جسکا گولہ دروازے پر
لگتا تہا اور ایک دروازہ کی چول بہی توڑ ڈالی اور کئے سوراخ دروازے مین کر دیے مگر ہمکو نقصان کم پہونچا کیونکہ ہمنے
دروازے مین لکڑیان انبار کر کے لگا دی تہین اور گولہ لکڑیون مین ہی رہ جاتا تہا عرصہ قلیل کے بعد وہ توپین ہماری اونہون نے
بیکار کر دین بعد ازین دشمنون نے ایک اور سرنگ کی طیاری کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین
کے سے اور نقصان تین آدمیون لائق اور کارگذار کے سے دل تمام قلعہ والون کا جو ہر وقت کی معروفیت اور نگہبانی وغیرہ
سے تنگ آ گئے تہے ٹوٹ گیا اور یہ بہی امر تحقیق تہا کہ اگر دوسری سرنگ اوڑے اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہوجاوے
تو دوراستے کو روکنا بہت مشکل پڑیگا اور مفسدین اندر قلعہ کے آجاوینگے اب صورت یاس نظر آئی اور سوا کشتیون
کے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور دریا بہی بباعث بارش کے طغیانی پر تہا بعد از مشورہ کامل کے یہ صلاح
مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا ہم لوگ اور بچے تین گروہ
مین منقسم ہوئے اور تینون گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک
پہرے پر گیا اور پہرے والون کو بہی ساتہ لے آیا قریب دو بجے صبح کے بتاریخ ۴ جون ہم سب کشتیون پر سوار ہو گئے
توپین جو قلعے مین تہین اون مین میخ ماردی اور اونکو اسطرح بیکار کر کے چہوڑ دیا اور جو کچہ سامان جنگ قدرے باقی بچا تہا
اوسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب یہ بند و بست تمام روانہ ہوئے جسوقت ہم قلعہ کی دیوار سے آگے بڑہے فوراً
گولیان ہم پر برسنی شروع ہوئین اور سپاہیون نے غل مچایا کہ فرنگی بہاگے جاتے ہین مفسدین نے ایک کوس تک ہمارا
تعاقب کیا اور ہم پر گولیان مارین مگر ہم دور تہے اور ہمارا کچہ نقصان اونسے نہوا

ہم بہت دور نہ گئے تہے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنیل گولڈی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بہاری تہی اور
اوسکا بہانا بہت مشکل تہا اسواسطے یہ تجویز ہوئی کہ اوسکو خالی کر کے چہوڑ دین اسواسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنیل سمتہ
صاحب کے کشتی مین آگئے اس تبدیلی کشتی مین کچہ عرصہ گذرا اور اوس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا
یعنی اونہون نے اس عرصے مین ایک توپ لا کر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تہین

اسواسطے ہمکو کچھہ ضرر اونسے نہ پہونچا جو گولہ آتا تھا وہ راستے مین گر جاتا تھا اسیطرح ہم موضع سنگھی رام پور تک پہونچے اور
راستے مین ہر چند گانون والے اور سپاہ گولہ باری کرتی تہی مگر ہمکو کچھہ آسیب نہ پہونچتا تہا مگر کچھہ نقصان کرنیل سمیتھ صاحب
کی کشتی مین عائد ہوا اور اوسکی مرمت کو ہم چند لحظہ ٹھہرے کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مرگیا ہمارے ساتھہ صرف
دو ملاح تہے سو ایک اونمین سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابہی تک ساتھہ تہا مرمت کشتی کرکے ہم آگے کو روانہ ہوئے
کرنیل سمیتھ صاحب کی کشتی آگے تہی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانون سے گئے تہے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت
تہی رک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی مین اوترے اور سب نے زور کیا کہ اوسکو جنبش دین مگر اوسنے اوس
جگہہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گہنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تھے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین جب
قریب بیس گز کے فاصلے پر پہونچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ اون مین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اونہون نے گولیان
مارنی شروع کین اور کئی صاحبون کو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے مین جرجیہ صاحب کی گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو
میرے پیچھے کہڑے تہے اونکے زانو مین ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجہے آواز دی اور مین نے دفعتاً ایک اپنا سر ہی اونکی
طرف پہیرا تہا کہ ایک صدمہ سنگین میری شانہ راست پر معلوم ہوا جب مینے شانے کو دیکہا تو ایک گولی لگی تہی اور پوست
اور کچھہ گوشت بہی شانے کا اوڑ گیا تہا اور میجر روبرٹسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تہا اس عرصے مین وہ دونو کشتیان
بہت نزدیک آگئین تہین بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگئے تہے یہہ حال دیکہکر میجر روبرٹسن صاحب نے سب
لوگونسے کہا کہ زندہ ان سپاہیون کے ہاتہہ مین آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہہ سنکر سب نے دریا مین
کودنا شروع کیا مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہان سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بہری مگر
ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بہی بہت جمع ہوگئے ناچار بندوق لیکر مین بہی وہان سے بہاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹنٹ فشر جرنیل صاحب
معہ میم صاحبہ کے ایک گوشہ کشتی مین بیٹھے تہے اور اونکا لڑکا بہی اونکے پاس تہا اور صاحب موصوف کے ہاتہہ مین
ایک بندوق معہ سنگین کے موجود تہی اسوقت تک جرجیہ صاحب خون مین لوٹ رہے تہے اور ما بقی سب صاحب
دریا مین کود پڑے تہے میجر روبرٹسن صاحب معہ میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یک جا نزدیک
کشتی کے کہڑے تہے اور اونکے پاس لفٹنٹ سمسن صاحب اور جرجیہ صاحب خورد بہی کہڑے تہے اب میرے
تئین میجر فلوٹ صاحب اور النا سن اکیفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہے کہ وہ مارے گئے
ہونگے فشر صاحب معہ میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تہے اور صاحب کے ہاتہہ مین اونکا لڑکا تہا اور
ایسا معلوم ہوتا تہا کہ شاید مردہ ہے اور میم صاحبہ کا حال یہہ تہا کہ پانی کے زور سے وہ ٹہر نہین سکتی تہین اور اونکی کرتی بہاری بادبان
کے ہوگئے تہے اور اونکو کہینچے کہینچے پہرتے تہے مگر صاحب موصوف اونکو پکڑے تہے اور بہنے نہ دیتے تہے اب
مین نے یہہ تجویز کی کہ یہانسے بہاگ کر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر نہ تہی اس ارادے سے
مین دہارے پر پڑلیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکی میم کے گذرا تو دیکہا کہ وہ بڑے دقت اور تکلیف مین تہے مگر
مجہسے اوسوقت اونکی کچھہ اعانت نہو سکتی تہی اسواسطے مین آگے کو روانہ ہوا اور تہوڑے عرصے کے بعد دیکہا کہ فشر صاحب بہی

شناوری کرتے ہوئے چلے آتے مین مگر تاریکی شب نے اب ساحت دریا کو گہیر لیا تہا اوسواسطے پہر اوسکا حال کچہ مجہے معلوم نہوا ایک گہنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا کرتا آخر کار نزدیک کشتی اولیس کے پہونچا یہان ہی دیکہا کہ عجب تباہ حال کشتی نشینون کا تہا روئین صاحب اور چہوٹی بیٹی اپنی مس گوڈی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تہے باقی ماندہ سب قتل ہوئے اور لفٹنٹ سومین ہم صاحب اور ڈاکٹر بالمی صاحب اور ایک یادواور صاحب زخمی پڑے ہوے مین انکو یہہ واردات روبرو سنگہی رامپور کے گذری تہی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آتے تہے دو توپین لگا رکہی تہین اور اون مین گراب بہر کر ماری تہی جس سے یہہ سب حادثہ واقع ہوا

ہمنے اب اس کشتی کی مرمت کی اور بہانے روانہ ہوئے مگر شب بہر دل مین تراس کا ل تہا صبح بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہمارے گوش زد ہوئی اور سمنے پہچانا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم اونکو ہی کشتی پر لائے اور اوہون نے اظہار کیا کہ اونکی میم صاحبہ اور بچے دونو اونکے ہاتہون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تہا کیونکہ گولی پار نہ ہوئی تہی ہم تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخرکار ایک گانون مین پہونچے جو روبروے قسم پور واقعہ ملک اودہ کے آباد تہا یہان گانون والے حاضر ہوئے اور ہمنے اول یہہ ہی اونکا فریب تصور کیا مگر آخر کار ثابت ہوا کہ وہ خیرخواہ ہین پس ہمنے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانون مین گئے چونکہ گرسنگی غالب تہی ہمنے اون سے کہانے کو مانگا اور اوہون نے چپاتیان اور دودہ ہمکو لادیا اوسکے کہانے سے ہمکو نہایت تسکین اور تقویت ہوئی

میرا زخم ہی اب بہت تکلیف دیتا تہا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تہا وہ بہی جہلا تا تہا اب مین یہہ سمجہا تہا کہ کشتی شب بہر یہان رہے گی اور چونکہ مین دو روز سے سویا ہی نہ تہا مین نے ایک ٹہاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو تو مین تمہاری گانون مین رات کو سو رہون ٹہاکر مذکور مجہے اپنے ساتہ لیگیا اور روٹی بہت سا کہانا کہلایا اور چارپائی سونیکو دی اب میری پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو سے مجہے آرام نہ آیا اور شب کو کرنل سمتہ صاحب نے کہلا بہیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر مین بہت ماندہ ہو گیا تہا اور مین رہ گیا صاحب موصوف نے کہہ اور [illegible] کر پیغام بہیجا مگر مین نے نہ سنا اور یہہ ارادہ کیا کہ جو کچہ ہوگا یہان ہی سمجہ لینگے آخرکار کشتی روانہ ہو گئی اور چند روز تک کچہ خبر اوسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تہا واپس آیا اور اوس نے آکر خبر کی کہ ناناصاحب نے بمقام تہور سے اون پر گولیان ماری اور وہ سب مر گئے ہین قریب ایک مہینے کے اس گانون مین رہا بعد ازان بروبائن صاحب سے جا ملا اور اونکے ساتہ کانپور آیا سنا ہے کہ [illegible] صاحب اور [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] جو شخص [illegible] کے [illegible]
[illegible] صاحب کے [illegible] صاحب کے [illegible] زیادہ حال بیان کیا [illegible]

[illegible]

قریب نواخت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعے مین تہین سوار ہو گئے تہے ایک کشتی مین صرف کرنیل گولدی صاحب کا اسباب بہرا گیا تہا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب اور میم صاحبان و بچہ وغیرہ سوار ہوے تہے کشتی اولین کو قبل از صبح چہوڑ دیا تہا انکے ساتہہ صرف ایک یا دو ملاح تہے یہہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لے گئے کیونکہ یہہ طغیانی اول تہی اور کچہہ دریا کا حال معلوم نہوتا تہا بوقت صبح وہ ایک گانون مین پہونچے جو قریب دو کوس کے مقام فتحگڈہ سے واقع تہا اور یہان کچہہ روپیہ ملاحونکو دیا کہ وہ گانون مین جاکر کچہہ اور ملاح نوکر رکہکر لادین مگر بجاے ملاحون کے جب یہہ خبر ملازمین نواب کو پہونچی تو ایک گروہ رسالہاے مسلح کا آیا کہ کشتیونکو معہ سوار گرفتار کرین بہادری سے جنگ وقوع مین آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ وغیرہ یکجا کشتی پر جمع ہون لفٹنٹ سمپسن صاحب کو گولی لگی اور رہگذای ملک بقا ہوے اور چونکہ بہتیرے صاحب تدبیر سوار اوس کشتی کی کر رہے تہے اونکے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگامے مین میم جون صاحب کی ایک دختر گولدی صاحب کی اور ایک مس اور صاحب کی جسکا نام معلوم نہین اور ایک اور دختر قریب دو یا تین برس یا چار دہ سالہ عمر کے مفسدین گرفتار کرکے نواب کے پاس لیگئے ایک سپاہی مسمی کالیخان جو متعلق رجمنٹ دہم کے تہا اس کشتی مین موجود تہا اس سپاہی نے از حد کوشش واسطے بچانے تمام گروہ کی کی تہی مگر کچہہ اوس سے ہو سکا آخر کار اوسنے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور اونکے بچے کو اپنی حفاظت مین رکہا غرض کہ گولدی صاحبہ کی دختر کو اور دوسری مس اور تیسری کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے مفسدین نواب کے پاس لیگیے نواب نے اونکی خورش اور سکونت کے باب مین اول بہت تکرار بمیان لائے اونکو ایک مکان مین جو نواب کے باغ مین تعمیر کیا ہوا تہا رکہا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازین کچہہ معلوم ہوا کہ کرنیل گولدی صاحب کے اسباب کی کشتی تو اول ہی چہوڑ دی گئی تہی اور دوسری کشتی جب پیچہے رہ گئی اور لفٹنٹ سمپسن صاحب مارے گئے اور چند سوار اس کشتی مذکور گرفتار ہوے تہے اونکو بہی چہوڑ کر باقیماندہ صاحب تیسری کشتی مین جو ہلکی تہی اور خوب دوڑتی تہی سوار ہوکر بہاگے اس کشتی مین خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تہا اور اس کشتی مین چار سائیس اور دو خدمتگار بہی سوار تہے یہہ سب معہ صاحب لوگونکے جو اوسپر موجود تہے بہدایت ایک ملاح کے جو باقی رہگیا تہا کشتی مذکور کو روان کرتے تہے یہہ ملاح خیر خواہ سرکار تہا اور وطن اوسکا فتحگڈہ تہا ہر چند اس کشتی پر تمام راستہ کنارے پر سے بندوقین چلی تہین مگر مقام بٹہور تک وہ لوگ پہونچ گئے تہے وہان ملاح مذکور کو گولی لگی اور وہ مر گیا اور اوسکے مرنے سے پہر کوئی ایسا موجود نہ رہا جو حال دریا سے واقف ہوتا اسواسطے کشتی ریت پر لگ گئی سب کشتی نشینون نے اوسکو ہانکنے نکالا جب یہہ خبر مفسدین کو پہونچی فوراً اونہون نے آکر کشتی کو گہیر لیا اور سب کشتی نشینون کو مقام کانپور مین لیگئے

صاحبان مفصلہ ذیل جنکی نام مجہے بتلائے گئے تہے مذکورہ مین سوار تہے اور سواے انکے اور کئی صاحب بہی جنکی نام درج نہین غرض کہ یہہ سب کانپور مین ایک مکان مین جسکو اسمبلی روم کہتے تہے یکجا رکہے گئے چہوٹے بچے انکو تو سواری گاڑی پر لیگئے تہے اور باقی سب پیادہ پا جاتے تہے اور راستہ مین اولنے کمینے کلمات بے ادبانہ یا گستاخانہ نہین کہے بلکہ یہہ بہی مین نے سنا ہے کہ بعض معزز اشخاص نے اونکی شفاعت بہی کی تہی مگر کچہہ فائدہ مترتب نہوا

نام اون صاحبونکے یہہ ہین کرنیل گولدی صاحب معہ ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب فتحگڈہ کو پاس

پونہچائی گئی تہی کرنیل سمتہ صاحب متعلقہ ارجمنٹ معہ میم اور دو بچے میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب معہ میم اور بچہ کرنیل ٹکر صاحب کی میم معہ تین بچے تہورنہل صاحب معہ میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب معہ میم اور دو بچے ایک اون دو بچوںمیں سے آیا کے پاس تہا اور آیا نے اوسکو نہ دیا اور خود ہی مکان مذکور مین اوسکی ساتہ گئی اور شاید سب انگریزون کے ساتہ وہان ماری گئی پادری فشر صاحب معہ بچہ جیمس صاحب اسسٹنٹ سجال افیون معہ اونکے بیرا یعنی کہار کے جو ساکن اوریا تہا اور جسنے اپنے آقا کو تا مرگ نچہوڑا اور اونکے ساتہ خود بہی قتل ہوا جون صاحب جنکا ہم نام قلعے میں لگیا تہا ایک ڈاکٹر صاحب معہ میم اور بچہ چند روز جسکو مفسدین نے لیکر ایک تختے مین ڈالکر دریاے گنگ مین بہاتے ہوئے بٹہور سے کانپور تک لیگئے تہے اور ایک صاحب معمر معہ دو مس رسید دخترونکے جنمین سے ایک کی نسبت ایک عہدہ دار لفٹنٹ واٹی بارٹ نامے کے ساتہ ہو چکی تہے اور سواے انکے اور کئی صاحب تہے

مفرورین مقام بداؤن مین ایڈورڈ صاحب کلکٹر تہے اور دو صاحب اور دونلڈ صاحب نامے بہی اور بالقین مشہور ہے کہ آگرے کو چلے گئے تہے

سواے صاحبان مذکورۂ بالا کے کئی سارجنٹ اور کرانی اور باجے والے انکے لڑکے اور فہسران متعلقہ ۱۰ رجمنٹ معہ عیال و اطفال کے تہے

یہہ سب صاحب لوگ چار روز بمقام کانپور مکان مذکورۂ بالا مین رہے اور وہان اور صاحب لوگ بہی جمع ہوتے گئے انکو سواے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کہانے پینے کو نملتا تہا ان سبکو یہہ امید تہی کہ ہم رہائی پا وینگے مگر افسوس کہ سیاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو منزلہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہو گئی تہی کہ وہ آگے نہ بڑہ سکی اور متصل کانپور کی اوسنے مقام کیا اگر وہ اوس روز چلے آوین اور مقام نکرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے بمقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکہا کہ اب کچہہ بن نہ پڑیگا اوسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید مین سب کو تہ تیغ کرو اس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قصائیونکا اندر مکان کے آیا اور آکر سبکو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبون نے فتحگڈہ سے کانپور آنے تک اوٹہائین تہین نہایت شاق تہین ہاتہہ اون صاحبون کے جو کشتی پر سوار تہے اور کشتی کو کہینچتے تہے آبلہ دار ہو گئے تہے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعہ مین کرتے تہے زیادہ تر ماندے ہو گئے تہے اکثر اونکے ملازم مقام فتحگڈہ ہی سے اونکو چہوڑکر بہاگ گئے تہے اور میم صاحبان اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تہے بلکہ یہہ ہی میری نزدیک باعث قوی دلشکنی محصورین کا تہا ورنہ اگر وہ چند روز اور بہی قائم رہتے اور قلعہ نچہوڑتے تو سب امر اچہے ہو جاتے کیونکہ مفسدین وسرکشون کے پاس سامان باقی نرہا تہا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تہا اور ہماری فوج گورہ بہی قریب لے لینے کا نہی کے تہی مگر مرضی الہی بغیر ہوئے نہین رہتی

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوس مین مارے گئے تہے اونکو سر نواب کے پاس

لائے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر میں دکہاؤ اور تین میم صاحبان معہ دیگر قیدیان عیسائی کے بعد ازان اونہا نے انواع الواع کی تکالیف اور خواری کے جو بیان سے باہر ہین حسب الحکم نواب توپ سے اوڑائی گئین

ایک شخص لال خان نامے جو بائیس ۲۲ برس پاس کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ ارجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اون صاحبونکا جو کانپور لیجائے گئے تہے بیان کرتے ہین

کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ ارجمنٹ معہ میم صاحبہ کے کانپور پونہچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

میجر منرو صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تہی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کہینچ رہے تہے اور وہ وہان ہی مارے گئے

میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور مین آیا تہا اور وہ وہان سے دریا مین کود پڑے تہے اور ڈوب گئے اور اونکے میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈہ سے کہین چلی گئی تہین

کپتان فلیور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتحگڈہ مین آیا تہا مگر وہ ساتہ تہے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر بٹہور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

لفٹنٹ فش جرلڈ صاحب مقام سنگی رام پور سے معہ میم صاحبہ اور بچے کے دریا مین کود پڑے تہے

لفٹنٹ سوئنہم صاحب بمقام سنگی رام پور مارے گئے اور اونکی میم صاحبہ معہ بچے کے قبل از فساد فتحگڈہ سے کہین چلی گئی تہین

لفٹنٹ ہندرسن صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر مہینکوٹ صاحب معہ میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر بالتی صاحب بہی کانپور مین بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتحگڈہ مین مارے گئے تہے مگر اونکی میم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام کانپور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی رہگرائے ملک بقا ہوئے

پادری فشر صاحب زخمی ہوئے تہے مگر کانپور پہونچکر بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل گولڈی صاحب بہی زخمی تہے مگر زندہ معہ ایک دختر کے بمقام کانپور پونہچے اور ساتہ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی دونون راہی ملک عدم ہوئے

جون صاحب کے سر مین بمقام قلعہ فتحگڈہ اوسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تہے گولی لگی تہی اور ایک شبانہ روز جانکنی مین تہے بعد ازان مر گئے

یونس صاحب کلکٹر بہی زخمی ہوئے تہے مگر معہ میم صاحبہ اور دو بچون کے بمقام کانپور پہنچکر بتاریخ ۱۵ جولائی رہ سپر ملک بقا ہوئے

صاحب سشن جج کو بہی معہ میم صاحبہ اور تین بچونکے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین لیجاکر تاریخ مذکو قتل کیا لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب بنکے تعلق مدرسہ یتیمونکا تہا معہ چند اور عیسائیو نکے کارخانہ منگلین صاحب مین جو متصل مقام مہدی گہاٹ کے واقع ہے معہ منگلین صاحب کے قتل ہوئے

مشہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک جنٹ صاحب اور تین بچے ساد ہو سنگہ زمیندار نے اپنی قریب پانچ کوس محمد گڈہ سے ملک اودہ ہہتا ہے جاکر پناہ گیر ہوے تھے اور اوسی کی حفاظت مین زندہ اور موجود ہین

آگره

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی در مقامات میرٹھ اور دہلی وقوع مین آئی تہی یہان پہونچی تو کولون صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور انکو ایسی نمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکو مرتکب کسی امر قبیح کی نہوتی مگر اسکا اثر چند روزہ تہا کیونکہ آخر مین یہہ سپاہ بہی شامل مفسدین ہوگئی تو حال اسکا بتفصیل ذیل درج ہے

باخر ماہ جون ایک شب کو یہہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بتحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا جسمین وہ خاص گروہ سپاہ کا ہے جسنے بمقامات نصیرآباد و نیمچ سرکشی کی تہی قریب آگرے کے آگئے ہین مدین خیال طیاری واسطے اونکے استقبال کے بلکہ بلفظ اندفاع یہان نہایت موزون ہے عمل مین آئین یہان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر اپنے مکانات چہوڑ کر قلعے مین چلے جاتے تہے جسکو حکام نے اول ہی صاف کر کے حتی الامکان جہان تک ممکن تہا قابل بود و باش کے بنالیا تہا اور سوا اسکے قلعہ مذکو کو جسقدر ممکن تہا مضبوط اور محفوظ بہی کر لیا تہا اور توپین اور دیگر سامان جنگ اوسمین بکثرت جمع کیا تہا مگر اچہے ہوشیار گولنداز کم تہے

بتاریخ ۲ جولائی فوج کوٹہ کنٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادے معہ توپخانہ تہے اور اس لحظہ تک سب صاحب اونکو خیرخواہ جانتے تہے حکم چہاونی مین آنیکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استعجاب اس سے پیدا ہوا کہ اونکو حکم بدلنے گارد گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار شہور اور معروف جمع تہے دیا گیا اور ایک روز گارد اونکا شانہ گورنری پر تعینات ہوا تاریخ ۴ دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئی اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جاکر راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرارداده پر پہونچی تو جیسا لوگونکو یقین تہا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی جسوقت مفسدین نزدیک تر بمقام مذکور آگئی اور اس فوج کو تابو ملا تمام و کمال فوج بغیر استثنا ایک بہی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین ہوگئی اور یہی عین بوقت سہ پہر ایک میم صاحبہ اور بچے جو چہاونی اور سول لین مین تہین اور اب تک قلعہ مین نہین گئی تہین قلعہ مین جاکر مقیم ہوئین اور دوسری روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سوا فوج گورہ اور اول دستہ فوج ملیشیا باہر قلعہ کے تہے ورنہ سب اندر مقیم ہوگئی تہے

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرا تہا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادے اور ایک ہزار پانچ سو

سمار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان مین جو عقب موقع سسیا واقع متصل جہار اسنگ میل آگرے سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے آکر خیمہ زن ہوئے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پہونچی لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنونکو سواے میدان مین آکر لڑنے کے اور کوئی صورت باقی نرہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سرکرنی شروع کی اور دشمنونکو وقت اور قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے اونکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے نکالے گئے اس ہنگامے مین ہمارا بہت اتلاف جان ہوا۔

بیان جنگ ۵ جولائی اسطرحپر ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن بتاریخ ۵ یہان سے گئی تھی وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئی تھی اور بجانب موضع شاہ گنج جو قریب چھ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوئے اور اونہون نے اوس میدان مین پہونچکر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اوسی ہیئت سے آگے قدم زن ہوئے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تھے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری اسپی دونو جانب فوج کے قائم کیے گئے تھے اور پیادے وسطے مین تھے اور سواران ملیشیا کچھ ایک عقب مین تھے جب قریب چھ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پہونچی تو مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ اندازی شروع کی اور گولے اور گراپ اور سیل بکثرت آے اودھر سے بھی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہانکے گولے کی زد پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپون کے چلے تھے کہ دشمن بھاگ نکلے یہ حال دیکھکر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آوازہ ہوئی کہ انکا تعاقب کرو اور اسمین شک نہین کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان مین نکال دیے جاتے اور اونکی سب توپین ہمارے قبضے مین آتین بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی اسقدر ہوتا جسقدر بعد ازین وقوع مین آیا ہماری توپون نے آخرکار جنبش کی اور فوج صف بستہ قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواپ کے گرد جمع ہوئے اور چونکہ ہم سب اونکی نشست کے اندر تھے اونہون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوے اور ہم آگے بڑھتے جاتے تھے اور گولہ رانی کرتے تھے یہانتک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پہونچے وہانسے بجنے دیہہ مذکور پر گولے مارے مگر میرے نزدیک چندان نقصان دشمنونکا نہوا ہوگا تا وقتیکہ ورنا آزمودہ آنکہ بھی دیکھہ سکتی تھی ہمارے گولے ایک دیوار بلند پر لگتے تھے جسکو اتواپ قلعہ شکن صرف توڑ سکتی تھین اور اگر ہماری توپ راست راست ایک پچاس گز بھی بیشتر بڑھ جاتی تو اونکی زد اون اصراب مفسدین پر پڑتی جسکے گولے اسقدر ہمارا نقصان کر رہے تھے نتیجہ اس بدنظمی کا وہی ہوا جو تصور مین تھا یعنی دشمنونکو اور دل قوی ہوا اونکے سوا ہماری فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتے تھے اور اونکے پیادے منتشر بقاعدہ شکرش ہو کر اپنے رائفل سے ہمکو نہایت ضیق مین کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھہ سوار نتھے اسواسطے ہمسے درباب اونکے اندفاع کچھ کوشش نہو سکی ایک گروہ اونکے سوارون کا دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کی وسط مین ہوکر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گئے یہ تو سچ ہے کہ ہمارے سواران ملیشیا نے اون مفسدین پر حملہ کیا تھا جو ہماری فوج راست پر تاخت لائے تھے اور جب

پانچ آدمی مفسدین کے قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام مفسد اوس جانب سے بہاگ کر اپنی باڑی کے پاس جاکر جمع ہوئے انکی اس حرکت جانے سے وہ توپ دشمن کی بند ہوگئی جو دبان دیدہ و دانستہ لائی گئی تہی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان میں تہا اوسکی ضرب و زد سے اوڑجاتا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گہنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے میں مخالفین بہی بہیر آتشباری بنادیق دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے تہے دو کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور مین بشجاعت تمام گہس گئے اور دشمنون کو دست بدست مارتے جاتے تہے اور اونکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر بآسانی تمام کرتے جب تک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر آئے باڑی دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تہی مگر باڑی دست راست جواب گولہ ہای دشمن کا ہنوز دیتے جاتے تہی اور تہوڑے عرصے قبل از زخمی شدید ہوئے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اس باڑی نے اتواپ دشمن کو بند کردیا تہا بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باڑی مین گولے کم ہوگئے تہے اسپر بہی کپتان صاحب گو زخمی شدید تہے ایک پیٹی توپ پر بیٹہہ رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باڑی اسی سبب سے اسوقت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نرہا بباعث موجود ہونے سوارون کے ہم دشمنون کا تعاقب نکرسکے گو ہمنے اونکو اس قدر محنت اور شدت سے شکست دی تہی اور ہمکو اور کوئی امر سوائے اسکے باقی نرہا تہا کہ واپس مراجعت کرکے قلعے مین چلے آوین اور یہ امر ہم نے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نے یہ دیکہا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب اونہون نے توپین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے مین آخر ہی تک گولہ رانی اس طور سے جاری رکہی کہ اچہا تجربہ کار جسطرح کرتا ہے اور اونکے سوار جوق جوق ہمارے چپ و راست آکر اسقدر تنگ کرتے تہے کہ ہم سے ایک گولہ بہی بعد ازین سر نہوسکا

آخر کار تمام فوج ساڑہے چہہ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گہنٹے کے قلعے مین پہونچی

جب یہ فوج واپس آتی تہی اونکو ملیشیا سے پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر اوسکی حفاظت کی اور اوس وقت تک اونکے عقب مین آے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے مین پہونچ گئی ہرچند یہ تدبیر محافظت کی عمل مین آئی تہی تاہم سواران مفسدین بجانب چہاونی آگرہ روان ہوے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی اونہون نے چند مکانات کو آگ لگادی تہی بعد از غروب آفتاب برجہاے قلعے سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تہے اور شب دوم بہی یہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چہاونی ایسا نتہا جس کو گزند آتش کا نہ پہونچا ہو اور اگر کوئی مکان باقی آگ سے بچی تہی اوسکو مفسدین نے اور طرح خراب و برباد کیا تہا دروازہ دریچہ چوکہاٹ وغیرہ سب نکال کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بہی باقی نرکہا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات مین اور کچہ نظر نہ آتا تہا بروز دوم دشمن ناپدید ہوگئے اور تمام مفسد بجانب بہرت پور روانہ ہوگئے اور یہان انتظام آگرہ بخوبی ہوگیا

جہیلم

چودہ رجمنٹ ہندوستانی متعینہ مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیا اسلیے مناسب متصور ہوا کہ ۲۷ گورہ
۲۴ رجمنٹ شاہی مع تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسیقدر سواران ملتانی نو ملازم تحت حکم
لفٹنٹ لنڈ صاحب کے راول پنڈی سے جاکر سپاہ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چہین لین اور بتاریخ ۷ ماہ جولائی قریب
نواخت ۴ گہنٹہ شام کے یہ فوج مقام دریا سے بجانب میدان پریڈ جہان ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہوکر مستعد کہڑی تہے
روانہ ہوے اس سب فوج کی افسری پر کرنیل امیس صاحب متعلقہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوئے تہے جب سپاہ مفسدین
نے اس فوج گورہ کو آتے دیکہا پریڈ سے بہاگے اور اپنے افسرون پر ایک فیر کرکے اپنی لین اور دیگر مقامات
بیرہ مین پناہ گیر ہوئے اور وہان سے بنادیق سر کرنا شروع کین ۲۴ رجمنٹ شاہی نے توپین لین کی جانب کرکے اونپر
حملہ کیا مگر مکانات چہاونی کی پناہ اونکو ایسی اچہی تہی کہ ہمارا نقصان اس حملہ مین بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کو
زخم کاری لگا اور وہ بعد ازین مر گئے کرنیل الیس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوئے اور لفٹنٹ
مجٹر صاحب کے زخم سخت پہونچا دو سارجنٹ اور ایک کورپرل اور ۲۱ گورہ قتل اور ۳۸ زخمی ہوئے اور مفسدین
کے ۸۶ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوے اور توپ سے اوڑا دیے گئے اور بعد ازان ہر روز کچہہ
کچہہ سپاہی گرفتار ہوکر اوڑائے جاتے ہین اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد ہوگئی ہوگی کچہہ سپاہ
مفسد بجانب راول پنڈی اور تہوڑی سی بسمت جہنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہوکر اوڑا دی گئی دو کمپنیان اس رجمنٹ کی
جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئین تہین اونہون سے بہی کچہہ علامات فساد کی ظاہر ہوئے
اور اسی سبب سے اونکے بہی ہتیار چہین لیے تہے اسپر بہی وہ جادہ راستی پر نہ آئے لہذا تہورنٹین صاحب کمشنر
قسمت جہلم نے اونکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جہلخانہ ضلع مین مقید ہوئے اور زنجیرین بہت بہاری اونکو ڈالی گئین یہ
سپاہی اسقدر مفسد تہے کہ گو گرفتار ہوکر جہلخانہ مین مقید ہوے تہے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تہے اور بہت
سخت اور درشت کلمات کہتے تہے

نصیر آباد

بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۴ گہنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے توپون پر قبضہ کرلیا اور لیکن
اپنے پاس نہ رکہین ہرچند رسالے نے دو تین حملے بہی کیے مگر توپین اونسے نہ لے سکے کپتان سپوتسود صاحب اور کورنٹ نیوبری صاحب قتل ہوئے کپتان
ہاردی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوئے مگر ۳۰ رجمنٹ ۴ بجے سے ۶ بجے تک قائم رہی اور ۶ بجے اونکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ اگر ہم سے ملجاؤ ورنہ
توپ لاکر تمپر گراب بارینگے کرنیل کیمبل صاحب نے مرتبہ آخر ایکبار پہر سپاہ کو سمجہایا مگر اون سبنے صاحبکو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نرہو اور کہین
بہاگ جاؤ ورنہ ہم ذمہ دار آپکی جانکی نہو سکینگے پس سنکرسب صاحب مقام بیور کو بوقت شب روانہ ہوئے اور اونکی روانہ ہوتے ہی سب بنگلون مین شعلہ آگ کا
رسالہ بہی مع افسران پانزدہم رجمنٹ روانہ بیور ہوئے اور مقام مذکور مین سب افسرون پر اونکی اپنی سپاہ نے بندوقین سر کین
مگر کسیکو زخم بہی نہ پہونچا فتوک صاحب اور ہارکوبٹ صاحب اور سہوٹ صاحب اور راندرو صاحب بسلامت مقام اجمیر
مین پہونچے کرنیل پینی صاحب کماندر رسالہ راستے مین بیورا تے ہوے گہوڑے سے گرکر مر گئے

— ایک وقائع نگار بحوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اوسکے بعد فوراً نائرہ
ہنگامہ پیدا ہوا اس نواح مین بھی شعلہ ور ہونے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیرآباد مین ہوا تھا اور
حسب دستور جیسے جو امر پیدا ہوتا ہے اوسکی علامات اول ہی نمودار ہوتی ہین ویسی ہی اس باری کی بھی علامات یعنی ناخوشی اور نارضامندی
سپاہ کی تمام باشندگان پر مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو تجاویز ممکن تھین وہ عمل مین آئین یعنی اول بمبئی لانسر کو
حکم ہوا کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچھ اونمین سے چھاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تھین اور
اونمین گراب بھری ہوئی رہتی تھی اور گولنداز گو ہندوستانی تھے مگر اونکی وفاداری اور نمک حلالی پر اعتماد تھا ۱۵ گورہ ۲۰۰ رجمنٹ شاہی
اور کچھ گولنداز گورے مقام ڈیسا سے جو قریب دوسو میل کے فاصلہ پر نصیرآباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہو گئے ان تدابیر
سے کچھ نہ اطمینان باشندگان چھاونی نصیرآباد کا ہوا تھا مگر بتاریخ ۲۰ ماہ مئی بوقت نواخت ۳ گھنٹہ سہ پہر فوج ہندوستانی نے
جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکل اور بندوقین بھر کر اپنی لین کے آگے کالم بنا کر
کھڑے ہوئے اس عرصے مین کچھ سپاہ مفسدان رجمنٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گئی اور وہان گولندازون کو ترغیب دیکر
سب توپین اپنے قبضے مین کرلین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دو نو رجمنٹ کے تابعدار اور فرمانبردار معلوم ہوئے
اور اونھون نے اپنے افسرونکی تمام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب اونکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنھون نے قبضہ
توپونکا کرلیا تھا فیر کرین اونھون نے اس حکم کی تعمیل نکی کیونکہ اونکا یہ ارادہ تھا کہ آخر کو مفسدین سے شامل ہو گئے
یہ حال دیکھکر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سواے واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی نرہا اور جب وہ واپس آگئے
تو سپاہ نے بہت شور و غل کیا اور کچھ بدزبانی بھی کی اور گولیان بھی اونپر چلائین بعد بلوے کے چند لمحہ مین تمام اول بمبئی لانسر
طیار اور مسلح ہوکر اور کالم جنگی باندہ کر بجانب توپخانہ باشندگو بروانہ ہوکر جب نزدیک پہونچے تو توپخانے سے ایک ایک فیر
اون پر ہوئی اور ہرسے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا تروپ ششم نے بسرکردگی کپتان سپوٹس ووڈ صاحب
کے حملہ کیا اور اونکے بعد اورون نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی
کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریاے فنا ہوئے بلکہ امید فتح کی منقطع ہو گئی تھی اسپر کرنیل پینی صاحب نے حکم تعاقب
تبدیل کرکے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مفسدین تعاقب
کرتے تو کچھ فائدہ نہ اوٹھا سکتے اس ہنگامے مین کورنٹ نیولوری صاحب کئی گولیان کھا کر جان سے سیر ہوکر
زمین پر گرے اور مفسدین نے اونکی لاش کو بضربات شمشیر پارہ پارہ کرڈالا کپتان سپوٹس ووڈ صاحب بھی
عین ہنگامے مین کام آئے اور کپتان ہوپ صاحب اور کپتان ہارڈی صاحب دونو زخمی ہوئے بعد ازین مفسدین
نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصہ قلیل مین تمام چھاونی نصیرآباد شعلہ ور تھی وہ صاحب لوگ
جو آتش فنا سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوئے اور کشتہا سے مزروعہ اور کوہ ہاے
گردنواح کے راہ سے بسمت مقام بیور راہی ہوئے بعد از طے کرنے ۱۰ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۱۲ رجمنٹ
ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چھاونی نصیرآباد سے مفرور ہوئے تھے ملاقی ہوئے اور یہان کرنیل پینی صاحب

نے بباعث ہجوم افکار اور گرپڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقیماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکلیف از طرف خورد و نوش و پوشاک اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچاکر بتاریخ ۳۰ - جولائی ۱۸۵۷ء بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ روز وارد مقام بیور ہوئے اور آیندہ تکلیفات سے بخیالے محفوظ رہے ۔

	کراچی	

اس مقام مین بھی ویسا ہی اندیشہ لوگون کے دل مین غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق ہوچکا ہے پیدا ہوا تھا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوئے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلدی فرو ہوگئین تھین ۔

بروز یکشنبہ بہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میاک گریگر صاحب کمانیر ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل مین نہ آئین تو اوسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور توپخانہ اور حیقہ گورے دوم رجمنٹ شاہی کے موجود تھے چشم زدن مین طیار ہوکر میدان مین آگئے خبر اس طیاری کی ایسی جلدی مشتہر ہوگئی جیسے کہ آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سوا اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہوتی تھی کہ کہین سے آواز گاڑی کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تھی اور کسیطرف سے گھوڑون کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپون کی پہیون کی کان مین آتی تھی افسر لوگ گھوڑون کو باشندہ ڈالکر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگون کو گمان قبل از اس وقت کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسی سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو اونکے دلو تمین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا تھا خواہ لوگون کو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دی گئی مگر اونکو نوبت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اسواسطے چند اشخاص کو توپخانے کے کوارٹر گارد مین اور بعضے فیوزیلیر کے مکان گارد مین بھاگ کر پوشیدہ ہوئے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈپو مین جا چھپے اور جو لوگ واقف اور ہوشیار تھے وہ گودام میگزین مین متواری ہوئے مگر ایک بڑے گروہ جسمین اکثر میم لوگ تھین جاکر مکان مس کورٹ دوم رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوئے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کے نہ تھا کیونکہ اوسمین دروازے اور دریچے بکثرت تھے لیکن خوف اور ہراس مین بیہوش لوگون کے بچاتمین رہا کرتے اور اس وقت مس کورٹ مین عجب کیفیت گذرتی ہوگی جو میم لوگ اپنے مکانون سے گھبرا کر بھاگین تھین اون مین سے کسیکے پیرمین توجوتا بھی نہ تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوئے بھاگی آئی تھی کوئی کسیطرح اور کوئی کسی ہیئت سے بھاگے آتے تھے غرضکہ یہ عالم بیہودگی تھا اور صاحب لوگ پائجامہ شب خوابی پہنے ہوئے اور بندوقین اور شمشیر وغیرہ ہاتھون مین لیے ہوئے اسطرح چلے آتے تھے جیسے ترک دشمنون کو قتل پر آمادہ ہوتے تھین اور اکثر لوگون کو ہراس ثابت نہوا انگریز پورٹ پی رہے تھے اور برانڈی اور پانی ملوا کر کے استعمال ہر ہر پینے تھے اور اوس وقت مین خود ہتھیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم رستخیز ہوتا تھا ایک طرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کے ۲۱ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے باہر آکر صف آرا ہون اور میدان میں

یہو کار ہو گئی تو کئی سپاہی غیر حاضر تہوا اونکی اکثر اسلحہ بہی موجود نہ تہی لیکن بعد از ین فوراً رو برو ہی تو پخانہ او بحاضری سپاہ دو مہ تمہ مذکورہ سپاہ ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہتہیار چہین لیئے اس عرصے مین کوئی علامت فساد کی ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی سے ظاہر نہین ہوئی ہر چند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۱۲ رجمنٹ کو توپین سے باہر انکا ہوا تب اوسوقت ۱۴ رجمنٹ بہی خود بخود مین ارادہ بلیا ر ہوئی تہی کہ درصورت ضرورت اور موقع وقت کے وہ بہی شامل رجمنٹ ۱۲ ہو جاوینگی مگر ۱۴ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تہا کیونکہ اوسمین اکثر سپاہی تو قوم یہودی ستہے اور باقی پوربیا و بیا مراست اور دیست بکیا ستین بہی دو سو سپاہی پوربیہ تہے مگر یہ دو سو نفر موجود گی باقیماندہ سپاہ رجمنٹ مذکور کے جو اونسے درباب فساد کے کبہی متفق نہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لا سکتے

کپتان صاحب پولس نے بلفور فرار ہونے چند سپاہ ۱۲ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اونکے تعاقب مین روانہ کیا اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کرکے لائے اونمین سے سات کو پہانسی ہوئی اور تین توپ سے اوڑا دیئے گئے جسوقت ان سپاہیونکے گلے مین پہانسی ڈالی وہ روئے او خواستگار امان جان کے ہوئے اور یہ عذر کیا کہ یہ ہمارا پہلا قصور ہے اور ہم بخوف توپ کہ جو ہمارے سامنے نصب کی گئین تہین بہاگ گئے تہے مگر کمبختون کو یہ یاد نرہا کہ وہ مسلح بہاگے ستہے اور اونہون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تہا سوا اسکے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکہکر بہاگ جاوین اونکا قتل ہی بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اوڑانیکا موقع لائق دیکہنے کے نہین ہوتا جب مجرمونکو توپ سے باندہا تو اونکی زبان سے ایک حرف بہی نہ نکلا او جسوقت حکم ہوا اوسیوقت پارچہ ہائے گوشت اوڑتے ہوئے نظر پڑے بعضے اعضا تڑپتے ہوئے ۱۴ رجمنٹ کے سامنے گرے جنکے دیکہنے سے اکثر دلونمین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گئے مراو رشانے مجرمونکے توپ سے بند ہے رہے اور آنکہین اونکی پہرا کر ایسی ہو گئین تہین جیسے کسی آسیب یا بہوت کی آنکہین ہوتی ہین

آرہ

رجمنٹ ۷ و ۸ مقیم بمقام دینا پور ۲۵ ماہ اگست تک خیرخواہ مشہور ستہے مگر اوس روز اوقت نواخت دو گہنٹہ بعد دوپہر سب سپاہی بجز اپنے ہتہیار باندہ کر روانہ بطرف دریائے سون ہوئے اور شبا شب وارد بر کنارہ دریائے مذکور ہو بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سرکار کہ جو برلب دریائے مذکور واقع تہین شعلہ زن نظر آئین اور ایک چہٹی ویک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دیناپور کی باطلاع اس امر کے آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۴ سپاہ تینون رجمنٹ کی فساد برپا کریگی سوارون نے اور اور اشخاص نے بہی خبر دی کہ سپاہ مفسد دوسرے کنارے پر آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بنگلہ ہا کر رہے ہین یہان خوبی قسمت سے پینتالیس سپاہ سکہ اور چار افسر ہندوستانی بمقام آرہ انکے پاس ستہے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیونکو حکم دیا کہ صاحب جج کی حاطے کو جا کر مضبوط اور محفوظ کرین اس عرصے مین ڈلیپرن صاحب او رہویل صاحب اسسٹنٹ گہوڑا دوڑاتے ہوئے آئے اور خبر دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضہ مین کر لی ہے اور اوسمین تہوڑے تہوڑے سپاہی سوار ہو کر اس کنارہ دریا کے آتے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے بتاتے چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہو گئے تہے

اونہون نے یہ تجویز کی کہ بوبلیٹ صاحب بارک ماسٹر کے بنگلے مین پناہ گیر ہون کیونکہ بنگلہ مذکور ہر طرح مضبوط اور جنگی بنایا گیا تہا اور اوسمین رسد وغیرہ بہی جمع تہی اور یقین تہا کہ وقت ضرورت اوسمین حفاظت جان بہی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ ہرک آہنی کو خبر اس فساد کی نہین پہونچی تہی اسواسطے کوک صاحب نے خود درخواست دی کہ مین جاکر اونکو لے آتا ہون اور جاکر مین صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور تین صاحب کو جنکا بنگلہ ساڑہے تین میل کے فاصلے پر مقام آرہ سے تہا اطلاع دی اور مین صاحب کو مع میم اور بچے کے بسلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پہونچے تو اونہون نے دیکہا کہ دہوان اس جانب دریا سے بکثرت اوٹہتا ہے یہ دیکہکر اونہون نے مصلحت آپسمین سمجہی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سیاہ کی واقع تہا جاکر پناہ گزین ہون اور اونکو یہ توقع تہی کہ اونکی ملازم اونکو وہان بچا رکہین گے اور ملازمین نے بہی اونکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تمکو بچاوینگے اور موضع مذکور مین کچہ اندیشہ نہین ہے اور ویکر صاحب نے بہی بصلاح ملازمین یہی صلاح مستحسن سمجہی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچون کے موضع مذکور مین جاکر پنہان ہون الامن صاحب مع میم صاحبہ اور پانچ بچون کے بجانب برار گہاٹ جو آٹہ میل آرہ سے برلب دریاے گنگ واقع ہے روان ہوے اور وہانسے بسلامت دیناپور پہونچ گئے چونکہ اوس روز مفسدین کے آنیکا امکان نہ تہا اسواسطے کوک صاحب پہر موضع عنایت مین گئے اور مین صاحب کو مع میم صاحبہ اور بچے کے آرہ مین لے آئے صاحب موصوف نے ویکر صاحب کو بہی بہت فہمائش آرہ آنے کی کی تہی مگر اونہون نے کچہ نمانا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو مع ولسن صاحب اور اونکی میم کے جو اوسی روز وارد ہوئے تہے روانہ گہاٹ کیا اور وہان سے صاحبان ممدوحین بحفاظت حافظ حقیقی بسلامت مقام دیناپور مین پہونچ گئے اگرچہ اون پر راستے مین بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان بسلامت رہی۔

ایک صاحب حال اس مقام کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کہانا کہانیکے بنگلہ بویل صاحب مین ہم سب بتفصیل ذیل قلعہ مین جاکر شب باش ہوئے اور ہم نے تمام شب بآرام تمام بسر کی تفصیل یہ ہے یعنی لٹل ڈیل صاحب ویک صاحب کوم صاحب کولون صاحب بویل صاحب فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب انڈرسن صاحب بیٹ صاحب ڈی کوسٹا صاحب ڈی سوزا صاحب گوڈفری صاحب ہلیرن صاحب بویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر مع سپاہ سکہ غرض کہ یہ سب صاحب بآرام تمام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم یعنی بتاریخ ۲۷ وقت صبح چونکہ مفسدین اب تک نہین آئے تہے ہم سب باہر قلعے کے آے اور احاطے مین چاے پی رہے تہے کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ کور سنگہ کے آدمیون نے آکر بویل صاحب کے سائیسونکو مارا اور گہوڑے صاحب کے چہین کر لے گئے یہ خبر سنکر ویک صاحب مع چند دیگر صاحبون کے نکلے اور سکہون کے طیار ہوے کہ جاکر گہوڑے چہین لاوین اس عرصے مین ایک چپراسی نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لابد اب تضیع اوقات مناسب نہ تہی اسواسطے ہم سب قلعہ مین گئے اور دروازہ قلعہ کو اندر سے تیغا کر دیا اور چار گہوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تہا طیار رہے چند ساعت ہمکو گذرے تہی کہ مفسد بسبر کردگی صوبیدار بہادر احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے ہوئے نمودار ہوئے اب وقت چہہ بجے کا تہا اور سپاہ منجیب جنمین سے ۵ نفری مقام آرہ مین موجود تہی استقبال مفسدان کرکے اونکی شریک ہوگئے

اور بعضے مفسدین کو اپنے ہتھیار بطور نذر دکھلائے سپاہیان نے گوروں نے نشان خزانے کا بھی دیا اور پتا بمقام بھی بتلا دیا اور
بھوگل بچا اور قریب دو ہزار آدمی مفسد ہماری جانب آئے مگر ہم چند آدمیون نے اونکو شکست اور ناچار کر دیا آخرش سوائے واپسی
جانے کے اور کچھ اونسے نہوسکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے بنگلے مین جا کر پناہ گیر
ہوئے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیان برسانی شروع کین
مگر اون سے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دن کے مفسدین نے پھر ہماری قیام گاہ پر حملہ کیا اور دیر تک پیچھے
اوٹھایا یعنی شکست کھا کر بھاگ گئے اب اونھون نے اور تدابیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی
بھر بانس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھ تھیلی فلفل دراز کی اوسمین رکھ کر جانب شرقی قلعے کے بفاصلہ ۴۲ گز ہم
لوگون سے انبار کرکے اوسمین آگ لگا دی دھوان گھاس وغیرہ کا اور فلفل سرخ کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہماری
خوش نصیبی سے اوسوقت ہوا شرقی بتیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دھوان وغیرہ بیچ مکان کے اندر گھسنے سے بچ
اوڑ گیا ایک حوالدار رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کے اوٹ مین کھڑا ہو کر سپاہ کو کہہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور ہم لوگون کو بنام
یاد کر رہا تھا کہ فلانہ صاحب خطرہ جان کرکے اوپر بنگلے کے گئے اور وہان سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور مر گیا
چند آدمی جو اوسکے پاس کھڑے تھے اونھون نے لاش کو اوٹھا کر آگ مین ڈال دیا اور اسطرح اوس آگ مین شعلہ اور
مشتعل کیا اب ایک گھنٹے کی مہلت ہوئی یعنی اودھر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے مین ہم لوگون نے کچھ بسکٹ وغیرہ کھا لئے
اور پھر پانی پیا قریب پانچ بجے شام کے مفسدین بمرتبہ سوم حملہ آور ہوا اور پسپا ہوئے بعد ازان تمام شب گولہ رانی موقوف
رہی ویلک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیے اور تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ
سب ناامید اور دل شکستہ نہو اس قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ اونکا مغلوب کرنا آسان نہین اور وہ ایسے
نہین کہ ہجوم غفیر مفسدین خون تشنہ کے دیکھکر خوف زدہ یا دل باختہ ہون اور دیکھو تمنے کئی مرتبہ دلیری اور مردانگی مفسدین کی
آج ہی دیکھ لی ہے غرضکہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوئے اور باقی قدرے آرام لینے اپنے
قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یا دو چٹائی یعنی بوریہ فرش تھی اسواسطے ہم اکثر لوگون مین سے خالی زمین پر سو گئے
اور خشت بجائے بالش کے سر کے نیچے رکھی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبھی کبھی ایک دو گولیان
ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہو جاوین جو حملے مفسدین نے ہم پر کیے تھے اونمین اونکے قریب
تیس آدمی مقتول اور مجروح ہوئے تھے اور ایک شخص درخت پر چڑھ کر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ اسمین ہماری ایک گولی
نے اوسکو درخت سے زمین پر گرا دیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مر گیا جب تک وہ زندہ تھا اگر
اوسکی طاقت نشست برخاست کی طاق ہو گئی تھی اکثر دیکھنے مین آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل زاغ و زغن اوسکا گوشت
نوچ نوچ کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست و پا اونکے اوڑانیکو ہلاتا بھی تھا مگر چونکہ طاقت کافی اونکے اندفاع کی نرکھتا تھا اسواسطے
اونکو دفع نکر سکتا تھا۔

تاریخ ۲۷۔ روز سہ شنبہ اس روز وقت صبح مفسد ایک برنجی توپ چھ پنی لائے اور بویل صاحب کے بنگلے پر

لا نصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہمارے مشرق کی طرف لگائی اور اوس سے گولہ اندازی شروع کی مگر اون کا فن گولہ اندازی کا کامل
نہ تھا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ بھی جاتے تھے مگر اوس سے چندان نقصان نہوتا تھا
اور اس ہونہار [illegible] مین آج کے دن صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکھ سپاہی مجروح غلولہ بندوق سے ہوا
یہہ شخص قریب [illegible] باغ کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکھا تھا کھڑا تھا کہ گولی آکر اوسکے سر مین پیچھے کی
طرف گردن سے [illegible] لگی مگر ڈاکٹر ہال صاحب نے اس حکمت سے اوسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقوں کے ساتھ کار سرکار
مین مصروف اور سرگرم ہے [illegible] مفسدون نے یہہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب مشرق و جنوب شق کرین اور پیچ پیادہ دیوار
اسمین کے جمع ہوکر اسکی تدبیر مین [illegible] ہمارے سکھ سپاہیون نے اونپر حملہ کیا اور بندوقین مارین ایک سکھ نے دلیری کرکے
جو شق کہ دیوار مین ہوا تھا اسکو زیادہ کرکے [illegible] دیلچہ اور کلہاڑی دیگر چیزین وہ کھودتے تھے اندر کھینچ لی جس سے بعد ازین بہت
کام برابر ہوا اب باقی ہمارے پاس کم باقی رہا اور کھانا بھی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدری چینی
کھانیکو ملتی تھی اور نمک نہ ملتا تھا ہم تدبیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تھین عمل مین لاکر خواب کرنے اپنے اپنے مقامون پر گئے اور
ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جسقدر سکھ سپاہی منظور ہوتے تھے ہمیشہ جگا کرتے تھے اور انکی تبدیلی دو دو گھنٹے
بعد ہوا کرتی تھی

تاریخ ۲۸ - روز چہارشنبہ - قریب چھ بجے صبح کے بگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ
ہوا اور تینون رجمنٹ اکٹھی جمع ہوئین اونکی وردی بھی انکے جسم پر تھی مگر پا بجامی وردی کے نہ تھے سوا سے اسکے
سو آدمی اور بھی اور دو ہزار آدمی کنور سنگہ کے موجود تھے آٹھ بجے کنور سنگہ مذکور ایک تام جام یعنی ہوادار پر سوار آیا اور
ملاحظہ اپنی فوج نمک حلال کا کرکے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو آدمی ہماری
حفاظت اور نگہبانی کو وہان رہ گئے جسوقت یہہ سب فوج جمع ہوئی تھی اوسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تھا کہ اب ہمارا
اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بیشمار مفسدین کا جمع تھا اور ہم یہ سمجھ چکے تھے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور
ہونگے اور زینہ وغیرہ لگاکر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اسی اثنا مین فیلڈ صاحب اور بوئل صاحب
کوک صاحب اور [illegible] صاحب اور والیبرن صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق اندازی مین قادر انداز تر تھے اپنے اپنے موقع
کی جگہہ پسند کرکے نشانے لگا رکھے تھے اور مفسدین نے بنگلہ بوئل صاحب پر جاکر اوسکے گوشہ ہاے جنوب
و شرقی و جنوب و غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ برنجی اوسپر قائم کین اور ردی میز اور الماری وغیرہ کا انبار کرکے
طیار کیے اور ان مورچال سے اب گولہ اندازی شروع کی

تاریخ ۲۹ روز پنجشنبہ - قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خواب آواز بندوقون کی بفاصلہ قریب ایک
کوس کے گوش زد ہوئی اس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آپہونچی مگر ہمکو ابھی اور سختیان اوٹھانی باقی تھین
کیونکہ آواز مذکور شدہ شدہ موقوف ہوگئی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستون کو شکست ہوئی ہوگی اس سبب سے
کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تھے ایسے وقت مفسدین نے ہم پر بھی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تھے

اور ہم نے ایسی تفنگ زنی کی کہ سوا اسے دو توپونکی جو سب بنا دیق وغیرہ اونکی بند کردین مگر توپین مثل روز ہاے گذشتہ چلتی رہین ہماری چونکہ پانی کم ہوگیا تہا ہم کہودنے ایک نئے چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکہون نے دس گہنٹے مین اٹہارہ فٹ عمیق کوا کہود کر طیار کردیا اور اس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اس عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکہ کو دین کہ ہتہیار رکہدو اور صاحب لوگونکو سپرد کردو مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور اونکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوشدل رہے اور مانند صاحب لوگونکے جنکی رفاقت مین وہ تہے کسے سے خوف نکرتے تہے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم مین سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن میز ہم لوگ بویل صاحب کے باغ مین حملہ کرکے گئے اور وہان سے پانچ بہیڑیان لائے اور فوراً تین اون سے ذبح کرکے تقسیم کرلین بوقت صبح ایک سکہ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوئے ہماری دیوار کے پاس کسیطرح آگیا اگرچہ وہ گنہگار اندر آنیکا ہوا چونکہ اوسنے بیان کیا کہ مین اوس فوج کے ساتہ تہا جو کمک کو آتی تہی پاس سے ہمنے تیغا کہول کر اوسکو اندر قلعہ کے بار دیا اوسنے سب حال فوج کمک کی شکست کہانیکا اور اونکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سنکر ہمنے آیندہ جلدی کمک کے آنے کی توقع منقطع کردی اور عزم مصمم لڑ کر مرجانے کا کیا قریب شام کے ہمارے دل بہرا زخود محظوظ ہوئے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پر دراز ہوکر سکہون سے ادہر اودہر کی باتین کرتے ہوے سو گئے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ — آج مفسدین نے توپ مورچال سے تہا کر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قائم کی اور اونکے سامنے روک ایک دیوار کی تہی اس توپ سے اونہون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچہ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ کمرہ مین لگا تہا اور اوسکو توڑ کر دالان مین سیدہا چلا گیا اسیطرح کئی گولیان بہی آئین مگر سوا سوراخ کرنے دروازے اور کچہ نقصان ہمارا نکیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکہی اور اوس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اوسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اونکے گولے دیوار قلعہ مین لگتے تہے مگر دیوار مین ایک نشان سا بنجاتا تہا اور گولہ اوس سے رک کر نیچے گر پڑتا تہا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ مین واقع تہا سرنگ لگاتے تہے یہ خبر سنکر ہمنے بہی ادہر سے سرنگ لگانی شروع کی کہ اونکی سرنگ کو بیکار کردین اس کام مین ہم سب بجوشش دلی و بے تردد مشغول تہے مگر ایک یا دو روز کے بعد سننے اس خبر کے کہ اب سرنگ لگتی ہی سپاہ مفسدین کہین قرب وجوار مین نظر آتی تہی اسلیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلند اوپر بالاخانے کے تعمیر کی اور اوسمین سوراخ رکہے اور اون سوراخون کی راہ مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک آکر سرنگ نہ کہود سکے بوقت شب ہم سب بدستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سونے کو گئے

اور تاریخ یکم اگست روز شنبہ — آج کے روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن توپون سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقیماندہ بہیڑین بہی سکہونین اور ہم مین تقسیم ہوئین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے تیغے کے سرا پر جاکر چند مفسدین کو غلولہ ہائے تفنگ سے زخمی کیا اور یہہ صاحب بہی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمونکی

اونکے سر کے برابر سے نکل گئین اس موقع پر کبھی کبھی سکھہ سپاہی جاکر اونکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اونکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم ماہ اگست روز یکشنبہ - اس روز دشمن سرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسدون کو گولیون سے عین سرنگ کے منہہ پر مار ڈالے بعد ازین حاضری کہانے آئے اور بعد حاضری پہر اپنے مقام پر جاکر قائم ہوئے اور اونکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کمتر آسکتے تھے اب گوڈفری صاحب نے خود درخواست کی کہ مین بہ تبدیل لباس دیناپور جاؤنگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکی بال اور مونچہین مثال مسلمانان درست کر کے اونکو پوشاک مسلمانی جو ڈپٹی کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی ان صاحب کا پہچاننا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد مثال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بہاگے جاتے ہین اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھ خوش خبر لائے ہین ہمنے صرف دو آدمیون کو قریب آنے دیا اور اونہون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بہاگ گئے اور اونکو میجر ایر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بہی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اس خیال سے ہمنے ایک رسی لٹکائی اور ایک کو اوپر کہینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کیطرح جلدی اوسکو مقام دیناپور پہونچاوے عرصہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقام آرے مین رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اس ہیئت تباہ سے کہ اونکے پاس پورا کپڑا بہی ستر پوشی کو نہ تہا یہ لوگ بروز دوم مفسدہ گرفتار ہوکر مقید ہوگئے تھے اور مفسدین نے اس خیال سے اونکو زندہ رکہا تھا کہ جب ہم سب بہی اونکے ہاتہہ لگ جاتے تو وہ سبکو یکجا اور یکمرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تہی بعد ازین ہم سب مع سکہ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گئے وہان ہر شی کا برا حال دیکھا ہر شی شکستہ تہی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کواغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تہا اور جا بجا پاشیدہ پڑا تہا پنکہے بہی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تہی اسلیے ہم بالاخانے پر گئے اور وہان سے توپین اور جسقدر بارود موجود تہی لا کر اپنے مقام پر رکہی اور وہ مکان جسمین سے اونہون نے سرنگ لگائی تہی اوسکو مسمار کردیا اور اونکی سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین اپنے مقام پر آکر با آرام تمام شب بسر کی

تاریخ ۳ ماہ اگست روز دوشنبہ - اس روز بعد از پینے قہوہ اور چاء کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکولس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین اونکو دیکہکر ہمنے تین چیخین خوشی کی مارین اور نیچے اوترکر دروازہ کہولدیا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے ڈیک صاحب اور کوک صاحب دونو گھوڑون پر سوار ہوکر میجر ایر صاحب کے کمپو کو جو اوس پار بر بابن ندی کے بفاصلہ قریب پانچ میل کے مقام آرے سے پڑا تہا - چلے کمپو مذکور مین سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے ملے بعد ازین وہان سے کوچ ہوا اور یہ دونو صاحب بہی فوج کے ساتہ مقام آرے مین واپس آئے اسیطرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳ ماہ اگست ۱۸۵۷ء

حمد و ثنا اوس خدا کی ہے جسنے ہم پر سب طرح رحم کیا
طریق اور رویہ سپاہ سکہ کا بایام محاصرہ لائق تعریف کے ہے اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بہی توصیف کے شایان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام مین مدد دی ہے اور ریول صاحب نے سوا ئے نگہبانی دشمنان اپنے علم انجنیری سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا و ایک صاحب ہمیشہ خوش و لبشاش رہتے تہے اور سکہونکا دل بڑہاتے رہتے تہے اور کوک صاحب کہا نانک لگایا کرتے تہے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہوکر کوشش بلیغ ہر امر مین کی ہے اور اسلیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوا ئے خالی شکر گزاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پائدار اور قیام مذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

مھدپور

بتاریخ ۸ نومبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ ولایتی روہیلے اور مکرانی مع بدمعاشان شہر لسکر گرکی عملدار مھدپور رحملہ آور ہوئی یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تہے اور باوجود اسقدر کمی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دوسو پچاس نفری تہی اور بیشی سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہے آٹہ گہنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چہین لین اور ہم سے سوائے پسپا ہونے کے اور کچہہ نہوسکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تہے وہ سب ہم سے منحرف ہوگئے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تہے اور جب کنٹنجنٹ مذکور کارہاے نمایان کر رہے تہے بضرب گولی مقتول ہوئے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر روکونیل اور سارجنٹ میجر منیسن جو دو توپو نکو بچانے کے تہے وہ بہی اوسی موقع پر قتل ہوئے میجر ٹمس صاحب بہمراہی باقیماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہوگئے اور حال ٹمس صاحب کی ہم کا کچہہ معلوم نہوا کیونکہ اونکے گہوڑے کے ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تہی باقیماندہ افسرون نے عبد ہراس اور حفظ جان سمجہا اور روانہ ہوئے اس ہنگامے مین قریب ایکسو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور جہاڑیون کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وارد ہوئے اور یہان ایک صاحب بڑہ یدشا نامے جنگل جان بر ہوسے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین درپے اونکے قتل کے تہے مگر یہ معلوم نہین کہ وہ اس درپے قتل ہونیکی بجاتی یا بچا یہان سے بہاگ کر صاحب موصوف بتاریخ دہم بمقام اندور پہونچے یہان مہاراجہ صاحب نے اون پر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسائش اور آرام کے طلبگار رہے بتاریخ گیارہوین صاحب موصوف ہنگام نواخت یازدہ گہنٹہ نصف بالاقبل از دوپہر بمقام مئو وارد ہوئے اونکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور پینتیس جوان کنٹنجنٹ کے تہے اور اب وہ بسلامت موجود ہین

سیالکوٹ

بتاریخ ۹ جولائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کا اور ۴۶ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تہی

فساد برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبوں کے اور کرنے ہر طرح کی خرابی بیچ ضائع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ کے بجانب مشرق روانہ ہوئے اور گاڑی اور بگی وغیرہ مال بھی اپنے ساتھ لیچلے صاحبان مفصلۂ الذیل مقتول ہوئے کپتان بیشوپ صاحب متعلقہ ۴۶ ہم رجمنٹ ڈاکٹر گرہیم صاحب جنرلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب معہ میم و بچہ مگر برگیڈیر برانڈ صاحب صرف زخمی ہوئے اور باقیماندہ صاحب لوگ معہ میم اور باجی والون کے قلعہ میں جا کر پناہ گیر ہوئے اور اکثر میم صاحبان اور بچوں کو اون ہی سپاہیوں اور سواروں نے قلعہ تک بحفاظت پہونچا دیا جو بعد اس پہونچانے کے شامل مفسدین ہو گئے تہے

مفسدین ایسے خونخوار ہو گئے تہے کہ اوس سے زیادہ کوئی خونریز نہو گا اونکی تدبیر سب دشمنان عقیل کے مانند تہین صبح نہیں ہونی پائی تہی کہ سوار بطور تیر دل اور سکر مشر کے تمام مقامات میں چہاونی سے قلعے تک مقرر ہو گئے تہے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے صرف خدا کی مہربانی اور اوسکے رحم سے بچے کہ اوس نے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلوں کی گولیاں سب خالی گئیں معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگونکی اور بچون کے مارنے سے پرہیز کیا تہا برگیڈیر صاحب کا گمان نمک حلالی سپاہ کا آخر تک اونکے دل میں رہا بلکہ اسی سبب سے صاحب ممدوح بجائے بہاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تہے اور اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ تین سوارون نے آکر تین گولیاں اونکو ماریں جنمیں سے ایک اونکی پشت تک پہونچی تہی اسی وقت کپتان بالین صاحب اور کپتان جیمبر صاحب بہی دروازے سے نکل کر بہاگے اور گولیاں اونکی چاروں طرف چلتی تہیں کپتان بشوپ صاحب متصل قلعے کے پہونچے جب وہ نالے کے پار ہوتے تہے مارے گئے ایک سوار نے اونکو پوشیدہ مقام میں بیٹھکر تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جانبر نہوئے ڈاکٹر گرہیم صاحب جنرلی ڈاکٹر اپنے بیٹے کو بگی میں سوار کر کے لیجاتے تہے کہ کچہ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو مگر وہ صاحب کو دیکھکر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مر کر اپنے بیٹے کے گود میں گر پڑے مس گرہیم صاحبہ یعنی بیٹی گرہیم صاحب نے گہوڑا دوسری جانب پہیرا اور وہاں سے بہاگیں اور ٹیلر صاحب کے گروہ میں اونکو پناہ ملی مگر اونہوں نے وہان سے بہی جا کر باغ میں پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہانسے روانہ ہوئیں تو چند سوار اونکے تعاقب میں چلے اور درپے اونکے قتل کے ہوئے مگر مس صاحبہ نے بعاجزی تمام ہاتھ جوڑ کر امان جان مانگی مفسدین اونکو ہاتھ پکڑ کر برگیڈیر صاحب کے بنگلے میں پہونچایا وہاں بہی چند مفسد درپے اونکی جان ستانی کے ہوئے مگر جو سوار اونکو وہاں لیگئے تہے وہی درمیان میں پڑکر اونکو وہاں سے بچا کر گارد سواران میں لیگئے جہاں کیمبل صاحب موجود تہے یہاں درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اسی ہنگامے میں قابو کو غنیمت سمجہکر سب صاحب لوگ بہاگے اور کیمبل صاحب کے گروہ کے ساتہ تین سوار اور ایک حوالدار ہوئے اور اونکو بحفاظت قلعے تک پہونچا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے جو ڈاکٹر رسالہ نہم کے تہے اور معہ اپنی میم اور بچے کے اور دختر گرہیم صاحب کی مرنے سے بچی تہی تحریر کیا ہے

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میری اوپر ساڑہے چار بجے صبح سے آٹہ بجے رات تک گذرا جسکی بعد ہم قلعے میں گئے تہے اور جسمیں اپنے تئیں وہاں محفوظ تصور کیا تہا نہایت بیکسی اور ناامیدی کا وقت تہا تفصیل اس حال کی

یہ ہے کہ ساڑہے چار بجے صبح ایک نوکر میری خوابگاہ مین بے تحاشی چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹھو سوار لوگ بندوق چلاتے ہین اور پلٹن بگڑ گئی ہے فوراً مین اوٹھا اور سب کپڑے پہن کر ہتھیار باندہے اور سب عیال و اطفال کو بیدار کیا اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکھون کیا ہوتا ہے وہان جاکر مین نے دیکھا کہ بہت سے سوار پہرتے ہین کوئی آہستہ اور کوئی باشتاب اور آواز بہت سی پستولونکی بھی کئی مقام سے میرے گوش زد ہوئی مین منتظر اس امر کا تھا کہ کوئی حکم ہدایتی آتا ہو مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ سانڈرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالہ نہم کے ساتھ رہتا تھا اور پہلے یہ قرارداد کیا تھا کہ اگر فساد برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان تیار کرواکر عیال و اطفال کو قلعے مین روانہ کردینگے بموجب اسکے گاڑیان طیار ہوگئین اور جو اسباب لیجانا منظور تھا وہ لادیا تھا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال اونپر سوار نہوئے تھے کہ سانڈرس صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر بجانب سکونت رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تھا گئے وہان اونکو تین سوار سے ملے صاحب نے اونسے دریافت کیا کہ لین مین کیا ہوتا ہے سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بھاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنی راہ پر چلے گئے اور وہ پہر پلٹ گئے مین اپنے برآمدے مین کہڑا ہوا اونکو دیکہ رہا تھا جب وہ ہمارے حاطے کی دیوار کے پاس آئے تو وہان ایک پلو رکھا تھا ٹہہرے اور اسپین کچھ شوبہ کیا بعد ازان گھوڑونکی منہ پہیر کر سامنے کو چلے گئے اسوقت دو یا تین غول سوارونکے بجانب ۴۶ رجمنٹ کے گئے تھے اور کچھ سوار بطور پٹرول ہر راستے پر گشت کرتے تھے اسکے بعد کوئی نصف گھنٹہ برآمدے مین کہڑے ہوئے گذرا ہوگا کہ ہماری دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکر کوٹھی کے اندر اکٹھے جمع ہوگئے تھے اونہون نے کہا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی بگی آتی ہے یہ سنکر مینے جو اودہر جانب نظر کی تو دیکھا کہ گریہم صاحب کی بیٹی سوار بگی مین بغایت تیز چلی آتی ہے اور زار زار گریہ وزاری کرہی ہے مینے اوسکو پکڑ کر نیچے بگی کے اوتارا اور جو آواز پستول مین سنی تھی وہ اونہون نے کہا کہ ایک سوار نے کی تھی جو اونکے دروازے پر تھا اور اونکی طرف سے گریہم صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے مار دیا تھا گریہم صاحب کی بیٹی نے یہ بھی مجھسے کہا کہ مفسدین نے اوس پل کا قبضہ کرلیا ہے جو قلعہ کی راہ مین پڑتا ہے بعد ازان مینے اور اونہون نے لاش گریہم صاحب کو بگی سے اوتار کر ایک علیحدہ مکان مین رکہا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب بچانا چاہیے مگر کچھ خیال مین نہ آتا تھا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے مین گیر صاحب ڈاکٹر اسٹیبل میرے پاس خوش خوش آئے اور کہنے لگے کہ اونکے نزدیک تھوڑے سے سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ اونہون نے یہ بھی سنا ہے کہ برگیڈیر صاحب ایک اور کسی صاحب کو اپنی بگی مین سوار کرکے رسالے کی لین کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اب بھی اودہر اودہر جاتے ہوئے ہمارے حاطے کے نزدیک سے گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تھا اور آواز پستول بھی ہوتی تھین ہم نے یہ بھی سنا تھا کہ درصورت برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارونکا ہمارے پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو بحفاظت قلعے تک پہونچا دیگا جب ہم اوس گروہ کے انتظار مین تھے مگر وقت انتظار مین گذرتا جاتا تھا اور ہمارے حاطے کا دروازہ جانب راست تو بند تھا اور جانب چپ مثال چشمان منتظر کہلا اب ایک سوار آیا اور ساہو نے دروازہ بند کرنا چاہا مگر بعد قریب ہوکر ساہو سے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤگے

اور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجاؤ جب سوار مذکور نزدیک آیا تہا تو ہمارے نوکرون نے ہمسے کہا تہا کہ اندر کوٹھی کے جاکر دروازہ
بند کرلو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب یکجا تہے اور ہر ایک کے پاس ہتہیار موجود تہے پس ہمنے
یہ صلاح کی تہی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو عورات ہندوستانی جو ہمارے ملازم تہین
موجود تہین اور ہمارے عیال و اطفال سب دس نفری تہے اور گریہم صاحب کی بیٹی گیارہوین تہی قریب دس لحظہ
بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجمنٹ کا با آواز بیگل آئی کہ کار خونریزی کرین مگر خدا نے جو قادر
مطلق اور رحیم برحق ہے اونکو اس حرکت سے باز رکہا یہان جتنی میم صاحبان موجود تہین سب غسلخانے مین
جاکر متواری ہوئین الا مسز گریہم صاحبہ وہان نہ گئین سپاہ ۴۶ رجمنٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تہی اور بندوقین
مارتی تہی اسمین ایک شخص غسلخانے کے قریب آیا میںنے اوسکی جانب اپنا طپانچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم ہوتا
تہا بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جائے پناہ مفسدین کے بتلانے کو آیا تہا کیونکہ جسوقت اوسنے میرے طپانچہ کو دیکہا
اور دیکہا کہ مین نے اوسکی بابت یہ خبر پائی ہے وہ اولٹا بہاگا اور یہ کہتا تہا صاحب لوگ وہان ہین ہم نہین جاینگے وہ مارنیکو
مستعد ہین اس عرصے مین سب ہمارے عیال و اطفال غسلخانے سے زنانہ خانے مین گئے اور وہان گودام مین
پوشیدہ بیٹہ رہے مسز گریہم صاحبہ یہ حال دیکہکر ہم سے جدا ہوئے اور باغ مین جاکر چہپکر بیٹہہ رہے ہم سب گودام مین
چلے گئے تہے کہ سپاہی غسلخانے مین آئے اور کوٹھی کی اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے مین بندوقین
مارین بعد ازان زنانہ خانے مین بہی آگئے اور وہان بہی دروازے پر بندوقین خوب مارین گیرتو صاحب جو میرے برابر کہڑے
تہے اونہون نے ایک سپاہی ۴۶ رجمنٹ کو جو دشمنونکی طرف سے وہان کہڑا تہا گولی ماری مگر اوسکو نہ لگی ہمکو اب یہ خیال ہوا
کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آوینگے مگر بچارے اور وہ نہ آئے وہ سپاہی جو وہان کہڑا
تہا چلا گیا اور پہر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سنتے تہے کہ سپاہی چوکیدار سے باربار دریافت کرتے تہے
کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہی کہتا تہا کہ وہ بہاگ گئے جسقدر بیان نہین ہوسکتا کہ کسقدر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے
وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ابہی خاموش رہو سپاہی
واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابہی آتے جاتے ہین اور عاطے مین اگر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگونکو کیا ہوا اور
اب مکان لٹتا ہے شور و غل کہ ہو رہا تہا اور آواز شکست جو غارتگرونکی الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے آتی
تہی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتی تہی اور ہم آواز سم ستوران مفسدین چہار طرف سے سنتے تہے اور چوکیدار نے ہمسے
بہی کہا تہا کہ خاموش رہو مگر جہان آپ چہپے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہمکو یہی اندیشہ تہا کہ اگر ذرا
بہی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پہونچا تو ہمارے قیامگاہ اونکو معلوم ہوجاویگا اس عرصے مین چوکیدار
مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس گودام مین مندا سانہ دو دریچے تہے اور اونمین سے ایک کہلا
تہا جسمین سے کچہ کچہ ہوا ہم تک پہونچتی تہی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت سخت تہی دوسرا گودام جو ہماری
جائے امن کے نزدیک تہا اوسکو مفسدین نے توڑ ڈالا اور جب اونہون نے ایک میگزین اوڑا دیا تو ایسا صدمہ

اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ لگا کر اوڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اوڑا تو اس کثرت سے آدمیون کی قدم کی آواز آتی تہی کہ ہمکو گمان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لاکر توپ لگائی ہے اور گولے مارکر ہمکو یہان سے نکالینگے اور قتل کرینگے توہم و تردد از بس ہم پر طاری تہا آخرکار جب دونو خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجہا کہ مفسدین نے میگزین اوڑا دی ہوگی اس عرصے مین ایک شخص آیا اور روزن پیچہے کی راہ سے اندر دیکہکر واپس غل مچاتا ہوا چلا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی آخر ہونے کیونکہ یہ شخص جو دیکہ گیا ہے ضرور اور مفسدونکو لا دیگا اور ہمارے دروازہ پر کئی مرتبہ کسینے دستک بہی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خونخوار نظر آتا تہا ایک صدمہ بہی بڑی زور سے اوس پر مارا مگر توڑ نہ سکا بعد ازان وہ بہی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جہانکنے لگا اس بین مین نے اپنے طپانچے سے خوب شست درست کرکے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اوسکے دم واپسین کی صدا تہوری دیر تک سنی بعد اوسکے وہ وہان ہی مرگیا بعد اذین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدرے پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جاوینگے اوسوقت مین تمکو اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اوسوقت مین تمکو باہر لیجاؤنگا بعد از مارے جانے اوس شخص خونخوار کے پہر کوئی ہماری جانب نہین آیا میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودہ پلاتی تہی اور بین بنے اور میم صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی کے سپرد کردو اور چونکہ وہ ذات کی سکہنی تہی اوسنے کہا کہ مین چوکیدار کے ساتہ یہانسے نکل جاونگی اور شام تک اوسکے پاس رہکر رات کو اپنے گہر چلی جاونگی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تہی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اس دائی کے سبب لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل یا وبالا کے فاصلے پر تہا پیادہ گئے اور وہان سب دوستون نے بجوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ ہمارے آدمی پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہوگیا تہا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جس ایام مین واقعات مفسدانہ دیگر مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تہے سپاہ جہاونی سیالکوٹ اپنے امور متعلقہ کو بخوبی و نمک حلالی سرانجام دیتے تہے اور برگیڈیر برانیڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہرطرحکا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دلین رکہتے تہے اور ہرچند اوسوقت اکثر اصحاب کی رائے تہی کہ اسقدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تہا مگر آخرکار بخلاف اسکے ثابت ہوا کیونکہ وبائی فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین نہ لگا برگیڈیر برانیڈ صاحب نے وہ تدابیر عمل مین لائین جنسے سپاہ کے دلین بہی اعتبار اپنے افسرونکا باقی رہا اور اونکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا ہاتہہ نہ آیا اور صاحب موصوف نے اونکو بالکل تیقن کروا دیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے اونکے ساتہ پیش آوے گی صاحب ممدوح نے پہرہ ول شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے اور گشت قائم کین اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرحکی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائین جنسے مفسدین جہاونی سیالن شیسر کو جہاونی ہذا مین دخل اور بار نہوا اس سپاہ کی جادۂ راستی پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تہا

کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تہی ورنہ یہ بہی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتے اور آخر کار یہی امر ظاہر ہوا یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم معہ دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیڈیر برائینڈ صاحب نے اونکے جانے مین تکرار کی مگر کچہ فائدہ مترتب ہوا بلکہ اونکو لکہا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتہیار لیلو اور اونہون نے مصلحتاً اوسوقت ایسا نکیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پہونچی اوسوقت بہی اونکو ہتہیار لینے مین انکار رہا اور سپاہ گورہ شامل فوج گشتی ہوکر ہانسی روانہ ہوئے اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نرہی تو نتیجہ اس ہتہیار نہ لینے کا جلد ہی ظاہر ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبرین فوج کی ہتہیار چہین لینے کی اور بعضی رجمنٹ کی بغاوت ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۴۶ رجمنٹ کو پہونچی تو بے شبہہ اونکے دلین بہی کچہ تردد پیدا ہوا یہ حال دیکہکر اب برگیڈیر برائینڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تہا تاکہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا مگر اسوقت مین فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بہی فوج گشتی مین سے علحدہ نہین ہوسکتا تہا صاحب موصوف نے وہ موقع تو فروگذاشت کیا تہا جو اوسوقت مین دستیاب ہوا تہا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تہی اوسوقت تو ہتہیار نہ لیے اب اون کو ولیا قابو ملنا دشوار تہا ناچار تن بہ تقدیر صبر کیا اس فوج نے ابتک تو اسقدر نمک حلالی ظاہر کی کہ ماہ جون ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو بہیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اوسکی بجا لانے مین ہمکو کچہ عذر نہین ہے مگر یہ باتین صرف اسواسطے تہین کہ افسران انگریزی دہوکہ کہا کر اونکا اعتبار کرین اور اس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی باسہل الوجوہ کرلین اسی اثنا مین دس میل کے فاصلے تک پیٹرول نصب ہوئے اور ایک گارد دریائے چناب پر اور ایک وزیر آباد کے گہاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت چہاونی سیالکوٹ کا ہوسکتا تہا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور مقامون مین ظہور مین آسے ہین تو برگیڈیر برائینڈ صاحب کا ہتہیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور جیسا اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تہا ویسا نکرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہے مگر چونکہ اس حرکت بیوقوفی مین اونکی جان بہی جاتی رہی ہے اسواسطے کوئی نکتہ چین اب نسبت صاحب موصوف کے نہین کہہ سکتا اور سوائے ترحم اور افسوس کر اون کو یاد نہین کرسکتا

آخر کار نائرۂ فساد جو بیش یا افتادہ تہا شعلہ ور ہوا اور بتاریخ ۹ جولائی ۴۶ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تہی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی کا واسطے اس سپاہ کے تہا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس خوبی سے کین تہین کہ صبح ہوتے تک سب پیٹرول وغیرہ اونکے سوارون کے مقرر ہوگئے برگیڈیر برائینڈ صاحب اثنائے راہ قلعہ مین گہوڑے ہی سے زخمی ہوئے اور قلعہ مین آکر اونہون نے جان دی کپتان بشوپ صاحب بہی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتہ سے زخمی ہوکر مر گئے ڈاکٹر گراہم صاحب بہی اپنی بیٹی کو لیکر قلعے کو جاتے تہے اثنائے راہ مین ایک سوار نے اونکی گولی ماری اور وہ گولی کہا کر اپنی بیٹی کی گود مین گر کر مر گئے اور پادری ہنٹر صاحب بہی معہ اپنی میم اور بچے کے اوسی وقت مفسدین کے ہاتہ سے جان بر نہوئے

مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے کمپوئین اور گاڑیون جو اونھون نے لوٹین تہین سوار ہوکر بجانب
مشرق روانہ ہوئے مفسدین نے اتنا چاہا کہ بجانب شمال مقام پسرور راہی ہوکر بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ترموگہاٹ سے
عبور دریاے راوی کرین یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرتسر کے مقیم تہی پہونچی اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے
کوچ کیا اور دو منزل کر کے مقام قیامگاہ مفسدین تک تا بہ سپہر وارد ہوئی ۴۶ نمبر رجمنٹ کو دیکہا کہ اوسکی دو توجانب سواران
رسالہ تہے اور را دن مین سے کے دور تک دور آگے چلے گئے تہے فوج گشتی یہ دیکہکر اور آگے بڑہی اور جب بفاصلہ ۳۰۰ گز
کے پہونچی تو ادہر سے غلولہ رانی رائفل کی ۵۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد
ازان ادہر سے توپ سر ہونی شروع ہوئی اونمین اول گولے چلے اور بعد ازان گراپ دشمنون نے بہی ہمارے
بازو سے راست پر شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازو سے چپ اور عقب پر بہی حملہ آور ہوئے اسکے دیکہتے
دشمنونکا کچہہ دل بڑہا اور اونہون نے آگے بڑہکر توپون پر بہی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آپہونچے یہ حال دیکہکر سپاہ
گورہ نے اون پر تاخت کیا اور ایک لحظہ مین اونکو پسپا کیا سوم پنجاب پیادہ نے اونکا تعاقب کیا اور جو کچہہ اسباب و سامان
جنگ دشمنون کے پاس تہا سب اسی مقام مین چہوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنونکی دوسرے کنارے دریاے راوی پر
تہی اور وہ اب پہیر گولہ ران ہوئے ادہر سے بہی دو یا تین توپین اونکے مقابلے پر طیار ہوئین اور ایسے گولہ ہای گراپ
وغیرہ سر ہوئے کہ دشمنونکا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دو سو نفری غلطیدہ و کشتہ ہوئے

ادہر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہوگئی تہی بدست دہاتیان قرب و جوار اور ملازمان و رعایاے مہاراجہ گلاب سنگہ
بہادر گرفتار ہوکر آتی تہی اور ادہر چند مفسد قریب تین سو سپاہیونکے ایک جزیرہ دریاے راوی مین قائم ہوکر مستعد جنگ
و پیکار ہوئے اور جنرل نکلسین صاحب کا اندنک فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کر دی دشمنون نے جو ایک توپ اونکے پاس
تہی اوسکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور راوی سے جواب میجر لو سیر صاحب کے غبارون اور دو لونیٹی توپونکا دیتے رہے
اسی حالت مین بارش گولہاے طرفین مین ۵۲ رجمنٹ شاہی نے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا کرنا
شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچہہ خوف جان نکر کے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور
تلک قریب پون میل کے عریض تہا اور اسی سبب سے بیت وقت بیچ طے کرنے کے اوٹہانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ
تا نواخت ۹ گہنٹہ صبح عبور دریا کر کے جزیرے تک پہونچ گئے تہے اور باقیماندہ کو خود جنرل نکلسین صاحب نے آگے بڑہایا
یہ حال دیکہکر مفسدین نے اپنی توپ اون گورہ سپاہ پر جو اونکے قریب پہونچ گئی تہی پہیر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پہ
گولنداز برگیڈیر پلاینڈ صاحب کا خانساماں تہا یہ شخص اول گولنداز تہا اور کسی سبب سے ترک نوکری کر کے برگیڈیر صاحب
موصوف کے خدمت مین بطور خانساماں کار گزار تہا جب ادہر سے توپ اسطرف کو پہیری تو جتنے بہی دو توپ اسکی بجانب
دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک توپ خوب دلیری اور مردانگی کو کام مین لائے مگر آخرکار جب فوج گورہ وہان پہونچی
تو اونہون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کر لیا اور مفسد رو بفرار لائے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور
سپاہ گورہ نے ایسی جرأت و شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوئے اور اس بجائی سے بہاگے تہے کہ سب تو ڈوب گئے

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تہے اونکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کرکے روبروے حکام کے لانا شروع کیا یہانتک کہ تہوڑے عرصے میں ہفت عشرے کے جتنے سپاہی اس رجمنٹ کے تہے سب گرفتار ہوکر سزایاب ہوے اور نام و نشان اس رجمنٹ کا گم ہوگیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قائم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تہے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ تہوڑے عرصہ قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہوگیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گلے دینا ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندہ کر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گلے دینے اور توپ سے اوڑا دینے مفسدون کے بخوبی اور بزودی تمام کل ضلع کا بندوبست کرلیا

جون پور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنجرہ معہ دیگر عمارات کے جلا کر خاک کردیا کیپچ صاحب اور ٹریلینڈ صاحب معہ میم اور دو بچونکے قتل ہوئے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر پارکر صاحب معہ میم صاحبہ کے اور پادری برو صاحب معہ میم صاحبہ کے اور سیرز صاحب معہ میم صاحبہ کے اور بیون صاحب اور ٹل صاحب اور ورڈسورتہ صاحب اور ہووڈ صاحب اور کولس صاحب اور بریڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بہاگ کر بسلامت مقام بنارس مین پہونچے اور ویلیکی صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ اور مصئون رہے

جہانسی

اون ۲۲ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تہے صرف ایک صاحب لفٹننٹ ریلو نامی متعلقہ ۱۲ رجمنٹ پلٹن فرار ہوکر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تہا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹر بہادر مقام جہانسی کے دفتر مین بلازم تہا تحریر ہوا

بتاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نواخت ۳ گہنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹہے تہے کہ میگزین کی طرف سے آواز بندوق گوش زد ہوئی ہمارے دلون مین نہایت تردد پیدا ہوا اسی اثنا مین فوراً چپراسی اور ایک دفعدار برقندازان پرمٹ جنکو کارشور صاحب نے ایک ہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پرمٹ لیکر خزانہ دیپٹی کمشنر مین بہیجا تہا واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ بعضی سپاہی خزانے مین یہہ کہتے تہے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قضاقان خزانہ کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے بند ہونیکا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہہ حکم ہوا کہ مسلح تیار رہین اور حاطہ دفتر سے باہر نجاوین کہ بروقت ضرورت موجود ہون اس عرصے مین ولش صاحب در سے دفتر بتحاشا بہاگتے ہوئے نظر پڑے اور نزدیک آکر اونہون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال و اطفال کے بہاگئے بہاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچہہ باقی نہین رہا یہہ سنکر کارشور صاحب معہ عیال و اطفال کے بگی مین سوار ہوئے اور ولش صاحب کو ساتہ لیکر ڈاک بنگلی مین بسلامت پہونچے ہین اور دیگر عمال دفتر باب دفتر سے باہر آئے اور چپراسیونکو حاطے مین چہوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تہا جاکر کہڑے ہوے

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تہے اونکو دیہاتیان قرب و جوار نے گرفتار کرکے روبروے حکام کے لانا شروع کیا یہانتک کہ تہوڑے عرصے میں تمامی سپاہی اس رجمنٹ کے تو سب گرفتار ہوکر سزایاب ہوئے اور نام و نشان اس رجمنٹ کا گم ہوگیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قائم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تہے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ تہوڑے قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہوگیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گلے دینا ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندہکر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گلے دینا اور توپ سے اوڑا دینا مفسدین کو بخوبی اور بیدردی تمام کل ضلع کا بندوبست کرلیا

جون پور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنجرہ معہ دیگر عمارات کے جلا کر خاک کردیا کپیچ صاحب اور ٹریلینڈ صاحب معہ میم اور دو بچونکے قتل ہوئے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر بارکر صاحب معہ میم صاحب کے اور پادری برونٹر صاحب معہ میم صاحب کے اور سیرز صاحب معہ میم صاحبہ کے اور بیون صاحب اور ٹل صاحب اور وڈسورتہ صاحب اور ہووڈ صاحب اور کولس صاحب اور بریڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بہاگ کر بسلامت مقام بنارس مین پہونچے اور ولیکی صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ اور مصئون رہے

جہانسی

اون ۲۰ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تہے صرف ایک صاحب لفٹنٹ ٹیلر نامے متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بسلامت فرار ہوکر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تہا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹر بہادر مقام جہانسی کے دفتر مین ملازم تہا تحریر ہوا

بتاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نواخت ۲ گہنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹہے تہے کہ میگزین کی طرف سے آواز بندوق گوش زد ہوئی ہمارے دلمین نہایت تردد پیدا ہوا العرض فوراً چپراسی اور ایک دفعدار برقنداز این پرسٹ جنکو کارشور صاحب نے ایکہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پرمٹ لیکر خزانہ دہی کمشنری مین بہیجا تہا واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ بعضی سپاہی خزانے مین یہہ کہتے تہے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قصاقان خزانے کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے بند ہونیکا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہین اور حاطہ دفتر سے باہر نجاوین کہ بروقت ضرورت موجود ہون اس عرصے مین ولش صاحب ڈر سے بیتحاشا بہاگتے ہوئے نظر پڑے اور نزدیک آکر اونہون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال و اطفال کے یہانسے بہاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچہہ باقی نہین رہا یہہ سنکر کارشور صاحب معہ عیال و اطفال کے بگی مین سوار ہوئے اور ولش صاحب کو ساتہ لیکر ڈاک بنگلی مین بسلامت پہونچے مین اور دیگر عمال دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چپراسیونکو حاطے مین چہوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تہا جاکر کہڑے ہوے

یہ حال دیکہکر رانی نے اپنی محل سرا کے دروازون پر پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندر بیٹہہ رہی اور دروازے بند کر لیے کپتان سکوروں صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اوس درخواست کو منظور نکر سکی کیونکہ مفسدین نے اوسکو دہمکایا کہ اگر تم انگریزونکی مدد کروگی تو تمکو مار ڈالینگے اور محل سرا کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے بعد ازین پہرے والے رانی کے بہی شامل مفسدین ہو گئے

اب مفسدین بجانب قلعہ اس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت انگریزان نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا اور اونکا اکثر سپاہی بندوق انگریزان سے مارے گئے جب مفسدین کی کچہہ پیش رفت نہوئی تو اونہون نے گارد سوارون کے اور سلمان چپراسیان پرٹ اور پولس کے دروازون پر چہوڑے اور آپ واپس چلے آے

شب تو بے جنگ و جدل گذر گئی دوسرے روز وقت صبح اینڈرو صاحب اور پرسیل صاحب اور سکوٹ صاحب بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جاکر اوس سے کچہہ تجویز مدد کی کرین مگر اونکا بہیس معلوم ہوگیا اور مفسدین اونکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لیگئے رانی صاحبہ نے اونسے ملاقات بہی نکی اور اندر سے کہلا بہیجا کہ انکو رسالدار مفسدین کے پاس واسطے حکم کے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبون کے تہے کہ مجہے کچہہ علاقہ انگریزی سوارون کے ساتہ نہین یہ گویا حکم قتل تہا کیونکہ رانی کا حکم سنکر مفسد اون تینون صاحبون کو محلسرا کے باہر کشان کشان لیگئے اور اینڈرو صاحب کو روبرو دروازہ محل سرا کے جہاؤ کمہار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہہ سے دشمن ہوگیا تہا قتل کیا اور باقیماندہ دو صاحبون کو باہر دیوار شہر کے بدار البقا پہونچایا اس روز بوقت سہپہر مفسدین نے پہر ارادہ حملہ کرکے لے لینے قلعہ کا کیا مگر اپنا عزم پورا نکر سکے اور بطور روز گذشتہ گارد وغیرہ دروازون پر چہوڑکر واپس اپنے مقام پر آئے

بروز سوم ابتدا تاخت و غارتگری اموال و اثقال صاحبان و بنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو اسواسطے تلاش کرکے مارتے تہے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے مین ملازم تہا ایک صاحب فلیمنگ نامی کو اپنے گہر مین پوشیدہ رکہا تہا اور مفسدین نے سراغ لگاکر اوسکو نکالا اور اوس بنگالی کے گہر مین اوسکو مار ڈالا ابتدا بروز دوم صبح سے تلاش بنگالیونکی ہوئی اور تین اور دو اور بنگالی اون حرامزادون کے ہاتہہ لگ گئے وہ ہم تینون کو روبرو رسالدار کے لیگئے جسنے حکم دیا کہ تا افتتاح قلعہ انکو قید رکہو

بعد ازہمارے گرفتار ہونیکے مفسدین نے ایکمرتبہ پہر ارادہ حملہ کرنے قلعہ پر کا کیا اور رانی کو دہمکایا کہ اگر شامل مفسدان نہوگی تو اوسکو فورًا مار ڈالینگے ناچار رانی اونکی شریک ہوئی اور ایکہزار آدمی اور دو ضرب توپ کلان جو اوسنے زمین سے کہدوالین مفسدین کو ساتہ دین ہمنے سنا کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تہین اسطرح قوی ہوکر قلعہ پر گولہ اندازی شروع کی مگر کچہہ نقصان محصورین کا نہوا اور قلعے کی ایک خشت بہی اپنی جگہہ سے نہلی کیونکہ تمام گولے دمدمہ پر لگتے تہے بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تہین اونسے بہت نقصان و اتلاف جان ہوتا تہا اور محصورین چند مدت اور بہی قلعے مین قائم رہ سکتے تہے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر تہے

اونسے قریب کیا کپتان گوردن صاحب کے اس ہوتا ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازین ملازمین ہندوستانی نے ایک کہڑکی جو قلعے مین تہی کہولدی اور کچہہ مفسد اندر قلعے کے آ گئے کپتان پودس صاحب نے ایک دغا باز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بہائی نے اونکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بہی وہین گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعہ مین تہے اب حیران ہوکر کیا کرین مفسد اندر بہی آ گئے اور باہر بہی موجود تہے مگر پہر دل قوی کرکے اوپر بالاخانے کے چڑہ گئے اور وہانسے مفسدین پر غلولہ اندازی کرتے رہے جب مفسدین نے دیکہا کہ اب بہی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے اونہون نے وقفہ چاہا اور اسی رستے مین بطلب انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتہیار دیدو تو تم تکو بلا مزاحمت جانے دینگے اسبات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوئے اور جب وہ ہتہیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اوسیوقت مفسدین نے اونکو نرغہ کر لیا اور گرفتار کرکے جہوکن باغ مین لے گئے اور وہان ارنکو تین صفوں مین تقسیم کیا ایک مین مرد اور دوسری مین عورات اور تیسری مین بچے کہڑے کئے بعد ازین قتل عام شروع ہوا اور نوہ محبس نے اول شمشیر نیام سے نکالکر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازین سب سپاہی جو موجود تہے تلوارین لیکر اونپر گرے اور اول تو مردونکو قتل کیا من بعد عورتکو اور بعدہ بچونکو مارکر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اونکے کہڑا تہا کہا کہ یہہ خیال خام ان مفسدین کا ہے کہ ان چند انگریزون کے مرنیسے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون سے خالی ہوجاویگا اور کارشو صاحب کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے کہکر امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو تو قتل کیا اب بہی کیا تمہارا غصہ فرو نہین ہوا جو تم مجکو بہی مارتے ہو مگر اونہون نے ایک نہ سنی اور اوسکو بہی وہین تہ تیغ کیا کپتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور اونکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تہا معہ چند چپراسیون کے جو اونکے ساتہ رہ گئے تہے خوب لڑے ان صاحبون نے اسقدر مفسد مارے کہ جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میم بندوق بہر سکی اوسی قدر مفسدین کو اسطرح دار البوار کو بہیجا آخر کار جب اونہون نے دیکہا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً جب سکین صاحب نے دیکہا کہ گوردن صاحب بہی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اوسکی پیشانی چوم کر اوسکو گولی سے ماردیا اور بعد ازان خود بہی گولی کہاکر مر گئے

شاہجہان پور

تاریخ ۳۱ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان مفسد گرجاگہر مین جسوقت نماز ہو رہی تہی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی کو قتل کیا اور انسائن سپنسر صاحب متعلقہ ۲۰ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بہی گمان ہے کیونکہ کسینے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا مین آنیکے اور صاحبون کے مخفی ہونے کے ایک مکان متعلقہ گرجاگہر مین نہین دیکہا تہا جب گرجاگہر مین شور و غل مفسدین کے آنے کا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد مذکور رہتے تہے بنادیق و طپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبونکے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبونکو معہ بنادیق وغیرہ

آتے ہوئے دیکھا وہ بھاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوائے شمشیر کے اور کوئی صلاح آتش بار نہ تھا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تھے یہ سنکر خود گھوڑے پر سوار ہوکر پریٹ پر گئے کہ شاید اونکی فہمائش سے سپاہ پھر راہ راستی پر آجائے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوئے اوسا جنٹ میجر صاحب بھی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر بولنک صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ اونکے گولی لگی وہ بھی وہین رہ سپر ملک بقا ہوئے اکثر افسران انگریزی و ساکنین عیسائی بمقام پوائین بھاگ کر راجہ مقام مذکور کے حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہوکر سب صاحب وہان سے روانہ ہوکر بمقام محمدی وارد ہوئے کپتان اورصاحب احوال قتل اون اس صاحبون کا جو بعد ازین وقوع مین آیا تھا اور بتائید الٰہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونیکا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

جب مجھے یہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہونچی مین نے فورًا میم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تہا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۸ رجمنٹ کے کارپرداز ہو گی اور اسمین میری غلط فہمی ہی نہ تہی کیونکہ تاریخ ۲۸ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان نہم اودہ رجمنٹ کی جو میری ہی ہاتھہ کی بلازمی شاہ معزول بھرتی کی ہوئی تہی اور کچھہ سپاہ پولیس جنگی نے آمادہ فساد ہوکر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھسے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے اونکو بہت فہمائش کی اسمین اونہون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھہ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین کہ کسی پر دست درازی نکرینگے جب کچھہ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتھہ اس شب روانہ ہوئے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تہی اور نہایت خوش رویہ تہی دوسری صبح بھی ہم نے اونکی ساتھہ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تہا اور کوئی پیادہ چلتا تہا اور میم لوگ میری بگی مین سوار تہین جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پہونچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے یکایک پستول ایک انگریز سے چہین کر شبل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپتال کو جو نہایت معمر تہی یعنی کوئی ۵۰ برس کی اونکی عمر تہی مار ڈالا بعد ازین کشت و خون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک درخت کی نیچے جمع ہوکر کہڑے رہے اور گولیان چارونطرف سے ہمپر برستی تہین ہم مین سے کسی نے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نجانا کیونکہ اوس سے کچھہ فائدہ نہوتا سوار ہمارے چارونطرف کچھہ فرق سے نرغہ کیے کہڑے تہے تہوڑی عرصے تک تو مین بھی سب صاحبونکی پاس کہڑا رہا مگر پھر مجھے خیال آیا کوئی نکوئی تو سپاہ مین سے جو میرے ہاتھہ کے ملازم رکہوائے ہوئے ہین مجھے بچالینگے اس خیال کے دل مین آتے ہی مین مفسدین کیطرف بھاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ ششش نالہ مجھے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا مین نے فورًا ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیونکے درمیان آکر مجھے بچالیا اس عرصے مین کچھہ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے کمپو مین لیگئے اور وہانسے ایک راجہ کے مکانپر جو متصل تہا مجکو پہونچا یا اور اسمقام پر ہم جنگلو مین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی مگر جب سپاہ مفسد اوس نواحی سے روانہ ہوگئی ہم سب

راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوسکے [illegible] سے اس عرصے مین [illegible] نواب گونڈ
آئے اور ہم بہ جنگلو نمین مخفی ہو بیٹہے تمام اضلاع اودہ مین نہایت خونریزی ہوئی الکہ صاحب جو عنقریب [illegible] وارد لکہنو ہوئے

سکرورہ ضلع اودہ

تاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی یعنی دوم جمعیت پیادہ گشادہ اور اول رسالہ غیر آئین اور نمبر اول فیلڈ
باٹری اسپی تہی باوجود عہد وپیمان خیرخواہی و نمک حلالی کے برگشتہ ہوگئے۔

ایک صاحب یہان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ ونگفیلڈ صاحب کمشنر قسمت جو سکرورہ مین مقیم تہے
سوار ہوکر بمقام گونڈا تشریف لائے اور آکر ہم سبکو کہا کہ یہان تمہارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہان تم بہاگ جاؤ شکر
اوس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اوسوقت میرے حاطے مین اٹھارہ کہار موجود تہے اور یہ تجویز میری دو روز پیشتر
سے کر رکہی تہی کیونکہ مجہے خبر ہو پہنچ گئی تہی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تہی لہذا ہمراہ لینے ایسی چیزون سے جو ضروری
تہین اور جو عرصہ قلیل مہلت چند گہنٹے مین ملے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح تاریخ ۱۰ جون روانہ ہوئے
اور مین نے یہ سمجہکر کہ سوائے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے اس جرگے مین میز
تہا اور میری والدہ اور سارجنٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی دوم اوسکا بہائی اور دو لڑکے اور موج کنن صاحب اور انکے صاحب
کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تہا مگر ہمکو دو گہنٹے ہی بلرام پور مین وارد ہوئے
گذرے تہے کہ سب افسر لوگ بہاگتے ہوئے مقام مذکور مین پہونچے قریب تین روز ہم بلرام پور مین مقیم رہے
کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سواروں کے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکہا تہا خبر ہو پہنچی کہ فوج مفسدین
درپے صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہم سے کہا کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اوسنے ایک چٹہی بنام
کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکہکر تمام عیال دار صاحبون کو اوسکے ہمراہ روانہ کیا چٹہی مذکور مین یہ لکہا کہ جہان تک ممکن ہو ان سبکی
حفاظت کرنا اور ایک اور چٹہی بنام اپنے برادر زن کے جو راجہ باری ضلع گورکہپور ہے لکہکر اون صاحبونکو دی جو مجرد تہے
اوسمین بہی مضمون مصرحہ بالا درج تہا ہم بلرام پور سے روانہ ہونیکو تہے کہ حسبس آرچر صاحب اور جورج آرچر صاحب دونو
مقام بہرائچ سے آئے اور ہمارے ساتہ علاقہ نیپال مین چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہان
قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تہی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے درپے قتل ہوکر آتے ہین
چند روز بعد ہمارے یہان پہونچنے کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دو تواجر صاحب اور موج کنن صاحب اور پیشتر
اندر علاقہ نیپال کے چلے گئے اور میر کرانی دوم اور اوسکا بہائی اور سارجنٹ میجر لیخ مع اپنی میم کے بمقام گورکہپور گئے
اور مین مع اپنے عیال واطفال کے بمقام توہوا اوسوقت تک رہے جب تک گورکہپور مین فساد رہا
اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بہی وہان سے چلے گئے مقام گورکہپور
مین ہم ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے بباعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی
کردیا اب پہر ہمکو حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم چلے جاؤ کیونکہ ہمراہ

فوج گورکہ صاحبان عیالدار کا مقام نابسر تک ساتھ نہین دے سکے بیٹھے اور اوس دن صاحب ڈپٹی اجنٹ مع عیال
وفین نی مع اپنے عیال و اطفال کے اور کوک صاحب اوٹیپین صاحب اور اکسٹائن صاحب معہ عیال و اطفال کے
ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جب وہ سوار ہوا و سیر دریا کر کے مقام ... پر چلین اور روانہ بھی ہوے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ
و مزاحمت کے طے کی اور تمام راستہ اسطرح کا نہ تھا کیونکہ جب ہم ... سے قریب تین میل کے فاصلے پر دولگنج رہا جہان
دریاے گنگ ملتا ہے تو کچھ مفسد کشتیون پر سوار ہو کر ہم پر حملہ آور ہوے مگر ہمارے پاس بھی بہت ہتھیار تھے اور جو
بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ لوہر پور کے رکھے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہم پر گولیان
مارین ہمنے بھی اکثر تین بیس گولیان اونپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے اور باقی راستہ ہمنے بغیر
ہنگامے کے طے کیا شکر اوس خدائے برحق کا ہے جسنے ہمکو ظالم مفسدین سے جو درپے ہمارے قتل کے تھے بچا لیا
کپتان صاحب اور دو نواب صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہونچ گئے مگر میجر کرانی دوم اور اوسکے بھائی اور عیال و اطفال کا
کچھ پتا نہین لگتا کچھ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتھ سے مارے گئے ہون

بریلی

تاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹہ کی اس مقام مین پہونچی اس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر
مشتبہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تہا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورہ بالا کے بھی کوئی علامت
فساد کی ظاہر ہوئی پریڈ و ڈریل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹہ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی
کو لین مین معلوم ہو گئے تہے مگر اونکے طریق اور رویہ مین کچھ فرق نہ آیا تہا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اس
شہر مین آنے شروع ہوے اور ہر روز بکثرت آتے تہے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تہے اونکی بیانات
نے آخرکار تخم عناد کا سپاہیون کے دلون مین بویا ہر چند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیونکو ہر روز فہمائش
کرتے تہے مگر اب معلوم ہوا کہ اونکا کہنا چندان موثر اور بتاثیر نہ تہا اور سپاہی اونکی قول پر اعتبار کم کرتے تہے چونکہ فوج بریلی مین حسب
تفصیل ذیل ہندوستانی تہی یعنی ۱۸ اور ۶۸ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ غیر آئین اور کربی صاحب کی باٹری اور گو کہ سپاہ مذکور سے
کوئی امر بدوضعی کا ظہور مین نہین آیا تہا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب میم صاحبونکو اور بچونکو پہاڑ پر روانہ کر دینا چاہیے اور موافق
قرارداد کے تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام نینی تال کو روانہ ہو گئے اس عرصے مین مفسدین شہر ہاے مختلفہ اکثر لین مین سازش کرنے
لگے بیشتر مقام دہلی سے بہی آئے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب و تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنی شراکت
اور دوستی سرکار کے کرتے تہے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دلمین بہت غالب تہا ہر چند مثال طفلان وہ
ہر ایک چیز معتبر سمجہتے تہے اور فہمائش اور اقوال افسران پر اعتبار نکرتے تہے اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی
کرتی تہی اوردن لوگون سے دریافت حال کرتے تہے جنکو کچھ خبر نہ تہی اور گوکہ اب تک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی
کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تہا تاہم سب پر آشکارا ہو گیا تہا کہ اونکے دلمین کچھ تردد لاحق ہے اکثر آدمی سمجہتے تہے
کہ مقدمہ بگڑ گیا بعضے اپنے دل مین یہ خیال کرتے تہے کہ فساد ہو چکا اور بعضے یہ تصور کرتے تہے کہ اب کچھ اندیشہ نہین اور

جو لوگ گمان بد اپنے دلین رکہتے تہے اونکو اور لوگ ہنستے تہے اور کہتے تہے کہ کچہہ بہی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج مین ہر
روز گمان بد ترقی پکڑتے جاتے تہے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام
شہر کر رہے تہے اور مضبوطی ہر ایک امر کی کرتے تہے کہ اگر اتفاقا کچہہ ضرورت پڑی تو اوسوقت حفظ جان ہو بلاد
یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالہ ہشتم جمع ہو جاوین القصہ ۲۹ تاریخ تک
سب بدستور رہا اور کچہہ فساد ظاہر مین نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشتہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہے یہ خبر
افسران ... کو بہی پہونچی تہی اور ہر ایک منتظر اوس وقت کا تہا ... بامن گذر گیا اور سپاہ نے انکار بغاوت اس خبر کا اظہار
سے کیا اور ہمارا ہمسکو کچہہ خبر نہین کہ کسنے یہ خبر مشتہر کی بعد از ان معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگون نے مشہور کی تہی تاکہ
بد نظمی ہو جاوے اور ... تا لوٹ اور غارتگری کا اور انگریزون کے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اونکو فائدہ حاصل ہو ...
صوبہ دار میجر ۴۰ رجمنٹ کا کپتان ... صاحب کے پاس آیا اور آبدیدہ ہو کر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے بیان کرتا رہا
کہ ہم سب جیسے خیرخواہ اور نمک حلال تہے ویسے ہی ہین اور اب ہم صاحبونکو اور بال بچونکو چہاونی مین دوبارہ بہیجیے تاریخ ۳۰
روز شنبہ کو بہی کوئی امر خلاف دستور وقوع مین نہین آیا اور ہر چند بروز گذشتہ بہی کچہہ نہین ہوا تہا مگر ہر ایک کے دلین بیقین ہو لیا
تہا کہ کچہہ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام معزورین ۵۴ رجمنٹ بکثرت ... مین ...
اور اونہون نے اکثر خبرین متوحش چہاونی مین مشہور کین اونہون نے لوگون کو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آگئی ہے
اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالتے ہین اور سبکو تباہ کرتے ہوے چلے آتے ہین اسی شبکو سپاہیان رخصتی بہی اکثر
شامل رجمنٹ ہوئے اونہون نے اور بہی خبرین بیان کین اور جو اثر ۵۴ رجمنٹ فیروزپور والی کی خبرون نے کیا تہا اوسکو
اونہون نے اور صداقت دی اور اونکی تائید کی ایسی ایسی خبرین متوحش سنکر اس شب تمام سپاہی لین مین آپس مین مشورہ
مین رہے اور کوئی اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تہا اور سب صاحب لوگ
گرجا گہر مین گئے آج یہان جیسا ہو رہا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ سب خیریت ہے
اور یہ بہی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین نقشجات معزولی یعنی اسم شماری سپاہ او حساب تنخواہات سب اسی طرح طیار ہو گئے
چہٹیات رخصت بہی درست ہو کر صحیح ہو لین اور سپاہ نے دغابازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دل مین رکہا تہا کہ کچہہ بہی
علامت اوسکی اتبک ظاہر نہوئی تہی عین بوقت نواخت گیارہ گہنٹہ روز ایک توپ سر ہوئی اوسکے بعد فورا لین مین قتل و شور
مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین مین سے بہاگ کر آئے اور اپنے افسرون کو کہا کہ بہاگ
جاؤ اور ریٹ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کہیل خوب بن گیا تہا مسلح سپاہی دیوانہ وار چارونطرف بہاگتے پہرتے
تہے اور جو سامنے آتا تہا اوسکو گولی مارتے تہے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسرونکو اوسکی خبر بہی نہین پہونچی
تہی کہ اونکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تہی اور گولیان اونپر چلنی شروع ہوگئین بہتیرے اکثر افسر جو آسپاس رہتے تہے بسلامت
لیکر بہاگ سکتے تہے خدا ساز اور اتفاقی سے بچ گئے تہے لفٹنٹ ماوریل صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کو مفسدون
نے گہوڑے سے نیچے اوتار دیا اور اونکا گہوڑا لیگئے بعد از ان اون پر بہتیری گولیان چلین مگر اون کو ایک بہی نہ لگی اور وہ بسلامت

[illegible] لفٹنٹ [illegible] صاحب متعلقہ ۸ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نے نرغہ کر لیا اور چاہتے تہے کہ اونکا گہوڑا چہین کر اونکو
[illegible] ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گہوڑے کو پہندایا اور سپاہ کے اوپر سے پہاند کر بہاگ نکلے اور ہرچند مفسدین
نے بہت سی گولیان چلائین مگر اونکو ایک بہی نہ لگی دو کمپنیان کرنیل کولن ٹروپ صاحب کے بنگلے کو چلین کہ وہان جاکر
[illegible] سب کا کام تمام کرین مگر سواے مایوسی کے اور کچہہ اونکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکے پہونچنے سے
پہلے [illegible] کر چلے گئے تہے کپتان پٹرسن صاحب اور کپتان چپ صاحب اور لفٹنٹ وارڈ صاحب متعلقہ ۸ رجمنٹ قریب
کے رہتے تہے اونکے بنگلے مین اور سپاہ مفسدین مین کوئی سو گز کا فاصلہ تہا اور اونکو جاکر سپاہ نے گہیر لیا مگر اونکے
گہوڑے [illegible] تیار ہو گئے تہے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گہوڑے پر سوار ہو کر ساری پریڈ کے سامنے ہوتے
ہوئے [illegible] جب سپاہ نے باڑ پر باڑ گولیون کی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی بہی کسیکے نہ لگی [illegible]
[illegible] ایک اور [illegible] وقوع مین آیا کہ جس سے قدرت خدا حقیقی نمایان اور آشکارا تہی یعنی ساری پریڈ پر اسطرح بچہی ہوئے
[illegible] توپخانہ کے [illegible] وارد ہوئے تو جتنی توپین موجود تہین سب اونکے اوپر سیدہی تہین اور سب تہین گراب بہری
تہی اور صرف فاصلہ بہی کوئی دو سو گز کا تہا مگر اونکی شان دیکہیے کہ ایک کو بہی انگراب کی گولیون سے آسیب
نہ پہنچا [illegible] صاحب سارجنٹ میجر صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے برگیڈیر بولڈ صاحب
[illegible] ایک گولی [illegible] پر لگی اور صاحب موصوف کو زخم شدید ہوئے تہے مگر گہوڑے سے جدا نہوئے اور مقام
[illegible] چہاونیان تک پہونچے اور وہان وارد ہوتے ہی گہوڑے سے زمین پر گر کر جان بحق ہوئے قریب تین صاحب لوگون
[illegible] لشکری مقام قرار داد پر پہونچے اور ایک گہنٹہ وہان اونہون نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جانبر
[illegible] سلامت بچا ہو تو وہ بہی آکر اونکے شامل ہو جائے ہر ایک مکان چہاونی کا اب شعلہ زن تہا اور آواز تفنگ و توپ منود سپاہ
ظاہر ہوتا [illegible] کشت و خون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ و سوار و پیادہ سرکشی مین متفق ہو گئی تہی پس
اسقدر سپاہ کے سامنے جزوی انگریز جو موجود تہے کیا کر سکتے تہے بلکہ کچہہ ارادہ مقابلہ یا فہمایش بہی دیوانہ پن مین شامل تہا اسواسطے
سب صاحبون نے گہوڑے پہیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوئے کوہ نینی تال بریلی سے ۴۰ میل کے فاصلے پر تہا
اور صاحب لوگ ۴۰ گہنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچہہ خیال نکرکے روان تہے صرف ایک گہنٹہ راستے مین مکث کیا تہا کہ
کچہہ رفع تکان گہوڑون کا ہووے آخر کار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے طے کر کے بسلامت مقام مقصود پر فائز
ہوے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہین کہ سب صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہو گئے تہے کیونکہ راستے مین تمازت
آفتاب بہی بہت تہی اور کہانا بہی اونکو نہین ملا تہا مگر جب وہ مقام ہلدوانی مین جو زیر کوہ واقع تہا پہونچے اور وہان کپتان
رامزی صاحب کمشنر کماؤن اونکو ملے اور صاحب نے اون سب کو خوب اچہا کہانا کہلایا اور تجویز سواری کی کر کے اوسی
شب بمقام نینی تال پہونچا دیا تو کوئی شخص ایسا نہ تہا کہ شکر گذار اور احسان مند خداے تعالی کا نہین تہا اور نہ ہوگا جیسے [illegible]
سے تہے یہان یہ بہی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی اور ۴۲ سوار اپنے نمک پر قائم رہے تہے

اور اونہوں نے جب یہ حال فساد کا دیکھا تو اپنا سب اسباب بنین مین چہوڑ کر ہمراہ اپنے افسرون کے وہ بہی بہاگ نکلے اور
یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ جو صاحبون پر گذرے گی او سکے شریک ہم بہی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نہ کرینگے وہ
صاحب لوگ جنکا پتہ ابتک نہین لگتا خدا جانے اونکا کیا حال ہوا اگر اسمین شک نہین کہ قتل اور خونریزی انگریز بریلی مین ہوئی
ہے اور یہ اگر زیادہ نہین تو کشت و خون و حرکات نازیبا موقعہ مقامات دہلی و میرٹھ سے کم بہی نہین ہوا دشمن جانی
ان مفسدین مین ایک صوبہ دار توپخانہ تہا جسنے اپنے تئین برگیڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تہا اور جہنڈہ سبز استادہ
کرکے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چہاونی کا دیا تہا اور چونکہ اس عرصہ مین شب ہوگئی تہی اوسکے رفیقون نے شب کے
وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرضکہ سمجھو چہاؤنی مین سوا انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہین آتا تہا اگر شہر
بریلی تباہ و برباد ہوگا تو انگریزون کی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہے گا اور یہ یادگار رہے گا کہ اس شہر مین بیرحمی تمام
بیاندازہ نسبت انگریزون کے وقوع مین آئین تہین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزونکے جو گرفتار ہوئے سب
بیرحمی سے مارے گئے تہے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئین شاہ روہیلکھنڈ قرار دیا تہا
اور اسنے چو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کے رہا کرتا تہا کہ صاحبان عالیشان بخوشی و خندہ روئی جو اوسکے ساتھ شامل
ہوگئے تہے اوس سے ملاقات کرین حکم قتل اونہین صاحبون کا صادر کیا اور اوسکے بے حمیت دینداروں نے تعمیل حکم بجا
و دل کیا اور اول اوسکے نجومین بلکہ نیچے اجل مین پہنسنا چاہیے مری مد صاحب جج اور ڈاکٹر صاحب و ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوئی
جنکے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تہا اور اوسنے انعام واسطے اون صاحبونکے مقرر کیا جو فرار ہوگئے تہے اور ایک ہزار روپیہ واسطے
سر صاحب کمشنر کے قرار دیا

ایک دلیل سپاہیونکی دغابازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۳۱ رجمنٹ کے
سپاہ و افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تہا کہ اپنی اپنی میم صاحبون کو اور بچون کو پہاڑ سے
واپس طلب کر لو اور یہ بہی کہا تہا کہ دیکھو سب طرح امن و امان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تہا کہ اگر کچھ بہی فساد
ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نکرینگے تاہم تمام روز کچھ سپاہی
متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تہے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اودہر سے نکلین تو اونکو قتل کرین اور نیز دو کمپنیان تعینات
ہوئی تہین کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جاکر گہیر لین اور ایک کمپنی براہ فتحگڈہ مقرر ہوئی تہی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تہا کہ
افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے ۱۸ رجمنٹ کے مس کوٹ گہر کے گارد نے افسرون پر گولیان سر کین اور افسران سکورز
سر چہار طرف روان اور گریزان تہے اور اوس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لمحہ پیشتر نواخت کیا جو کہ اوسکے ایک
افسر کو سلامی دی تہی اوسی سنتری نے اوسی افسر کو بعد سر ہونے توپ الارم بنشاہ کر گولی ماری غارتگری اور قتل سپاہ
کی عین خواہش معلوم ہوئی تہی اور یہ وہ آدمی ہین جنکی ہمنے پرورش کی تہی اور جو ہم دل ہندو اور دلاور سپاہی
کہلاتے تہے

اون غریب بیکسون کا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی و لشکری و کرانی اور دوسیم اور بیکری تہے جو ہر ناول

بریلی سے بھاگ کر اوس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازان گرفتار ہوکر بادشاہ نوکے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے
یہ امر بھی یعنی اون سبکا گرفتار ہوکر آنا اور بحکم شاہ نو قتل ہونا راست اور صحیح ہے

صوبہ دار توپخانہ بریلی نے اپنے تئین سپہ سالار قرار دیا اور برگیڈیر سب بولڈ صاحب کی گاڑی مین سوار
ہوکر بشان و شوکت معہ سپاہیان کثیر پھرا کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بگی و گاڑی و دیگر سواریوں مین جو صاحب لوگ
بھیجوں بیچ گئی تھی سوار ہوکر پھرتے ہین سرغنہ مفسدین بمقام مذا نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اوسکے ہاتھ لگا پھانسی پر
چڑھا دیا اور باقیماندہ کی گرفتاری وغیرہ کی واسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خونخوار اور حرامزادہ معلوم
ہوا اور امید ہے کہ یہ شخص معہ دیگر مفسدین کی جلدی کیفر کردار کو پہونچیگا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے مین بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا از جانب افسران
فوج دہلی بنام افسران رسالہ مقیم بریلی و مرادآباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر کھانا وہان
کھاؤ تو پانی یہان آکر ہو ناکیونکہ یہان انگریزون سے لڑائی شروع ہوگی ہے اور ہرچند بفضل الٰہی یہان فوج بہت جمع
ہے مگر تاہم درصورتیکہ تمکو ایک ہی شکست ہوئی تو انگریزون کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا پر ضروری ہے
کہ شاہنشاہ فیض بخش و فیضرسان شاہ دہلی انعامات و علاقجات جلیل خیر خواہونکو بخشین گے ہم تمہارے انتظار مین ہمہ تن
چشم بنگئے ہین اور ہوچون گوش روزہ دار براللہ اکبر ست ہو ہے ہین ہمارے گوش مشتاق تمہاری الوداع کی آواز کے
ہین اور ہماری آنکھین مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہین اب یہ بھی تمکو مناسب ہے کہ اس طلب کو بہت
ضروری تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دولتخانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفصلہ الذیل ہنگامہ بریلی مین مقتول ہوئے روبرت سن صاحب جج ایک صاحب شن جج ڈاکٹر
ہے صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور بج صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس برو صاحب مہتمم جیلخانہ ان سب
صاحبونکو مردمان شہری نے قتل کیا اور انسائین ٹکر صاحب اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ
کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور اسپنل صاحب کو معہ اونکی والدہ اور میم اور دو بچونکے اور لارنس صاحب کو معہ اونکی
عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور فیلن صاحب اور بیل صاحب اور ایلون صاحب معہ عیال و اطفال کو مسلمانان شہر
قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن پیلی بہیت اور پرایر صاحب اور سارجنٹ مارڈی صاحب معہ عیال و
اطفال اور بارڈی سپاہی گورہ ۳۲۵ رجمنٹ شاہی مفرور ہوگئے

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوئے کہ سوائے تائید ربانی و افضال سبحانی کسیطرح اونکا
بچ جان رہونا ممکن تھا چنانچہ اونمین سے ایک صاحب کا حال چٹھی مندرجہ ذیل مین ثبت ہے اوس سے واضح ہوگا
کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والڈن صاحب نے اوٹھائین طاقت بشری سے باہر تھین

احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر مین مشہور ہوگیا تھا اور اقوام پٹھان و
گوجر و بنجارہ و کنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و آتش زنی و قتل بیکسان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہوگئے تھے

پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بہاگ کر جاسے ہے کہ ان غارتگرون سے جان سلامت رہے تو امکان بشری سے باہر تہا مگر
ایساہی احوال سارجنٹ والدن صاحب کی چٹہی سے ہے جسکا مضمون ذیل مین درج ہے واضح ہوتا ہے کہ یہ سارجنٹ
صاحب اور سارجنٹ سیٹہل صاحب دونو دلیر و قوی تہے بلکہ سیٹہل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہے ان دونون نے گہوڑونکو
طیار ہونیکا حکم دیا اور طیار بہی کروائے مگر لگام کسیکی بہی نہ تہی مفسد لیکر بہاگ گئے [illegible] دونو صاحبون نے تجویز کی [illegible]
اور رسّے بجاے لگام کے گہوڑونکے منہہ مین دیکر سوار ہون جب تک یہ تلاش [illegible] تہے کہ [illegible] اونکے نزدیک
آکر پڑنے لگین اور توپین بہی سیدہی ہوئین اونکے قدیم دوستون نے یعنی بعضے گولندازان نے یہ کہا کہ اگر یہان سے نہ
بہاگوگے ہو تو گولہ تمہارے پاس آتا ہے ناچار ہوکر اونہون نے ارادہ پیادہ روی کا کیا او شمشیر او طمنچے ساتہ لیکر بایں ارادہ
روانہ ہوئے کہ کوہ نینی تال پر چلے جاوین کیونکہ اونکے عیال و اطفال سب وہان [illegible] دونو صاحب اسقدر دور
نکل گئے کہ فوج مفسد کا وہان اندیشہ نہ تہا یہان تمام چہاونی شعلہ [illegible] کئی میل تک میدان اوس سے روشن ہو گیا تہا
اور کئی دیہات اور انبارگاہ جو وہان تہے سب مین آگ لگ گئی تہی اور یہ شعلہ اور عمل مفسدین کا جو شہر بریلی اور دیہات مین پہیل
گیا تہا اور ان دونو صاحبونکی تنہائی اور بیکسی یہان تک تہی کہ کہانا پاس تہا نہ کچہہ پینے کو موجود تہا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تہا کہ
جس سے اعانت چاہین ان خیالات سے ان دونون صاحبونکا دل پراگندہ ہوتا تہا مگر چونکہ شب ماہ تہی اسواسطے یہ دونو
صاحب چار و ناچار آگے قدم زن ہوئے اور دل چاہتے تہے کہ کوئی مفرورین مین سے اونکو ملجاوے یا کسیکی خبر
ملے اور اگر کچہہ اور نہین تو پانی تو کہین ملے کہ بیقراری عطش سے نجات پاوین اونکو ہرچند راہ مین کئی کوئے ملے مگر اونکے
پاس کوئی شے نہ تہی کہ جسکے ذریعے سے پانی کہینچکر پیتے بلکہ اونکے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے اونکی تشنگی
اور دوبالا ہوتی تہی مگر ناچار آگے کو قدم زن تہے اور یہ دلمین سوچتے تہے کہ مقام پہاڑی پر پہونچکر سب اندیشون سے
بری ہوجاوینگے بلکہ وہان پولیس سرکاری ہے وہ اونکی کچہہ مدد بہی کرینگے آخر کار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونو صاحب مقام پہاڑی کے
قریب وارد ہوئے اور اوسکے باہر ایک نالہ گندہ پانیکا جاری تہا مگر اسوقت مین وہ بہی غنیمت سمجہکر دونون صاحبون نے اوس
مین سے خوب پانی پیا اور آتش تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے مین چند گانون والے اپنی مویشی لیکر باہر آتے تہے اونہون نے
جو ان دونون صاحبون کو دیکہا تو نہایت خوش ہوئے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گانون والے باہر آئے اور ان دونون صاحبون
کو گہیر کر کہنے لگے کہ ہتہیار دیدو نہین تو جو کچہہ ہتہیار رکہنے کا نتیجہ ہوگا وہ تم دیکہہ لوگے دونو صاحبون نے آپسمین صلاح کی اور چونکہ اونہون
نے یہہ بہی دیکہا کہ گانون والے اکثر مسلح با سلحہ بیگانہ تہے اونہون نے یہی مصلحت سمجہی کہ دیدینا مناسب ہے بعد ازین اونہون
نے گانون والون سے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہوکر ہمکو دوسری تہانی
تک پہونچا دو یہ امر گانون والون نے مان لیا مگر بعد از لینے پستولونکے کہا کہ تلوار بہی دیدو اب ان دونو صاحبون
نے سوچا کہ تلوارین بہی جاتی ہین اب بالکل مایوس ہوگئے مگر چونکہ کچہہ چارہ نہ تہا والدن صاحب نے تلوار بہی پہینک دی مگر سیٹہل
صاحب نے صرف میان تلوار نمبردار دیہہ کے سامنے پہینک دیا اور شمشیر لیکر مثال شیر نر ان مین گہس گیا اور پانچ
چہہ گانون والون کو خستہ و مجروح کیا اس عرصہ مین والدن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچہی کا سینے پر ایسا لگا

گردہ شال ... زمین پر گر گئے اور سینٹیل صاحب بھی کہ جو ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہو کر گر گئے
ایک ہالو ... بانی لیتا اور ناکامی ... سے وہ یہان پر ہونے سے بعد ازاں اس واقعہ کے گانون والونکو نہایت مایوسی ہوئی
... ونکا ... کوئی شے قیمتی نہی اور جو اسے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے اونکے کارآمد نہ تھی الغرض گانون
والون نے ان دونون لاشونکو کھینچکر اوس نالے کے پاس ڈال دیا جہان ان دونو سپاہیون نے پانی پیا تھا اور جب والدن
صاحب نے جنمین کچھ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سنا تھا کہ گانون والے اونکو نالے مین ڈال دینگے اونکے دلمین نہایت
ہول اٹھا ... اونکو شناوری نہین آتی تھی مگر تاہم اونہون نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نکی اور جب اونکو کنارے پر
ڈالدیا تو اونکو اس طرفسے بھی اطمینان ہوا گانون والے اون دونون کو وہان ڈالکر بجوشی تمام واپس گانون مین آئے سیاران کتاب
ہذا کو کچھ تعجب یہ سنکر ہونا چاہیے کہ سرغنہ اس ہنگامے کے مثل دیگر ہنگامہ ہمارے ہی اہل پولس تھے اب راقم اون ہی جوان
... کا احوال والدن صاحب کو چھوڑتا ہے کہ جب وہ کئی گھنٹے کے بعد ہوش مین آئے تو اونپر کیا گذرتا ہوگا حال اونکا
... حرکت ایکجنبش بھی نکی جاتی تھی اور تشنگی و سیلان خونسے جان ہلاکت کو پہونچی تھی اونکے ایک زخم نہایت
عمیق زانو پر لگا تھا اور اونکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوئے تھے جنکے درد کے باعث اونکو اور بھی تکلیف تھی اور تمازت
آفتاب بھی بدرجہ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کرکے اور کسیطرح اپنکو جمع کرکے لاش سینٹیل صاحب تک بعد دقت
اپنے تئین پہونچایا مگر دیکھا وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گئے اور اسکی
پانی فراونکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب اونکو اسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اوٹھکر جنگل مین جو متصل تھا چلے گئے اور
دلمین سوچا کہ لقمۂ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم شیر کے پنجے مین پہنسنے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے
کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوئے اور کئی بار اونکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چھین لیگئے اور چھوٹے بڑے سب
اونکو ہنستے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہانسے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دور چلے جاتے تھے تو دوسرا
اونکو پھر بلا لیتا تھا اور جب وہ نزدیک آتے تھے تو اونکو دیکھکر ہنس دیتا تھا اور لڑکے اونکو پتھر مارتے تھے اور برا کہتے تھے کوئی
اونکو پانی تک بھی پینے کو نہین دیتا تھا اور لاکھ لجاجت اور سماجت اونکی اون بیرحمونکو رحم نہین لاتی تھی وہ شخص جسنے اس مصیبت
کا سفر کیا ہوگا کہ ماہ جون گرم ریگ پر چلا ہو اور اونکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۲۸ گھنٹے تک اس شدت گرما مین اور ایسی تکالیف
مین اوسکو پانی بھی نہ ملا ہوگا وہ سارجنٹ والدن صاحب کے حال پر اختلال پر خیال کر سکتا ہے سوائے اسکے
سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خون زخم سے کمزور ہو کر گر پڑتے تھے اور جانسے ہاتھ دہوتے تھے
ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتھی بمقام ہلدوانی سے واپس آتے ہوئے اونکو ملا اور اونہون نے مہاوت
سے کہا کہ سوار کروا کر اونکو لیچلو وہے مگر اس کمبخت نے بھی نمانا اور صاحب کو اوسی حال مین چھوڑکر آپ اپنی راہ لی اس
عرصے مین بمقام نینی تال خبر پہونچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتھی وہان سے روانہ ہوا
اور اوسنے والدن صاحب کو سوار کرکے بمقام ہلدوانی پہونچادیا اس مقام پر اونکو کچھ کہانا ملا اور اس خیالسے
کہ اب بمقام نینی تال پہونچکر ہم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبرگیران رہے گی سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت ہوئی

کہ گویا آپ رفتہ پہر پہونچا یا مقام ہلدوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر بیٹ کر تا بمقام نینی تال آگئے او ر یہان تو جہ ڈاکٹر
بویل صاحب سے اب اونکو بہت آرام ہے

الہ آباد

تاریخ ۶ ماہ جون مقام الہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از وقوع قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز کیا
ہندوستانی سب کے دلونمین نہایت خوف پیدا ہوا تہا اور اکثر انگریز اور یوریشین لوگ قلعے مین جا کر پناہ گیر ہوئے تہے گو چند روز
بعد اوسکے وہ سب پہر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانونمین جاگزین ہوگئے تہے ایکروز قبل از برپا ہونے فساد یعنی
تاریخ ۵ ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تہی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تہا مگر توپخانہ گورہ نے
مفسدین مین سے ایک ایک کو اوڑا دیا تہا ایسی ایسی خبرین جو بنارس او ر دیگر مقامات سے آئین تہین اونسے انگریزان الہ آباد
کو اس امر کا خیال ہوگیا تہا کہ کچہ تدابیر واسطے حفاظت جانکے بہت ضرور ہے مگر اونکو ہرگز یہ گمان نہ تہا کہ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ
چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تہی کہ ہمکو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کرو اور اونکو یہ بہی خیال تہا کہ در حالت
قول و قسم کے جو بہت پر رجمنٹ مذکور نے کیے تہے وہ کبہی مصدر ایسے حرکات ناشایستہ و بیحیائی کے ہونگے اور بہی
خیال سے اونکو یہ توقع تہی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اوپر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ اونکی محافظ جان رہیگی
اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جابجا گرد اس شہر کے قایم کیے گیے تہے
ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الہ آباد مین ایک دستہ سپاہ جسمین بدل
اور توپخانہ تہا واسطے حفاظت راج گہاٹ کے تعینات کیا گیا تہا اونکی افسری مین ایک صاحب تہے اور اونکو سامان جنگ
بہی دیا گیا تہا اور دو توپین اونکے ساتہ دی گئین تہین مشہور یہ ہے کہ ان بے ایمان فراموش حرام زادون نے اول فساد
شروع کیا تہا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تہا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بہیجدو اور حسب الحکم
صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اونہون نے ماننا نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ
اور سامان کے بہت پر لیجانے کا ہے اور وہان اور سپاہ سے ملکر اپنے ذاتی کے کام مین ہم اوسکو صرف کرینگے
اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کرکے الوپی باغ مین آگئے جہان رسالہ سواران مقیم تہا کپتان الکزینڈر صاحب نے
جب شور و غل آمد سپاہ مفسد کا سنا اونہون نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیار ہونیکا حکم دیا سواران رسالہ نے اونکے
حکم کی تعمیل نوکری یعنی وردی وغیرہ پہن کر ہتہیار باندہے اور سوار ہوئے مگر جب صاحب ممدوح نے اونکو حکم سرکوبی اسلحہ انتشار
بار کا کیا تو اونہون نے اپنے طپانچے سب یا دہوائی چہوڑ دیے تا کہ کسیکو سپاہ مفسدین مین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور
قریب رسالے کے پہونچے تو کچہ اشارات آپس مین ہوگئے اور رسالہ بہی جاکر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اونکے شامل ہوگیا
سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت رسالے کے واسطے سوار ونکو یہی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اونہون نے ایسا ہی
کیا اور اس ظالمانہ طرح کپتان الکزینڈر صاحب کو جو افسرونمین نہایت لایق اور شجاع تہے قتل کیا بعد ازان قتل کرنی
کپتان صاحب کے مفسدین سپاہ روانہ ہوئے ونکو جنکو وہ گہاٹ سے دست و پا بستہ ساتہ لائے تہا اسی مقام پر قتل کیا

اور اسطرح سب متفق ہوکر بجانب لین رجمنٹ روانہ ہوے راہ مین جو کوئی ملتا تہا خواہ انگریز یا ہندوستانی اوسکو قتل کرتے
چلتے تہے اور جب وہ میدان پریڈ پر پہونچے تو بیوگل بجا اب ٹہیک نو گہنٹے شب کے بجے تہے اور ہم ایک باغ مین
جو متصل میرے مکان کے تہا گنجفہ کہیل رہے تہے کہ اس عرصے مین ایک سوار اردلی جیمز صاحب کمشنر نے آکر خبر
اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چہاونی اور دیگر مقامات پر تعینات تہی سب آکر میدان پریڈ
پر جمع ہوئی مگر افسرین مین سے کوئی تو مس کوٹ مین تہا اور کوئی اپنے مکان مین اور اون مین سے کسیکو شبہہ بہی اس
امر کا نہ تہا کہ اونکی سپاہ موجودہ الہ آباد کسی طرح کا فساد برپا کریگی اس عرصہ مین جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے
سپاہ کی لین کی طرف اس خیال سے بہاگے کہ اونکی افسری مین دشمنونکا مقابلہ کرین اور اس جلدی اور سرعت سے
گئے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا ان افسرونکو اس حالت مین دیکہکر سپاہ
بہت خوش ہوئی گویا اونکا مدعا بر آیا اور ایک مرتبہ ایسی بار گولیونکی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تہے سب کے سب
جان بحق ہوگئے اسی عرصے مین کپتان برچ صاحب اجیٹن قلعہ او کپتان انیس صاحب متعلقہ [illegible] جو دونو ایک مکان مین
رہتے تہے شور وغل اور آواز بیوگل سنکر باہر مکان کے آئے اور سپاہ پہرہ والے سے جو اونکے مکان کے
روبرو تہا دریافت کیا کہ یہ شور وغوغا کیا ہے سپاہیون نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونو صاحبون کے دل مین
خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والے سے کہا کہ دو سپاہی
ہمارے ساتھ تا بکچہری کلکٹری کہ وہان خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوے اور اونکے ساتھ چلے
جب قریب خزانے کے پہونچے تو اونہون نے چاہا کہ دونو صاحبونکو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان
ممدوحین نے جو ہمراہ تہا دونو صاحبونکو خبر کر دی اور اونہون نے اپنے گہوڑے اولٹے پہیرے در باب ان دونو صاحبون
کے ایک روایت تو یہہ ہے کہ ان دونون نے ارادہ جانے قلعے کا براہ باغ فتحپور کیا تہا مگر جب راستے مین شہر والون نے
اونکو گہیرا تو وہ بجانب پاپا مئو روانہ ہوئے اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ اونہون نے ایک کشتی پکڑی تہی اور ایک صاحب تو اوس پر
سوار ہو گئے تہے اور دوسرے سوار ہونیکو تہے کہ سپاہ نے گولیون سے اون دونو کا کام کیا تمام القصہ بعد
ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچا کر رام چندر جی کی جے بولی اور چند اونمین کے بجانب جیلخانہ
روانہ ہوے وہان اونہون نے ڈہائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تہے بلکہ بدخلائق اونکو کہنا چاہیے رہا کیا
اونکی رہائی نے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اونکی زنجیرون کی آواز کئی گہنٹے تک شہر مین
آتی تہی تمام قیدی متفق ہوکر بجانب مساکن صاحبان روانہ ہوئے اور تمام بنگلون کو جلا دیا اول اونہون نے اور سپاہ
مفسد نے بنگلہ اجیٹن صاحب رجمنٹ کو جو متصل اور قریب لین چہاونی کے تہا جلا یا بعد ازان برل صاحب
کی کوٹہی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بہ ڈاک خانہ پہونچے اور [illegible] صاحب کے بنگلے کو اور کپتان
بیج صاحب کی کوٹہی کو جو نہایت آراستہ تہی اور اسمبلی ہوس کو اور بنگلہ ہاے میجر ہوس صاحب اور
میم ہملٹن صاحب اور پامر صاحب کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا بعد از جلانے بنگلہ ہاے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب

قیدی گرد نواح مین پہیل گئے بعضے تو اپنے گہرون کی طرف بہاگ گئے اور کچہہ سپاہ مفسد نے اسباب مفروقہ کی باربرداری کے
واسطے گرفتار کیے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ ماہ مذکور
سب سپاہ میدان پریڈ جمع ہوئی اور سب کی یہہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانہ کو جو تعداد مین تیئیس لاکہہ روپیہ تہا آپس مین تقسیم
کرلین گویا امر قرارداد سابق سے خلاف تہا کیونکہ اول یہہ مشورہ ہوا تہا کہ سب خزانہ لیکر روبرو شاہ دہلی کے رکہین گے
اور خود بجا آوری احکام شاہ مین مصروف رہین گے مگر طمع نے سب صلاح پہیر دے اور جتنے مشورے تہے
سب پر طمع غالب آئی اور بترتیب نواخت دو گہنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کہلے اور کسی سپاہی نے
تین توڑے اور کسی نے چار توڑے روپے کے اوٹہائے فی توڑا ہزار روپیے کا تہا جب وہ سب اوٹہا چکے
اور زیادہ اوٹہانے کی طاقت کسی مین نرہی تب اونہون قیدیون اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقیماندہ روپیہ
وہ آپس مین تقسیم کرلین

فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام اب تک بخوبی صحت کو نہین پہونچا مگر نامزد
بمولوی صاحب تہا جہنڈہ سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرکے اکثر بدمعاشونکو جمع کیا مشہور یہہ ہے کہ یہہ شخص گویی مولوی
مکتب مین پڑہاتا تہا لیکن جب ان احسان فراموش و محسن کش سپاہ نے بلوہ عام کیا اور سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود نہ تہی تو اسنے
بہی بخلاف سرکار علم بلند ابرار سرکشی اوٹہایا تہا اوسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تہی مگر یہہ دو امر ظاہر ہے ایک تو یہہ کہ اتفاق مسلمانون
مین جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہہ کہ مسلمان انگریزونکو کلیۃً ناپسند کرتے مین کیونکہ جسوقت مسلمانون نے
سنا کہ ایک مولوی کہڑا ہوا ہے صدہا ہر روز آکر جمع ہوتے تہے اور غرض سب کی یہہ تہی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزون کو
بیخ و بن سے نیست و نابود کردین

مولوی مذکور کا اجلاس اوس باغ مین ہوا کرتا تہا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چہاونی کے واقع ہے اور مشہور
بنام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغمین اوسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز مین اوقات
بسر کرتا تہا اور اکثر باعلان بلند کہتا تہا کہ اے مجاہدین قلعہ پر جاؤ کہ فرنگی اب نابود ہین اور قرآن سے فال نیک واعلان اس
امر کا نکلتا ہے اور کئی مرتبہ اوسکی ہدایت سے مسلمان جو اوسکی پیرو تہے صف بستہ بجانب قلعہ آتے تہے مگر توپون
کو دیکہکر جو فصیل قلعہ پر چڑہی تہین واپس آتے تہے اور راہ مین رعیت کی کم بختی لاتی تہی اسیطرح کئی مرتبہ وہ قلعے پر آئے
مگر مایوس ہوکر واپس گئے اور کبہی گولے کے نزدیک نہ آئے دور ہی دور سے توپونکو دیکہکر ہٹ جاتے تہے

بتاریخ ۱۴ صاحبان قلعہ نے کچہہ سپاہ سکہ بسرکردگی ایک افسر انگریزی کے واسطے سزادہی مفسدین کے باہر
قلعہ کے بہیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بکثرت تہا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تہا وہ قلعے مین واپس چلے گئے اس
ہٹ جانے نے مولوی اور اوسکے رفیقونکا اور بہی دل بڑہایا اور مولوی اب یہہ کہتا تہا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکہو
بمدد ایزدی اب انگریزونکو نکال دیتے ہین اور سوائے اسکے جب اونہون نے دیکہا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اوسنے کسیکا
نقصان نکیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو اونہون نے یہہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتو آپ انگریزان کو بیکار کر دیا ہے مگر یہہ خیالات اونکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور ایک گروہ کثیر بایدہ گان سکہ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اوسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا بسواری جہاز دخانی براہ دریائے جمن روانہ کیا گیا اور ان دونو فوجون نے وہان جا کر خوب قتل عام کیا اور مسلمانونکو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولویصاحب مع اپنے کثاب کے فرار ہوئے اسطرح چندروزہ حکومت مولویصاحب کی ختم ہوئی ایسا حیرہ شخص کبھی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہین ہوا ہو اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولویصاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودہ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب وجوار مین مشتہر کیے تھے اور وہ دونو ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوئے چنانچہ اونکی نقل ہی ذیل مین واسطے اگہی ناظرین کتاب ہذا کی درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم
ہے جو قرآن و احادیث مین ذکر جہاد
جسکے پیرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد
ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لے
زر ہی جو خرچ کیا او لگائی تلوار
جو نہ خود جاوے لڑائی مین خرچ کچہہ مال
مدت العمر کی شستی ہین گناہ شہدا
حق تعالی کو مجاہد وہ بہت بھاتے ہین
مال و اولاد کی اور گہر کی محبت چھوڑو
دین اسلام بہت سست ہوا جاتا ہی
زور شمشیر سے تھا لبدنا اسلام مدام
ابتو غیرت کرو نامرد یکو چھوڑو یارو
ہر مسلمان پریشان بغیر از اسباب

یہہ رسالہ ہی جہادیہ کہ لکہتا ہی قلم
ہم بیان کرتے مین تھوڑا سا اسی کے لوگو
وہ جہنم سے بچانا ہے وہ ہی آزاد
باغ فردوس ہے تلوارونکی سایہ کے تلے
پھر تو دیویگا خدا اوسکی عوض سات ہزار
اوسے دیویگا خدا بیشتر از گرد بال
کیون نہ تو جنگ مین کچھ آئی ہین پھر بجا
مثل دیوار جو صف باندہ کے جم جاتے ہین
راہ مولا مین خوشی ہو کے شتابی دوڑو
غلبہ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے
سستی اگلی جو کبھی کرتے تو ہوتا کنام
ٹلو چل حق کے امام اپنے سے کافر مارو
لشکر سب تو زدیا ای سیری دیار باب
بات ہم کام کی کہتی ہین سنو ای یارو

واسطے دین کے لڑنا نہ پئی طمع بلاد
فرض ہے تمپہ مسلمانو جہاد کفار
جو مسلمان رہ حق مین لڑے الحظہ بھر
دلسی اس راہ مین پیسا کوئی دیویگا اگر
جو کہ مال اپنے سے غازیکو بنا دے اسباب
جو مسلمین ہوئے تکری نہین مرتے ہین
فتنہ قبر و غم صور و قیام محشر
ای مسلمانو سنی تمنی جو خوبی جہاد
گہر ہی بیٹھو گہر بار مین پہر آؤ گے
بیٹھو لوگ اسطرح جو کرو نہ جہاد
کب تلک گہر مین پڑے جو تیان جٹکاؤ گے
بارہ سو برس کی بعد آئی یہ دولت آگے
یعنی اسباب لڑائی کا جو کچہہ تہا درکار
وقت آیا ہی کہ تلوار کو بڑھ بڑھ مارو

اہل اسلام سے شرع مین کہتی ہین جہاد
اوسکا سامان کرے جلد اگر ہو دیندار
روز غلط بین ہوگیا واجب اوسپر
سات سو اوسکو خدا دیویگا دو محشر
اوسکو بھی مثل مجاہد کی خدا دیگا ثواب
بلکہ وہ تیری ہین جنت مین خوشی کرتے ہین
ایسی صد ہو نہ شہید انکو نہین ہی کچھہ ڈر
چلو اب ایک سطرف مت کرو گہر بار کی یاد
اور گہر بار تو جنت کو چلے جاوگے
ہند پھر کسطرح اسلام سے ہوتا آباد
اپنی سستی کا بڑا افسوس بہت پاؤ گے
حیف اس دولت بیدار و ہوش جاگے
سب ہتہیار تمہین اور کیا پہر درکار

تمام شد

اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلوٰۃ علی نبیہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ تابعین بوارالہم وجمیع متبعی الدین شریعت الاعظم بعد
حمد وصلوٰۃ کے واسطے رفع حجت بروز قیامت وتبلیغ احکام شریعت کہ طریقۂ سنت ہے خادم الطلبۃ واحقر الفقرا الی اللہ وار
رحمت رب غنی محمد لیاقت علی الٰہ آبادی چند باتین ضروری فرمان واجب الاذعان یعنی قرآن مجید فرقان حمید اور ارشاد فیض بنیاد
برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت وتحقیق کرکے مسلمان باایمان کو سناتا ہے کہ جو بدعات ظلم و
فساد ساری سلطنت ہندوستان مین خصوص ضلع الٰہ آباد مین کفرہ فجرہ نصارا کا علی العموم اور ہر ایک مومنین متبع اسلام
کرام کے از قبیل غارتگری وآتش زدگی وقتل وپھانسی وکندیدگی مکان وچھاپہ زنی وخونریزی علما ومشائخان واحراق کلام اللہ واحادیث
وکتب فقہ وغیرہ ہو رہا ہے اظہر من الشمس ہے اس صورت مین ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد ہو جاوین
بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفۃ وحرفتی الجہاد واسطے ہر نبی کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے اور پیشہ میرا
جہاد ہے فائدہ بیشک جسنے کہ پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل وخوار اور فقر وفاقہ مین گرفتار رہا وانقطاب بموجب ان الجنۃ تحت
ظلال السیوف فائدہ اخروی پاوینگے اور درجہ شہادت کا جسمین زندگی ہمیشگی ہے اور نعما جنت اور ازواج حوران بہشت پاوینگے
اور کسیطرحکا شک وخطرہ بیدلین نہ لاوین اور جان ومال سے اور بکثرت سوار وراس صائب وہتیار وغیرہ سے جہان تک ممکن ہو
شرکت بجالاوین ایسا نکرین کہ اوقات سعید واوان حمید مین شرکت سے محروم رہین اور پچتاوین اور جو شخص کہ اس مقدمے
مین پیشوائی کرے اوسیکو اپنا امام سمجھکر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا اوسکی تابعداری کرین کیونکہ قرآن مجید و
فرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہے ظاہر ہے کہ سورہ توبہ مین جابجا ارشاد ہے اور احباب سے امید ہے کہ
انتظار رعامہ وپیام نام بنام جداگانہ نکرین صرف اس اعلام کو کافی ووافی بوجھکر ہر صاحب اپنے ملاقاتی واحباب
سے ارشاد کردین اور جہاد مین بڑا سامان یہ ہے کہ بندے توکل بخدا کرین اور امداد جانب خالق کون ومکان
سے ہو سو امداد غیبی صریح ظاہر وباہر کہ مسلمانان ہندوستان کے سبب بے استطاعتی زر وعدم موجودگی
گولہ باروت وتوپ ولشکر مجبور وناتوان ہو رہے تھے سو اوس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باطنا
قوی وتوانا کیا ہے ویسا ہی ظاہرا ہی سب سامان واسطے تسکین خاطر فاتر ضعفا مسکینان اور امداد دین متین کے اوپر
کفار نابکار بتصاریف اطوار سے بلا سبب وکوشش ہم لوگون کے دلادیا چنانچہ لشکر سوار وپیادہ وتوپ وگولہ باروت
وزر کثیر خصوصا قطعہ شقہ عطیہ حضرت فرمانروای کشور ہند ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وعموما اردو
عساکر والتواب وبیگم صاحبہ جناب برجیس قدر ادام اللہ حشمتہم والی لکھنو سے اور ہمراہی تمام راجگان تلوہ لکھنو وراجگان قرب
جوار الٰہ آباد وغیرہ اور اتفاق واتحاد سارے ہندوستان مین باوصف ہونے اختلاف اقوام ومذاہب کے سو یہ سب
دلائل کامل وبراہین مدلل کمربندی اور اندفاع اس قوم نصارا طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان
اس خبر فرحت اثر کو سنے وہ فورا مستعد ہوکر کمر ہمت جہاد باندھین اور تا شہر الٰہ آباد تشریف لاوین اور قلعہ بند کفار نابکار کو

قلع قمع کرکے بزور تیغ بیدریغ اپنی کی خاک مین ملادین اور باقیماندو نکو اس ملک سے بھگادین بعہد باطمینان حکومت عدالت
اسلام فرماوین اب بسبب خوف طوالت کے تمام کرکے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومہ بالا مع ترجمہ ہندی
درج ہے

قال اللہ تبارک وتعالی فی سورۃ التوبہ الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ
فرمایا خدائی پاک وبرتر نے سورہ توبہ مین جو یقین لائے اور گھر چھوڑا اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس

اولئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایھا الذین
اور وہ ہی پہنچے اپنی مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اپنی طرف سے مہربانی کی اور باغونکی اور رضامندی کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین مدام اللہ کے

امنوا لاتتخذوا اباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون قل ان کان اباءکم
پاس بڑا ثواب ہے ای ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپونکو اور بھائیونکو رفیق اگر وہ عزیز رکھین کفر ایمانسے اور تم مین اونکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار تو کہ اگر تمہارے باپ

وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ
اور بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونیسے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے

ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین یا ایھا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا
اور اوسکے رسول سے اور لڑنیسے اوسکی راہ مین تو راہ دیکھو جبتک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگونکو ای ایمان والون کیا ہوا ہے تمکو جب کہئے تمکو چلو

فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم
اللہ کی راہ مین وہین ہین ٹہر گئے کیا ریجھے دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑکر سو کچھہ نہین دنیا کا نفع آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے تمکو دیگا دکھ

عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم
مار اور بدل لاویگا اور لوگ تمہارے سوا اور کچھ نہ بگاڑو گے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے

فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون قال اللہ تعالی وتبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون
اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تمکو سمجھ ہے فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف مین اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین قطار باندہ کر

فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ
جیسی دیوار مین سیسہ پلای ای ایمان والو بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکھہ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر

وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا
اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر سمجھہ رکھتے ہو بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغونمین

الانھار ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین
جنکے نیچے ستھری نہرین اور ستھرے گھر رہنے بستی کی باغونمین یہی ہے مراد ملنی اور ایک چیز دوسری کہ جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والونکو

ایک وقائع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام الہ آباد مین چند عرصہ تک نہایت
اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تہا کہ باشندگان شہر بلوہ پردازی کرین گے

مگر افسران ۶ رجمنٹ کو اپنی سپاہ کیطرف سے بالکل اطمینان تھے تباریخ ۴ ماہ جون ایک حکم برگیڈیر صاحب مقیم کانپور
کا آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہیی اور حتی المقدور مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے
علاقہ نہین رکھتے تھے اونکو بھی ہتہیار دیے گئے اور اونکا گروہ ملیشیا کہلاتے تھے اور اونکو بھی حکم ہوا کہ قلعے مین
جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کارپرداز ہون اس مقام مین قریب تیس انولیڈ سپاہی یعنی جنگ گاہ مین کسطرح
معذور ہوگئے تھے موجود تھے اور کچھ گمریٹ اور سگزین کے سپاہی تھے غرضکہ سب قریب سو جوان کے
تھے اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکھون کے پہرے مین تھے تباریخ ۵ ماہ جون خبر قتل اور
ہنگامہ پردازی مقام بنارس کے یہان آئی اور تباریخ ۶ ماہ مذکور قریب نواخت ۹ گھنٹہ شب بیوگل اطلاعی بجا اور آواز
توپونکی چلنے کی اوس جانب سے جدہر دو توپین زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب ہمراہی دس کمپنی ہای ۶ رجمنٹ واسطے
حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ والون کو یقین
ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد
کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے اونکے حکم کو کچھ نمانا اور
توپونکو اپنے قبضے مین کرلیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا تھا تو سب افسر کوٹ گہر مین
تھے اوسکی سماعت کرتے ہی سب پریٹ کی جانب روانہ ہوئے اور وہان پہونچتے ہی سپاہ نے اونکو چپ و راست مارنا
شروع کیا پانچ افسر تو گولیون سے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہوکر سنگین سے قتل ہوئے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا
اور قیدیونکو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلادیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اونکی ایسی قبیح تہین
کہ قلم اوسکی شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذرخواہ ہے اسیقدر کافی ہے کہ ارچ صاحب کی میم کو اونہون نے بصد ایذا
رسانی قتل کیا اور بویلو صاحب کو مع اونکی عیال و اطفال کے درختون سے باندہا اور اول اونکی انگلیان تراشین بعد
اونکے بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ اونکو زندہ جلادیا دیوار ہاے قلعہ پر جبکہ سپاہ گورہ نصب کی گئی اور اونہون نے ایسے گولے
سیل اور گراب کی شہر کے جانب روان کیے کہ اونکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان سبکو اونہون
نے ایک ہی راستہ بتلایا اس شہر سے گروہ بہاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکہ کے باقی تہا کہ
ایسا نہو کیا کرتے ہین جو پہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازہ کلان پر تعینات تہا اونکے ہتہیار چھین لیے اور
جب دیکہا تو اونکی بندوقین بہری ہوئی تہین آخرکار کرنیل نیل صاحب مع ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوئے
اور فوج قلعہ مع ۳۰ سکہہ جو اونکے ہمراہ ہی تھی قلعے سے باہر آئی اب کار مجاہدہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر مین آگئی
اور جو مفسد سامنے آیا اوسکو اونہون نے دارالبوار کو بہیجا سکہ جو اونکی ساتہہ تہی اور جسمین کے دو ایک سپاہی
کو جو بانی شہر مین لڑتے ہوے مارے گئے تھے اونہون نے حکم قتل مانگا اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم اصدار
فرمایا اس حکم کے پاتی ہی سکہ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکہکر نہایت رنجیدہ اور غصے مین تھے شہر مین گہس گئے
اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تھے اون کو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکہایا

اوسوقت رحم مفقود تہا اور امان خواب مین بہی نظر نہین آتی تہی اور سکہون نے اپنی رفیقونکی خون بہا لینے مین بہت بہت
ادمیون کے مکانون مین گہس گہس کر قتل کیا ادہر تو سکہ بازار جدال و قتال گرم کر رہے تہے اور ادہر سے سپاہ دولتمند
جہاز پر سے شہر مین گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کر دیا فوج سکہ اور فیوزلیر نے
شہر مین منتشر ہو کر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفنگ شور و غل اون آدمیون کے جنہون نے اپنے
وقت پر رحم نہین کیا تہا اور اب امان و رحم کے طلبگار تہے آسمان تک پہونچا یا تہا ایک عرصے تک ان ستمگارون نے
خون بیگناہان و بیکسان مین خوشی حاصل کی تہی اور اب وہ وقت آگیا تہا کہ اوسکا عوض اون سے لیا جاوے اور اب جو یہہ وقت
آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذرخواہ ہوتے تہے مگر کچہہ سودمند نہوا کچہہ عرصے کے بعد
دہوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اوٹہا اور شعلہ مکانات سے گرم معلوم ہوا گویا یہہ شعلہ چاہتا تہا کہ مکانون مین جا کر اپنا
زور دکہاوے اور اپنا سکہ خطبہ وہان تہاوے

جب مفسدین تشنہ خون اسطرح خوب سیراب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ پردازونکی تحقیقات
ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گئے تہے اونکو جلادونکی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی اونکو
بعد تحقیقات اور ثبوت جرم پہانسی دیگئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش قطع اور باغچہ ہاے
خوش اسلوب تہے اب وہان دیوارہاے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتی ہین

ہم یہان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرونکو
قتل کیا تو ایک انسائن جسکا نام آرتہر مرکس ہل چنگ تہا اور وہ پسر اوسوالڈ چیک صاحب ٹون کلارک مقام اوپشام کا تہا اور چند
ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین آ شامل ہوا تہا اور پس کوٹ گہر مین بمنزلہ مردہ تصور کر کے مفسدین اوسکو وہان ہی
چہوڑ گئے تہے بعد چند عرصے کے ہوش مین آیا اور وہان سے کو زخمی تہا مگر ایک خندق مین آہستہ آہستہ چلا گیا اور
وہان ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹہا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز پنجم مفسدین نے اوسکو دیکہہ لیا
اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے وہان اوسنے دیکہا کہ ایک اور شخص جو سابق مین مسلمان تہا اور اب کرسٹان
ہو گیا تہا موجود ہے اور سپاہ اوسکے درپے ہین کہ پہر مسلمان ہو جائے بلکہ شخص مذکور بنظر حفظ جان راضی اسپر
ہو گیا اور چاہتا تہا کہ کلمہ محمدی پہر پڑہے کہ اس انسائن نے اوسکو اس حال مین اور آمادہ اس امر کا دیکہکر اسطرح پر کہا کہ اے
دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بہی حضرت عیسےٰ کو دلسے مت بہول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تہا کہ غضب الٰہی
فوج کرنیل نیل صاحب کی وہان پہونچی اور مفسد یہ سنتے ہی دست و پا گم کر کے بہاگے اور شخص مذکور اونکے
ہاتہہ سے بچ رہا جب مفسد بہاگے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکرانہ انسائن مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کے ادا کرے
اور جسوقت اوسنے رخ کیا تو دیکہا کہ وہ شہید ہو چکا تہا اور طاقت او جبر مفسدین باہر ہو کر امن آباد ہمی مین جا گزین ہوا تہا قصہ قابل تحریر تہا اسواسطے درج کیا

تاریخ ۱۱ جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور مین بہی بلوہ ہوگیا چند روز تک شب و روز آواز توپون کی اسمقام مین سننے مین آتی تہی جسکے سننے سے شہر مین اندیشہ پیدا ہوگیا تھا مگر لوئڈ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ اور گرینٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے مین باقی نہین رکہا تہا اور غالب تھا کہ اگر سواران راجہ کساجی جو قریب پانسو نفری کے تہے اور برقنداز جو چہہ سو نفر تہے نمک حلال رہتے تو اسمقام مین فساد نہوتا اور کوشش دونو صاحبون مذکورۂ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونون زندہ رہتے مگر تاریخ ۱۴ ماہ مذکور سواران مذکورین مع بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹھی سے ہوکر شہر مین گشت کرنے لگے اور جو اونکے سامنے پڑگیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جنکی نسبت اونکو شبہہ انگریزی دانی کا بہی ہوا اوسکو اونہون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم بنگالی کا تہا در پے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چہپتا پہرا بعد اوسکے شہر چہوڑکر فراری ہوگیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیون کے جو کانپور اور اوسکے شہرون قرب و جوار کے مقرر کیا تہا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل مین لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے دو مہینے تک دیہاتون مین خفیہ رہا بعد اوسکی جان بچاکر اب وارد کلکتہ ہے مذہب صوبہ دار ہمیرپور کو شاباش ہے کہ اوسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تہا اور صوبہ دار بہی اوسکی نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونیکو مستعد ہوا تھا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کردیا مفسدین نے لوئڈ صاحب کو پریٹ پر لیجاکر بطور حیوانات زانو کے بل کہڑا کیا اور اوسپر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا کرگئین مگر تیسرے صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بہی کچہہ کاری نہ لگی تہی یہ زخم کہاکر صاحب نے آہ بہی نکی اور عقب کی طرف رخ کرکے بہت مایوسانہ پوچہا کہ ابہی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چارون طرف سے اونکو گہیر کر بضربات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعد ازین صوبہ دار سیجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو وہین خون مین آغشتہ پڑا رہنے دیا

ساگر

تمام فسادات مین جنسی چہاؤنی ہائے مختلفہ مین خونریزی ہوئی تہی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے یعنی افسرون نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکہا تھا گو کہ اونکی بدوضعی ظاہر و ثابت ہوتی تہی اور ہمیشہ اوس دم تک اپنی سپاہ کے ساتہہ شب باش ہوتے رہے جبتک سپاہ نے سب تدابیر درست کرکے اونکو مار دیا یا ذبح کیا اس مقام ساگر مین دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوارون کی تہی اور صرف ۶۰ نفر گولندازان گورہ موجود تہے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر چہاؤنی کے تہے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونون مین فاصلہ سوا تین میل کا تہا اور اسی سبب سے ان دونو مقامونکی حفاظت غیر ممکن تہی اور توپخانے مین جو ایک پہاڑی کی اوپر واقع تہا رسد موجود نہ تہی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے طیار تہے اور پانی بہی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تہا غرض حال یہ تہا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے مین تھا بلکہ تمام شہر اونکے اختیار مین تھا اور سپاہ تینون رجمنٹہای مذکورۂ بالا

شب کو آپس مین ملتے تھے اور بآواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور سے جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باستدعای کمک وصول ہوئی اوسمین درخواست توپونکی مع سامان جنگی کے کیگئی تھی ایک کمپنی اور ایک تروپ کو مع دو توپنی توپونکے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر مین تھا کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہین گو اونہون نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرون کو قتل کرکے واپس چلے جاوین مگر اس صلاح مین جو ۴۲ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تھی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوئے اسواسطے اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کرکے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوئے چار سپاہیون ۴۲ رجمنٹ کے نے اس دستہ فوج کو کہلا بھیجا کہ سپاہ گورہ اونکی سزادہی کو آتی ہے اسواسطے بہتر ہے کہ وہ واپس آوین ہمارا اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہے ورنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ نہین ہے غرضکہ برگیڈیر سیج صاحب نے پیغامبر اور چارون سپاہیان مرسل کو گرفتار کرکے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت جرم حکم قید مع مشقت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چھہ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بروقت نصف شب وہ لوگ پابزنجیر ہوکر روانہ جیلخانہ ہوشنگ آباد ہوئے مقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بادپور نے ملک اپنے قبضے مین کرلیا میجر گوسن صاحب جو کمانیر فوج للت پور تھے اونہون نے درخواست کمک کی روانہ کی برگیڈیر سیج صاحب نے چار سو پیدل اور سو سوار ونکو روانہ ہونیکا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اوس سے اول شب ہنگامہ برپا کرنے کے واسطے تجویز ہوچکی تھی مگر برگیڈیر صاحب نے اونکو اوسی روز روانہ کیا اور بنگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے کرنیل ڈالنزل صاحب کمانیر ۴۲ رجمنٹ کے مارنے کا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہوکر جیلخانہ مین بھیجا گیا خوف اور اندیشہ ازبس سبکے دلونمین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان و بچگان عمل مین نہین آتی صاحب لمان افسر آپ بھی اس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر عمل مین لاوین مگر یہ بہت جلدی شہود مین آگیا ایک چھوٹی سی گڑھی نامزد بہ بالابیت مین فساد ہوا اگر میجر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کرکے گڑھی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۱ اور ۴۲ رجمنٹ نے جنھین پہلے کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اونکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے اونکو رہائی دی راجہ بادپور نے جسکے یہ سپاہی مقید مین تھے چھاونی مین لکھ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار لیکر اوسکے پاس آجاوین تو بارہ روپے ماہوار فی سپاہی کو دیا جاویگا اسمین کیا شک وشبہ تھا۔

—— ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا مثمن مین تھا اور یہ مقام صرف ۳۷ میل ساگر سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہینگی توپخانہ اور ہماری ۴۸ نفری گورے کی عقب مین آجاوین گی اور اس حالت مین مفسدین چھاونی اونکے روبرو اور سوار ونکے بازو مین ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کرکے مین نے اپنا کام شروع کردیا یعنی اول توخزانے کو قلعے مین بھیجدیا بعدازان میگزین بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا اور اوسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی گو لندازان گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کرکے مین خود قلعے مین گیا

اور گارد سپاہ ہندوستانی کی بدلی سپاہ گورہ سے کی اسطرح ایک ہی حربے مین ہمین نے قلعہ اور میگزین اور خزانہ
لے لیا تمام یتیم لوگون کو اور بچونکو وہان رکھکر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل اسباب خانہ داری
وپارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارونکی ہو رہی تھی ہمین نے کمپنی گولندازان اور نمبر ۴۲ فیلد باٹری کو
بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیونکو بھی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب امن وامان سے ہو بیٹھے ابعد ازین ہمین نے
تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو کہ ہم
نمک حلال اور خیرخواہ ہین مگر تم دیکھتے سب کچھ ہو اور کرتے کچھ نہین اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بدمعاش تمہاری عزت
خراب کرین اور تمہاری رجمنٹ کو برباد کرین تو ہین تمپر بھی اعتماد نکرونگا اور ایسے آدمیون کے ساتھ ہین افسر انگریزی
نرکھونگا جنہون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار و رسوخ کھو دیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو بچایا چاہتے ہو
تو مفسدین کو گرفتار کرکے ہمارے سپرد کرو یہ سنکر سب متامل ہوئے اور ہمین بھی باستقلال تمام کھڑا رہا آخر شش
ان سب باتونکا اونہون نے اقرار کیا دوسرے روز ہمین نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور
اونہون نے بھی اوسیطرح سب باتونکا اقرار کیا مگر ایمانداری او حیثیت مسلمانون کی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی کے
کپتان ہمین صاحب میرے پاس آکر بجان طراد ہوئے کہ اونکے سپاہیون نے تلوارین تیز کین ہین اور اب نماز اور
دعا کرنے مساجد مین گئے ہین اور اونکو کہدیا ہے کہ یہان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ۔ ان صاحب کو بڑا اعتماد
اپنے سپاہیون پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آئے تھے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتھ رہتے
۴۲ رجمنٹ تو شامل رسالہ سوم کی ہو گئی تھی مگر ۳۱ اب تک علحدہ تھی بنگلے اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی
بھی میرے پاس ایسی تھی جسکے ذمے توپخانہ ہوتا اسواسطے ہمین نے حرکت نکی تباریخ ۔ ایک سوار نے ایک سپاہی
۳۱ رجمنٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اوسکے عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مرگیا اب آپسمین سپاہ سے
جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۴۲ رجمنٹ اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۳۱ رجمنٹ اس ۳۱ رجمنٹ نے ہم سے
مدد مانگی ہمین نے بھی وہ ۴۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی ۴۰ سپاہی اول
کمپنی ۳۱ رجمنٹ کے جاکر شامل مفسدین ہوگئے بوقت شام ۳۱ رجمنٹ نے بہ استقلال کمک کی کی اور درخواست کی کہ
دو توپین بھیجدین ہمین نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فتح
بھیجدی جاویگی مفسدین یہ سنکر رو بفرار لائے اور ۳۱ رجمنٹ اور ۶۰ سوار مرسلہ ہمارے اونکے تعاقب مین چندہ ل
تک گئے جب یہ حال فوج مقیم کمپو نے سنا تو وہ توپین لیکر چھاونی کی جانب روانہ ہوئی اور دُھسین ندی کے نزدیک
جوراہ مین پڑتی تھی اونہون نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار اونکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین جسمین
تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران وسپاہ ۴۲ رجمنٹ اور چھ سپاہی ۳۱ رجمنٹ کے تھے شب کو فرار
ہوگئے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی کچھ اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے کہ بس
اسیقدر ہو کر آیندہ ختم ہو فقط

جالندہر

— بتاریخ ۷ جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین میں آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسرون کو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہو گئی تھی مگر بہتونکو اطلاع بھی نہ تھی کہ یکایک ادہر گولی چلنے لگی عرصۂ قلیل کے بعد شعلہ رو ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ رجمنٹ مذکور میں نمودار ہوئے اور کسینے ان سوارون میں سے لفٹنٹ بیگشا صاحب کو جو اجیٹن رجمنٹ مذکورۂ بالا کے تھے گولی ماری تھی جسکے زخم سے صاحب موصوف جان بر نہوئے اور آخرکار بتاریخ ۲۰ ماہ مذکور تک بقا ہوئے اور اونکے مرنے کا دیگر افسرونکو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اوسوقت میں گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہ ہائے تفنگ میں ہر طرح کی کوشش بیچ باز رکھنے سپاہ کے کر رہے تھے۔

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجمنٹ گورہ مع دو توپونکے اپنی بارکون سے نکلکر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوئے اس عرصے میں ایک دستہ رسالہ ششم او پر حملہ آور ہوا اور اوسنے ارادہ ملے لینے توپونکا کیا مگر گراپ کی مار نہ سہ سکے ادہر سے ایسی گراپ اون دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیار پور سے آئین تھین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لاکر رو بفرار لائے عرصۂ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۶۱ و ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تھے مع خزانہ جسمین سولہ ہزار روپیہ تھا بارک توپخانہ میں آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل از اس خدمت کے اوسنے ایک پیغامبر کو بھی جو اوسکی سپاہ کی لین میں آکر سپاہ کو جھوٹی باتین کہکر آمادہ سرکشی کیا جاتا تھا گرفتار کرکے حوالہ سرکار کر دیا تھا۔

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہو گئی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچھ خزانہ لیکر چلے گئے ہین قریب نواخت نو گھنٹہ روز برگیڈیر جونسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو مع چھہ ضرب توپ اسپی اپنے ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مفرور میں روانہ ہوئے مگر اب کوئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نرہا تھا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوئے ہو چکا تھا۔

قبل از فرار ہونے کے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جاکر توڑا تا کہ سامان جنگ ہمراہ لے جاوین مگر شتاب زدگی اور نہ ہونے دروازوں میں بجاسے لیجانے کارتوس گولی دار کے ستر ہزار کارتوس خالی لیگئے اونمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اونکے ہاتھہ لگا جو گارد ۶۱ رجمنٹ میں تھا سوا لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک افسر رسالہ بھی ۳۶ رجمنٹ میں زخمی خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولی سے اوڑ گیا تھا اور ۶۱ رجمنٹ میں دو افسر زخمی خفیف ہوئے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا

ایک وقائع نگار احوال ہنگامہ مقام جالندہر کو اسطرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام میں بھی شامل مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ جون لین ۳۶ رجمنٹ میں آگ لگی اور شب دوم بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۴ جون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکھہ جالندہر میں وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے ورود سے

اندیشناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نووارد کو اوسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہانسے روانہ ہو جاوین صاحب افسر کمانڈنگ
افواج جالندھر کے لفٹنٹ کرنیل ہون نیگ سے جو نسٹن صاحب متعلق ۶۰ رجمنٹ شاہی کے تھے اور اونکی کارگذاری سے جو ہنگام
فساد اونسے وقوع مین آئی تھی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی امر حکم کی ظاہر ہوگی جسکے بموجب صاحب موصوف
افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوئی تھی بتاریخ ۷ ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچھ انتشار پایا جاتا تھا
مگر کوئی امر فساد انگیز تر وقوع مین نہین آیا الا بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار ہوئی
اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کر کے فوراً پہونچے تھے اونپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ
رسالہ ششم سوار ہو کر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین گئے اور اونکے شامل ہو کر قتل افسران انگریزی مشغول ہوئے اور اول
بیگنشا صاحب اجوٹین ۳۶ رجمنٹ کو جو سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا
کاری لگا تھا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدائد کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد اسکے سواران مذکور
نے اتواپ اسپی پر حملہ کیا تا کہ اوسکا قبضہ کر لین مگر دو گولہ ہاے گریپ نے اونکے بہت سے گھوڑے بے سوار کر دیے
یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تھا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اونکے عقب مین موجود تھی کہ اگر
سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بھی کرتی تاہم اتواپ مذکور اونکے قبضے مین نہ آئین اور سپاہ گورہ اونکی حفاظت
مین فوراً موجود ہوتی آواز اتواپ سنکر دو کمپنیان ۸ رجمنٹ شاہی کی مع دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور
اونپر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ ہاے تفنگ اونکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اونکی نذر کین کہ
وہ لے نہ سکے اور آخرکار میدان کارزار سے رو بفرار لائے اور مقام جالندھر کی جانب پھر رخ بھی نکیا صبح کو دریافت
ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ پھلور فراری ہوئے ہین یہ سنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کی بذریعہ تاربرقی
مقام مذکور کو بھیجی گئی اور یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ پل دریاے ستلج جو قریب قلعہ مذکور کے ہے اوسکو توڑ دین
تا کہ مفسد عبور دریا نکر سکین مگر اتفاقاً اہلکار تاربرقی مقیم قلعہ مذکور اوسوقت نشہ شراب مین سرشار تھا اور اوسنے اس خبر کا
جواب بھیجا ناچار ادھر سے دوبارہ بھیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کر کے تار مذکور کو راستے مین سے
توڑ دیا تھا اور خبر جالندھر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پہونچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری ہوا
کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتے تو وہان بھی وہ فساد برپا کر کے رعایا کو خراب کرتے مگر اس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا
یہانتک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسر کردگی برگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کے واسطے طیار ہو کر روانہ
ہوئی اور اوس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چلکر مقام پھگوارے مین چھ گھنٹے واسطے کھانا کھانیکے قیام کیا بحقیقت
ایسے موقع پر اسقدر دیر کھانا کھانے مین صرف کرنا لازم تھا اس عرصہ چھ گھنٹہ مین ہر چند سپاہ نے کئی بار چاہا کہ یہان سے
جلد ہی روانہ ہو کر کچھ سیر میدان کارزار مین دیکھین مگر اونکے افسر بالادست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر
ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہان مفسدین نے پھلور مین وارد ہو کر ۳ رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ لیکر اور معبر کشتانا
ودر بسارا کو اپنے قبضے مین کر کے عبور دریا کیا اور وہان سے بجانب لدھیانہ روانہ ہوئے اور ادھر برگیڈیر صاحب

بعد قیام چھ گھنٹہ مقام پھگواڑے سے روانہ ہوکر قریب نواخت دس گھنٹہ شب وارد مقام پھلور ہوئے اسی عرصے مین
رکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لدہیانہ نے یہ تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیشروی مین سدراہ ہوسکتے تھے اور ادہر تو
اونھون نے ایک چٹھی اس مضمون کی برگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونسٹن صاحب کو تحریر فرماکر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ روکنے
مفسدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگئے ہین اور ادہر جب مفسدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف برسر مقابلہ
آئے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیان سکھونکی تھین جنکو اونہین صاحب نے بھرتی کیا تھا اور اب وہ
زیر حکم لفٹننٹ ولیمس صاحب کی تھین اور وہ سپاہ راجہ نابھا کی تھی جو دو ضرب توپ لیکر اونکی کمک کو آئی تھی صاحب موصوف نے
گولہ ہاے گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہاے بندوق بھی اونکی نذر کین اور کچھ عرصے تک یہ مدارات
بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے برگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اونکی خوب تواضع کرینگے مگر برگیڈیر صاحب تو تشریف نہ لائے
اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہوگیا اب ناچار اور کچھ چارہ سواے گریز کے باقی نرہا مگر یہ امر بھی صاحب
ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام مین خلل نہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ
نے آواز توپ و تفنگ سے سنی تو اونھون نے درخواست موقع واردات پر جانیکی کی مگر امنگ شجاع اور دلاور برگیڈیر صاحب
نے گو اونکو بخوبی دریافت ہوگیا تھا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہین اور اسوقت مین مدد بہت سودمند ہوگی
اور یہ موقع واسطے نیست اور نابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح
بھی ہو فی ممکن ہے یہ جواب اسقدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود پیچ و تاب کھاکر خاموش ہو رہی اور آخرکار اس شب کی
صبح بھی نمودار ہوئی تسپر بھی صاحب شیردل نے کوچ نفرمایا اور حکم دیا کہ کشتیان واسطے عبور کرنیکے مہیا کرو اس تگ و دو
اور جستجو مین بھی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہوگئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدہیانے مین پہونچے اور اب
اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کرین کیونکہ مفسد تو وہان سے بھی آگے روانہ ہوچکے تھے
القصہ صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدہیانہ مین چھوڑی اور باقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین
مین بجانب انبالہ روانہ ہوئی اب بھی اگر چستی اور چالاکی کام مین آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشتی مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئے
تو اوسوقت تک حکم عبور دریاے بیاس صادر نہوا جب تک ایک ایک متنفس مفسدین کا عبور نکر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہین اور یہ
سفر ہی اور جانبری مفسدین کی کیسی تھی۔

اس ہنگامے مین گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پایۂ ثبوت کو پہونچا کہ ایک ایک متنفس ولایتی کیا کیا کار ہاے
عجیب سکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونمین سے پاس مردی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا
الغرض برگیڈیر جونسٹن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پایۂ تنزل مین آگئے

ذکر متعلق گوالیار

پنجم جون گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اڈگر ہر روز اپنا اعتبار افسرون کے نزدیک بڑہایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے
ہم کبھی دغا نکرینگے اور اگر کوئی فوج مفسد آویگی اوسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ مذکور اور اونکے افسرون سے

ہوا کرتی تھی بلکہ اوس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تھی کوئی شبہ اونکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا مگر افسران بباعث آنے سہ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر تو پخانہ مقام سیسری جس مقام مین تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور بسبب سُننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مئو چھاؤن سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہو گئی تھی اور بباعث انکار کرنے صوبہ بلاک کے بیچ دینے تنخواہ رجمنٹ کے یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوے تھے بہرحال تاریخ ۴ جولائی تک یہان سب بخوشی و بآرام رہے اور وقت صبح بتاریخ مذکور تمام سپاہ بمیر پریشن حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے

بیان مندرجہ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگونکا درج ہے ایک ڈاکٹر صاحب متعلقہ گوالیار کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہے -

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کاروان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان طراز ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادہر اودہر بھاگتے پھرتے ہین یہ سنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹننٹ اوڈ ڈوڈ صاحب اجیٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار رکھا ہوا تھا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تھا اس سبب سے لفٹنٹ اوڈ ڈوڈ صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روان ہوئے اور وہان پہونچے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گئے جتنے عرصے مین کپتان صاحب کا گھوڑا طیار ہوا اوس عرصے مین اور اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوارون کا میدان پریڈ پر جمع ہے اور جمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سُنکر کپتان صاحب کپتان لیمارشنڈ صاحب کے بنگلہ پر سیدھے گئے تاکہ اونکو بھی کہین کہ جو دو توپین ہمدیو کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکھی ہین اونکا قبضہ کرلین یہ حکم کپتان لیمارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پھر بجانب لین روان ہوئے اور راہ مین ملر صاحب کوارٹرماسٹر سرجنٹ سے جو بندوق کاندہے پر رکھے ہوئے چلا جاتا تھا ملے اور انکی زبانی حال صحیح سُنا کہ رجمنٹ بگڑ گئی ہے اور سارجنٹ صاحب کو اونہون نے خود کہا تھا کہ بھاگ جاؤ نہین مارے جاؤگے یہ سُنکر بھی کپتان صاحب پھر بجانب لین روان ہوے مگر جب آگے جاکے چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تھے نہایت لجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت مین جان جاتی رہے گی اور اس عرصے مین آواز ہاے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع مین آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت مین لین مین جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس بنگلے کو آئے ہم نے بزودی ہر چہ تمامتر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوہری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے لعنایت ایزدی مین باعث حفاظت میم پرلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونو کی گود مین بچے تھے ہوا اور مین نے دونو میم صاحبونکو گاڑی مذکور مین جا دیہان دونو میم صاحبونکے خاوند جو رسالہ دوم مین بھرتی تھے یہان موجود نہ تھے جس عرصے مین سائیس نے گھوڑے جوتے اوس عرصے مین دیگر ملازمین نے کچھ کمبل اور بستر بھی ہماری گاڑی مین ڈال دیئے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہاے باقیماندہ بھی ایک گاڑی مین سوار ہو کر بھاگین مگر میم صاحب کا

حال تحقیق معلوم نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جمیس صاحب جنہون نے میری عوض چند روز کام بھی کیا تھا ہوا خوری کو سوار ہو کر نکلے تھے اور میم صاحب بھی اونکے ساتھ سوار ہوئین تھین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تھا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بھاگا تھا اور میم صاحب اوسپر سے گر پڑین تھین اور جہان وہ گرین تھین وہانسے کچھ آواز نرم بھی آتی تھی کہ کوئی اوٹھاؤ مگر اسوقت مین اونکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی منجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعہد مقام اوگر مین تھے اونمین سے دو صاحبون نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو توپخانہ صدر مین تھے خبر معلوم نہین اور نہ اونکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی اعتبار اونہون نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پہونچے ہونگے۔

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ لحظے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوئے اور کسیکے پاس سواے پارچہ جو جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے اونمین کے پوشاک شبینہ مین تھے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بسترون سے اوٹھکر اوسیطرح روانہ ہوگئے تھے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بزانو تھے اور کسیکو یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کدہر جاتے ہین اور کہان جاوین کسیکے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شے خوردنی ہمراہ تھی اور چلتے ہوئے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانون مین اونکا تمام مال و اسباب تھا اونمین سواے شعلۂ تیز کے اور کچھ نظر نہ پڑتا تھا اسطرح روان تھے اور موضع راتہر سے گذر کر شہر مندوداین جو بفاصلۂ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوے اور اس شہر مندوداین پہنچنے باقیماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتھ دو صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونو صاحب سر راہ راستے کے تھے اور بباعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور اور بابھور کے واقع تھا چھوڑ کر فراری ہوئے تھے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۃ الذیل تھے کپتان کارمرخصاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اوگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر بیلفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سیپری کپتان رائل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان لیار شنڈ متعلقہ سوم توپخانہ میم برلٹن صاحبہ معہ بچہ میم ہرلسن صاحب معہ تین بچہ میم ہمین صاحبہ معہ مس یعنی دختر ہمین صاحب واٹ صاحب اور اکفیلڈ صاحب ولایتی سرپاہان استہ معہ عیال و اطفال اور راقم وسط راہ مین مقامات اوگر اور مندوداین ہمکو دو سوار ملے ایک اونمین سے منشی رام راؤ تھا اور دوسرا اونکار سنگہ چپراسی اور بعد از قیل و قال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بھوپال کے تھے ان دونو نے ہم سے کہا کہ علاقہ بیگم بھوپال مین جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بمقام سہور پہونچا دینگے اسی مقام مندوداین ہمکو کچھ مزا اوس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کے واسطے مقسوم تھا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تھا اور جسقدر زہر خندہ کرکے ہم لوگ اونکے کلام سنتے تھے اوسیقدر

حملے کا تھا جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور ہمنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب میں کوئی شخص قوم لونڈیا سے نہیں آتا
تو ہمنے آگے زیادہ آدمی رکھکر داخل موضع ہوئے ہمنے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تلطے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے
تا کہ کسیکو معلوم نہو کہ کون جاتا ہے مگر باعث شور وغل سگ دہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز سم اسپہاے سواری خفیہ روی
ممکن نہ تھی ہم جوکی دیہ سے بھی گذر گئے اور کوئی آدمی سواے ایک شخص کے جو ہمکو دیکھکر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اوسکے
جانے سے ہمکو گمان تھا کہ وہ صرف نشان دہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام راستا
بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پہونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب آپسمین مبارکبادی بخیریت طے ہونے
اس موضع کے کرنیکو تھے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سبکو اندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق
جو اوسکے ہاتھ مین تھی یکایک سر ہوگئی۔

بتاریخ ۵۔ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لارادو مین پہونچے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہان روکے گئے اور
اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے ہمکو اجازت
ہوئی کہ گڈہی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تھا جاؤ گڈہی مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجب حال بیسروسامانی کا نظر آتا تھا کہ ہمکو وہان
رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کے واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود و باش نہ تھا
اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اوس مکان سے باہر کی دیوار کے سائے مین رہنا بہتر ہے اور یہ سمجھکر ہم وہان
جا بیٹھے کہ کچھ آرام لین اس عرصے مین ایک شخص نے برج گڈہی پر سے پکارا سوار سوار یہ سنکر ہم سب اندر مکان
کے بھاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اصل نہ تھی تاہم اسکے انجام کا خیال سبکو رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تھی
تھوڑے گندہ دانہ انبہ ہمارے کھانیکو آئے اور ہم اس خیال مین تھے کہ ہمارے گھوڑونکے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی
آتی ہوگی اس عرصے مین ہمکو خبر پہونچی کہ راجہ صاحب بخیال نام آوری اپنی کے دو دو روپیہ ہملوگونکے مصارف کیواسطے
خرچ کیا چاہتے ہین عرصہ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اونکے ملازم ہم سے ملتے رہے اور بخاطرداری
پیش آتے رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع و اطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تھی ہمکو نہ ملی
قبل ازین ہمکو سب طرحکی توقع راجہ لارادو سے تھی مگر جب اوس سے امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہانتک کہ راہبر
یعنی اگوا بھی اوسنے ہمکو نہ منگوا دیا تو جو ناامیدی ہمکو ہوئی اوسکا بیان نہین ممکن صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر ناامیدی
ہمکو اس سے ہوئی کہ منشی رام راؤ اور اونکار سنگھ چپراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم
راجہ صاحب یہان سے آگے نہ جاوینگے۔

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اس مقام مین ٹھہرنا بعید از عقل و دانائی تھا اسواسطے فوراً طیاری روانگی عمل مین
آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تھا ہم نے سفر بھی بہت کیا تھا اور ہمارے پاس کوئی شے خوردنی بھی موجود نہ تھی
اور گریہ و زاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم طیار ہوئے تو سیکڑون آدمی بکثرت گرد دیوار
قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تھا جمع ہوے یہ حال دیکھکر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تھی مگر ہم نے کچھ خیال نکیا

اور وہان سے روانہ ہوئے اور یہ ہی خیال بہت صاحبونکے دلمین تھا کہ ہم اون آدمیونمین جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکی برابر سے نکلے تو کسینے نہ تو بندوق سرکی اور نہ کچھ زبان سے کہا جب ہم نے عبور دریا کیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہان معلوم ہوتا تھا کہ قبل اسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی کثرت سپاہی کے اور جو ہمارے سامنے گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہ نیت اوسکے قبضہ کرینکے گئے تھے ہم جب عبور نالہ کر رہے تھے ایک آدمی ہمکو ملا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو راستہ بتلا دیگا اس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم ملین جنگلونمین جاتے تھے کہ سوارونکا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحم نہ تھا ہر چند ہمکو یہ یقین تھا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوائے عنایت الٰہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت ہم محافظ اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا۔

قلیل راہ ابھی طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لاراوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین دیہہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطرداری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اونہون نے ہماری کی ستنے کہ پٹیل دیہہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریائے کالا سندہ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اوسکی خاطرداری اور تواضع جسقدر لازم تھی کی اس وقت تک ہمارے دلمین راہنمائے سابق الذکر کیطرف سے بہت شبہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اوسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ ہمنے اوسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اجرت اوسکی رہبری کے دیدیا تاہم اوسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم ہین سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اوسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہوگیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواری کے جانور کھیتون مین پھرتے رہے آخرکار ایک موضع مین وارد ہوئے اور دریافت کرنا راہ مقام اگجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نکرنے پائے تھے کہ لوگون نے ہم پر بہادر لیق سر کین اور ہم یہان سے بھی بناچاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہان جاتے ہین۔

چند کوس آگے جاکر ہم ایک چار ونکے گانون مین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدھر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام اگجود کا نشان دیا اور اوسکی نشاندہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۲ - ماندہ و گرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوئے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہم نے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال اب تک خیرخواہ و شریک سرکار تھی قریب بارہ گوس باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کمانشدار ہمارے پاس آیا اور اوسنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سہور جاوین اوسکے ذریعے سے ہمکو کچھ دودھ میسر آیا اور اوس سے ہمنے لڑکونکی گرسنگی جس سے وہ قریب المرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی

کماشدار نذکو رنے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب رزیڈنٹ مہو کے پاس بھجوا دیگا سوا سے اسکے اوسنے
ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جا کر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا
اس سے ہم وہان نگئے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار نذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاوے گی
تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گئے کیونکہ دس لحظہ
بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانا نرہا ایک نالہ راستہ مین
مابین ہمارے مقام قیام اور انجودہ کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اوسمین طغیانی بھی بہت ہو گئی تھی
یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اوسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تھوڑا ہے ہم سب ناچاری اوس نالے مین
گئے اور زور وشور پانیکا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے
نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہمنے خطرہ جان کو اوسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچون کو
دوش پر اوٹھائے ہوئے تا گلو پانی مین تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب ہوا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان
برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف وبدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷
زن ومرد باہم تھے اور سب تا بجسم تر تھے اور گرسنہ وسر بارزدہ مٹی پر برآمدہ دوکان بقال مین جو قریب ۴ فٹ طول
مین اور ۸ فٹ عرض مین تھا سب کے سب گلے ملائے مین بیٹھے تھے یہان ایک انگشت برابر جگہہ خشک بھی نہ تھی
ناچار کچہ کمبل ہم پہونچائے اور تھوڑی سی گھاس بچھا کر اوسپر کمبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم
جان سے تنگ ہو گئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے
اسواسطے جانا کہ اگر کچہ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بڑی وگرسنگی وسردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب
وہان دراز ہوے۔

تمام شب باد وباران کا گذر برآمدے مین بھی پہونچتا رہا اور گریہ وزاری بچہ ہائے گرسنہ کی اور شور وغل گھوڑون نے
جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے ندیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑونکے پاس کھڑے رہے
کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوؤنکے پکڑنے مین رہے تاریخ ۸ یہی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو
کچہ چپاتیان اور دودہ ملا وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین
گذر گئی۔

تاریخ ۹ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیو جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہمنے بامید رسید
جواب چٹھی سہو بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت تواخت سات گھنٹہ شام انعم وا افسوس تمام یہانسے روانہ ہوے
اس مقام کے عامل نے جو ایکروز پیشتر نہایت شرافت وخاطرداری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا
حتی کہ اوسنے قلی تک ہمکو ندیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار ربلا رہبر کے ہمکو ندی نذکو عبور کرنی پڑی اس امر کو
ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدیمن تصور کیا مگر تاہم سوا اسکے اور کچہ چارہ نہ تھا کہ بے رہبری وحفاظت

حافظ حقیقت شیر ... مین ہوتا ... ہوتا تھا ... کوئی ... تمام سہور ... اگر ہم سے راستے مین ملے گا۔

جب ہم اُس تمام انجودے سے روانہ ہوئے کوچ کے تو ہم نے سنا تھا کہ مفسدین موجود اور اس جانب چلے آتے ہین یا یہ کہ یہانتک خبر بھی کرد منزل تک پہونچ گئے ہین یہ سنکر اول ہی ہرچند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ تر تنگ وقت گذرا لیکن بصد دقت و خرابی دو گھنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہانسے آگے بڑہے مگر سیاہ مٹی یہان کی ایسی چکنی تھی کہ بمشکل ہمنے شام تک چار کوس طے لیے اور رات جنگل مین بسر کی

تباریخ ۱۰ قریب نواخت ۵ بجے صبح کے ہم یہان سے روانہ ہوئے اور مقام چمپنیر گئے جو علاقہ بیگم صاحب مین واقع ہے راہ لی کپتان کارٹر صاحب اور راقم آگے سب کے گئے کہ جا کر تحقیق حال سہور کا دریافت کرین جسوقت ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گھوڑون پر سے اوترے کہ ہمکو ایک ہاتھی اور ایک چپراسی نظر پڑا اوسکو دیکھکر ہم نہایت خوش ہوئے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بھیجی دی اوسمین میجر رکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سہور مین ہرگز مت جانا اور سیدہے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد مین جو چمپنیر سے چہم منزل آگے تھا سب طرح کی آسایش اور امنیت ملیگی یہ چٹھی ہمکو اس پریشانی و حیرانی مین گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سوائے اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام کا اکل و شرب بھی روانہ کیا تھا اور ملبوسات چھوٹے بڑے بھی سب قسم کے بھیجے تھے کھانے مین تو روٹی گوشت چاے شکر وغیرہ اور پینے کو بیر شراب و بن شراب اور برانڈی واسطے رفع ماندگی و کسل کے بھیجی تھی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچونکے اور بڑونکے واسطے ارسال کیے تھے فی الحقیقت یہ سب چیزین اس افراط سے اور اسقدر اقسام کی بھیجی تھین کہ اس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہین جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بوقت اوٹھانے سرپوش خوانونکے اور دیکھنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی۔

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہور سے ہمکو کمال تعجب تھا سو واسطے ہمنے اوس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اسنے سب حال مفصل ہم سے کہا کہ حسب صلاح و درخواست سکندر بیگم والی بہوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گئے ہین اور میجر صاحب بھی بوقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونیکو طیار تھے اور بیگم صاحبہ نے یہ بھی اقرار کیا ہے کہ حفاظت ملک و نیک روی سپاہ کنٹنجنٹ اوسکے ذمے ہے چپراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم صاحبہ کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان یا ایمان جھنڈہ محمدی کھڑا کرے اور سب فرنگیونکو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کے بروقت اطلاع کرنے افسران کنٹنجنٹ سے اور اون کے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت ساتھ مفسدین کے برائے نام ہے۔

اپنی سواریان ہمنے یہان ہی چھوڑ دین اور اوسی شب روانہ بسمت مقام اللاہ ہوئے اور تین کوس کا چکر کھایا

تا کہ مقام ہر اشیاء سے بچے ہوے چلین کیونکہ شہر لب دریا سے پار تھی علاقہ سیندھیہ مین تھا اور اس مقام مین سو ... پیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام ... یا مین کچھ شب رہین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سہور سے ہے ہمنے اوسکو بھی پیچھے چھوڑ دیا اور آگے روانہ ہوکر مقام سولائین جو ایک چھوٹا سا گانو تھا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا کیونکہ ہم ... ہم ... پہنچ سکی ... اوس سے بھی روانہ ہوکر مقام ایچاور کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا چلے اور اس شہر مین قریب فواخت مہ گذشتہ شب بتاریخ ۱۱ - وارد ہوئے

ایچاور ایک شہر ہے اور اوسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر مین پہونچے تو دروازہ شہر بند تھے مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوئے اور حاکم شہر مذکور بنام جان ڈی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تھا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبرگیری خورد و نوش ہماری اور ہماری سواریونکی بخوبی کی اور سب طرح باادب و تعظیم تمام پیش آیا اوسکی خاطرداری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس عرصہ مین سواے الفاظ زشت و زبون سماعت مین نہین آئے تھے اور سب یہ کہتے تھے کہ ان نا لائق فرنگیونکا اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تھی تو اسکی بڑی قدر تھی اور ہر ایک صاحب بدعاے خیر کا مدار و حاکم ایچاور کو یاد رکھے گا یہ جان ڈی سلوا یا جانصاحب جسکا نام ... ... ملک پرتگال تھا مذہب عیسائی اوسنے اختیار کیا تھا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تھا از بس بے تکلف تھا اور ... ادویہ بھی کچھ واقفیت رکھتا تھا اس سبب سے اوسکو ساکنین ہمہ دان جانتے تھے اور اوسکا نہایت پاس اور لحاظ کرتے تھے اوسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکھایا اور اوسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی و ہندوستانی موجود تھے اور انکے باعث ہزارہا آدمیونکی علاج بھی وہ کرتا تھا -

اکثر ہمر فرانسیس بوربون والے بھی یہان رہتے ہین یہ لوگ فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آئے تھے انہین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہوگئے تھے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی رکھ لیا ہے ایک خواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکنین ایرلنڈ بتلاتا ہے ایرلنڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلنڈ دونو ملکر بنام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بھی لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدایش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دولہن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر مین شہر ایچاور شامل ہے اس بیگم کا اصلی نام الیزبیتھ ہے اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزاد مسل کے ساتھ اوسکی شادی ہوگئی تھی اور یہ دونو یعنی بیگم صاحبہ مع اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بھوپال گئے ہین یہان موجود نہین -

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سنا اور جو قتل وہان ہوا تھا وہ بھی مشروحاً دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہوگیا ہے حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہماری ملاقات

کمال الدین کا مدار بمقامات لارکوئی اور پیلی نوورست ہوئی اوسنے بہت خاطرداری کی اور کہا کہ اوسکے علاقے
مین ہمکو سب طرحسے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لارکوسے مین جہان ہمکو دوسرے روز جانا تھا سب طرح کی
آسائش اور خاطرداری ہوگی پرسون وہم تاریخ ۱۳ کو ہم بمقام لارکے پہونچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور
راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اس منزل مین بڑے گہن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پہونچکر ہمکو
ازحد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اسقدر اطمینان کرا یا تھا بہرحال ہمنے تصور کیا
کہ اب خطرۂ جان نہین ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص
کندن سنگہ نامے آیا اور بچشم خشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سیندھیہ ہون
اور مجھے حکم ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دہمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ
جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہان پانچ سو سوار مفسد موجود
ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگون سے ہے اسواسطے تمھاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا
اور اسیطرح اور بہت سی باتین کرکے بطور لطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل ڈیورنڈ صاحب رزیڈنٹ اندور تین روز ہوئے
کہ اسطرف سے گئے ہین اور اونہون نے ہماری خدمتگذاری کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین
ہمکو دین۔

یہ سب اوسکی باتین سنکر ہمکو ازحد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوئے کہ کمال الدین نے کیا اقرار
کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہے القصہ ہمنے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہون
خیر جو کچھ ہوگا سو دیکھ لینگے آخرکار ہم سب بشب تاریخ ۱۴ روانہ ہوئے دلونمین فکر و تردد تھا اور خیال مین یاس
و ناامیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگہ مذکور کے ہاتھ مین تھی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ
ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اوسکا قول سن ہی چکے تھے پس اس حالت مین ہتھیار بھی جیسے
وہ کہہ گیا تھا اوسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت
تنہا ہمارے پاس آکے ہم کلام ہوا تھا اور اسقدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تھے اوسیوقت مین نے اوسکو
کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اوسکی جانستانی کا باقی نرہتا اور اوسوقت اوسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا
ہم آگے کو قدم زن تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگہ مذکور اپنے سوارون کی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو
دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگہ برادر سوم دیپ سنگہ و نرپت سنگہ جاگیرداران ضلع ہذا کا ہے اور اون سب کی یہ صلاح
قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب چھین لین اس حال کے سننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور
افضال الٰہی پر نظر کرکے جسنے ابتک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا بیشتر بجانب موضع گورار ٹیا قدم زن
ہوئے۔

قریب آٹھ بجے شب کے ہم بمقام گورار ٹیا وارد ہوئے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہان کے بھاگ گئے ہین ایک بنیا وہان موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواران ہولکر مین گئے ہین اور یہ سوار اوس گھاٹ پر موجود ہین جس گھاٹ سے ہم عبور کر کے مقام ہوشنگ آباد پہونچے جو باشندے وہان موجود تھے وہ سب بتعظیم و تکریم پیش آئے اور اونکے اوضاع و اطوار سے معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اونکو اوس سے کیا فائدہ تھا اسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک سے مستفسر ہوے غرضکہ جس سے سنا کچھ نہ کچھ اختلاف خبر مذکور مین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اوسکا نہ ہوا اور بتاریخ ۱۵ وقت صبح ہم یہان سے روانہ ہوکر قریب نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر کے بعزم ہمت وارد بودا ہی گھاٹ ہوئے اور راستے مین کسیطرح کا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ مین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تھی اور جسکے واسطے اسقدر کوشش و تردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شکرگزاری اوس رحیم و کریم کی از حد و قیاس تھی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تھا اور جسنے ایسی راہ ہاے سخت و دشوار گزار مین ہماری رہبری کر کے ہمکو مقام محفوظ و منزل مقصود کو پہونچایا تھا

القصہ بوقت نواخت تین گھنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اوس کنارے پر میجر گارڈ صاحب نے جو سہور سے آگئے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر و خوش دلی ہمسے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان وہان کی سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالین صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندراس مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین اونکا بیان نہین ہوسکتا اور اسقدر نہین کہ اونپر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی نہین ہوسکے اس مقام مین اور بہت سے معزز مین اندور و سہور مثل ہم لوگونکے وارد ہوے تھے اس سبب سے کوئی مکان خالی نہ تھا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی اونہون نے کیا اور ایک گھنٹے مین ہمارے واسطے سب سامان مہیا کر دیا اور کسیطرح کی تکلیف اب باقی نرہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتھ مین تھی اوسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اوسکا شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ قتل ہو گیا ہو گا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی ہمت و جرات کر کے مع اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اوسکا نتیجہ یہ ملا کہ اوسکا شوہر یہان زندہ اوسکو ملا اس صاحب کا نام کپتان ہارسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر ثانی رسالہ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے اور ان صاحب کے درپے بھی باباپٹے اور اوسکے سوار جو ہمارے تعاقب میں بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ صاحب بھی بافضال الٰہی اونکے ہاتھ نہ آکر جان بسلامت اس مقام مین پہونچے تھے۔

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹھ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پہونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا اور اثناے راہ مین ہاپوڑ اور میرٹھ کے اوسکو مفسدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہان سے آگے نہ گیا

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اوسکو خبر ملی تھی کہ بباعث بلوہ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہیں ہے علاوہ برین کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہان آکر مقیم ہو گئے بسبب ... افسر قریب بیس صاحب لوگونکے جمع ہو گئے تھے اور جو خبر بلوہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیونکو کچھ سزا نملی اور نہ کچھ تدارک اونکا ہوا تمام مین مشہور ہو گئی اسنے دیگر مفسدان ضلع بلند شہر کے دلونمین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا سپیٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سوائے ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اوسقدر فوج کے بسقدر وہ اوسکو بھرتی کر سکے اور کچھ سپاہ نتھی پس ... صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جائے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام ضلع گوجرونکے اختیار مین ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے جرأت کر کے گوجرونکو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کر کے جیلخانے مین قید کیے اور اسیطرح کچھ بندوبست تا تاریخ ۲۱ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ پردازی ۹ رجمنٹ کی جنہون نے بمقام علیگڈھ فساد برپا کیا تھا اس شہر مین پہونچی تو تمام میم صاحبونکو ہمراہی اون صاحب لوگونکے جو یہان آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سوارون کی بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جسکی بی بی سپیٹ صاحب نے چند روز پیشتر کی تھی اس مقام مین تھے

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اونکا خیال تھا ۹ رجمنٹ ہندوستانی کا گارڈ اوسکو میرٹھ لیجا دیگا مگر تحت خزانہ بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرونکا شہر مین گھس آیا غرضکہ فوراً اونکا مقابلہ کیا اور کئی گوجر مارے گئے گوجرون سے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اونہون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانے پر قائم تھا بعد ازاں ... گوجرون کے حکام نے چاہا کہ اسی گارد ۹ رجمنٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانہ کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے پر راضی ہوئے مگر بجائے میرٹھ جانیکے اونہون نے رستہ دہلی کا لیا اور چلتے ہوئے سب حکام وغیرہ عیسائیون سے کہہ گئے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر مجبوری گئے اور وہانسے کچھ سوار زیر حکم کپتان تروٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر مین آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھہ وہان موجود ہین اور قریب دو سو سوار رسالہ رام پور کے بھی ہین ان سوارون نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سوائے فرار کے اور کچھ اونسے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اونہون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا بتاریخ ۲۴ مئی سپاہ گورکھہ واسطے شامل ہونے ساتھ کمپو سپہ سالار بہادر کے یہانسے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندر آباد کو حملہ کر کے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہے کہ اونکی سزا دہی کو پہونچیگی اس خیال سے اونہون نے اس شہر سکندر آباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزارہا لوگ اوسمین آباد ہین بتاریخ ۱۰ جون اس مضمون کی خبر پہونچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بوقت حملہ مفسدان یہ بھی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹھی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے

سے چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو بہہ بلند شہر مین آسکے تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین ولی داد خان مین جو رشتہ دار
شاہ دہلی کا ہے پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ مفسد بصف جنگ مع تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون نے
جنمین کپتان تروٹ صاحب اور سیبٹ صاحب اور لائل صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور ہمہ وجوہ
۱۴ سوار اونکے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر باین جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اس خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر
دشمنون نے گراپ مارا اوس سے تین سوار اوڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پہونچا ناچار سب صاحب واپس میرٹھ کو
چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضہ ولی داد خان مذکور مین چھوڑ دیا۔

سرسا

بتاریخ ۲۹ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوئے ہین اور اونکا ارادہ یہہ ہے
کہ اوس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان روبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ
واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیئے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور پچاس سوار
چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ایلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بنواخت ایک گھنٹہ بعد نصف
شب بتاریخ ۳۰ روانہ ہوئی اور اوسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آئے اونکے پاس
دو چٹھیاں تھین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالدار رسالے کی طرف سے تھی اور
غالب کہ اون مین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران چھہ نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ بھی
لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بھی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور
اوس نے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اوسمین بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا
اس خبر کے سنتے ہی سب میم صاحبونکو روانہ مقام ساہووالہ کیا اور صاحب لوگ سب میان موجود رہے قریب
ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے
اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہرچند ابتک یہ یقین تھا کہ اکثر اونمین کے مع افسران ہندوستانی خیرخواہ سرکار ہین
اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چپراسیان پرمٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر پرمٹ میان آکر واسطے حفاظت شہر کے
بکثرت جمع ہوئے تھے وہ دروازہ کھولنے مین انکار کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی کہ میان سے جلد جانا
مناسب ہے اور مقام ساہووالہ مین جا کر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہے تھوڑے عرصے بعد
وارد ہوتے ان سب صاحبون کے بمقام ساہووالہ مین خبر پہونچی کہ چپراسیان پرمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا
اور سوار تلاش صاحبان چہار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے ہین اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس
شامل غارت گر دینگے ہو گئی

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلہ الذیل فوراً ساہووالے سے روانہ ہو گئے

بمقام دہودال جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہے چلے گئے ڈپٹی کلکٹر صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ مع میم صاحبہ اور ایک بچہ چہاردہ سال اور تین دختر و نقیلڈو صاحب اور ہلیارڈ صاحب کی میم مع دو بچے چھوٹے اور ایک بچہ خورد ایک ہفتے کی عمر کا اور روشلی صاحب کا کلکٹر سیشن مع میم صاحبہ کے اور پیل صاحب اسسٹنٹ پٹرول مع میم صاحبہ اور دو دختر و نکی اور ڈاکٹر منیس صاحب مع میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور موصاحب [illegible] منٹ اور سپرنٹنڈنٹ

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے [illegible] گوود ہا معروف بہ نوالا ایک گاڑی جسمین پیل صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہگئے تھے لٹ گئے بعد ازان بموضع سہراتی جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پہونچے تھے دیہاتی ہمارے تعاقب مین آئے اور شور و غل مچاتے ہوئے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سر کین تو قریب دو میل تعاقب کرکے واپس چلے گئے بتاریخ ۳۱- قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اودی مین پہونچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبردار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن آتا جاتا تھا اونکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخرکار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہرا حملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیہہ نے جسکا نام بھوپ سنگہ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیرخواہ و نمک حلال سے سبکو دور رکھا کسیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اوسیکی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

تباریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سو سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور اونکی حفاظت مین ہم موضع رودہال مین پہونچے اور بمقام سنادر نفری صاحب پٹرول مقام دہودہ ہمسے ملے تھے دس روز مین ہم بمقام پٹیالہ پہونچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع و تکریم سے پیش آسے کھانے اور میوجات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اونکے مہمان رہے مین ایکروز کے واسطے انبالے گیا تھا بعد ازان سب میم صاحبونکو بکرہ کسولی روانہ کرکے ہم پھر بتاریخ ۲۰- جون وقت صبح وارد سرسا ہوے۔

گوپی گنج

تباریخ یکم جولائی وقت شام دو سوارون نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۲۸ رجمنٹ کے مسلح بدیحیال راستہ چھوڑکر چلے جاتے ہین کہ جو گارد ۲۸ رجمنٹ شاہی کا راستے پر تعینات ہے اوس سے بچکر نکل جاوین یہ سنکر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹننٹ دولموس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہوکر جسوقت وہ ایک گانو کے اندر جاتے تھے اوسیوقت اونکو جالیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اونسے حال دریافت کیا تو اونہون نے کہا کہ ہم ۲۸ رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اون سبکی بندوقین بھری ہوئی تھین اسکا سبب اونہون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کے واسطے بھر رکھین ہین صاحب مجسٹریٹ نے اونسے ہتھیار رکھدینے کو کہا اور اونہون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سر کرے مگر فورا گرفتار ہوا اور ہتھیار اوسکے چھین کر دو درجن بید اوسکو لگوائے ہر وقت تلاشی کے اونکے پاس چٹھیات رخصت نکلین اور صاحب مجسٹریٹ نے

بعد ازین اونکو حکم چلے جانیکا دیا

تاریخ ۳ کو قریب پانچ بجے شام کے یہ خبر صاحب مجسٹریٹ کو پہونچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانو مین جو قریب ۲ میل کے فاصلے پر تھا سب جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ مع بارہ سوار اور چند چوکیدارون کے گانو مذکور پر پہونچے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکھتے ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اوس گانون کو جلا دیا اور وہانسے جون صاحب کے کارخانہ نیل مین جو متصل تھا گئے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بھیجا کہ ایک دوسرے گانو کو جو قریب اوس مقام کے تھا جا کر جلا دین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چھ سو مفسد کے جمع ہوکے اور جا کر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوئے ایک چوکیدار نے بھاگ کر تمام گوپی گنج خبر دی کہ مفسدون نے کارخانہ گھیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گھر گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پہونچی تھی اور اوسیوقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ دولھوس صاحب روانہ ہوئے اور زود ترین زود وارد مقام مذکور ہوئے مگر دیکھا کہ کارخانہ مذکور مین آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بے سر پڑی تھی کیونکہ مفسدین اوسکا سر کاٹ کر لیگئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اونہون نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکی خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہے جسوقت لفٹنٹ دولھوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکھا اونہون نے حکم دیا کہ [illegible] آدمی جو ملے اوسے مار دو اور کسیکو نچھوڑو اسپر تعاقب مفسدین دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانو مین وہ چھپے تھے وہانسے اونکو نکالکر خوب مارا اور اون گانونکو جلا دیا اور اکثر مفسدین اس معرکے مین مارے گئے اور اونکی لاشین واسطے طعمہ زاغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چھوڑ دی گئین

اسب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور مین آئے اور ہرچند حرارت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفسدین سے ماندے ہوگئے تھے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشونکو گوپی گنج تک جو چھ میل یہانسے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجا کر اونکے بھائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اونکے خسر پورہ کی مقام گوپی گنج مین تاریخ ۵ کو دفن ہوئین۔

ہانسی

بروقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو جمعیت موجود تھین ایک اونٹین کی یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵ ماہ جون کے یہانسے کوچ کر کے شامل سپاہ ہوگیا تھا اور اوسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطہ لفٹنٹ بارویل صاحب مین جمع تھے آگ لگی مگر بکوشش افسران جلدی فرو ہوگئی چند روز کے بعد یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کہ غارتگر نزدیک آگئے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتھ رہا تھا پلٹن کے اسوقت موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار اس مقام سہوانی کی جانب سے آتے ہوئے نظر پڑے اور بروقت استفسار اونہون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ [illegible]

واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بھیجا ہے مگر اونکو اجازت چھاونی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دو سوار راجہ وادری کے
بمقام رہتک جو بین بین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قرب وجوار کے دہات پر بھی
دست اندازی کی بعد ازان اونکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہانسی وحصار وسرسا بھی آکر وہی عمل کرین مگر جب اونہون نے یہ سنا
کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ اونکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلے گئے

تاریخ ۲۹ - جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبونکو بکمر تیہ بمقام حصار روانہ کیا
چپراسیان پست ونہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین ایک گروہ
کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل آسیا یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہوگئی بتر ول صاحب کا بنگلہ جلا کر
تمام چھاونی کو آگ لگادی جو صاحب لوگ یہان تھے وہ بمشکل جان بسلامت لیگئے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے
اونکا تعاقب کیا تھا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونیکا اور جو جو مشکلات اور شدائد اونکو پیش آئین تفصیل چھپوا دیا ہے
غرضکہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈہ وارد ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گئے اور وہ اور چند صاحب
مقام مذکور مین با امن وامان زندہ رہے

راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکنر صاحب کا جو اونہون نے خود چھپایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی
بطلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اوسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا
ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھکر ختم کیا فقط

نیمچ

بشب ۳ - جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے شب چھاونی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کھڑے
ہوئے بعد تھوڑے دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین

ایک صاحب فی الحال اوسے پورہ مین ہین حال اس کشت وخون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین
کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تھا اور بازوے ثانی ماتحت روز صاحب
کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب خوف بلوہ عام ہوا تو روز صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے مین لیجاوین
مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سر کی مگر صاحب کی
خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو چپ کو قلعے مین
لیگئے اب سپاہ نے جبر او قہر اگرچہ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے
آویگی تو ہمکو خواہ مخواہ اونکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار رہو اور آکر ہمارے سب
سپاہ بعد شامل ہوا آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمہاری جان بچ
نہ بچیگا اور یہ سوار آپکو زندہ نچھوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب و اچنین صاحب جنکا نام معلوم نہین
اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام ڈار روانہ ہوئے اور اثناے راہ مین افسران رسالہ مثل کوٹ صاحب

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگونکے اور پانچ میم صاحبونکے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اونکے سامنے آیا اوسکو اونہون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اوسکے روبرو جھنڈہ قائم کرکے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اوسنے صوبہ دارون اور جمعدارون کو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہے لائڈ صاحب کے پاس ایک رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والونکا یہ ہے کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہوا اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے ظلنچے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے اونکے ہاتھ مین سے چھین لئے ایبٹ صاحب نے بتاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فمایش کرنے سوارونکا کیا اور کہا کہ جو اونہون نے عہد وفاداری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو وفا کرین مگر اونہون نے متفق اللفظ یہ جواب کہا کہ تمنے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودہ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہوگا

اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت وخون کا بیان کیجئے بس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اوس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کلہاڑون سے توڑ کر خراب وخستہ کیا غریب پستونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندہ کر اوڑا دیا اور مشہور ہے کہ اونہون نے چند میم صاحبونکو بھی اسیطرح اوڑا یا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہوگئے اور رشوورصاحب بروقت یہان نہ پہونچنے مفسدین کے روانہ ہونیکے بعد آئے۔

ایک سپاہی بنام قادر بیل جو بتاریخ دہم جون بمقام خیرواڑہ گرفتار ہوا تھا اوسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب حالات مذکورۂ بالا سے رہگئی ہین اسواسطے اوسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

مین اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارد راجپا حوالدار کے جسمین آٹھہ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اسکے سننے سے تمام رجمنٹ طیار ہوکر میدان مین آئی اور دیوارہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوئے آخرکار یہ خبر غلط نکلی اور فیمابین صاحب لوگون اور سپاہیون کے عہد وپیمان ہوئے بتاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹہ شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہوکر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلہ برگیڈمیجر صاحب سے سننے مین آئی اور فوراً اوس بنگلے مین سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوکہ مفسدین گروہ باندہکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلو غیرہ

آگ لگاتے تھے بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سواے پتلون کے پہنے ہوئے کرنیل لارنس صاحب کے بنگلہ پر آے اور کہا دیکھو ہمارا گارد طیار ہوا اور ہمنے بندوقین بھر کر اونسے کہا اگر تم نزدیک آؤگے تو ہم مارینگے یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے کہا ایک دین کیونکہ ہمکو ہوا نی بخش جمعدار چپراسیان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اوسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ تمکو مار ڈالینگے جب ہمنے اونکو جواب ایک دین کا دیا تو نایک اور چارون سپاہی سنکر چلے گئے بوقت نواخت سات بجے کے چار سوار آے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتھ مین لئے ہوئے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوے ہمنے اونکو بھی دھمکایا جیسے کہ پہلے سپاہیون کو دھمکایا تھا کہ آگے آؤگے تو ہم بندوق مارینگے اسپر اونھون نے بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سنکر اونھون نے کہا پھر مقابلہ کرینگے کیا ضرورت ہے ہتھیار رکھدو اور وردی اوتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازین دو دو سوار ہماری دونو طرف ہوکر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روبرو پھرتی تھی اور پیادہ سپاہ ہمراہ توپخانے کے مقابلے مین تھی سواران مذکور ہمکو جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لے گئے یہ شخص بہت قد بہت لحیم و شحیم سفید برورت کرکے وردی سپاہ پیدل کی پہنے ہوئے بیٹھا تھا سپاہ مفسدہ نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیلی صوبہ دار نے ہم سے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کروگے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملجاویگا اور جو ہمراہی سے انکار کروگے تو تمہارے ہتھیار چھین کر تمکو اسی جگہہ مار ڈالینگے ہمنے ناچاری اقرار ہمراہی کا کیا اور روانہ ہوئے قلعے سے پہلے ہمکو چھاونی مین لیگئے یہان وہ سب مال مسروقہ جمع کرتے تھے اور یہانسے گاڑی اور بگھی مین بار کرکے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گھنٹہ روز یہانسے روانہ بجانب مقام نمیا گڈہ ہوے اور بدانتظامی سواے اسکے اور کچھ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ سپاہ آگے تھی اوسکے بعد توپخانہ اور عقب مین سوار اس ہیئت سے وہ روانہ ہوے اور اوس شب کو مقام نوگانوہ مین وارد ہوئے ہمارے گارد نے تجویز فرار ہونیکی کی اور جب قریب نوگانوے کے پہونچے تو ہم ایک باولی مین اوترے گویا پانی پینے جاتے تھے سوارون نے ہمسے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کرلین اوس مقام پر ہمنے حقہ کشی شروع کی اور جبتک تاریکی شب محیط نہین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چھ روز کے عرصے مین براہ گوار دو بھنڈ یہان وارد ہوئے۔

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے مین نے خود سنا کہ اکثر بنگلو نمبر ۶ سے آواز تفنگ آتی تھی اور وہ شعلہ ور تھی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیون نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ بریگیڈ میجر صاحب بھی مارے گئے تھے

سپاہ نے ہمکو اونکے ساتھ دہلی جانیکو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہان بادشاہ ہمکو چودہ روپیہ ماہوار دیگا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چھتر پور گڈہ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تھین اوسمین سپاہی بھی تھے اور مفسدین نے اونکی ٹانگین

پکڑ کر اونکو شعلا مین ڈالکر جلادیا تھا۔

ایک صاحب منجملہ صاحبان مفرورین اپنا حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ مین مع دیگر صاحبان مفرورین نیمچ کے جو تاریخ ۳ وقت شب فرار ہوئے تھے اب حفاظت راجا صاحب مین ہون اور راناصاحب بہت خاطرداری او مدارات سے پیش آتے ہین او سب صاحب لوگ مقام ارنپورہ اور کوہ آبو مین ہین اونہون نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشید نی و دیگر ضروریات کا جسکی ہمکو ازحد ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیمچ کو صرف پارچہ جو جسم تھے اور جان جو تن مین تھی لیکر فرار ہوے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی مین تصور کرتے ہین کہ جان سلامت رہی کپتان انیلی صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اونکے احسانات کے ہم بہت شکرگذار ہین تمام افسران فوج بنگال جو نیمچ اور نصیرآباد مین تھی اونکو حکم آگرے جانے کا ہے اور راجپوتانہ مین پھر فوج بمبئی جاطہ فوراً آنے والی ہے ہمارے ساتھ مین صاحبان مفصلہ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گوون صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوٹ صاحب اور ڈاکٹر جین صاحب اور لفٹنٹ رو صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن برپی زدن صاحب متعلقہ فوج بمبئی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام نیمچ کہ ابتک سب سلامت ہین۔

خبرین درباب قتل سارجن سیپل صاحب کی میم اور اونکے تین بچونکی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقہ توپخانہ اسپی تھے اور میم صاحب نے اپنے تئین مکان مین جو اونکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کرلیا تھا اور دشمن اونکو اوسمین سے جب کسیطرح نکال نسکے تو دروازہ کی راہ سے بندوقین مارکر اونکو ہلاک کیا

تین ہفتے بعد اس فساد کے اون افسرونکو جو قلعے مین تھے پھر کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اونہون نے یہ تصور کیا کہ مفسدین منو اون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچونکو بمقام نصیرآباد جہان فوج گورہ بکثرت موجود تھی روانہ کیا اور اونکے ہمراہ افسران ۷ رجمنٹ گئے اور یہان قلعے مین صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے ان صاحبون کا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے تھے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب کپتان شوور صاحب کپتان لائڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ ربشی صاحب اور لفٹنٹ بارنس صاحب اور لفٹنٹ ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹیپل ٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکٹر مری صاحب

تاریخ ۱۲ ماہ اگست وقت شب چند سوارون نے مفسدہ پردازی کرکے اپنے کمان افسر پر تین گولی چلائین اور صاحب ممدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مارکر جس مکان مین وہ گھس بیٹھے ہین اوسمین سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بھاگے مگر بھاگتے بھاگتے ایک گورے کو اونہون نے جان سے مارڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعدازین تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا نتیجا اسکے کہ نغایہ کل سوا مفسدہ پردازی کرکے بمقابلہ فوج گورہ پیش آوین مگر نیا ہوا اور بعد چند روز کے فوج مؤ نے

سے نے آکر اس قلعے کی تبدیلی کرا دی

لیکن جو ولایتی لوگ مقام نیمچ مین تھے اونکو ابھی اور بھی تکالیف اوٹھانی تھین تفصیل اُسکی یہ کہ بتاریخ ۲۰ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ مع تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوئے اور اس قلعے مین ۲۷۲ نفر لائق کارزار اور ۱۴ نفر بیمار تھے مگر سامان خورد و نوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بہ دلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان سمپسن صاحب متعلقۂ رسالہ دوم اپنے تئین بچا پایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اوسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوئے کہ ہر ایک حملے مین دشمنونکا نہایت نقصان جان ہوا اور بتاریخ ۲۱ وقت صبح دشمنون نے ارادہ مصمم زینہ لگا کر قلعے مین گھس آنیکا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

بتاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فارگیوہارسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام بالگتا سے دشمنون پر حملہ کیا اور بیس مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ کے قریب نرہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گرد اگرد جا بجا پڑی ہوئی تھی

بعد از اس ہنگامے کے جب روز روشن ہوا تو معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈہ سبز جسپر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے اور اس جھنڈے اور زینونکو نہایت دہوم دہام سے حوالدار میکیا سمر اور بالا نا خان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اوتر گئے تھے قلعے مین لائے اور جب بتاریخ ۲۲ وقت صبح خبر روانگی فوج برگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام مُو سے بجانب مندسور پہونچی اور فوج مذکور اثنائے راہ مین اس مقام نیمچ مین آئی اوسیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور مقام نیمچ مفسدہ پردازون سے خالی ہو گیا۔

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج نیمچ نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۷۲ رجمنٹ پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ موجود تھی اور قلعے مین بازوے راست ۷ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازوے چپ رجمنٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال مین تھا بتاریخ ۳۰ اور ۳۱ مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقراری کے بشرۂ سپاہ سے نمودار ہوئی مگر بدو دوم وہ سب ناپدید ہوئے اور سپاہ نے دوبارہ قول و قسم از روے دہرم اور ایمان کے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ بتاریخ ۳ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چھاونی مین منتشر ہو کر بازار کشت و خون و آتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاونی کا نرغہ کر لیا اور جو سامنے آیا اوسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان مین آگ لگا دی تو لوٹ اور آگ لگانے مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلونکے پھرتے تھے تا کہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اوسے قتل کرین

اب یہان شور محشر سے کم نہ تہا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تہی اور دوسری جانب آواز توپ و تفنگ آسمان تک پہونچتی تہی اور ادہر شور مظلومونکا اور گریہ وزاری ستمدیدگان کی طبق آسمان کو توڑتی تہی اس عرصے مین وہ بازوے رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تہا اوسکو اندر قلعے کے بصد دقت لیگئے اور وہان اونکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تا کہ قلعے کو مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس جیدہ سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گھنٹے یہہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر سے پہونچین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تہی وہ بہی مستعد بفساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھولدو ہرچند لفٹنٹ روز صاحب اور گوردن صاحب اور ڈیول پورٹ صاحب نے فہمایش کی مگر کچہ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی نرہیگی سوار آکر تمکو مار ڈالینگے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آئے اور تہوڑے عرصے تک انتظار فوج کمکی کا کیا مگر جب کچہ چارہ باقی نرہا تو وہ وہانسے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سواری یا اسباب اونکے پاس نتھا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیرون مین چھالے پڑگئے جس گانو مین جاتے تھے وہانکے لوگ اونکو ہنستے تھے اور اونکی تضحیک کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہنے نہین دیتے تھے کہین کہین اونکو خشک روٹی بصد ذلت و خواری نصیب ہوئی تھی یہ سب لوگ پندرہ نفر تھے اور اونکے ساتھ چھہ میم اور دس بچے تھے الغرض بصد ذلت و خواری یہ سب مقام دوکلا مین پہونچے یہان رانای اودے پور نے کچہ سوار تعینات کر رکھے تھے یہ سوار اونکے ہمراہ ہوئے اور اونکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکھا اس طرح ان سب صاحبونکی تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور و ستم مفسدین سے اونکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو تباریخ ۱۴ جون برپا ہوا تھا اندور مین بھی تباریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل ڈیورند صاحب رزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزیڈنسی کی دی تھین تھوڑے عرصے بعد نواخت آٹھ گھنٹہ صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ دفتر تاربرقی کو قتل کیا اب بیگل بجنا شروع ہوا فوج بہیل مع سپاہ سہور اور مہدپور حسب الحکم آکر موجود ہوئین مگر سپاہ سہور اور مہدپور نے کرنیل ڈیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تھی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز مفسدین سوا اونکے ساتھ شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چھوٹے بچونکو ہتھی اتواپ کو ہی پر سوار کروا کر ہمراہی فوج بہیل روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بھی بناچاری وہ سب بھاگ کر مقام ہوشنگاباد کو گئے کیونکہ فوج مقیم سہور نے بھی مفسدہ پردازی پر کمر حسیت باندھی تہی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ ہلکر سے شرائط پیش کین اور سنے سب منظور کین مگر جوالہ کردینا انگریزان کا نمانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدین مین گہرے وہان مفسدین نے اونکو صلاح دی کہ تم بہی اپنی فوج طیار کر کے دہلی کو چلو اونہون نے بجواب یہ کہا کہ مجہہ مین اتنی قدرت ہے کہ مین فوج بہرتی کردن اور جسوقت راؤ ہلکر استقدر روپیہ چہوڑ کر مرے ہین کہ جو اس مہم کیواسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ

بھی کہا کہ مذہب ہنود مین یہ کہان لکھا ہی کہ عورات اور معصوم بچون کو قتل کرو الغصہ ایسی ایسی باتین نصیحت آمیز اونسے
کہکر اور اونکو اس خونریزی سے منع کرکے مہاراجہ صاحب محل سراے کو روانہ ہوے اور مفسدین نے
خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کہیو سے مئو کو ہوکر روانہ دہلی ہوے فقط

مئو

افواج مقیم مئو نے بھی اوسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر لشکری اوٹھایا
تھا تاریخ ۲۸ جون ایک جاسوس متعلقہ پولس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چھاونی کو خبر دی کہ ایک
جھنڈہ سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دیندار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے
ناراض ہین وہ آکر اوسکے گرد جمع ہون مگر اوس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم
جولائی بدستور سابق سب فوج کی پریڈ ہوئی اور کسی کی حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادہ فساد ہین قریب
آٹھ بجے کے آواز ہاے اتواپ اندور کے جانب سے گوش زد ہوئین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی
کرنیل دیورنڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اوسمین یہ مضمون درج تھا کہ توپخانہ گورہ ازراہ مہربانی
بھیجدو بلکہ ہم بر مقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہے برطبق اسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر توقف سے پھر واپس آیا کیونکہ
کہ صاحب رزیڈنٹ اندور سے روانہ ہوگئے تھے کپتان ہنگر فورڈ صاحب کمانیر توپخانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ
مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی میم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ
ہوے اور ایک بہرہ جنگی توپخانہ لیٹ کا فاصلہ پانچ میل جانب اندور نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال
چھاونی کے تعینات ہوئی بنظر اسکے کہ سپاہ ہندوستانی کے دلون مین کسیطرح سے بے اعتباری کا گمان
نہو بہرہ ہای ہندوستانی جو قلعے مین تھے اونکی نفری زیادہ کی گئی اور اونکے افسر تمام روز اونکے بیچ مین رہے تاکہ فساد نہو
اور اونکے دلون مین اعتبار منجانب سرکار رہے سواے ازین افسران توپخانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سوار اونکے
ساتھ لین مین رہین مگر سب افسر جب میس کوٹ مین کھانا کھا رہے تھے ایک سوار خفیہ اونکے پاس آیا اور اونسے آکر
کہا کہ اس حکم کی تعمیل نکرنا مگر اس اطلاع خیرخواہی کا کسینے خیال نکیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گئے اور
لفٹنٹ فارٹن صاحب متصل گارد جھنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے
اپنی قرابین اوٹھاکر سر کی اوسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی اپنی اپنی آرامگاہ سے اوٹھکر بھاگے
اب یہ حال تھا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۲۳ کے سب بندوقین مار رہے تھے غرض کہ اسی
بارش غلولہ ہای تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس واردات
کے کچھ سواران مفسدین سے جدا ہوکر راستے پر اس ارادی سے کھڑے ہوے کہ جسوقت
میجر ہیرس صاحب اونکا کمانڈنٹ آوے اوسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اونکا پورا ہوا
یعنی جس وقت صاحب موصوف اپنے بنگلے سے اوٹھکر اونکے نزدیک آئے اونھون نے فوراً

گولی مارکر اونکو زمین پر گرا دیا اور بعد ازان تلوارون سے اونکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت افسران ۲۲ رجمنٹ سیاہ ،
میجر صاحب کے بنگلے مین جس مین سکونت مقرر ہوا تھا کھانا کھا کر چورٹ پی رہے تھے کہ یکایک آواز تفنگ مین
سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لحظہ نگزرا تھا کہ ویسے ہی آوازین پلٹن کمپنی گرانڈیر ۳۲ رجمنٹ سے سماعت
مین آئین اور چونکہ یہ پلٹن روبرو اوس بنگلے کے تہی جہان وہ سب صاحب مقیم تھے سواے آواز کے گولیان
بھی صاحبان موصوفین کے گرد و پیش آنے لگین اور اب تمام چھاونی پیدل مین سواے گولی کے اور کچھ نظر نہ
آتا تھا جن صاحبون نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکر نے شاید چھاونی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی کمپنی کے
کوارٹرگارد کیجانب روانہ ہوے اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکھکر ہرچند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچھ فائدہ مترتب
نہوا اور سپاہ نے اتنی گولیان مارین کہ سواے گولی کے اور کچھ وہان نظر نہ آتا تھا کرنیل پلیٹ صاحب نے بعد چھین لینے
ہتھیار سپاہ کارد قلعہ کے جنگی بندوقین بھی پرتھین حکم دیا کہ توپخانہ چھاونی پیدل کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب
کے دلمین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرما ے گذشتہ مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سپاہ
گورہ مین تھے تو سپاہ مذکور نے اونکو عرضی دی تھی کہ وہ اونکو چھوڑ کر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری
ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر انتظار کرنے توپخانہ کے کپتان ہیگن صاحب ایجٹن کو ساتھ لیکر چھاونی کو تنہا روانہ ہوے
اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے کہ اس عرصے مین کچھ سوار آے اور سپاہ سے بیان طراز ہوے کہ ہمنے
اپنے کمان افسر کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ
کرنیل پلیٹ صاحب اور کپتان فیگن صاحب بھی وہین مارے گئے اور اونکی لاشین دوسرے روز روبروے پلٹن کمپنی مہر
کے اس حال سے خیمہ کی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونو رخسارے اڑ گئے تھے اور اونکی پشت سوراخ سوراخ ہوگئی
تھی دونو رانو کا گوشت اوتر گیا تھا اور زنخدان اونکے منہ مین چلی گئی تھی اور تین زخم تلوار کے اونکے منہ اور کھوپری
پر تھے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتہ لگا تھا کہ جس سے اونکا سر شانے سے جدا ہوگیا تھا اب توپخانہ مذکورہ بالا
پہونچا اور مفسدون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل ازاد سکے آئیکے مکان مسکوٹ اور مکان باوڑی صاحب اور
اور مکانات کو جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تھے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تھے دوسرے روز وقت صبح
دو توپین جنگی ساتھ وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بضرورت جنگی نکلے تھے واسطے نکالدینے باقیماندہ مفسدین کے جو نین
سواران کی نزدیک پھرتی ہوے نظر آتے تھے آئین اکثر گروہ مفسدین نظر آے مگر توپونکو دیکھتے ہی وہ سب
بھاگ گئے اب اکثر مکانات جنمین مفسد. پناہ گیر ہوے تھے جلا دیے گئے اور لاشین کرنیل پلیٹ صاحب اور میجر
ہیرس صاحب اور کپتان فیگن صاحب اور دیگر صاحب لوگونکی لاکر دفنائی گئین ہلکر نے اپنی دوستی و وفاداری
ثابت کر کے ہمکو چار لاکھ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہماری پاس بھیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امین گاہ
ایسا مضبوط ہوگیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بھی کرلین اور وہ مدت تک جاری بھی رہتا تو بھی ہم اوسکی متحمل ہوسکتے تھے

اعظم گڈھ

تاریخ دوم جون ۱۷ رجمنٹ ہندوستانی نے یہان فساد برپا کیا اور لفٹنٹ ہچنس صاحب کو جان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجر ون کو زخمی شدید کرکے سات یا آٹھ لاکھ روپیہ اور توپونکا قبضہ کرکے بروز دوم روانہ ملک اودہ ہوے تاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادہ فساد ہوے تساکین شہر بمکانات مخفی مین متواری ہوے اور تا تاریخ ۱۸ ماہ مذکور مخفی رہے اس تاریخ کو وینبل صاحب اور ڈن صاحب کچہ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار مین بدلجمعی مصروف ہوے

منگیر

تاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چٹھی جو اوسکے پاس موجود تھی بمقام پٹنہ علی حسنین ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کیا تھا بلکہ اوسنے چٹھی نہ لی ہرچند چپراسی مذکور نے اوسکو بہت دھمکایا اور سخت سست کہا مگر اوسنے نہ مانا اور وہ نہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجھکر کہ آدمی نہین لیگیا تو چٹھی ڈاکخانے کے ذریعہ سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانے مین گئے اور صندوق حساب جو کہلوایا تو چٹھی مذکور بجنسہ دستیاب ہوئی اوسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تھا پہونچا اور بروز عید یعنی ۳ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ فساد ہوکر تمام انگریزونکو قتل کرینگے فقط اسمین کچہ اشخاص اہل اسلام باشندہ منگیر خاص اور پٹنے اور بھاگل پور کے شامل تھے اور اکثر اونمین سکے ایسے تھے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تھے اس چٹھی کے حال سے واقف ہوکر تدبیر گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کے عمل مین آئی اور وہ دونو گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بھاگل پور ہوے

نبارس

تاریخ ۴ ماہ جون رجمنٹ ۳۷ ہندوستانی اور لدہیانہ رجمنٹ سکھہ اور ۱۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ سازی کی اور بابین نواخت چار اور پانچ گھنٹے کے سپہ سکھونکو دیکھا کہ وردی پہن کر پریٹ پر جمع ہوتے مین اور سپاہ ہندوستانی نے بھی وردی پہننی شروع کی کیونکہ اونکو حکم تھا کہ جب کچہ اندیشہ فساد معلوم ہو تم سب تیار ہوکر میدان گوار تر گارد مین آکر جمع ہو تا اس عرصے مین دو یا تین افسر انگریزی گھوڑونکو پاشنہ ڈالے ہوے لین مین آئے اور بوگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بوگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آئے مگر وہ ہولی اور کرتی پہن کر آئے پاجامہ وردی کے نہین پہنتے تھے اسلیے حکم ہوا کہ اپنی نیلہ رنگ کے پاجامے پہن کر آؤ چند سپاہی بمتابعت حکم پاجامہ پہننے گئے اب اونکو حکم ہوا کہ اپنی ہتہیار بیلون مین رکہدو اونہون نے رکہ دیئے اور واپس اپنے افسرونکے پاس آتے تھے کہ اس عرصے مین بیل تو بند ہوگئی اور اونہون نے کیا دیکھا کہ توپخانہ اور گورے

پیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دلمین خوف غالب ہوا اور وہ بیلون کی طرف بھاگی اور
اونکے قفل توڑکر ہتھیار نکالے اور بندوقین ۱۰ رجمنٹ شاہی کو جو ہتھیار ونکا قبضہ کرنیکو آتے تھے مارنی شروع کین
سپاہ گورہ نے بھی بنادیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کیطرف بھاگے
اور وہان جو دیوارہای لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اوسکے پشت سے گولیان مارتے تھے کرنیل سپوٹس وڈ صاحب نے جب
دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارونکی پناہ مین ہوکر گولیان مارتے ہین اوںھون نے تمام لین کو آگ لگا دی اور ہوا جو
موافق تھی تمام دہوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین شدت سے ہوئی یہان تک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بھاگ
نکلے اور بہت سے اوسمین جل گئے کیونکہ روز دوم جب وہان جاکر دیکھا تو خاکسترین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تھی
اب اور دشمن میدان مین آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈوجسن صاحب ۱۳ رجمنٹ مین سے گئے
اور جاکر اونکو اطلاع دی کہ چونکہ اونکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے برگیڈیر پونسونبی صاحب نے اونکو یعنی کپتان صاحب کو
حکم دیا ہے کہ اونکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین کھینچین اور اونسے کچھ گفتگوی ناخوشی کی بلکہ
ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا جسکے صدمے سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہوگیا اب اور وقتین دونما
ہوتین یعنی جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہوگیا اور اونکا گھوڑا اونکو لیکر بھاگا سکھان رجمنٹ لدہیانہ نے گورونکی طرف
بنادق سرکین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کی نکالنے مین مصروف تھی اور ادہر کا گمان
بھی نہ تھا اس لحاظ سے سکو اس امر کا تعجب ہا اور جب گورہ اسطرح گولیون مین ادہر اودہر بھر رہے تھے سکھون نے
باعانت کچھ سوارون کے اون پر حملہ کیا اور باقی سوار علیحدہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھتے تھے اب سپاہگری سپاہ گورہ کی ظاہر
ہوتی ہی یعنی سامنے سے تو ۳۷ رجمنٹ ہندوستانی بارش غلولہ کر رہی تھی اور ایک جانب سے سکھ اور دوسری طرف سے
سوارون پر گولیان مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہوکر ایک گروہ اونکا تو بجانب سکھ سپاہ گیا اور اونکو مار بھگا دیا
اور دوسرا گروہ ۳۷ رجمنٹ کی لین مین گھس گیا اور وہان سنگینون سے مارکر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سواے فرار
کے نچھوڑا

اسطرح دشمنون سے فراغت حاصل کرکے سپاہ گورہ حفاظت میم صاحبان اور صاحبان ملکی مین مصروف
ہوئی اور اونکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پونھچا دیا ادہر تو یہ ہو رہا تھا اور سپاہ گارد ہاے خزانہ و کچھری دسکوٹ
دسپتال و بازار نے جب دیکھا کہ کوئی پرسان حال نہین اوںھون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چھاونی کو
لوٹ کر بجانب بنگلہ ہاے صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوے اونکے بنگلون مین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بھاگ
کر مکانات شاگرد پیشہ و دیگر مکانات مین جو اونکے نزدیک محفوظ تھے متواری ہوگئے تھے مگر سپاہیون نے اونکو وہان
بھی نچھوڑا اور وہان سے بھی تلاش کرکے نکالا اور بسختی تمام قتل کیا سواے اون سپاہیون گاردہاے مذکورہ بالا کے
جنھون نے چھاونی کو لوٹا تھا اور سپاہ ۳۷ رجمنٹ بھی جسکو گورون نے سنگینون سے مارکر لین مین سے نکال دیا تھا تمام
مقامات مین منتشر ہوگئے یہ سپاہ سب سے زیادہ مفسد تھی کہ قتل و خونریزی مین اور سپاہیونسے گوی سبقت لیگئی تھی

آخرکار یہ بھی روبفرار لائے اور سپاہ سکھہ ایکطرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہوگئے اور شہر مین دوبارہ صورت
امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جاکر رہین یہ مکان بہت مضبوط تھا اور اوسکے بالاخانی
پر مورچال کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہوکر آتا تھا اوسکو پھانسی ہوتی تھی چھہ
چھہ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پھانسی دی گئی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اونسے افکار آئندہ
بھی رفع کردیے اس کمک کی سرداری مین کرنیل نیل صاحب تھے اور فوج مندراس فیوزلیرز تھی

ایک صاحب جو اس سب مفسدے مین موجود تھے اس طرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست مین کبھی انگریزون
نے اسقدر شجاعت و مردانگی نکی ہوگی جیسی یہ ہوئی ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے
کی خواہش رکھتا تھا اور سارجنٹ میجر جل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکھہ مین کوئی شجاع تر اور دلاور تر نہ تھا جب وہ
کیمپ مین آئے تو تمام خون آلودہ تھے اور اونکی تلوار اونکا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میرے میم
کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی اونکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تھے ہمراہ
میجر برٹ صاحب کے روانہ ہوئے تو میری میم کو ساتھہ لینا بھول گئے تھوڑی دور جاکر جو یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا
کہ مین جاکر اونکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبرا نے کہا کہ مین جاکر لاتا ہون اور بھاگ کر اونکو بغل مین لیکر بارش علولہ ہائے
مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچھہ کم ہوا تو ہم لین سوارانکے طرف گئے اور وہان طیاری شب باشی کی کی
قریب نواخت دو گھنٹہ صبح مین نے سنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے مین ہے یہ سنکر مین اور سارجنٹ
میجر جل اور ایک سپاہی ۱۰ رجمنٹ کا تینون گئے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اور اونکی میم اور بچے
سب زندہ ہین مگر طویلے مین خفیہ ہین غرض کہ وہانسے اونکو نکال کر لین سواران مین لائے یہانکے مفسدین کی ایک تعریف
کرنی چاہیے کہ اونہون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے
کچھہ نہ بولے مین اب مقام چنار مین ہون اور یہان اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک کشتی بھیجی تھی اوسمین مین اور
میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈنیار صاحب و انسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۳۷ رجمنٹ کی اور تین یا چار اور
نمک حلال آدمی جنہون نے ہتھیار بخلاف سرکار نہین اوٹھائے تھے ہم سب سوار ہوکر اس مقام کی حفاظت کے
واسطے آئے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست ہین کہ کچھہ خواس مقام کو چھوڑین گے جب
مین تاریخ ۶ بنارس سے روانہ ہوا تھا اوسوقت تک میجر گالس صاحب رسالہ ۱۰ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجمنٹ
کے اور جنکیسن صاحب اور تھی کیری یعنی ڈاکٹر خورد دفن ہو چکے تھے

انسین چیمن صاحب زخمی شدید ہوئے تھے اونکے منہہ مین زخم آیا تھا جسکے صدمے سے اونکا تالو
بھی پھٹ گیا تھا اور ہیبر صاحب ۲۵ رجمنٹ کے جو ۳۷ رجمنٹ کے ساتھہ کام دیتے تھے اونکی دونون ٹانگین شکست
ہوگئی تھین اور ونمین سے ایک تو بڑے ڈاکٹر صاحب کاٹی گئی اور لونڈی صاحب ۳۷ رجمنٹ کی بانہو مین زخم آیا تھا
اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوئے تھے

حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہوگئی ۱۲ نفر سواران اول رسالہ نظام جنہون نے تمام اورنگ آباد
مفسدہ پردازی کی تھی تباریخ ۔ جولائی گرفتار ہوکر واسطے سزاے اعمال قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کئیے گئے تھے
اس امر سے جس سے نظام اور اونکے رکن سلطنت کی ہمکلالی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تھی شہر والون کو
نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہوگئے تباریخ ۱۰ ایک گروہ کثیر نے جمع ہوکر محل نظام کو نرغہ کرلیا اور سختی و
درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورۂ بالا ہوے یہ گروہ اول مولویصاحب کلان کے مکان پر جاکر مستدعی
حکم اوردعا کے ہوے مگر جب مولویصاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمایش کی تو اونھون نے
اپنے باغصہ مولویصاحب پر چھاڑتنا یعنی اونہین کا سردوتن سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات
روانہ ہوے اور جاکر محل کو گھیر لیا اور شور وغل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہ خبر فوراً صاحب
رزیڈنٹ کو دی گئی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی
دی حکم بنا سبہ کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بھی دیے گئے توپ جو علامت اندیشہ کے ظاہر کرنیکے
واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور ریزیڈنٹ پر جو چہارم توپخانہ موجود تھا اوسکے ساتھ افواج مفصلہ ذیل شامل ہوگئی چار
توپین توپخانہ اسپی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور رکیم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۱۴ اور ۲۴ رجمنٹ ہائے
ہندوستانی تھا ایک نصف توپخانہ اسپی اور دو رسالہ ہفتم سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹھی رزیڈنسی روانہ
ہوے اور وہان پہونچکر میجر برانس صاحب کے توپخانے کے ساتھ جو کام مین وہان مصروف تھے شامل ہوگئے
یہ کوٹھی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چھاونی سے تعبیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزیڈنٹ کو
کہلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوٹھی کی طرف روانہ ہوے ہین اور عجب نہین
کہ وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارون کو حکم آگے جانے کا ہوا اور جسوقت
توپخانہ احاطہ رزیڈنسی سے باہر نکلا اوسی وقت گروہ مذکور نظر آیا توپخانے نے بہ مجرد دیکھنے کے گولہ رانی شروع
کی اور تھوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسدین میدان جنگ مین کشتہ پڑے تھے اور بہت مفسد
گرفتار ہوکر پھانسی پاگئے

سواے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بھی مفسدہ پردازی ہوئی تھی مگر وہ ایسی
نہین کہ اوسکا بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اونکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا گیا وہ مقامات
یہ ہین اسیرگڈھ کولاپور اور دو چار اور چھوٹے چھوٹے مقامات تھے جنمین فساد نے کچھ منہہ دکھایا تھا
مگر اقبال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتھون منہہ کی کھاکر پشت دکھاکر بیٹھہ گیا تھا اور اوسکے باقی بانی
سیاست حکومت سرکار سے سزاے اعمال نکوہیدہ کو پہونچ کر نیست ونابود ہوگئے تھے

ناگود

بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر خبر اس امر کی بمقام ناگود پہنچی کہ مفسدین دنیاپور و رام گڈھ بہمراہی جرگہ کور سین مفسد کے مقام باندا سے روانہ ہوکر عازم ناگود ہین اس شب ... بنور بفاصلہ ۲ میل کے مقام مذکور سے تھے اور عہدہ داران ہندوستانی نے بیان کیا کہ مردم مقام مذکور ... مستعد جنگ و پیکار ہونگے بہمین خیال ایک مقام واسطے جنگ گاہ کے ... تجویز ہوا جو سامان جنگ کا نا مثل تصور کیا گیا تھا اوسکو خلاصیان رجمنٹ نے بامداد سپاہ مذکور چاہات قرب جوار مین ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل مین آئی

ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ بتاریخ ۲۶ وقت نواخت توپ گفتہ صاحب کلکٹر نے کہلا بھیجا کہ مفسد قریب ہین اور صبح کو ہمپر حملہ آور ہونگے اوسیوقت رجمنٹ موجودہ کو پریٹ کا حکم ہوا اور اونکے سامنے آٹھ سو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو حصہ ... توپ مین موجود تھین اونمین میخ ماردی بعد اسکے رجمنٹ بجانب کمپو روانہ ہوئی جب ہم سب کمپو مین پہونچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑھا دے اور قریب دو سو گز آگے گئے ہونگے کہ ایک سپاہی نے جو گارد اول مین تھا حکم مقام کا اور طیاری ہتھیار کا دیا اور اوسکے حکم کی سب رجمنٹ نے تعمیل کی جب ہمنے آواز بندوق کے سر کرنے کی سنی ہمکو یہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھکر بھاگ جانا چاہیے اور ہمنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو پیادہ تھا اوسکو اونھون نے گرفتار کیا اور جا بجا پھرایا بعد ازان کسی نے کہا کہ اوسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اوسکو مارنے نہ دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اسے چھوڑ دو بعد از پندرہ روز کے پندرہ گردی اور بیابان نوردی کے ہم بمقام مرزاپور وارد ہوے اور ہمارے ساتھ دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور مین آئے بعد ازان ہم لوگونکے بھاگ جانیکے پلٹن واپس ناگود کو روانہ ہوئی اور وہان تمام میگزین درمیان سپاہ ۱۷ و ۸ اور ۵۰ رجمنٹ کے اور درمیان پلٹن رام گڈھ کے جو دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوے تھے برابر تقسیم کردیا سپاہ مذکور دو روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین تمام بنگلہ جلا کر بجانب باندا واپس روانہ ہوے صوبہ دار ۵۰ رجمنٹ جو نہایت حرام زادہ اور واقف زبان انگریزی سے تھا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانہ سے دست یاب ہوا سب افسر انگریزی بسلامت بمقام مرزاپور تک پہونچے اور راستے مین سوا سختی شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی

جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تھی مدت تک نمکحلال رہی مگر اونکی وفاداری پر بدگمانی بہت تھی اور اس امر کے انتظار تھے کہ دیکھیے کب تک یہ ایسے نمک حلال رہتے ہین سپاہ رجمنٹ مذکور کو کہا گیا تھا کہ اگر وہ نمکحلال سرکار رہینگے تو اونکو دو چند بھتا ملیگا اس قرار سے بہت کام نکلا یعنی باوراتی اونکے اپنی فساد نکرنیکی اونھون نے فرو کرنے ہنگامے مین جو بندیلون نے پرگنہ سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی بتاریخ ۱۵ ستمبر وقت نواخت گھنٹہ شب یہ خبر پہونچی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پردازی مقید ہوے ہین اونکو جیلخانے سے رہا کرین اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے اون کو قتل کرینگے یہ خبر سنکر ایک سو سپاہ پیادہ

بندراجی اور چند سواران بندراجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گئے اور چند لحظہ تمام سپاہ بہرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہوگئی اور دو ضرب توپ مع ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقیماندہ سواران بندراجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہان ضرورت ہو وہان روانہ ہون بہرہ ہای جنگی سوار اور پیادہ کے گرد رزیڈنسی کے قائم کیے گئے اور دو غول سوارون کے بطور تیرول گرد چھاونی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع مین نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشہ فساد جو دلومین تھا ظاہر ہوگیا اور لین کیطرف سے آوازہاے تفنگ گوش زد ہونے لگی آخرش یہ خبر بایۂ صداقت کو پونہچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصۂ قلیل کے بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ رزیڈنسی مین آے اور صداقت خبر ہائی چند مفسدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشون نے یہ ہنگامہ کر کے تفنگ اندازی کی تھی اسپر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد عقب کا مع اپنے ہتھیارونکے مفرور تھے

اس عرصے مین شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چھوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تھا مفرورین مذکور نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی سوا ازین دلیل در قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر مین کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تھی۔

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تھی جیلخانہ سے لا کر توپخانے مین رکھے گئے اور جو سپاہ بندراجی جیلخانے پر تعینات ہوے تھے اون پر کئی گولیان آئین مگر کسیکو آسیب نہ پونہچا اور نہ سر کرنیوالا اون گولیونکا معلوم ہوا

اس سے بھی زیادہ وحشت انگیز واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ مین سے ہے تدبیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم جبلپور و آتش زنی بنگلہ ہا و غارتگری خزانہ و رعایا مین مصروف تھا اور اوسکے ساتھ رگھوناتھ شاہ اوسکا فرزند و دیگر مفسدین سازش رکھتے تھے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کلارک صاحب کو پونہچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو ملباس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اوسکے زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولیس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا اور جب سب جمع ہو گئے تو صاحب موصوف اونکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارونکو لیکر دوڑ پڑے اور جا کر گانون کو گھیر لیا اور بروقت پہونچنے سپاہ پیدل پولیس کے مفسدین کو گرفتار کر لیا

دوران تحقیقات اس مقدمہ کی روبرو سے لفٹنٹ کلارک صاحب کے ڈپٹی کمشنر جبلپور اور لفٹنٹ واڈنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈل اور کپتان موسن صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا ثابت

راجہ مذکور اور اوسکے فرزند کی بخوبی پایۂ تحقیق کو پونچھا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اوڑا دینی کا توپ سے نسبت ہر دو مجرمونکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۸ - وقت صبح تعمیل اس حکم کی حاملہ کو بھی زر ید نسی مین عمل مین آئی

فیض آباد مین مضافات ملک اودہ

تاریخ ۸ - ماہ جون کو پلٹن ششم اودہ پیادگان نے بیوگل ہنگامہ برداری کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اوسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا یہ خبر سنکر میجر فلس صاحب نے اپنے سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جا دین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دوم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تھے جمع ہو کر سنگین انپی آگے کر دین اور کسی کو نزدیک توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازین میجر فلس صاحب نے حکم آگے بڑہانے توپون کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بھی ہونی دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا

بیان ہنگامہ برداری سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو اونھون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بھی اپنے افسرونکی جان اور مال کی حفاظت کی اونکے بنگلہ ہا کو بچایا اور گارد ہاے سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جا بجا پہرہ ہاے جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نکرین اور ایک کونسل سب سپاہ کی واسطے انتظام آئندہ کے قرار دی اوسمین فشر صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اسکے خلاف رائے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو وہان چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب و سامان سرکاری نہ ملیگا کیونکہ وہ سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور باربرداری کی طلب کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کمشنری جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیان بہم پہونچا دو اوسنے کشتیان دین مگر ایسی چھوٹی تھین کہ سواے ایک دست بقچی کے افسران مذکورین اور کچھ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی مفسدین نے نو سو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکال کر واسطے خرچ راہ کی اونکو دیا یہ حال دیکھکر جب افسران مذکورین نے پھر اونکو فہمایش در باب رفاقت کی تو اونھون نے بادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرونکے ہین اور صوبہ دار میجر ۲۲ رجمنٹ کا کمانیر چھاونی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوئے تھے اوسی روز خبر آئی ۱۰ رجمنٹ کی جو متعد یہ ہنگامہ برداری تھی پونچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارد رسد کا بھی فیض آباد مین آگیا تھا اور دوسرے روز گارد آخر ۱۰ رجمنٹ مذکور کا برلب دریا وارد ہوا کرنیل اوبراین صاحب متعلق ششم پیادگان اودہ اور اندرس صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان اور لفٹنٹ پرسیول صاحب متعلق توپخانہ مقام دنیا پور مین باسلامت پونچے اور دو افسر جو انکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے کسی مقام پر اوترنے سے راہ مین باراده جانی گورکھپور کے اوتر گئے تھے اور شاید مفسدین کے ہاتھ سے کہین مارے گئے ہونگے راجہ مان سنگہ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ کا مقرر کیا تھا بہت میمونکو اپنی حفاظت مین رکھا اور اقرار مہربانی پیش آنے کا کیا ایک میم کو جسکو عنقریب بچہ ہونے والا تھا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چھاونی مین لیگیا اور اوسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالوگے تو اوس
بیم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب اوس جانب دریا کے تھا اوٹھا اور باجازت سپاہ
دونوکو اپنے مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکٹر بھی اونکے پاس سپاہ نے بھیجدیا بعد فساد کے بھی سپاہی افسران انگریزی کی
سلامی دیتے تھے اور اونکے ساتھ باادب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو آب دیدہ ہوکر نہایت تاسف ظاہر کرتے
تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچھ چارہ نہین ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی لاچار اونکے شامل
ہوگئے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر بمقام اجودھیا وارد ہوے وہانکے رئیس نے اون کی بہت
خاطرداری کی اور تواضع وتکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار ہم پونہچانے بڑی کشتیون کا کیا مگر وہانسے روانہ ہوکر جو نو
دن اونکو راستے مین گذرے اون دنون مین اونکو بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو بمشکل
جان بر ہوے کیونکہ اگر گڈھیاے خام جو برلب دریاے گھاگھرہ واقع ہین اور اون مین مسلح مفسد آمادہ بفساد
جمع تھے اونکے ہاتھ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تھا

ایک صاحب بوگل نواز توپخانہ مسمی جورج دیہم سن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہے کہ
جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تھے تو ہمنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان اور دوان
تھے اوس روز کپتان ڈرمنڈ صاحب کوٹھی مین جہان خزانہ بنظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ
موجود تھا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے پہنچے
تو دیکھا کہ مفسد جمع ہین قریب بمسافت یک ونیم گھنٹے کے اون لوگون نے ہم پر بندوقین سر کین وہان قریب
آٹھ یا نو سو مفسد جمع تھے اون مین سے سو آدمیون نے ہم پر وار کیا تھا مگر ہم اونسے چھ سو گز کے فاصلے پر تھے
اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کیجانب گھاگھرہ کے کشتی لیجاوین اودہر جاتے
ہوے ہماری کشتی ایک جھاؤ کے کھیت مین اٹک گئی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بھی
اوس کھیت سے بجانب کشتی جو آگے تھی روان ہوے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ
باقی رہگیا تھا اوس دوادوش مین میجر ملس صاحب غرق آب ہوگئے اور سارجنٹ میجر اور لفٹننٹ برایٹ صاحب اور
راقم حقیقی گرفتار ہوگئے مفسدین ہمکو مقام قیام گاہ بدمعاشان پر لیگئے وہان ۱۷ رجمنٹ اور ۲۲ رجمنٹ پیادہ
ہندوستانی اور ۱۵ رجمنٹ سواران کشادہ موجود تھے القصہ ہمکو روبروے صوبہ دار کے جو کمانڈنگ مفسدین کا
مقرر ہوا تھا لیگئے مین اوسکا نام نہین جانتا مگر وہ ہندو تھا اور ۱۷ رجمنٹ مین سابق ملازم تھا آدمی معمر اور دبلے جسم
کا تھا قد اوسکا پانچ فٹ آٹھ انچہ بلند تھا اور بال سفید تھے اوسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگت سیاہ تھی جب
ہم اوسکے روبرو پہنچے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہم نے جواب دیا کہ ہم فلانے ہین بعد ازین اوسنے
اہل اسلام سے تو قرآن کی اور ہنود سے گؤ یعنی گاو کی قسم اس بات کی لی کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم لیکر ہمکو چھوڑدیا
جب ہم وہانسے روانہ ہوے تو دو سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑہے اور ہم پر حملہ آور ہوے اونکی گولیون سے نے

سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برایٹ صاحب تو مارے گئے مگر مجکو ایک گولنداز نے بچا کر سرای بیگم گنج مین پوشیدہ رکھا اور بعد ازان تبدیل لباس کرا کر مجکو وہان سے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورۂ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اوسوقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی در پئے تلاش باقیماندہ صاحبان جو کشتیون پر تھے گئے اور ہم نے بگوش خود آواز تفنگ جانب دریا سے سنی تھوڑی عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آے اور بیان طراز ہوے کہ اونھون سے کرنیل گولڈنی صاحب اور چھہ اور صاحب لوگون کو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بھاگ گئے جب مین تاریخ ۱۰ مقام ٹانڈا آیا تو وہان لوگون کی زبانی سنا کہ چھہ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زمینداران ضلع گورکھپور نے بچا لیا بعد ازین مین براہ متوپور اور شاہ گنج اور جونپور کے ادہر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور بردوفورڈ صاحب اور کپتان تھربرن صاحب راجہ مان سنگہ کے پاس پونہچے اور راجہ نے اقرار اونکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین مقام متوپور مین تھا تو مین نے سنا تھا کہ صاحبان مذکورۂ بالا بہمرہی و حفاظت گار در راجہ مان سنگہ بسواری کشتی آپنے عیال و اطفال کے پاس جاتی ہین اور مقام ٹانڈا مین سے یہ گوش زد ہوا تھا کہ فٹس جرلڈ صاحب کرانی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ برسٹ صاحب کچہ سارجنٹون کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطان پور الہ آباد کو جاتے تھے کہ مع زن و بچہ راستے مین مارے گئے اور مجھے کچہ معلوم نہین کہ ان صاحبون کا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچھے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوئے تھے

فٹس جرلڈ صاحب کی میم کو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہو کر پیش ائے تھے اونکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے

تاریخ ۹ - جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگہ مین گئے وہان اور بھی کچہ عیسائی پناہ گیر تھے مگر افسوس میرا ایڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجھہ سی چند گھنٹہ پیشتر وہان سے روانہ ہو چکا تھا پوربیون نے راجہ امام سنگہ کو پیغام بھیجا کہ سب انگریزونکو اونکے حوالے کر دے راجہ نے بجواب کہلا بھیجا کہ کوئی صاحب میرے یہان نہین ہے پھر اونھون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اونکو دیدے یہ سنکر راجہ نے اوسی شب حکم دیا کہ آٹہ سو جوان ہمراہ میم صاحبونکی جاوین اور ہم کو اپنے قلعہ مین سے روانہ کر دیا مین صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتہ ایک گاڑی پر سوار تھے ہم آٹہ بجے شب کے روانہ ہوے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بچاتے ہوے کھیتون مین سے جاتے تھے اثناے راہ مین بباعث صدمہ گاڑی کے تین بار گر رہے تھے آخرکار بوقت صبح ہم گھاٹ پر پہنچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۹ آدمی اوس مین سوار ہونے والے تھے تفصیل سوارون کی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر مع میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تھربرن صاحب مع میم اور بچے کے اور اونکی میم صاحبہ کو ایک اور ہونے والا تھا کپتان ڈاسن صاحب مع میم اور چار بچے کپتان بی صاحب مع میم اور اونکی سالی

مع پانچ بچون کے لفٹنٹ براڈ فورڈ صاحب اور میم برسٹ صاحب مع میم اور بچے اور ایڈورڈ اور مین اور ایک بچہ اسقدر تو ہم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسیکے کچھ کھانا سوای دو بکس ارورورٹ جو ایک قسم کا کھانا ولایتی ہوتا ہے اور قدرے چاے کے موجود نہ تھا اون دو بکس مین سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا ایک صاحب کے میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تھا کیونکہ ارورٹ تو بچون کے واسطے تھے کیونکہ چھوٹے تھے اور کوئی کوئی میم کسیوقت کچھ ادمین سے کھا لیتی تھی اور ہم بالکل تباہ نہ کبھی پانی آرونیم پختہ ملجاتی تھی اسپر بھی زیادہ سختی یہ تھی کہ گرمی کشتی پر بشدت تھی اور ہم مین سے کسیکے پاس دوسرا جوڑا پارچہ پوشیدنی نہ تھا اور اگر کسیکے پاس کوئی سے زائد بھی تھی تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تھی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم وہان سے کچھ خوشامد اور کچھ منت سماجت کر کے بچ گئے مگر اونھون نے دوسرے گانون والونکو اطلاع ہمارے آنے کی دی اور اونھون نے کشتی گرفتار کر کے کنارے پر لگا دی اور طلب کا ہاتھ دراز کیا وہ قریب دو سو آدمیونکے تھے اور اونکا سردار بھی اونکے ساتھ تھا جو کچھ اونھون نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تھا وہ ہمنے اونکو دیا کپتان آور صاحب نے سردار کو بخوشامد اور چاپلوسی کہا کہ ہم تمہارے اختیار مین ہین چاہو مار و چاہو زندہ رکھو مگر ہمارے مارنے سے تمکو کچھ فایدہ نہین ہے آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوشامد آمیز باتون سے سردار مذکور بہت خوش ہوا اور اوسنے ہمکو چھوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان صاحب ایک چٹھی اس مضمون کی لکھدین کہ اونسے یہان کوئی کسیطرح پر مزاحم نہین ہوا ابھی یہانسے روانہ ہو کر راستہ قلیل طے کیا تھا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہین اور بہتر ہے کہ بابو مالسنگہ کے قلعے مین چندے اقامت کرین غرض وہان گئے اور پانچ روز تک بطور چاکر کپتان اونکے کار خانے مین دال روٹی کھا کر بسر کرتے رہے اور بباعث تعفن اور غذاے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہو گئے بلکہ نوبت یہان تک ہوئی تھی کہ اگر چندے دیگر وہان قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی المختصر ہم مین سے کسیکو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دن اپنے پاس کیون رکھا مگر بعد ازان کچھ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت آتا تھا تو وہ کنارہ کش ہو جاتے تھے جب ہم قلعے سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام نجپور تھا پہنچے وہان ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اوسنے ہماری حفاظت کے واسطے اقرار ڈھائی سو روپیے کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم سب کشتی مین چھپتے پھرتے تھے اس دار و گیر مین ایڈورڈ صاحب اور میتھیوس صاحب تو مارے گئے مگر بو شیر صاحب بچ رہے

اوریا

بسانا صاحب معہ گرنتھہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہو کر جان بسلامت لیگئے تھے اسطرح حال [illegible] مقام اوریا جو بتاریخ ۱۴ ماہ جون واقع ہوا تھا بیان کرتے ہین

ہنگام قریب آنے مفسدین جھانسی کے راقم مع اپنے اور گرنتھہ صاحب کے عیال و اطفال کے بتاریخ

چڑھ گئے اور وہان جاکر اپنے باقیماندہ سپاہیونکو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی دو گروہ مین تقسیم ہوگئی اور بارک سپاہ تعیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوی اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہرا ایسا بھاری تھا کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک مین تھی وہ سب متعجب ہوئی کہ یہ کیا ہوا اور گولیان دیوار ہای تمام کو چھیڑ کر اندر آنے لگین اس سپاہ نی بزودی برچھ تمام تر وردی پہنی اور دروازہ اور دریچے سی گولی مارنی شروع کی اور ایسی غلطہ بازی کی کہ مفسد میدان چھوڑ سی فراری ہوئے اور ایک ان مین کا مجروح و خستہ وہان پڑا رہا اور تمامی مجروحین کو وہ اوٹھا کر لیگئے کوئی سپاہی ہنوز پست کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہی اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کی قتل کیواسطے گئی تھی اوسی مرا مد کوٹھی مین کھڑے ہوکر براہ دروازہ ہای مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب مع عیال و اطفال یکبار دو راہ سے نکل کر مکان اسکول گھر مین بسلامت پہونچگئے تھی جنرل لارنس کے بیٹے آئی لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب سنی تو وہ خود برای تفتیش حوال اوس سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے اونکو دیکھ کر بہ غلولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا کہ زخم شدید نہین ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوی اور بازار کو لوٹ کر جیلخانی مین جو پانچ قیدی تھی اونکو رہا کرکے ڈاک بنگلہ کو توڑ ڈالا اس عرصے مین اکثر باشندے شہر کے اسکول گھر مین آگئے اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہان پہونچگئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہین خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب شہر ابنی روانہ ہوئے جب قریب شہر مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین بسرگروہی ایک شخص سوار جو غالباً کہ اودان سنگہ تھا نظر آیا مین گولیان چلین مفسدین بھاگ گئے افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کے اونکا تعاقب نہوا مگر مفسد بھی بھاگ کر وہان نہ ٹھہرے اور پھر کبھی نظر آئے مفسدین وہاں سے فراری ہوکر مقام انند ولوار دیکھ اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور کام بہت سا فساد کا ان کوہ آبو کر قیام کرکے اونیرمال غارت گری بارک کی بجانب سروہی روانہ ہوی مگر تعجب ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلونمین تو مفسد گئے بھی نہین تا شام سب صاحب اسکول گھر مین جمع ہوے اور ہر چند مکانمین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت شب کچھ تشویش پیدا ہو اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور دورہ کرتے رہے مگر تمام شب بآرام گذری اور کوئی مفسد برو نہوا اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانو پر جب پڑا ہے اور تمام جنٹی صاحب لوگ پہاڑ پر تھی سب اسکول گھر مین جمع ہوے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچھ معرکہ رونما ہو برا مدی کے گرد ایک دیوار کھینچ کر دمدمہ سی راست کی مگر مفسدین بہت ہوشیار تھی اور دوبارہ ادہر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اوسوقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے اوس مین سے چھ یا آٹھ صاحب بیمار بھی تھی مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزا دہی کو کافی تھے

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مفسدین کوہ آبو سی بار برداری وغیرہ لیکر بجانب ارنپورہ روانہ ہوئی کیونکہ اون کی چھاونی کی جگہ ہے اور جو دس نفر انگریزان معہ زن و بچہ وہان ہین اون کے جانب سے بڑی فکر ہے

ایک گارد ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بھی کمسریٹ کے گودام پر تعینات تھے اونکے ہتھیار چھین لیے گئے اور جب اونکی اسلحہ کو دیکھا تو بندوقین بھری ہوئی تھین مگر یہ نہین معلوم کہ اونکا ارادہ فساد کا تھا یا نہین لیکن اونکا ایک

چلے گئے اور وہان جاکر انہون نے باقیماندہ سپاہیونکو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی اور گرد ونواح مین تقسیم تھے اور بارک سپاہ تقسیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوے اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہ ایسا غبار تھا کہ بہ دو گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک مین تھی وہ سب تہہ پیچ ہو گئی کیا ہوا اور گولیان دیوار بارک تمام کو پھوڑ کر اندر آنے لگین ان سپاہیون نے بندوقین جو تمام بھر دی ہوئی تھین اور دروازہ بارک سے گولی مارنی شروع کی اور ایسی گولیان باری کی کہ مفسد میدان سے بیٹ سے فراری ہوا اور ایک ان مین کا مجروح و خستہ وہان گرا اور تمام مجروحین کو وہ اوٹھا کر لیگئے گو ان سپاہی سے بہت سکا نہیں ہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کے ہوا اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کے قتل کے واسطے گئی تھی دوسری طرف سے کوٹھی مین گھسے ہو کر براہ دروازہ اوس مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب مع عیال و اطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گھر مین بسلامت پہنچ گئے تھے جنرل لارنس کے بیٹے آئی لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کے سنی تو وہ خود باتفاق تین جوان اوس سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے اونکو دیکھ کر بہ ضرب تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا کہ زخم شدید نہین ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوے اور بازار کو لوٹ کر جیلخانے مین جو پانچ قیدی تھے اونکو رہا کرکے راک بنگلے کو توڑ ڈالا اس عرصے مین اکثر باشندے شہر کے اسکول گھر مین آگئے اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہان پہنچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیامگاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہین خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب شمال روانہ ہوے جب قریب مقام مذکور کے پہنچے تو ایک گروہ مفسدین سرگروہی ایک شخص سوار جو غالباً کہ وہان تنگہ تھا نظر آیا مین گولیان چلین اور مفسدین پسپا ہوے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کے اونکا تعاقب نہوا مگر مفسد بھی بعد ازین وہان نہ ٹھہرے اور پھر کبھی نظر آئے مفسدین ہا لینے فراری ہو کر بمقام اندر لواڑ دیکھے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور کا بھیا باشندگان کوہ آبو کو گرفتار کرکے اونیر مال غارتگری بارکر کے بجانب سروہی روانہ ہوے مگر تعجب یہ ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلو مین تو مفسد گئے بھی نہین تا شام سب صاحب اسکول گھر مین جمع ہوے اور ہر چند مکان مین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت شب کچھ تسلط کریا ہوا اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روند کرتے رہے مگر تمام شب آرام گذری اور کوئی مفسد برونہوا

اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانو چپ پر لگا ہے اور شام تک جتنے صاحب لوگ پہاڑ پر تھے سب آگئے اسکول گھر مین جمع ہوے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچھ معرکہ رونما ہو برامدے کی گرد ایک دیوار سنگ گرد سے بنا لی گئی مگر مفسدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ ادھر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اوسوقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پہ موجود تھے اوس مین سے چھ یا آٹھ صاحب بیمار بھی تھے مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزادہی کو کافی تھے

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کوہ آبو سے بار برداری وغیرہ لیکر بجانب ارنپورہ روانہ ہوے کیونکہ اون کی چھاونی کی جگہ ہے اور جو دس نفر انگریزان مع زن و بچہ وہان مین اون کے جانب سے بڑی فکر ہے

ایک گارد رجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بھی کمسریٹ کے گودام پر تعینات تھے اونکے ہتھیار چھین لیے گئے اور جب انکے اسلحہ کو دیکھا تو بندوقین بھری ہوئی تھین مگر یہ نہین معلوم کہ اونکا ارادہ فساد کا تھا یا نہین لیکن اونکا ایک

اسطرح گستاخی سے پیش آیا تھا کہ اوسکے ہاتھ مین ہتھکڑی ڈالی گئی اور اوسکے خلاف اکثر تصورات ثابت ہونی جاتی ہین باقی سپاہی
جسقدر تھے سب پہاڑ سے اوتار دئیے گئے

سلطانپور اودھ

یہان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطانپور کو آتا ہے یہ خبر سنکر سب لاٹین انگریز وغیرہ جو تینتالیس شمار مین تھے دو مکانون مین آکر جمع ہوئے اور اوس مین تین صاحب لوگ تھے اونھون نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر مفسد آئے تو ان دونون مکانون مین وہ جان بچا سکینگے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رفع ہوا بعد ازین ان سب نے یہ ارادہ کیا کہ یہانسے فرار ہوجانا بہتر ہے الغرض وہ سب بجانب الہ آباد روانہ ہوئے تاریخ روانگی اونکی ۹ جون تھی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ برسر بنگاہ بیدار ہی تھی مگر کوئی اونکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھ بندوقچی حفاظت راہ کی واسطے اونکے ہمراہ ہوئے

ایک صاحب اس گروہ مین سے حال راستے کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ہم سب روانگی تو بخیر و عافیت روان تھے مگر جب بوقت نواختہ تین گھنٹہ صبح ہم سب بایں مقام پر واسطے تبدیل کرنے سواریونکی قرار گزین ہوئے تو وہان کے اہالیان پولیس نے ہمکو اطلاع دی کہ یاد گھنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا کیا اور ہم وہانسے آگے بڑھے ایک اور آب ندی مل پر باب گڈہ کی طرف کرتی تھی اوسکو ہم عبور کرتے تھے کہ جس سواری مین مین اور میرا لڑکا تھا وہ پانی مین ٹوٹ کر رہ گئے اسی عرصے مین مین نے دیکھا کہ کچھ ہندوستانی بھی عبور کر رہے ہین اونکو مین نے اشارہ سے بلایا وہ میرے پاس آئے اور میری کشتی کی بوجھ عبور آب مین میری مدد بھی اونھین نے کی ہر چند ایک نے اونمین سے اول بکراہیت میرے لڑکی کیطرف دیکھا اور پھر ہنسا اور اوسکو اچھا کر بار پوچھپا دیا اوسکے کراہیت کی وجہ مجھکو ایک مدت مین معلوم ہوئی اور وہ یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اوسکو جو میرا لڑکا گود مین اوٹھانا پڑا اسواسطے شاید اوسکے دل مین کراہیت آئی تھی ناگہ خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سنا کہ یہ لوگ جنھون نے میری مدد کی تھی یہ قیدی جیلخانہ الہ آباد کی تھے اور کچھ عجب نہین تھا اگر وہ بجاے امداد کچھ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بھی ہمنے سنا کہ الہ آباد قبضہ مفسدین مین ہے اور تمام شہر مین لاشین کشتون کی پڑی ہین یہ سنکر اب ہم اس تشویش و پیچ مین ہونگے کہ کدہر جائین کیونکہ الہ آباد تو اوسی سبب سے ہم پہونچنے کو تھی مگر یہ حال سنکر وہانکی جانی کو بھی دل راضی نہوتا تھا آخرکار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام پرتاب گڈہ چلکر کچھ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر وہانسے روانہ ہوے اور وارد پرتاب گڈہ ہوکر تجویز سواریونکی کرکے عزم بنارس کیا اس مقام پر ہمکو قریب ایک گھنٹہ کی عرصہ ہوا تھا کہ بابو گلاب سنگہ نے یہ کہلا بھیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تھا اور اگر صاحب اوسکی قلعہ مین آجاوینگے تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اس پیغام سے بعضونکی رای تو یہ ہوئی کہ اوسکی پاس جانا مناسب نہین شاید اس پیغام مین کچھ دغا ہو مگر باقیماندہ کی رای مین اوسکی قلعہ مین جانا واجب تھا کیونکہ اونھین کی یہ رای تھی کہ اگر اوسکی پیغام کو نمانین تو گویا اوسکی بےاعتباری ظاہر ہوگی اور ایسی وقت مین یہ امر مناسب نہین سواے اسکی جس مکان مین ہم تھے وہ اس قابل بھی نہ تھا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسیطرح کا ہمارا بچاو اوسمین ہو ایسے ایسے امور سے ناچار ہوکر ہم سب اوسکے پاس گئے اوسنے از حد خاطرداری کی اور ہر طرحکی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گھنٹہ کی بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین بہت مین اور اوسکی پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ اونکا مقابلہ کرسکے اسواسطے بہتر ہے کہ سب صاحب بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور

سپاہی ہمراہیکا سرانجام بھی وہ کردیگا القصہ سامان روانگی طیار ہوا اور ایک صاحب کی بگھی کے پاؤانین مین اپنی لڑکی کو گود مین لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت بیمار تھا یہان تک کہ اوس سے کھڑا نہین ہوا جاتا تھا غرض کہ جب سب سوار ہو چکی تو ہمیانسے روانہ ہوے اور تھوڑی دور چلکر جو صاحب لوگ آگے تھے اونکو کچھ سوار ملے اور طلبگار روپیہ کے ہوے قریب تین سو روپیہ اونکے پاس ایک تھیلی مین تھا وہ تھیلی اونھون نے پھینکدی اور ادہر تو سوار اوسکو اوٹھانے مین مصروف ہوئے اور ادہر ہم وہانسے روانہ ہوئے مگر اس روپیہ کی پھینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صدہا دیہاتی تلوار اور برچھیان لیکر ہماری درپے ہوئے بلکہ کچھ آدمیون نے آکر جس بگھی مین مین تھا اوسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک بگھی نے اپنی شمشیر نیام سے کھینچی وہ سب بگھی چھوڑکر پراگندہ ہوگئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھکر وہانسے راہی پیشتر ہوئے

باقی جتنے صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہوگئے اور اونکے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی مفسدین کے قبضے مین آگیا مین نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے پر سے نیچے پھینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوا اس صاحب نے دل مین یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہوگئے اس واسطے اوسنے بجاے اسکے کہ مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ مین جو متصل تھا کود پڑا اور چاہا کہ وہان غرق آب ہو مگر ہو نہ سکا اسی عرصے مین جب مفسدین نے اوسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکھا تو وہ بھی وہان گئے اور اوپر سے پتھر مارنے شروع کیے ان پتھرون سے بھی جب وہ نہ مرا تو اونھون نے ایک رسی ڈالی اور اوسکو اوپر کھینچا اور باہر لاکر بہت سخت و سست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاوگے یا کہین اور اور یہ بتلاو کہ تمھارا کونسا عضو اول کاٹین غرض ایسی ایسی باتین اونکو بہت سی کہتے رہے اس عرصے مین ہم وہانسے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تھے یہی سنتے تھے کہ ہر طرف مفسد جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانون مین چلے جاتے تھے تاکہ وہان کچھ امن ملے مگر بجاے حفاظت کے صدہا دیہاتی اونکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع ہوتے تھے الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تھے اب گھوڑون کا یہ حال ماندگی سے ہوگیا تھا کہ اونکے پاؤن حرکت سے باز رہے تھے اور بگھی اونسے نہ کھنچتی تھی اس میدان مین ریگ بھی بکثرت تھی اور یہ موقع آنا تھا کہ کوئی کسیکی خبر نہ لیتا تھا آخرکار ناچار ہمنے بگھی چھوڑدی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تھا چل نہ سکتا تھا جن صاحب کی بگھی مین سوار تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے اور اونھین نے اس موقع پر میری مدد بھی کی یعنے میرے لڑکے کو گود مین لے کر دور تک چلے مگر نہایت ماندے ہوگئے لاچار مین نے اوسکو اپنے پشت پر بٹھایا اور روان ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک تو اندیشہ جان اور دوسرے ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اور چوتھی ریگ گرم پر کہ تمام پیر اوس مین ڈوبتا تھا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی پڑین کیونکہ سواے ان دو امور کے اور کچھ نہ ہوتا تھا کہ یا تو یہ سب گوارا ہوئی یا تنہا پیچھے رہتا ہون اور تنہا رہنے سے سبکے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تھا

اسیطرح غرض کہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ مین پہونچے اور وہان خیلے مکث کیا تمام باشندے آکر گرد جمع ہوگئے اور مینے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک سوار آیا اور آکر کہنے لگا کہ

مین ایک صاحب کو بچا کر ابھی پرتاب گڈھ سے لایا ہون اوسکے ساتھ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگھ مسمی اجیت سنگھ بھی
تھا اور اوسنے کہا کہ اگر تم بھی ہمراہ چلو تو تمہاری حفاظت گلاب سنگھ کے قلعے مین بخوبی ہو سکیگی اب خیال کرنا چاہیے
کہ یہ بات کس مشکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ سچ تو ایسی کچھ خلقی سے ہم سبکو اوسنے اپنے قلعے مین سے نکالا تھا اور
تمام کو اس بیچارہ ہم کا آنا اور ہمارا طرف اوسکے قبول ہونا ایسا مشکل اور بیرون از قیاس تھا مگر بخیال اسکے کہ شاید وہان کوئی
صورت حفظ جان کی ہو اور یہان تو اوسکا ہونا ممکن نہ تھا کیونکہ سب دیہاتی جمع تھے اور سب لوگ بدخواہ ہوگئے تھے ہمنے
اس پیغام کو منظور کیا اور اوسکے ساتھ روانہ ہوے اور یہ سوچتے تھے کہ ایکبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین
آیندہ جیسا ہونا ہوگا ویسا ہوگا اب اجیت سنگھ مذکور نے اچھی طرح پر ہماری نہایت خاطرداری کی ہمکو شربت پلائے
اور کھانے کو دال اور چپاتی دی اور ہم [illegible] بستر کیواسطے اپنی دیہہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسی تھے کہ اگر ایسا وقت
نہوتا تو شاید ہم اونکو ہاتھ بھی نہ لگاتے مگر اب مجبوری اونھین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے اونکو بہتر تصور کیا اور ہم
سب نے بستر برابر بچھالیا اور اون پر سو گئے صاحبو یہ حال تھا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت
نہ دیکھینگے یعنی شب کو قتل کیے جاوینگے مگر تمام شب اپنی حفاظت کیواسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سو گیا
صبح ہونے مین ہمنے ایک آدمی تا بہ پرتاب گڈھ روانہ کیا کہ وہان جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب سابق مین
تھے وہ سب قتل ہوے یا زندہ ہین یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آنکر اوسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ
ہین مگر بابو گلاب سنگھ کی قید مین ہین اور بابو نے کئی مرتبہ وعدہ اقرار کیا کہ مین چھوڑ دونگا مگر ابھی تک چھوڑا نہین ہے
اگر کوئی صاحب تم مین سے وہان جاوے تو وہ سب آ جاوینگے یہ سنکر ایک صاحب طیار ہوے مگر ہمنے یہ خیال کیا کہ
اگر وہ جاوینگے تو زندہ نہ آوینگے اسلیئے اونکو جانے سے ممانعت کی اور ہرچند اونکی مرضی کے خلاف تھا مگر ہمنے نجانے دیا
تماشا یہ ہے کہ اسی روز سب قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگھ مذکور نے ہمکو پانچ روز اپنے پاس
رکھا مگر اب ہمارے خورد و نوش کی فکر اوسنے کم کردی تھی بلکہ یکلخت ترک کردی تھی دو صاحب اور سوار ہمراہی اب
یہان سے یہ خیال روانہ ہوے کہ جاکر حال راستہ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہانسے روانہ ہو جاوین مگر چند میل
راہ طے کر چکے تھے کہ مفسدین نے اونکو آگھیرا یہ حال دیکھکر وہ بھاگے اور بمشکل تمام جان بچا کر واپس ہمارے پاس آئے اب ہم
ازحد تنگ تھے اور ہمنے تین آدمی معہ چٹھیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اونمین سے واپس نہ آیا آخرکار ناچار ہوکر سوار ہمراہی
کو جو نمکحلال تھا آمادہ جانے الہ آباد پر کیا اور وہ بھی اس امر کو قبول کرکے اور اپنے تئین بلباس فقیرانہ بناکر اور چٹھی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد
مین پونہچا چٹھی مذکور صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگھ بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی
معلوم ہے کہ تمہارے پاس تنہا انگریز وغیرہ زن و مرد ہین اگر انمین سے کسیکو بھی کچھ ہوا تو تم اوسکے ذمہ دار ہوگے اور اگر تم اونکو
بحفاظت تمام سلامت الہ آباد تک پونہچا دوگے تو تمکو انعام قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگھ ہماری
ازحد خاطرداری کرنے لگا اور ہماری واسطے سواریونکی تجویز بھی کی اور دو سو بندوقچی ہماری ہمراہی کی واسطے ملازم رکھے تاہم ہمارا
[illegible] بالا بالا راستہ عام دیہات سے بچتے اسواسطے گھوڑے اور شتر ہماری سواری کے واسطے طیار ہوے کچھ ہملوگ تجویز مین تھے کہ

گھوڑون پر سوار ہوویں یا اور کچھ جنکی ساتھ بچے تھے وہ شتر پر اسطور سے سوار ہوئین کہ اونکے بستر پشت شتر پر باندہ دیے اور وہ اوسمین بیٹھین مگر بباعث کم ہونے رسی کی بندش درست نہ تھی اور حرکت جو اونکو ہوتی تھی اوس سے اونکی بچو نکو زیادہ صدمہ پہونچتا تھا اور وہ زار زار روتے تھے مگر اسکا کچھ چارہ نہ تھا اور وہ تمام شب اسی طرح روتے رہے مین اور میرا لڑکا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوے اوسپر سوائے کجاوہ چوبین کے اور کچھ نہ تھا اوس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بہت نہایت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہوکر مین شتر پر سے اوترکر اور لڑکے کو ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ پا چلا رات تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی سایہ و حرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ افتان و خیزان ہم الہ آباد تک پہنچے وہان دیکھا کہ نکوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہے سب توپین مفسدین لے گئے تھے اور ہماری حفاظت کیواسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہین آیا اب سوای حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نہ تھا اور خدا ہی جانتا ہی کہ کس اندیشہ مین ہمنی عبور دریا کیا اور بعد تواخت دو گھنٹہ روز ہم قلعے مین وارد ہوئے جسوقت وہان پہنچے تو ماندگی راہ و تشنگی سے ہم سب نیم جان ہو چکے تھے یہان ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہان کسیکو رہنے کا حکم نہین ہے اسواسطے اگلی جو جہاز دخانی کلکتہ کو جاویگا اوسمین سوار ہوکر سبکو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر کپتان جہاز مہمان نوازی نکرتا اور سب کو کھانیکو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہ ہی مین مرجاتے یہان سے روانہ ہوکر چوبیس روز مین ہم براہ سندربن کلکتے مین وارد ہوے اور یہان حیدر ورخیراتخانہ مین رہے اور کچھ بوسیدہ اور کہنہ کپڑے اور بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے

اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہر وقت در پے برانگیختہ کرنے اور ترغیب دینی اور سپاہیون کی جو مقام ہذا مین مقیم تھے رہی شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادۂ فتنہ پردازی ہوگئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نہ تھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار لے لیتی اور اون پر غالب آتی لہذا اونھون نے تجاہل کو کام کیا اور اس طرح اون سے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دلین یقین بدگمانی کا انکی طرف سے متمکن ہوا۔

بتاریخ ۲۳ ماہ جون جنرل ڈود برن صاحب کا برگیڈ وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدہ کو کلیتہً دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیڈ مذکور کو وہان لیگئے جہان سوارونکی چھاونی تھی اور وہان پہونچکر سوارونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دیدو اس حکم کی تعمیل سوائے ایک تروپ کے اور سب نے کی

جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تم کو دیجاتی ہے اس عرصے مین اپنا نیک و بد سمجھ کر جیسا تمھارے دلمین آوے ویسا کرو اسپر بھی جب اونکا ارادہ نپایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سوار تو کام آے اور مابقی فرار ہوگئے اونکے تعاقب مین ڈراگون روانہ ہوا مگر بباعث ماندگی راہ کے زیادہ

تعاقب نہو سکا مگر تاہم قریب بارہ سوار اونھون نے بھی مارے اور مفرورین کی شامت ایام سے اونکو راستہ شہر کا ملا جب شہر
مین آئے تو شہر والون نے اون سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزای واقعی
دی تاکہ اورونکو عبرت ہو فقط

مندراس

تباریخ ۲۱ ماہ اگست اوس رسالہ کشادہ مندراس حافظہ نے جسکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے
جسکو کایم مندراس کہتے تھے کلکتہ کو روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ ہمکو کچھ خدمت
کرنیکا بخلاف سرکشون کے حکم ہو اور برطبق اوسکے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہو کر بمقام مندراس آئے تھے کہ یہان
سے کشتیون پر سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہون اثنای راہ مین جب وہ بمقام سنری پور مشور جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس
سے واقع ہے وارد ہوے تو اونھون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بھتہ اور آئین پنشن موافق احکام ۱۸۳۶ع
کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوینگے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکھینگے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کی تعداد
حال سے زیادہ اور فایدہ بخش سپاہ تھی ایسی وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تھی
مگر تاہم چند افسر ڈاک پر سوار ہو کر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کی بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جا کر گورنر بہادر
کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنیکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بہ
مقام سنری پور مشور واپس آے اور سپاہ سے کہا کہ تمھاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی لیکن
سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پونا ملی جو بفاصلہ ۱۳ میل مندراس سے ہے آکر از سرنو انکار کیا اور کہا کہ ہم کسی
طرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نکرینگے قدرت خدا کا تماشا دیکھنا چاہیے کہ اسیوقت دو
توپین اور کچھ گورے از مقام پونا ملی مین وارد ہوے اونکے آنے سے ایسی تقویت ہوئی کہ اوسیوقت رسالہ مفسد کو حکم
ہوا کہ ہتھیار رکھدے اور اونسے گھوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چھین لیا صرف شمشیر
اونکے پاس رہین یہ سب امر بآسانی و سہولیت عمل مین آیا کسینے سر نہ اوٹھایا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام
مین قیام کرے بعد از انقضای چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ مین کارچوکی و پہرہ وغیرہ کا حکم ہو گیا فقط

حیدرآباد سندہ

اس بلای عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہو گئی تھی اگر بچا تو ضلع سندہ بچا کیونکہ سندہ کی اضلاع
مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر بمقام حیدرآباد خاص مین کچھ توہم پیدا ہوا تھا
لیکن اوس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہین ہوا
حال اوسکا یہ ہے کہ تباریخ ۱۰ ماہ ستمبر کو خبر اسمضمونکی میجر بیک گربکر صاحب کمانڈنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی
کو پہنچی کہ کچھ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینگے
اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور پلٹن اور مسکوٹ گھر کا کر کے توپخانہ اسپی اور دوم رجمنٹ

ولایتی چھاونی رجمنٹ ۲۱ ہندوستانی کے جانب گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم پریٹ کا ہوا سب حاضر ہوئے بعد ازان اونکو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدو سب نے بغیر عذر کے اپنے سلحہ رکھدیے اور کچھ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب چند سپاہی اونہین کے رد بفرار لائے تھے مگر گرفتار ہوکر آئے اور سزای اعمال پائی یعنے توپ سے اوڑائے گئے اسکے سوا سے اور کچھ نہ ہوا اور سارے ضلع مین امن وامان رہا فقط

مقدمہ

بغور پہونچنے خبر مفسدہ مقامات میرٹھ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی نے تین قطعہ اشتہار بخلاصہ مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہوکر خلاف سرکار کرے گا اوسکا استحقاق زمینی ضبط ہوکر اوس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا

دوم یہ کہ سبکو جو رفیق سرکار ہین اور جو رعایای نمکحلال اور وفادار سرکار ہے اوسکو چاہیے کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرین کہ مفسد بغیر سزا پائی کے بچ نجائین

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھ اور مظفر نگر اور بلند شہر اور دہلی مین جاری ہو

تدابیر قرار واقعی واسطے سزادہی مفسدان اور قاتلان جنہون نے ایسے خون ناحق کیے تھے شروع ہوین احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھ اور انبالہ در پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوے کہ سب آکر مقام کرنال مین جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجپوتانہ اور راجہ پٹیالہ کے جنہون نے ازخود استدعا خیرخواہی کی تھی شامل ہوکر بیچ سزادہی گنہگاران کے کوشش بلیغ کرین

افواج مفصلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوے دو ترپ توپخانہ اسپی نوان لینسر ایک دستہ چہارم لینسر ۔ رجمنٹ شاہی اول فیوزلیر اور چھ کمپنیان دوم فیوزلیر اس فوج کا ڈویشین بتاریخ ۱۹ ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور فوج درمیان تاریخ ۲۲ ۔ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوئی تفصیل فوج میرٹھ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار ترپ ششم کاربین چھ کمپنیان .. رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ اسپی لیبرہ باٹری اسپی تین ضرب توپ ہاتھی تین کمپنیان سیوم پلٹن توپخانہ پیدل چند سپاہ سفرمینا اور پلٹن سرمور سوای انکی ایک توپخانہ نواب قلعہ شکن مقام آگرہ سے روانہ ہوا اور ایک توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پھلور سے آکر شامل ہوا ور پلٹن کا پڑکور اور چہارم سکہ کو بھی حکم ہوا کہ اس فوج کی ساتھ آملین

یہ فوج بمجبوری عرصہ تک کرنال مین مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ اور باغیون کے یہ بڑا باعث تھا کہ باربرداری نہین ملتی تھی اسی اثنا مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضہ ہیضہ بیمار ہوکر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی انتقال جہان فانی سے رحلت ہوی اور بجائے صاحب محتشم الیہ کے جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوے

تاریخ مذکورۂ بالا یعنی ۲۴ ماہ مئی فوج میرٹھ بسرکردگی برگیڈیر ولسن صاحب مقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کی روانہ ہوئی تاریخ ۳۰ فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریای ہنڈن پر فوج برگیڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہان جو لڑائی ہوئی اوس میں شکست فوج مفسدین کو ہوئی چار ضرب بھاری توپین ایک ۲۴ پونڈی غبارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کی ہاتھ انکا بروز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش کھا کر پسپا ہوئے ہرچند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ سو نفری شمار مین تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو ہزیمت اوٹھا کر بھاگ نکلے

فوج میرٹھ تاریخ ۳ ماہ جون بمقام رائی جو دہلی سے بیس میل کی فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور نواب محاصر کمانڈر انچیف برنہین تاریخ ۷ بمقام علی پور پہونچین فوج میرٹھ عبور دریا کرکے تاریخ ۷ شامل کیمپ کے سپہ سالار بہادر بمقام دہلی ہوئے

فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۴ گھنٹہ صبح تاریخ ۸ مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر اونسے چھین لیئے اور چھبیس ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کی ہاتھ لگین یہ لڑائی دو پہر سے نو بجے تک رہی اسمین کرنیل چیسٹر صاحب اجیوٹن جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۷۵ رجمنٹ شاہی کے کام آئے اتواپ مفسدین مورچال گرد نواحی مقام جھنڈہ یعنی فلیگ سٹیف تھین مگر سب مقامات مورچال سے ہٹا دیئے گئے ایک دستہ فوج سرکاری تو ہٹرک کلان سکے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چھاونی کیطرف سے اور اسطرح دونو طرف سے مفسدین ہٹا دیئے اب بھاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے تاریخ ۹ اور پھر فوج سرکاری پر حملہ کیا کچھ خفیف لڑائی رہی اس لڑائی مین گائڈ کور نے کارہای نمایان کیے اور دشمنو نکا تعاقب تا بدیوار شہر کیا

تاریخ ۱۲ مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو مٹکاف صاحب کی کوٹھی کیطرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے مگر دونو سمت اونکو ہزیمت نصیب ہوئی اس حملہ مین ونکے ۲۵۰ سپاہی مارے گئے دوسرے روز وقت شام دشمن پھر رونما ہوئے اور اپنی نصیب کا لکھا دیکھ کر واپس بھاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چھوڑ گئے

تاریخ ۱۵ دشمن پھر میدان مین آئے اور اس مرتبہ اونکا ارادہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نیست و نابود کرکے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تھے اور بطور سابق صدمہ خستہ چھوڑ کر شہر مین بھاگ گئے تاریخ ۱۸ جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہین حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد و ضرب ہی آخرکار دشمن بھاگ نکلے اور نقصان کثیر اوٹھا کر شہر مین گھس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار کیجانب بہت کم ہوا تاریخ ۱۹ وقت شام مفسدین نصیر آباد نے عقب فوج انگریزی کے آکر حملہ کیا اونکے ساتھ چھ ضرب توپ تھین اول فوج رجمنٹ گائڈ نے اون کا مقابلہ کیا بعد ازان فوج سرکاری مین سے فوجخانہ اور رسالہ اونکی کمک کو گیا اور دشمنو نکو پھر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پسپا

کچھ مگر بزلائے دوسرے روز وقت صبح دشمنون نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھاکر بھاگ گئے اس جنگ مین بھی اونکا بہت نقصان ہوا ایک توپ ورد وپیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جمعیدوالون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دوسو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا تباریخ ۲۳ مفسد پھر آمادہ جنگ ہوکر باہر شہر کے آئے اس روز تا بشام لڑائی قائم رہی اور فوج مفسد کو دیوار کے باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخرکار چار سو سپاہی اونکے مارے گئے تو میدان چھوڑکر روبفرار لائے

تباریخ ۳۰ دشمن پھر دیوارونکی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس روز کئی مرتبہ اونھون نے پھر سرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پس پا ہوئے اس روز توپ سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوجکے صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے اور مفسدین میدان مین صدہا کشتہ یکجا پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اوس روز مارے گئے اور جن دیوارون کی پناہ مین وہ لڑتے تھے اونکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کرلیا

تباریخ ۳ خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑکر باہر نہین آئے

تباریخ ۵ جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بعارضہ ہیضہ مبتلا ہوکر رخت ہستی اس جہان سے اوٹھا لیا اور جنرل ریڈ صاحب بجای اونکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوئے

تباریخ ۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل بمقام بسی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام بیس پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی رستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی تباریخ نہم ۹ جولائی مفسدین نے جانب راست سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش کھاکر شہر مین بھاگ گئے اس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب وجوار مین بکار مورچہ سازی ودیگر سامان مشغول تھے اونپر حملہ آور ہوئے مگر بارش باران اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جاکر پناہ گیر ہوئے

تباریخ ۱۴ مفسد بمقام سبزمنڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پھر اونکو شہر مین بھگا دیا اس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تھا۔

تباریخ ۱۸ مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اسمین بھی مفسد پس پا ہوئے دوسرے روز تباریخ ۱۹ اونھون نے پھر ارادہ جنگ کیا مگر صورت دکھاکر شہر مین بھاگ گئے

تباریخ ۲۳ مفسد بکثرت جمع ہوکر اور توپ فیلڈ ہمراہ لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کوٹھی مٹکف صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فصیل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامے مین خوب بازار قتال وجدال گرم ہوا بریگیڈیر شوور صاحب نے اپنے فوج سے بانبوہ دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے دست و پا گم کیا اور بھاگ نکلے مگر توپ اپنی بھی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اس مرتبہ انکی سب توپین چھن جاتین

تباریخ ۳۱ ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رہتک روانہ ہوا اور اونھون نے ایک پل بھی متصل بمقام بسی کے اوس جگہ نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل

توپخانہ کو بھاکر لیگیا یہہ دیکھکر مفسد واپس شہر مین آئے اور وہان اور فوج مفسد بھی اونکے شامل ہوئی اب اونھین نے انگریزی فوجکی بازوے راست پر حملے متواتر کرنے شروع کیے مگر ہر بار شکست کھاتے تھے اسیطرح تمام شب گذر گئی اور کچھہ عرصے تک بروز دوم بھی یہہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازین تا تاریخ ۱۱ ماہ اگست جنگہاے خفیف ہوتی رہین تاریخ ۱۲ ایک دستہ فوج انگریزی نے بسرکردگی برگیڈیر شووڈ صاحب نے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹھی مٹکیف صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک عبارہ ۲۴ نبی اور دو ضرب توپ نو پنی اور ایک چھہ پنی دشمنون سے چھین لین اس تاریخ کو فوج برگیڈیر جنرل نکلس صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پہ ہوتی

اسوقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع مین بھی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بھی تدابیر واسطے سزادہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تھین تاکہ وہانسے کوئی شعلۂ فتنہ اوٹھکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور بیدلی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی جگہہ بجاے خرد جا بجا منتشر ہو رہی تھی اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ مین یکمرتبہ بند نہو سکا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ

مقام پشاور مین بھی فساد ہوا تھا اور اوسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین

مقام بلند شہر مین بھی فساد ہوا اور مقام میرٹھہ سے سرمو پاشن کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین جو کہ قفلی بہر کی مفسدین نے دور کر ڈالی تھی وہ عبور نکر سکے مگر دو مضون نے دو کانون کو جو قریب مین آباد تھین بشبہہ ہنگامہ پیروی نذر کیا اور ہنگام تلاشی بہت سا مال مسروقہ اونمین سے برامد ہوا اس سبب سے دو لوگا نکو جلا دیا اور ۲۲ نفر مفسدین کو گولی سے مار دیا

تاریخ ۱۴ جون دس نفر سپاہی ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تھے مقام انبالہ لوتپ سے اوڑا دیے گئیے اور عمل پھانسی اور اوڑا دینیکا ہر جگہہ جہان کہین کچھہ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اوسکی تعمیل مین کسیطرح کا فرو گذاشت نہوا

ایک دستہ فوج لطور موٹ ڈیبل کو یم بہ مقام موعلاقہ پینٹی تیار ہوا یہہ سب سامان و باربرداری سے اسطرح مکمل تھا کہ اسیوقت حکم ہو اوسیوقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اسمین دو سواڈرن ڈرگورن شاہی کے اور ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل ووڈ برن صاحب مقرر ہوئے تھے

ایک روز اسی طرحکا دستہ پنجاب سے بسرکردگی برگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور تاریخ ۱۱ ماہ اگست شامل فوج روبروی دہلی کی ہوا

ایک روز اسیطرحکا دستہ بسرکردگی جنرل ونن کورٹلنڈ صاحب پنجاب سے تیار ہوکر روانہ ہوا تاکہ حصار و دیگر اضلاع مین سے

مفسدین کو نکال کر امن قائم کی اس ستی کے ساتھ دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہہ فوج مقام فیروزپور
پہونچ ہوکر بجانب سرسہ روانہ ہوئی اور تاریخ ۱۱ ماہ جون مقام اودہ تین فوج مفسدین سے دوچار ہوئی اور ہنگامہ
جدال و قتال گرم ہوا تہ ہوئیکے سپاہی ارتنگھی اور فوج انگریزی کی دو سپاہی او مفسد یہان سے بھاگ گئی تاریخ ۱۹
مفسد مقام کہیر اکا پر ستا لکا گڑہ قائم ہوئے فوج سرکاری بھی وہان پہونچی اور دشمنونکو وہانسے بھی نکال دیا اس لڑائی مین
دو سو نفر مفسد قتل ہوئی اس لڑائی کے بعد پھر اس فوج مین کوئی جنگ نہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکار مین آگیا ان
مقامونمین اکثر صاحب ہند دہلی جنگل بیابان کا خیال تھا جو خفیہ جان بچاکے کہین کہین چھپے ہوئے تھے

بفور اطلاعیابی ہنگامہ فساد غربی کے حکم فورًا روانہ ہونیکے توپخانہ مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل لوڈ
کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندراس و سیلون و بار ششس و کیپ سے بھی روانہ ہوکر اضلاع
غربی ہندوستان کو جاوین اور فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اوسکو بھی حکم ہوا کہ راستے مین سے بجانب
ہندوستان کے جاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہوگئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع شرقی مین بھی فساد ہوگیا اور اسی
باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج ویلر صاحب کے جو مقام کانپور کے مین محصور تھی پہونچ نہ سکے
اور جب تک کرنیل صاحب موصوف بعد فرو کرنے آتش فساد مقامات بنارس و الہ آباد کے کانپور تک پہونچین قتل عام
انگریزان و عیسائیان ہوچکا تھا تاہم بزودی ہر چہ تمام تر اونھون نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھہ بسر کردگی میجر رینارڈ
صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۷ جولائی کو جنرل ہیولوک صاحب مع بارہ سو گورہ کی روانہ کانپور ہوئے اور تاریخ ۱۲
شامل فوج رینارڈ صاحب کی ہوکر تاریخ ۱۳ فوج باغی نانا صاحب کی بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پھر بمقام
پانڈی کو شکست دیکر تاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوئے اور نانا صاحب بجانب بٹھور فراری ہوا

ایکدستہ فوج مقام کامٹی سے جو اضلاع ساگر و نربدا مین واقع ہے تیار ہوکر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین کے ہاتھ سے چھین لیا

مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر فوج اور روپیہ درکار ہو مجھسے
لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اوسکی منظور کی اور جبتک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب توراہی ملک
بقا ہوئے مگر اونکی جانشین مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کی بھیجی

اسی اثنا مین فوج انگریزی کلکتے سے دوادو چلی آتی تھی اور ۲۵ جولائی تک چھہ پلٹن ہای گورہ اور بہت سا توپخانہ راہ
تری و خشکی طی کرکے بمقام الہ آباد وارد ہوگیا اور سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے
فوجکی مقام کلکتہ مین رونق بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم کہی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کنٹنجنٹ ہونے دیا اور حکام انگریزی
کو جو کچھہ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اوس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال بحالی اور دوستی بروی کار لاتا تھا

۱۸ رسالہ مفسد جھونیہ نے مقام پشاور مین فساد کیا تھا اور جنمین کی قریب چار سو نفر کے بچے تھے کیونکہ باقی تو سب
کا افغانیون نے قتل یا گرفتار کر لیے تھے یہہ چار سو نفری باقیماندہ ماہ جولائی کو ہستان کشمیر مین سرگردان پھرتے تھے اور آخرکار الکشمیر

اونمین گرسنگی شدت ماندگی اور گرسنگی سے جان بر ہوئی اور کچھ پیچھے کا ماہیران کے نبادیق سے نہ بچے الغرض ۲ ماہ اگست ۵۷ء
نفر توکشتہ اور مردہ شمار مین آ گئے اور ۸۵ سپاہی جو باقی رہے تھے وہ بھی دو دو تین تین اہالیان پولس و دیہات قرب و
جوار سے گرفتار ہو کر آتے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رانیہ کا جو ملک بھٹیانہ مین واقع ہے واسطے حفاظت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا
تھا اور بجاے حفاظت کے اوسنے ازجانب بادشاہ دہلی شہر مذکورا ور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہو کر آیا اور
حکم پھانسی کا نسبت اوسکی نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۵ ماہ اگست پھانسی بھی پاگیا نواب رانیہ بھی ہنگام فرار ہونیکے ضلع لودیانہ
مین گرفتار ہوا

ایکگروہ دو ہزار پانچ سو گورکھیونکا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کی ہو کر امداد فوج مذکور کی کرے اور
اس گروہ نے بمقام گورکھپور پہونچکر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہو کر عبور دریاے گھاگھرہ کیا
تاکہ ساتھ فوج جنرل ہیولوک صاحب کے شامل ہو جاوین

مہاراجہ پٹیالہ نے بفوج و زربدل کوشش بیچ مدد کرنے سرکار کے کی اور راجہ بلسپال کوٹ اور راجہ گنگوبھال
تدائی سنے اور راجہاے بیکانیر اور جیند وغیرہ نے بھی حقیقی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے رکھی

دلی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلند شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور جو مقام مالاگڈہ مین جو نصف راہ میرٹھ
اور علیگڈہ مین واقع ہے مضبوطی تمام قائم ہوا تھا اوسکی سرکوبی کیواسطے ایکدستہ فوج گورہ میرٹھ سے روانہ ہوا اور بمقام
ہاپوڑ مین اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین دلی داد خان شکست کھا کر پسپا ہوا

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربی لوگ تمام مفسدین سیالکوٹ و دیگر مقامات کے نہو سکین اور نیز باین ارادہ کہ وہ کسیطرح
لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کی نرہین بتاریخ ۱۷ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی پوربی فوج پولس مین نوکر مین سب برخاست کر دیئے جاوین

اس عرصے مین مقام دہلی پر بھی مفسد غافل نتھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آ کر جو فوج انگریزی پر حملہ آور
ہوتی تھی کہ اونکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اونسے کچھ نہو سکتا تھا اور ہمیشہ شکستہاے فاش کھا کر شہر مین گھس جایا کرتے
تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑہاتی جاتی تھی

اب مفسدین کو خبر پہونچی کہ توپخانہ قلعہ شکن بمقام بہادر سے قریب دہلی کے آ پہونچا یہ خبر سنکر فوج کثیر مفسدین کی جن مین فوج
کمیوینیچ اور بریلی کی تھی باہر آیا اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوا کہ راستہ روک کر اوسکو آگے نہ آنے دین اثناے راہ مین
بمقام نجف گڈہ فوج انگریزی سے جو بسر کردگی برگیڈیر نکلسن صاحب پنجاب سے آتی تھی دو چار ہوئے اور بازار جنگ طرفین
سے گرم ہوا آخرش مفسد بھاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چھوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین کے درمیان
تین اور چار سو نفر تک مارے گئے اور توپ مذکورۂ بالا بھی سپاہ سرکاری کے قبضے مین آگئین

توپخانہ مذکورۂ بالا دہلی پر پہونچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ
۱۴ ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اوسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہو گئی مگر شہر مین بھی کئی روز لڑائی سخت رہی اور تاریخ

۲۰ ستمبر کو تمام شہر قبضۂ اولیای دولت قاہرہ مین آگیا مفسد نہایت ضد سے لڑے مگر فوج انگریزی کا کچھہ نکر سکے اور وہ آخر تک جس مقام پر پہونچ گئی تھی وہانسے ایک قدم بھی نہ ہٹی ہرچند شہر دہلی تو بعد جنگہای متواترہ و عظیمہ قبضہ سرکار مین آگیا مگر سرکار کا بھی بہت نقصان ہوا بباعث مارے جانی افسر نکی ہوا خصوصاً اوس افسر فوج کی جسکا نام اجنگ برایک متعلق فوج کو ہی اور وہ برگیڈیر جنرل جون نکلسن صاحب تھا جو سرداری اپنی فوج کی اول حملہ شہر مین کیا تھا اور داخل شہر ہوکر فوج کو آگی بڑہاتا تھا کہ ایک گولی آکر لگی اور اوسکی صدمے سے جان بر نہوا

فوراً بعد فتح دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب دواب روانہ ہوا تاکہ مفسدین مفرورین کو سزا دے اور دستکات سرکاری ضلعجات مین قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا اور عزیزون کی ایک مقام پر ہلا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودس صاحب مع اپنی سوارون کی شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لائے تھے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہودس صاحب نے بڑی کوشش اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچھہ تفصیل کے ساتھہ درج کرتے ہین چونکہ اوسکا ہونا بھی اس مقام پر خالی از فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہی

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہوسکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کی ہوکر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تھی کہ دشمنونکا جو اونسے بارہ مرتبہ زیادہ تھی باعتبار غلبہ مقابلہ کرسکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور نفری سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ و رسد بھی اونکو بکثرت دستیاب ہوتا تھا اور اونکی پاس موجود تھا اور قواعد جنگی بھی اونکو خوب معلوم تھی اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تھی اور موسم بھی خلاف طبائع انگریزان تھا یعنی موسم بہت گرم تھا اور علاوہ ان سب امور کی باعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی بیماری حیض اور دبائی ہیضہ اون مین بشدت تمام تھی ان وجوہ سے فوج انگریزی بمقابلۂ فوج باغی ہرطرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہانسے چلا جانا بہتر ہی اور میرٹھہ اور علیگڈھہ مین قیام کرنا مناسب مگر اوسکے نتیجے پر کوئی خیال نکرتا تھا ہان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اونکی مشورے کی شریک تھی اور انہونے اس صلاح کو منظور نکیا اور اسی باعث سی یہہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہرچند سر جان لارنس صاحب نی فوج روانہ کرکے پنجاب کو خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہین ہوتی تھی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سی جاری تھی اسوجہ سی توقع تھی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہی اس عرصی مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکی راہی ملک بقا ہوئی اور جنرل ریڈ صاحب جو بجای صاحب موصوف کی سپہ سالار مقرر ہوی تھی بباعث بیماری لاچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوئی آخرش حکومت فوجکی سپرد برگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۶ ستمبر فوج انگریزی نی دو مضبوط مورچال روبرو کشمیری دروازی کی بفاصلہ ۷۵۰ گز کی دروازۂ مذکور سے تیار کرنی شروع کیی کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجھا گیا تھا یہہ دونو مورچال اور قریب دس اور مورچال کے تا تاریخ ۸ تیار ہوگئی اور توپین بھی اون سب پر چڑہ گئین اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز ان مورچال سی گولی شہر مین برستی رہی بتاریخ ۱۲ ایک اور مورچہ متصل دریا کی تیار ہوا اور اوسپر سے بھی گولی شہر مین برسنی لگے اسقدر گولہ اندازی ہوی کہ تین روز بعد دو مقام سے کنگورہ فصیل شہر گر گئی اور قریب ساٹھہ فٹ کی درج درمیان مین ہو گئے جنرل ولسن صاحب کی خیال مین آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیای دولت ہوگی مگر یہہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی ہرچند

شجاعان ولایت کی تھی مگر شمار مین بہت کم تھی اور سوای اسکے دشمن پناہ دیوار مین لڑتے تھے اور اوسکو اونھون نے خوب
آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی واقف تھے اور اوسی سرکار کی ملازمی مین یہہ سب قواعد اونھون نے
سیکھی تھی آخرش ۱۴ ستمبر آئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور دستۂ فوج نکلسن صاحب زیر حکم لفٹننٹ فٹزجرالڈ صاحب کی
اول آگی بڑہی اور جو شگاف فصیل مین ہو گیا تھا وہان جا پہونچی ہر چند دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھی مگر کچھہ خوف جان
نکر کے وہ شگاف کی راہ سی گھس گئے اور وہان اپنی تئین جمع کر کے بجانب راست فصیل پر چلی اور دشمنون کو مارتی ہوئی اور ان
کو اونکی لاشون سی بھرتی ہوئی آگی بڑہے یہ نکلسن صاحب وہی ہین جنھون نے فوج باغی کو چند روز پیشتر بمقام نجف گڈہ شکست
فاش دی تھی اور جنھون نے قبل ازین پنجاب مین کارہای نمایان سی فتح و نصرت کو وابستہ دامن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا
کہ بامہای و دریچہا و دیوارہای مکانات سی اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تھین اور توپ اپنی دشمن کی فوج انگریزی
داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلولہ ہای بنادیق پر چہار طرف کوچہ و بازار سے ان پر علی الاتصال پڑتی تھین اور سپاہی
فوج انگریزی کے اگرچہ گرتے جاتی تھی مگر قدم آگے بڑہا کر مرتے تھے اسی ہنگامی مین نکلسن صاحب زخمی شدید ہو کر عقب فوج مین بھیجی
گئی اور کپتان بیروک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتی جاتی ہین اور تھوڑی عرصے مین ساری فوج داخل شدہ کٹ
جاویگی اونھون نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھی دستہ اول کی داخل شہر ہوا تھا
وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنونکو پس پا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سی جا ملا کیونکہ اوس روز قدم پیشتر اندرون شہر
بڑہانا ناممکن تھا اور وہان دشمن بحفاظت دیوارہای مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب اونکو آسیب نہین پہونچتا تھا اور
فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تہی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کی تھا اور ہر گھر ایک گڈہی بنا ہوا تھا اور اوسکی حفاظت مین دشمن دلاوران
انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھی اور کسیطرح اونکو آسیب بھی نہین پہونچتا تھا جو کامہای نمایان سپاہیان سرکاری
نی یہان کیے وہ بشریت سی بعید تھی اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرین قیاس نہین سارجنٹ کارمیکل صاحب نے بارود
زیر دروازہ جا کر رکھدی گو دشمن اوپر سے گولیان مارتی تھی مگر افسوس کہ وقت واپسی جان بحق ہوئی لفٹننٹ ہوم صاحب
شتابہ اوس بارود مین لگانی آگی گئی اور جسوقت شتابی مین آگ دینی کو تھی اوسیوقت راہی ملک بقا ہوئے فوراً گور اول
برجس صاحب نے شتابہ صاحب موصوف کی ہاتھہ سی لیکر آگ سی روشن کیا اور اوسی مقام پر داد شجاعت دیکر اس ملک فانی
سی رخصت ہوئی آگ کی لگتی ہی دروازہ اوڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوئی اور ہر قدم پر لڑتے ہوئی اور دشمنون
کو پس پا کرتی ہوئی قدم بڑہاتی گئی آخرکار بہت سا اتلاف جان اوٹھا کر قریب جامع مسجد کی پہونچی اس مقام کو دشمنون نے خوب
مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب سے فوج سرکاری نی یہان قیام کرنا مناسب نہ سمجھا اور واپس آ کر قریب مکان چھاپہ خانہ
کی شب باش ہوئی اس عرصے مین فوج پچھلی بھی زیر حکم برگیڈیر لونگفیلڈ صاحب داخل شہر ہو کر آ شامل ہوئی اب فوج انگریزی
کشمیری دروازے سی مکان گاردہ ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جاگزین ہوئی اول روز کا کام یہہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح
کو فوج آگے بڑہی اور رفتہ رفتہ جتنی مقامات مورچال دشمنون نے بنائی تھے سب قبضہ دلاوران انگریزی مین آ گئے
اور جب قلعہ پر گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑ کر بھاگ نکلے

شہر دہلی ایسی سخت جنگہا ہی ہوا تہ کی بعد قبضہ سرکاری مین آیا اور اس شہر مین تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کی قواعد انگریزی سے واقف بھی جمع تھی اور سرکاری فوج اوسکے مقابل مین عشر عشیر بھی نہ تھی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے کہ ایسے ایسے شجاع وہان پیدا ہوتے ہین اور نفرین ہندوستانیان [illegible] بلکہ اسقدر فوج سے بھی کچھہ نہو سکا اور آخرکار سوائے فرار کے اور کچھہ چارہ اونکو نہ ہا جنگہای دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ [illegible] سو سپاہی کام آئے اور دو سو پچاس افسر ج مذکور کے دادشجاعت دیکر اور نام دلاوری باقی چھوڑکر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جس نے ارادہ تخت نشینی کیا تھا اور جسنے حکم قتل زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تھا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اوسکی بھی جان بخشی کی گو اوسکی اولاد کو اوسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تھے وہ بھی قتل ہوئے مگر اس محسن کش کی جان بچ گئی

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قائم ہوا اور مفسدین گرفتار شدہ کو سزای عمال [illegible] شروع ہوئی سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے افسر شجاع کی مرنے کا سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تھانہ دار لینا اور تھا اور نکلسن صاحب کے ساتھہ وہانسے بمقام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی مین رہا کرتا تھا ہمارے پاس آئے چونکہ اوسکا درج کرنا اس مقام پر بیمحل متصور نہوگا اسواسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہے

خواجہ خان بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کی جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازہ شہر دہلی نہضت فرما ہوئے قدم آگی بڑہاتے ہوئے فصیل دیوار شہر پناہ تک پونہچے یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہوگئی تھی اوسکی راہ سے درمیان بارش علولہ ہای دشمن داخل شہر ہوئے اور اتواپ دشمن پر قبضہ کرکے پیشتر قدم رکھا اور گرجا گھر کے مورچے کو بھی لے لیا یہانسے آگے قدم زن ہوتے تھے کہ ایک مفسد کی گولی جنرل صاحب کو لگی دہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی مین ڈالکر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے کچھہ دوا دی جس سے صاحب کو کچھہ تخفیف ہوئی وہانسے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے مین جاوینگے مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا سلام دو مین گیا اور کپتان صاحب سے مینے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہوکر جنرل صاحب کے پاس آئی صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تھی اسلیے کچھہ لکھکر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اوسکی جواب مین کچھہ تقریر کی اور اوسمین نام کشن گنج اور تیلی دروازہ کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت ہوکر اپنے رسالے کو گئے اور وہان جاکر حکم درباب ان دو نو مقامون کی صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگیڈیر جنرل چیمبرلین صاحب کو بلوایا برگیڈیر صاحب آئے انسے کچھہ گفتگو درباب کشن گنج اور سلیم گڈہ کی بڑی دیر تک رہی برگیڈیر صاحب بعد ازین رخصت ہوکر شہر مین گئے اور حکم مارنے توپونکا اوپر سلیم گڈہ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہوگیا اور جسنے خبر خالی ہوجانی تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم بھی چاہتے تھے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم اس

خبر فرحت اثر کو سنن سے لیے سو خدا نی بیماری مرادبر لائی یعنی فرما کر یہان تک خدمت ہوئی کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصے بعد
مین آئی اور فرمایا کہ ہم اب بفکر اور رنج کے مرین گے اور بتاریخ ۲۴ سنہ مذکور ا ۔ حوالی تواریخ کے بجانب ملک بقا و ذی
عازم ہوئی اور داغ رشک و رافسوس کا سینہ دوستان و بیگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہان لکھتے ہین جو مولوی رجب علیخان بہادر سابق میر منشی پنجاب نے بتقریر کپتان ہاڈسن صاحب نے
منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تھا اوس سے صاف تراوش ہوتا ہے کہ اوس وقت بھی شاہ دہلی ہمراہی
مفسدین سے باز آتے تو سرکار اونکی خطا ہاے ماضیہ معاف کر دیتی

نقل خط اسمی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۱۶ جولائی ۱۸۵۷ء ۔ نصیحتے گمت بشنو و بہانہ مگیر ہر انچہ ناصح دلسوز گوید
بیدبلا حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتای زمان دانای دوران سلامت رسوم عرفیہ بطرف حرف مطلب
این کہ از عرصہ دو ماہ کم و بیش کہ سیاہ نمکحرام سرکار گردون وقار انگریزی از نا عاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و
فساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران
عداوت انگلشیہ قرار دادہ بعینہ مطابق شعر عارف روم است ۔ آن مگس بر برگ کاہ و بول خر ہمچو کشتیبان ہمی افراشت سر
بر ضمیر منیر شاہی و ان مشفق و عقلای نصفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلشی معلوم خواہد بود مثل آفتاب نیمروز ظاہر
کہ از پیشگاہ ملکۂ انگلستان خلد اللہ ملکہا و سلطانہا اعانت سلطان عبدالمجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از نقد و احمر
و ماموری افواج ظفر امواج در بحر و بر محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ پیدا کردن نقصان عظیم بحفظ حقوق روسیہ با وجود اتحاد
ملت با روسیان چقدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہی از ابتدای سلطنت ... اہل اسلام و ہنود را بالا
برای اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلایق بہر روشنی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ آزادانہ زیستہ ... باقی تفاصیل محل
رای صائب کہ تطویل غیر مقصود است حال ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ بازو قبای شاہی کشور ... کسی راست نیامدہ از
تاریخ فرشتہ واضح است کہ در عہد قوت و شوکت بادشاہ ممدوح در ہندوستان عمارات شاہی کہ از ہندوستان و انہ تجار
برباد دریا شدہ بود دست خوش دولت انگریزی شدہ بآن بیدخلی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود استرداد احوال و اتقال جہازات
شناہ چہ جاہ کردن نتوانست حالا کہ عرصۂ صد سال از دریای شور تا بشور بالمال ... دولت انگلشی ہست چگونہ کسی با این حکمای عصر و
شجاعان دہر مقابل کردن نتوانند اگر تراخی و تاخیر با یصال کیفر کردار نا آگاہان عاقبت کار بوقوع آمد حمل بر زعم عوام نشوند
بلکہ امتحان دوست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان و غیرہ مصالح ملکی پیش نظر است و تا وقتیکہ گرد مفسد قدم از دہلی نشدہ بود از جانب
ملازمان شاہی ہم امری خلاف رضای اہالیان سلطنت انگریزی بظہور نرسیدہ حالا چہ انقلاب بروی کار آمدہ و کدام امید و علت
کدامی سوی اختیار بودہ خانہ زادان راسخ الاعتقاد با وجود تحلی و تحلیہ عقل و دانش بنا اتفاقی چرا در پی اطفای نور این سراج ہند
شدند و بچہ سبب در نفع عاجل آجال این فروغ دودمان چغتائی صرف وقات نمی نمایند این چہ خیال محال بدماغ اہالیان سرکار شاہی
پیچیدہ و اگر این امر نیست تا امروز چرا شرحی درین باب نرسیدہ و کوششی در رفع این مفسدہ فتنہ صلاح صواب اگر در رای ارباب
دربار شاہی مستحسن شود دانسیتہ کہ مخطورات و مکنونات خاطر را اصالتاً یا وکالتاً تحریراً یا تقریراً بخدمت صاحبان والا دربان کہ ازش

فرمایند کہ بعد ازین ہمی اساس این فتنہ اینوقت بدست نخواہد آمد و بجز یاسف یادگاری بر صفحۂ روزگار نخواہد ماند الکنایۃ ابلغ من التصریح وقف انتظار جواب تصور فرمایند وہر چہ ارقام خواہند فرمود حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط ۔ قلم شکستم و مضمون مختصر کردم ؛؛ کہ نیست طرز من این گفتگوی طولانی

اسمقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہی جو بنام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا اوسکی ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کسقدر راست اور درست تھا اور کیا کیا اتہام اور بہتان بے بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگایا گیا تھا

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روسای ہندپر واضح ولائح ہو کہ تم بہمہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر والعوام ہوا ور تمھارے حسن حمایت طرز اور فہم اور درایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہی لہذا از راہ خیر اندیشی تمھاری تمکو ہدایت ہوتی ہی کہ خدا تعالی نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنیکے واسطے پیدا کیا ہی اور تم پر فرض ہی کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور دین پر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسلیواسطے بخشی ہی کہ تم اون لوگونکو جو تمھارے مذہب مین دست اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اونکو ضرور ہی کہ وہ اون لوگونکو جو تمھارے مذاہب کو بگاڑنا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان ایسی تدبیرون مین مشغول رہین جنسے اونکی مذاہب کی دشمنون کی پایمالی ہو اور یہ تمھارے عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہی اور واقعی مین یہی حکم خداوند تعالی کا بھی ہی خاص و عام پر روشن ہی انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیونکی تخلل مذاہب کیواسطے اونھون نے ایک مدت سے بہت سی کتابین لکھواکر اپنے پادریونکے ہاتھ سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریونکو بلواکر اپنے متوسلونکا اعلان کیا ہی سمجھنے کی بات ہی کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی ہمارے مذاہب کی کی ہین اول یہہ کہ جب ایک مرد مرجاوے تو اوسکی بیوہ دوبارہ شادی کرلے دوسرے یہہ کہ ستی ہونیکی ایک رسم مذہبی قدیم تھی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کے روسے موقوف کیا تیسرے یہہ کہ اونھون نے تمام خلقت کو علانیہ سمجھایا کہ اگر وہ اونکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اونکی توقیر ہوگی اور یہہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن مین جاکر وعظ سنو علاوہ اسکی اونھون نے یہہ حکم قطعی دیا ہی کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچھ حق نہوگا حالانکہ از روی شاستر دس طرحکی مختلف وارث قرار پاد سلطنت ہوسکتی ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب خاص یہہ ہی کہ وہ آخر کو تمھاری ریاستین اور جاگیرین چھین لین جیسا کہ اونھون نے رتنار ریاستہای لکھنو اور ناگپور مین عمل کیا ورای ازین ایک اور تدبیر اونھون نے یہہ بھی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبرا پکی ہوئی روٹیون کے کھانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے تو یہ امر قبول نکیا بھوکے مرگئی اور بہتون نے لاچار ہوکر روٹی کھانا قبول کیا اور اپنا مذہب کھودیا جب یہہ تدبیر انگریزونکی اچھی طرح نہ چلی تو اونھون نے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسواکر ملائین تاکہ لوگ اوسکو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کھاکے اپنا ایمان کھودین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے استخوان اور گوشت کی جانورون کی ساتھہ ملواکر اونکو سرِبازار بکوایا علاوہ اسکی اونھون نے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد غور یہہ امر قرار دیا کہ اگر ابتدای اہل فوج اس معاملہ مذہبی مین پیروِ رای انگریزان ہوجاوین تو فرقہ بنگالیان بھی انھین کے رای کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت پسند کیا اور بڑی اندیشہ

اس تجویز کے کہ چاہ کندہ را چاہ درپیش برہمان اور افضل قوم کے لوگونکو اون کارتوس کے کاٹنے کا جنکی بنانی مین چربی لگی تھی حکم دیا
اسحالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسونکے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم
اونھون نے اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیون کو جنھون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تھا انگریزون نے توپ سے
اوڑا دیا یہ ظلم شدید دیکھکر سپاہ نے انکا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا مار ڈالا اور بفضل ایزدی و امداد سرمدی
بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جیسے کہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئی ہین وہ بھی نیست و نابود ہوجاوین اور ہمارا یقین واثق ہے
کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیون کو مار ڈالینگے اور ہماری مذہبونکو مٹادینگے ہرچند بعض
آدمی ہماری ملک کے اب بھی انگریزون سے موافقت رکھتی ہین بلکہ اونکی طرفسے لڑتے بھڑتے ہین اونکی حال پر بخوبی غور
کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہی کہ انگریز نہ اونکا مذہب چھوڑینگے اور نہ تم سب کا پس اس صورت مین ہم تمسے پوچھتی ہین کہ
تمنے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہے اگر ہماری اور تم سب کی رای متفق ہو تو بہت آسانی سے
انگریزون کو غارت کرکے اپنے ملک اور ایمان کو بچاسکتے ہین چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی بہتری پیش نظر ہے
اور انگریز دونون فرقون کے دشمن ہین لہذا تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کرکے اور بنظر اندفاع اعدای
دین مذہب اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل ہندو کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانکو
قرآن کی قسم ہے کہ وہ بالاتفاق شامل ہوکر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا قتل اپنی ذمہ فرض
سمجھین اور چونکہ گاے کی ذبح کرنا دین ہنود کے مذہب کی اہانت ہے مدبرین لشکر ہندوستانی اہل اسلام نے یہ عہد وپیمان کیا ہے
کہ اگر ہنود قتل عیسائیون مین گرمجوشی اور مسلمانونکی شامل ہونگے تو اوسی روز سے گاے اور بیل کا ذبح ہونا موقوف
ہوجاویگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ منکر قرآن سمجھا جاویگا اور جو مسلمان کہ گاے کا
گوشت کھایگا وہ اوسکو سور کے گوشت کی برابر ہوگا اور اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ نہونگے
تو خود اونکی نظر مین ویسی ہی گنہگار ہونگے جب اونھون نے گاے ذبح کی یا اوسکا گوشت کھایا شاید اہل فرنگ بھی اپنی مطلب براری
کیواسطے ہندو نسے بحلف ایسا ہی اقرار کرینگے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آیگا کیونکہ اقرار اہل فرنگ ہمیشہ مملو بفریب ہوتے
ہین اور جہان ایک مرتبہ اونکا مطلب نکل آیا پھر وہ فوراً اپنے عہد وپیمان کو بالای طاق رکھدیتے ہین اور ہر غریب و امیر ہند
پر روشن اور ہویدا ہی کہ فریب انگریزونکی عادت جبلی ہے اور ہمیشہ دغابازی اونکا شعار ہے اسیواسطے انگریزونکی کہنے پر کبھی
یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پھر کبھی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہے ہاتھ نہ آویگا فقط

اب ہم پھر کچھ مختصر حال اون تدابیر کا لکھتی ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفای نائرہ فساد ملک اودھ وغیرہ
مین بروی کار لائی تھین

جنرل ہیولوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کانپور پر چھوڑکر آپ واسطے رہائی اون محصورین بیلی گارد لکھنؤ
کے روانہ ہوئے جنھون نے اسقدر عرصہ دراز تک بخلاف مفسدین خونخوار کے اپنے تئین بچا رکھا تھا اس دستہ فوج
کو فتوحات کبری نصیب ہین اول ورود نے دشمنو کی بیس ضرب توپ چھین لین دوسری روز تھیں اور اوس روز نانا صاحب

شکست کہاکر بجانب بٹھور فراری ہوا [illegible] صاحب ممدوح اوسکے تعاقب مین گئے اس عرصے مین جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھ تھا وہ سب صرف مین آگیا جنرل صاحب والا [illegible] کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوئے اور سامان سب لیکر بتاریخ ٢٥ جولائی عبور دریا کرکے ملک اودہ مین داخل ہوئے [illegible] مقابلہ دشمن مقام اونام [illegible] پہونچے وہان دشمنون کو شکست دیکر فتحپور چوراسی کوچ فرماہوئے اور مقام نکو بعد جنگ قبضہ کرلیا یہان کچھہ بات اور آنے والی تھی اور جنرل [illegible] صاحب پھر بجانب کانپور مراجعت فرماہوئے جب مقام کانپور مین بتاریخ ١٩ ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پھر عبور دریا کرکے [illegible] بمقام منگروار دشمنون سے دوچار ہوئے اس مقام پر چار گھنٹہ لڑائی رہی آخرکو دشمن پسپا ہوئے اور ساتھ ضرب توپ [illegible] چھوڑکر روبفرار لائے آخرکار فوج سرکاری قریب لکھنؤ کے پونہچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑھے کہ دشمنون نے مورچال نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکھے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تھین اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ تفنگ پونہچی اور فوج سرکاری نے دشمنون کو سنگینین مار مار کر پسپا کیا تا یہان سے اب ہر قدم پر لڑائی ہونی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بھی جنگ جنگان اور ضرب کنان پیشتر قدم زن تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہوگیا اس فوج کے دیکھنے سے محصورین بیلی گارد خوشی سے بدن مین نہ سمائے اور آسمان تک آواز نکالا خوشی آمیز پونہچی یہ فوج برووقت بیلی گارد [illegible] پہونچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بہاری لگائی تھی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہوتی تو وہ تیار ہوجاتے اور ادمی [illegible] محصورین مین سے ایک بھی زندہ نرہتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہوکر اور جرأت کرکے پل جو اسکے قریب شہر کے واقع تھا توڑ ڈالا [illegible] شکست ہونے فوج ہیولوک صاحب کی جو داخل بیلی گارد ہوئی تھی اور [illegible] کی کمک کوائی تھی خود محصور ہوگئی اور اوس وقت تک دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لاکے اور لکھنؤ فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکھنؤ اور اوسکے قرب و جوار سے نیست و نابود کردیا اب فتح لکھنؤ امر یقینی ہوگیا بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف [illegible] لے گئے اور وہان بعارضہ پیچش وغیرہ مبتلا ہوکر بہشت نصیب ہوئے صاحب ممدوح کے مرجانیکا ایسے نازک وقت مین [illegible] افسوس ہوا

سرکولن کیمپل صاحب جو جنگ روس مین بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج [illegible] ہندوستان مقرر ہوکے تھے لکھنؤ کو فتح فرماکر بمقام کانپور تشریف لے گئے اور وہان سے مفسدین گوالیار کو شکست فاش دیکر [illegible] فتحگڈہ وغیرہ شہرون کو فتح کرکے انتظام اسطرح مین دوبارہ قائم کیا

خاتمہ تالیف

الحمد للہ والمنۃ کہ بعون قادر بیچون یہ چند اجزا ختم ہوئے اور راقم بھی بار فرمایش دوستان صادق الوداد سے سبکدوش ہوا یہ کتاب ہرچند کچھہ طویل ہوگئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی و لکھنؤ تحریر نہوسکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اوسوقت تک کوئی مفصل [illegible] صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پونہچا تھا اور [illegible] اگر حالات مقامات مذکورہ کا تفصیل لکھا جاتا تو اور بھی طوالت ہوتی اور قیمت بڑہ جاتی اور شائقین کو ان کے حالات اوسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسیقدر پر اکتفا کرکے یہ عزم [illegible] ہے کہ اگر زمانہ نے فرصت دی تو انشاءاللہ تعالی مفصل حال علحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط